فہرست مضامین ترجمہ کتاب اول از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

بعون صانع حکیم ممکن و بفضل خالق مبین زمن

اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ طاوی مآرب حکمیہ

مخزن جواہر معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد اول

ترجمہ قانون شیخ

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتائے زمن شمار عمدہ دانی

مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری مہتمم اکابی حسب الایمای منشی نولکشور بالاستاذ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد جو لائق اوسکی شان کے شئون غیر متناہیہ سے ہو دشوار سے محال ہے اور اوس کی ثنا اور توصیف میں بقدر لائق بہ شان ممدوح کی زبان گویائی
لال بلکہ اگر توفیق ایک خاص قسم کی نعمت کا حمد چاہو اوس خاص حکمت بالغہ او صنعت جن کی نظر سے محامد اور اوصاف بیان ہوں یعنی خلقت نوع انسانی
میں جو جو ہوئی حکمت غیر متناہی صانع بے نظیر سبحانہ و تعالی بمانند بمفاد وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ کی مخلوق کو اوس سے زیادہ تر معتدل المزاج کوئی
حیوان مخلوق نفرمایا اور نہ اوس سے زیادہ شریف مخلوق کوئی اور براہ کمالات غیر بدیعی کے ایجاد فرمایا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ سے اس کا پتا بخوبی لگتا ہے
اور علم تشریح اعضا اور اوسکے بعد علم الابدان یعنی طب جسمانی اور بعد اوسکے علم اخلاق جو طب روحانی ہے اکثر وجوہ فضیلت انسانی کو بتفصیل قطرہ از دریا ہے
بیان کرسکتے ہیں بالجملہ اگر توفیق اسی ایک نعمت کا حمد اور شکر کیا جائے تو کیونکر ہو سکتا ہے اسلیے کہ ایک ایک نعمت ان نعمتہائے غیر متناہی سی ایسی ہے کہ
دونو عالم کا حمد اوسکے مقابل میں بہت کم وزن معلوم ہوتا ہے بہرحال حمد اور شکر کے بعد نعت برگزیدہ کونین باعث ایجاد نشاتین مقدم الایجاد خاتم الوجود
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہوں جو در حقیقت علت غائی ہماری ایجاد اور آفرینش اور فی الواقع ذریعہ ہماری شرافت اور کرامت اور حسن تقویم
کی ذات مقدس اونہی جناب کی ہے اور درود نامحدود اونپر اور اون اولاد مقدس پر جنہوں نے ابواب مدینہ علم نبوی کے ہیں [illegible] علیہم الی یوم [illegible] صلوات نامیہ
زاکیہ دائم علی الدوام [illegible] الاکوان [illegible] بعد [illegible] الی رحمۃ ربہ [illegible] سید غلام حسنین کنتوری [illegible]
ارباب [illegible] بیان [illegible] گذارش کرتا ہے کہ اس خاکسار کو بعد فراغ علوم درسیہ عقلیہ اور بعد تحصیل علوم دینیہ کے جسقدر [illegible]
[illegible] توجہ بطرف فن طب کی ہوا اور [illegible] اقسام علوم اور فنون کی [illegible] اس علم کی ہیں از قسم ریاضیات و طبعیات خواہ دیگر
مسائل کلیہ خواہ اعمال جزئیہ [illegible] فن کیمیا [illegible] طالب کو بنظر ترکیب اور تحلیل اجزا کے ضرور ہے اور بدون مشاقی اعمال کیمیائی از قسم حل
وعقد [illegible] وتقطیر وغیرہ [illegible] حاصل [illegible] خیال اسکا ہوا کہ ہمارے اہل اسلام میں باوجودیکہ علم طب کی کتابیں [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] کم لوگ ہوتے ہیں اور [illegible]

قدر [illegible] عبارات قانون کا ہو جائے اور کسی قدر زحمت ان بیچارونکی کم ہو اور شاید یہ میری سعی اور کوشش مثانی اصل غرض مصنف قانون
کی ہو [illegible] واسطے افادہ عام کے تصنیف کیا ہے اگرچہ یہ بھی ان گمان کرتا ہے کہ اس زمانہ کے ارباب علم کے اذہان مین جو مقدمات
مشہورہ [illegible] بہ نسبت انشا خواہ اس علوم کی ٹھہری ہین اونسے نتائج بہ نسبت میرے نکالین گے اور میرا حال اس ترجمہ کی نسبت
[illegible] یونانیہ اوائل اسلام مین بہ نسبت فارابی وغیرہ دیگر مترجمان کتب یونانی کا زبان عربی مین ہوا ہے اور جسطرح یونانی دان عربی کیطرف
ان علوم کے مترجم ہونے سے مدعی اسکی تھے کہ اب علم کی قدر کم ہو جاویگی اور اسکا رتبہ گھٹ جاویگا وہی حال میرا بھی ہے بہ نسبت اس
ترجمہ کے اور ظاہر ہے چونکہ زبان ہندی سے کم رتبہ زبان کیطرف مین اس کتاب کا ناقل ہوں اسوجہ سے مجھے ملامت زیادہ ہوگی لیکن مین
[illegible] خدائی یگانہ کی قدرت یاد دلانیکی غرض سے جس نے اختلاف السنہ اور اختلاف الوان کو اپنی عجائب قدرت مین شمار کیا اور فرمایا کہ
ومن آیاته اختلاف السنتکم والوانکم اسکا مرتکب ہوا ہوں اور مین جانتا ہوں کہ شاید مجھسے پہلے حکیم ارزانی وغیرہ فارسی مین اکثر کتابین اس علم کی ترجمہ
کر چکے ہین اور انکے معاصرین چین بہ جبین ہوئے اور انکے ترجمہ کو نظر حقارت سے دیکھا ہوگا لیکن آج ہندوستان مین لاکھون نہین تو ہزارون طبیب
[illegible] انہین ترجمہ کو دیکھکر ہوئے ہین اور لاکھون مریض انکی کتابونکے پڑھنے والونکے علاج سے شفا پاتے ہین کہ شاید اتنی برکت اور اتنا فیض عربی زبان کی
کتاب پڑھنے والے طبیبونکو میسر نہین ہے علاوہ برآن ہمیشہ سے یہی عادت مستمر ہے کہ جب کوئی عمدہ شی کسی ولایت مین ایجاد ہوتی اور وہان کی زبان
کی کتب مین درج ہوئی دوسری ولایت کے اہل علم پہلے اوس زبان کو بغرض تحصیل اوسی شی کے سیکھکر اپنی ولایت کے متعلمین کیواسطے اپنی زبان خاص
مین [illegible] کرتے چلے آتے ہین کیا علم ہندی کی روستادی اور فیثاغورس کی شاگردی مین سیکھا ہے اور کیا یہ فعل بالکل خلاف اوضاع سابق
بہ نسبت انتقال علوم کے ایک زبان سے بلاد دوسری زبانکی پہلے سے چل رہا ہے۔ اور کیا پچھلے مترجمین کو نتیجہ اپنی جانکاہی اور دماغ سوزی کا نہین ملا جو مین
اوس [illegible] محروم رہونگا اور کیا میرے معاصرین کو بوجہ ہمعصر ہونیکے آج مجھپر تخطیہ کرینگے آئندہ آنیوالی زمانہ مین ایسے منصف پیدا ہونگے جو میرے معاصر نہون
ہان ایک بات کالحاظ ضرور ہے کہ اگر بطریق لازمہ بشری مجھسے نقل اور ترجمہ مین کسیطرح کی خطا واقع ہوئی ہو خواہ مین اصل مطالب مرموز کا جو بقول
شیخ [illegible] ماہران چیستان پہیلی سے خوب سمجھا ہوں اوس مقام پر اگر کوئی میری خردہ گیری کرے وہ امر واقعی ہے مگر اس سبب کی تخصیص کچھ ترجمہ
سے نہین خواہ کوئی اور معاصر خواہ کوئی او متقدم جسنے مطالب غلط سمجھا ہے اگر زبان عربی مین اوسی بیان کریگا تو کیا یہ زبان محض براہ عربیت
کے اس خطا کو دور کردیگی مجھے تو یہی گمان ہے کہ مطلب غلط کسی عبارت مین بیان کیا جائیگا ضرور غلط ہوگا اور زبان عربی مین اگر گنجائش غلطی کی
[illegible] کی ہے تو شاید منشی امیر احمد صاحب لکھنوی کو تاویل اقوال شاہ جم جاہ دین پناہ کج کلاہ خاقان ابن الخاقان اعنی جناب واجد علی شاہ بادشاہ
دام اقبالہ کی بہت آسانی ہوتی ہوگی بہرحال اون اغلاط کی رفع کی امید مین معاصرین اور آئندہ کاملین سے ہرطرح یکسان رکھتا ہوں شاید اگر
میری [illegible] کمفہمی کو قبول فرمائین گے تو اوسکی اصلاح ضرور کر دینگے اور شاید جن مقامات مین بسبب عبارات اوسکے نگاہ ترجمہ ہو آیا طبیعت پر دلالت
[illegible] گا اگر پسند خاطر ارباب فہم ہوگا اوسکی عوض یہ زحمت اختیار فرماکر اصلاح فرمائینگے اسلیے کہ گھوڑا پیسے گھوڑا سوار گرتا ہے اور اگرتا ہے
اور آدمی تیر بازی زیادہ جاتا ہے اور دریا مین اکثر ملاح ہی ڈوبتا ہے اور تلوار سے اکثر سپاہی مرتا ہے اور علاج مین اکثر طبیب ہی خطا کرتا ہے
[illegible] مصنف ہی خطا کرتا ہے غرض جو مقامات اس ترجمہ مین باوجود اجتماع نسخ عدیدہ اور شروح کثیرہ کے باقی رہی اوسکی واقفیت جسقدر راقم
نے اسمائی ہے اور جو اگر نا اہل کتاب ہذا کو ہوگی تو شاید میرے عذر کو زیادہ قبول کریگا اور جب قدر ناساعدت زمانہ نسبت راقم الحروف کو بوقت
تحریر اوراق ہذا کے [illegible] اوسکو اگر قیاس نا فرمائین یا کہین جانینگے شاید میرے ایک عذر کو ہزار عذر کی برابر تصور فرمائینگے تاہم چونکہ قدردان علم و ہنر

برہانی خواہ جدلی ہین جو نقصان اور خلل تہا اوسی فکر نہین کیا اسلئے کہ منصب ترجمہ اور توضیح کا درستی اصل اور متن کی جہا انتک ہو سکے اوسکو
مناسب کتابت تحشی وغیرہ کا شعار ہے تیسرے یہ کہ جس مسئلہ خواہ تدبیر علاجی خواہ اور کسی قسم کا حوالہ اجمالی مشیر فرمایا ہو اوسکی تصریح مع نشان
فصل اور جلد اور تعلیم اور فن کی بخوبی کر دی ہے تاکہ دقت نرہے چودہوین امور مفصلہ بالا کے سوا اور امور جزوی جو محتاج توضیح کے
کسی خاص مقام پر مناسب معلوم ہوے کہ اونکی تفصیل دشوار ہے مگر جہان ناظرین باتمکین کو خود ہی بروقت ملاحظہ مقامات لاائقہ کے درج
ہونگے ؛ آپ ہی ہمین بطرف عذر تفصیل کے رجوع کرتا ہون اور کہتا ہون کہ ابتدا سے خلقت سے آجتک نسبت ایک امر عجیب کے یہی معاملہ جاری
ہو کہ جبتک اوس شے میں فی الجملہ غرابت بوجہ جدت کے باقی رہتی جبلی نسبان یہی ہو کہ اوسکی نسبت تعصب کرتے ہین اور یہ طریقہ کچہ خاص ہندوستانکے
لوگونکا نہین ہے بلکہ علی العموم یہی قاعدہ مستمر ہے اس نظر سے اگر کوئی قصد ترک ایجاد اور اخفائے ما فی الضمیر کا کرے سلسلہ تحقیقات اور ایجاد کا
قطعا مسدود ہو جاوے - اور اگر یہہ خیال ہو کہ ہمارا فعل جدید مطبوع عام اور مقبول انام ہو یہہ تو اوس سے بھی زیادہ دشوار بلکہ بنظر عادت محال
ہے تاہم خیال ہین ناظرین کتاب بذا سے درخواست اس امر کی نہین کر سکتا کہ بالضرور میرے اس فعل کو پسند کرین لیکن اتنا خیال ضرور فرمائین
کہ آجتک کوئی شے ایسی موجود نہوئی ہو گی صنعت انسانی ہین کہ اوسکی نقصانات کو رفع کیو اسطے زمانہ ہزارون خواہ سیکڑون برس کا درکار نہوا ہو
اسیطرح اگر یہ ترجمہ بہی مقامات عدیدہ مین غلط خواہ کسی اور وجہ سے کہ منجملہ اوسکی عام تایہ مراد بعینہ سے برآمد ہوا امید کرین کہ آئندہ جب
کثرت اتفاق سے اسکی ناہمواری درست ہوتی رہی گی آخر کو پاک صاف ہو کر جیسا چاہئے ویساہی ہو جائیگا اور میری گزارش خاص بہ نسبت اطبا
اور ماہران فن کو یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی غلطی جسمین ہین کسی اور مقدم شارح سے برابر ہون خواہ وہ تناقض جو اصل کتاب ہین بموجب بیان مندرجہ
بالا پایے اوسکی برائی سے مجہو معذور فرمائین اور اگر بالضرور رفع الزام ہی لگانیکا منشا ہو تو اسکا بہی لحاظ فرمائین کہ ایسی کوئی غلط بات نہین ہے
کہ بنا اصل تصحیح نہو سکی یعنے علوم غیر تعلیمی کی سبب شاید جو بات اونکی قیاسات کو ذریعہ سے غلط ہوتی ہے کسی اور کی مقدمات برہانی خواہ جدلی
کے ذریعہ سے تصحیح بہی ہو جاتی ہے - تاہم مجھے اپنی خاص احباب سے امید ہے کہ اگر اس کتاب کو بنظر اصلاح دیکہین اور اسکی غلطی کی اصلاح حتی الامکان فرمائین
[illegible] و ہندستان اور اتفاقی [illegible] نہوگا اور خاص اہل علم خصوصا طبیبون سے یہ گزارش ہے کہ چونکہ اختلاف نسخ اصل کتاب کا اسقدر
تہا کہ اگر [illegible] اختلافات کا ہونا حجم کتاب زیادہ ضخیم ہوتا اسلئے سوائے مقامات غیر ضروری خواہ ایسے مقامات کہ جنکا اختلاف
نسخ مثل اختلاف [illegible] اشکال ہندسی کے ہے یعنی باوجود تغیر الفاظ کی اصل معنے مین چندان فرق نہین ہوتا ہے - اور قسم کی اختلاف کا تا امکان
[illegible] کر دیا ہے اور ترجیح کی علامت یہہ قرار دی ہے کہ جو نسخہ تحقیق مترجم مین انسب تہا پہلے اوس کا ترجمہ کر کے بلفظ تردید دوسری نسخہ کا
[illegible] کیا ہے [illegible] رعایت اسکی ضرور ہے کہ مطالب کتاب مین خبط پیدا نہو - چونکہ خطبہ اور دیباچہ قانون کا مختلف طور پر دیکہا گیا
[illegible] یہی طرز ہے کہ فہرست ہر حصہ کی داخل اوسی حصہ مین مذکور تہی رقم خاکسار نے فہرست حصہ اول کا تہ دیباچہ ہے اور بہت توضیح
اور [illegible] کے ساتہہ مع نشان [illegible] وغیرہ کو لگا دیا ہے کہ ہر فصل اور جملہ اور تعلیم اور فن کو دیکہنے کی ضرورت کیوقت زیادہ وقت نہو اور جہان کہین
اصل کتاب مین لفظ فصل [illegible] اور مقام کی [illegible] اوسکا فصل ان لگا نہونا مناسب تہا جیسے اکثر مقامات مین کتاب امراض جزویہ خواہ
[illegible] کی جلد مین وہان لفظ فصل لکہدیا ہے اسقدر اختلاف کو قبول [illegible] نظر فرماوینگے اسلئے کہ خاکسار نے جو تہذیب مناسب تعلیم بہی
[illegible] ترتیب مقرر کی ہے اور [illegible] کہ دیسی ہونا شان تحقیق سے امید ہے اور خلاف مدعا پائے متقدمین اور کاملین کی
[illegible] بیان اور ذکر [illegible] اصل مطلب [illegible] مسئلہ سمجہتا تہا ہان اگر اس تبدیل سے کوئی خرابی معنوی جیسے اقلیدس

ہیں نظری اور عملی دونو قسمیں ہوتی ہیں اور ہر علم میں لفظ نظری اور عملی سے جو مراد ہوتی ہے اون سب کی بیانکی ہمکو اس مقام پر کوئی ضرورت
نہیں ہے البتہ علم طب میں جو دو قسمیں نظری اور عملی کی ٹھہرائی گئی ہیں اونسے جو غرض ہے وہ ہم بیان کرتے ہیں جب کوئی کہے کہ طب کی بعض
قسمیں نظری ہیں اور بعض عملی تو یہ خیال کرنا چاہئے کہ قسم نظری طب کی وہ ہو کہ جسکا سیکھ لینا درکار ہے اور قسم عملی وہ ہو کہ جسمین مباشرۃ عمل کی
بھی درکار ہے جیسا اکثر لوگ خیال کرتے ہیں بلکہ اس مقام پر یہ سمجھنا لائق ہے کہ یہاں پر نظری اور عملی سے کچھ اور مراد ہے اور وہ یہ ہو کہ حقیقت دونو قسمیں علم
طب کی علمی باتیں ہیں اور عملی اور نظری کا یہ فرق یہ ہے کہ جس قسم کو ہم نظری کہتے ہیں اوسمین بیان اصول قواعد کا ہوتا ہو اور دوسری قسم جسکو عملی کہتے ہیں
اوسمین بیان کیفیت مباشرت اور استعمال انہیں قواعد کا ہوتا ہے پھر ایک کو نظری اور دوسرے کو عملی جو قرار دیتے ہیں مراد یہ ہو کہ قسم نظری وہ ہے
کہ اوسکی تعلیم فقط مفید اعتقاد اور ادراک قواعد کی ہوتی ہے اور کیفیت عمل کی بیان سے تعرض نہیں کیا جاتا ہو مثلاً کہتے ہیں کہ حمیات کی تین قسمیں
ہیں یا مزاج انسانکی نو قسمیں ہیں اور عملی قسم میں علم طب کی مقصود نہیں ہوتا ہو کہ بالفعل یہ عمل کرنا چاہئے یا مزاولت حرکات بدنیہ کی بالفعل اسمین
درکار ہے بلکہ اوسمین بیان ایک قسم کی رسم اور تجویز کا ہوتا ہو کہ یہ تجویز اور رسم متعلق بیان کیفیت اور عمل سے ہوتی ہو جیسے طب میں بیان کرتے
ہیں کہ جتنے ورم گرم ہیں ابتداء علاج میں ضرور ہو کہ ایسی چیزیں استعمال کیجائیں کہ جو رادع ہوں اور برودت پیدا کریں اور تکثیف مسامات کریں اور
بعد ازاں اونکے ساتھ مرخیات ملائی جائیں اور اوسکے انتہا میں اور وقت انحطاط مرض مرخیات محللہ پر قناعت کیا جائے سوا اون ورموں کے جنکے مادہ کو اعضائے
رئیسہ نے اعضاء خسیسہ کیطرف دفع کیا ہو سو یہ تعلیم ایک رسم اور تجویز کا فائدہ دیتی ہو کہ وہ بیان کیفیت عمل کی ہے نہ کہ نفس عمل پس جب ان دونو
قسموں کو تعلم کیا جاتا تو ایک علم نظری اور دوسرے سے اسکو علم عملی حاصل ہوگا گو کبھی عمل نکرے **دوسرا اعتراض** اس مقام پر یہ بھی وارد ہوتا ہے کہ حالات
بدن انسانکے تین ہیں صحت اور مرض اور حالت متوسط کہ نہ وہ صحت ہو اور نہ مرض اور اوپر علم طب کی تعریف میں فقط دو ہی حالتوں کا ذکر کیا گیا یہ
اعتراض اگر معترض بخوبی غور کرے ہماری عبارت پر وارد نہوگا اسلیے کہ جب وہ فکر کریگا تو تین حالتوں کا بدن انسان میں قائل ہونا اوسپر واجب معلوم
ہوگا اور نہ یہ بات اوسپر صحیح معلوم ہوگی کہ اگر واقع میں کوئی حالت ثالثہ بدن انسان میں ہوتی ہے اور تھی اوسکو تعریف علم طب میں ترک کر دیا
اور ذکر نہیں کیا ہم فرض کرتے ہیں کہ اگر بالفرض تثلیث صحیح بھی ہو تو ہمارا قول (زوال صحت) شامل ہے مرض اور حالت ثالثہ دونکو
اس لیے کہ حالت ثالثہ جو ہم لوگوں نے نکالی ہے اوس پر تعریف صحت تو صادق نہیں آتی یعنی حالت ثالثہ کو یہ نہیں کہسکتے کہ وہ ایک حالت
ہو یا ایک ملکہ ہے کہ اوسکی موجودگی میں افعال سلیمہ موضوع خواہ بالذات یا بالواسطہ صادر ہوں اور نہ حالت ثالثہ کی تعریف بعض علما تعریف صحت کی
کر سکتے ہیں جیسے کہ مرض کی تعریف کیجاتی ہے ہاں اگر صحت کی تعریف میں ایسی قیدیں اور شرطیں بڑھائیں جنکی کچھ حاجت نہیں ہو اور تو
ہماری تعریف علم طب کی البتہ حالت ثالثہ کو شمول کچھ بھی کریگی مگر ہمکو اوسوقت اطبا سے کسی طرح کا مناقشہ نہوگا اسلئے کہ تجویز تعریفات اور حدود
ایک امر اصطلاحی ہے اور نزاع لفظی سے کوئی فائدہ طبیب کو نہیں ہے نہ تو نزاع لفظی مناسب اونکی شان کے ہے اور نہ علم طب میں نزاع لفظی کچھ فائدہ
دیسکتی ہے حالت ثالثہ کا موجود ہونا بدن انسان میں پایا جاتا ہے یا نہیں علم طب میں محقق نہیں ہو سکتا ہو بلکہ طبیعیات میں اسکی تحقیق بخوبی کی گئی
ہے وہاں سمجھنا چاہیے

فصل دوسری علم طب کے موضوعات کے بیان میں

چونکہ علم طب میں بدن انسانکی حالات سے بلحاظ حصول صحت
و زوال صحت بحث ہوتی ہے اور ہر ایک چیز کا علم جبھی پورا حاصل ہوتا ہے جب اوس چیز کے اسباب جانے جائیں اسلیے کہ اوس چیز کے [illegible] واقع میں
کچھ اسباب بھی ہوں اسی جہت سے طب میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اسباب صحت و مرض کے پہلے دریافت کیے جائیں [illegible] صحت و مرض [illegible]
ظاہر بھی ہوتے ہیں اور پوشیدہ بھی ہوتے ہیں کہ اونکو حس نہیں دریافت کر سکتی ہو بلکہ استدلال عقلی عوارض سے کر کے وہ اسباب دریافت کیے جاتے

مزاج مناسب ہے جو اوس کی صحت اور اوس کی قوت ہے اور جو ایک مزاج ان دونوں اقلیموں کا بقیاس نوع یا صنف کے معتدل ہے اور بقیاس دوسری صنف کے
غیر معتدل ہندوستانی آدمی کے بدن کی کیفیت مزاج اگر مثل مزاج صقلابی کے ہو جاوے تو وہ شخص یا بیمار ہوگا یا مر جائیگا اسی طرح صقالبی کے
مزاج کی کیفیت اگر مثل مزاج ہندی کے ہو تو وہ بھی یا مریض ہوگا یا ہلاک ہوگا - بیان سے یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک صنف سکان معمورہ کے واسطے ایک مزاج
خاص ہے کہ وہ اوس کی ہوا کی موافق وہی مزاج ہے اور اس مزاج کے واسطے عرض اور گنجائش بھی ہے اور اس عرض کے واسطے دونو جانب افراط اور تفریط
کے بھی ہیں چوتھی صورت وہ ہے جو بیانی مزاج ہے اور درمیانہ ہے ایک عرض مزاج اقلیم کے جسکا تیسری قسم میں ذکر ہوا اس چوتھی قسم کے مزاج
کے اعتدال سے یہ مراد ہے کہ اس صنف میں اوس سے زیادہ کوئی معتدل نہیں ہے - پانچویں صورت نہایت تنگ تر ہے بنسبت قسم اول
اور ثالث کے اوس سے وہ مزاج مراد ہے کہ ایک شخص معین کو چاہئے تا وقتیکہ وہ زندہ صحیح موجود ہے اوسکو اپنی ذاتی مزاج کی ضرورت ہے - اس مزاج
کے لیئے بھی عرض ہے جو دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہیں بہت ضروری اس مقام پر جاننا چاہئے کہ ہر ایک شخص ایک مزاج خاص
کا مستحق ہے کہ جس میں دوسرے کی شرکت ممکن نہیں ہے یا نادر ہے - چھٹی صورت وہ مزاج درمیانہ ہے درمیان دو حدود افراط
و تفریط صورت پنجم کے وہ مزاج ایسا ہوتا ہے کہ جب کسی شخص کو حاصل ہو تو افضل حال پر اون حالات سے ہوگا جن حالات پر اوسے ہونا چاہیئے یعنی
جتنے حالات اوسکے لائق حال ہیں اون میں سے افضل حالات سے متصف ہوگا - ساتویں صورت وہ مزاج ہے کہ ہر ایک نوع عضو کو اعضا کے
ایسا ہونا واجب ہے اور دوسری نوع کو اسکے مخالف مزاج درکار ہے مثلا استخوان کو واجب ہے کہ اوسکا مزاج یابس زیادہ ہو اور دماغ کو ضرور ہے
کہ رطوبت میں بڑھا ہوا ہو اور قلب میں حرارت کی زیادہ ضرورت ہو اور ریشہ میں برودت کی ضرورت زیادہ ہے کہ اس مزاج کی واسطے بھی عرض ہے جسکے
دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہیں مگر یہ عرض بنسبت عرض اوس قسم مذکور کی کمتر ہے - آٹھویں صورت یہ مزاج درمیانہ ہے ساتویں
صورت کی افراط و تفریط کے درمیان میں یہ مزاج ایک خاص عضو کا ہے ایسا کہ جسوقت اوس عضو کو یہ مزاج حاصل ہو تو اوسکا حال افضل حالات
لائقہ پر ہوگا - جب کہ انواع کائنات کی مزاجونکا لحاظ کیا جاوے تو اون میں سے نوع انسان کا مزاج اقرب باعتدال حقیقی ٹھہریگا پھر اگر اعتبار اصناف کا بھی
کریں تو ہمارے نزدیک یہ بات صحیح ہے کہ جو آبادی موازی معدل النہار کی واقع ہے اور اوس آبادی میں اسباب ارضیہ کے سبب سے کوئی امر مخالف
باعتدال نہیں عارض ہوا مثلا پہاڑ یا دریا وغیرہ اور جہان نہیں واقع ہیں اوس مقام کے رہنے والونکا مزاج اشبہ ہے کہ قریب باعتدال حقیقی ہو - اور
ہماری تحقیق میں یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ خط استوا پر [illegible] اوس سے کہ وہان حرارت زیادہ ہوتی ہے اعتدال حقیقی باقی
نہیں رہتا ہے اونکا یہ گمان ناحق ہے ہم نے (یعنی) ثابت کیا ہے کہ مسامت شمس کی اس مقام پر [illegible] اور کثرت سے [illegible] ہوتی ہے بنسبت اون
مقامات کے [illegible] تمام سے زیادہ ہے اگرچہ وہاں پر مسامت شمس نہیں ہوتی ہے لیکن جسوقت آفتاب اونکی سمت الراس سے
قریب آتا ہے [illegible] زیادہ ہوتی ہے اور [illegible] زیادہ ہوتا ہے - خط استوا کے رہنے والونکو سب حالات [illegible] اور
حالات کی [illegible] ہے اور کسی فصل کی ہوا اونکے مزاج کی ایسی مخالف نہیں ہوتی ہے جو کہ فرق بیان ہو بلکہ اونکا مزاج ہمیشہ یکسان
رہتا ہے ہمنے اس مسئلہ خاص میں ایک رسالہ تصنیف کیا تو ہمنے (یعنی) اس امر کو بدلیل ثابت کیا ہے - بعد سکان خط استوا کے معتدل
مزاج اصناف انسان میں چوتھی اقلیم کے رہنے والے ہیں اسلیئے کہ وہ لوگ ایسی جگہ میں ہمیشہ مسامت آفتاب [illegible] چونکہ اونکے سر پر نہیں ہوتی ہے
لہذا اس گرمی سے وہ نہیں جلتے ہیں جیسے رہنے والے آخر اقلیم ثانی اور اقلیم ثالث کے اور یہی لوگ یعنی اقلیم رابع کے رہنے والے بخلاف
[illegible] خامی اور بدن میں زیادتی چربی کی نہیں ہے کیونکہ ہمیشہ دور رہتے ہیں آفتاب کی اونکی سمت الراس سے جیسے آخر اقلیم ہفتم کے رہنے والے جو

اقلیم اوس سے زیادہ عرض رکھتی ہے — ایک شخص خاص معتدل وہی ہوتا ہے جو اپنی صنف معتدل ہو اور اونکی صنف اوس سب سے زیادہ معتدل ہو اور
نوع سے کہ جو سب انواع سے معتدل ہے — اعضاے انسانی کا حال تو دریافت ہو چکا کہ اعضائے رئیسہ کبھی قریب اعتدال حقیقی کے نہین رکھتی بلکہ یہہ
بات جاننی ضرور ہے کہ تمام اعضا کی بہ نسبت گوشت اعتدال حقیقی سے قریب تر اوس سے زیادہ جلد معتدل ہے جلد کا تو یہہ حال ہے کہ اگر ایک پانی
جسمین برابر برف اور کھولتا ہوا پانی ملائین اور اوسکا اثر جلد تک پہونچائین شاید اوسکا کچھہ اثر جلد تک نہ پہونچیگا شاید کہ جلد مین جسقدر گرمی خون
اور رگونکی پہونچتی ہے اور جتنی تبرید عصب کی پہونچتی ہے برابر ہو جاتی ہے اور اسیطرح اگر ایک جسم نہایت خشک اور دوسرا نہایت تر دونو برابر
بخوبی ملاکر جلد سے ملائین ظاہرا جلد پر کچھہ بھی اثر نہوگا اسباب کی شناخت کہ جلد متاثر نہین ہوتی ہے یہہ ہے کہ وہ اپنے مس سے ان چیزونکا
ادراک نہین کرتی ہے — یہ دو معتدل صورتین اجسام کی جو اوپر لکہی گئین کہ جنکا جلد احساس نہین کرتی اور بشمار عدم انفعال کا سمجھے اعتدال جلد کا
ٹھہرایا اور دعوی کیا سمجھنے کہ بمقابل انہین چیزونکے معتدل ہے اوسکی وجہہ یہ ہے کہ اگر جلد معتدل نہوتی بلکہ ان معتدل چیزونکے مخالف ہوتی تو بیشک
انکا کچھہ اثر جلد کو پہونچتا اور محسوس ہوتا اس لیئے کہ جو چیزین متفق عناصر سے مرکب ہوتی ہین اور طبیعت مین مخالف لیکن ضرور ایک دوسرے سے منفعل
ہوتا ہے — ایک چیز دوسری چیز سے اوسی وقت متاثر و منفعل نہین ہوتی ہے جب کہ دونو کسی ایک کیفیت مین شریک ہون اور یہہ
مشارکت کیفیت کی اونمین متشابہ ہو [illegible] سمجھتا ہے اکثر امتحان ہوا ہے کہ طبیب اور مریض جسوقت دونو ایک ہی درجہ کی تپ رکھتے ہون
اوسوقت مریض کا لمس طبیب کو گرم نہین معلوم ہوتا ہے یا کسی سبب خارجی سے اگر ہتھیلیان سرد ہو جاتی ہین تو صحیح آدمی بذریعہ لمس کے محموم
تجویز کیا جاتا ہے غرض اس سے یہ ہے کہ دو چیزین جس کیفیت مین برابر ہوتی ہین اونمین سے ایک دوسرے سے متاثر نہین ہوتا اختلاف کیفیات
مین البتہ انفعال بھی ہوتا ہے اور احساس بھی [illegible] جلد کا بھی یہہ حال ہے کہ مختلف مقامات کی جلد مختلف قسم کا اعتدال رکھتی ہے ہاتھہ کی
جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہے اور ہاتھہ مین کف کی جلد سب سے زیادہ معتدل ہے اور اوس سے زیادہ راحت کی جلد معتدل ہے
اوس سے زیادہ انگلیونکی پشت کی جلد ہے وہ معتدل ہے اوس سے زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہے اور اوس سے زیادہ سبابہ کے اوپر کا جو پور ہے
اوسکی جلد معتدل ہے — اور انگلیونکے پور گویا کہ بالطبع حاکم ہین ملموسات کی مقدار دریافت کرنیمین اسیطرح حاکم کو واجب ہوتا ہے کہ دونو فریق
افراط اور تفریط سے جدا رہا کرے [illegible] تاکہ جو کوئی قوم اوسکے سامنے [illegible] سے باہر ہو فورا اوسے پہچان لے اسیطرح ان انگلیون کا حال ہے کہ
جو شے از قسم ملموسات اعتدال سے خارج ہو اوسے فورا پہچان لیتی ہین — جو چیزین اوپر بیان ہو چکین اونکے جاننے کے بعد یہہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ ہم جسوقت کسی دوا کو معتدل کہین تو ہماری یہہ مراد نہین ہوتی ہے کہ وہ دوا اعتدال حقیقی رکھتی ہے اس لیئے کہ یہہ تو غیر ممکن ہے اور نہ یہہ مطلب ہے
کہ جیسے انسان اپنے مزاج مین معتدل ہے اوسی طرح یہہ دوا بھی معتدل ہے [illegible] تو یہہ دوا خاص جوہر انسانی سے نسبت رکھتی بلکہ ہماری غرض اعتدال دوا
یہہ ہے کہ جسوقت حار غریزی یعنی روح یا خون انسانکے بدن سے یہہ دوا فعل ہو تو ایک ایسی کیفیت سے لاحق ہوگی کہ وہ کیفیت مخالف اور داخل
اور خارج ایک دو طرفون مساوات بدن انسانی سے نہوگی یعنی حار غریزی سے وہ دوا کچھہ متاثر نہوگی بلحاظ اپنا کیفیت کے بس گویا کہ یہہ دوا بھی
معتدل ہے بہ نسبت اوس اثر کے جو بدن انسان کی نسبت ذکر کیا گیا اسیطرح کسی دوا کو جب حار یا بارد ہم کہین تو یہہ غرض نہین ہے کہ وہ اپنے
جوہر ذاتی مین نہایت حرارت و برودت رکھتی ہے یا اوسکا جوہر ذاتی بدن انسان سے زیادہ حار یا زیادہ بارد ہے [illegible] معتدل سے بھی
یہہ مراد ہوگی کہ اوسکا مزاج مثل مزاج انسان کے معتدل ہو بلکہ حرارت و برودت مزاج دوا سے یہہ مراد لیتے ہین کہ وہ جسقدر حرارت اور برودت
انسانکے بدن مین پیدا کرتی ہے حرارت اور برودت اوسکا بدن انسانی سے زیادہ ہوتی ہے [illegible] مزاج انسان کو [illegible]

اور عقرب کہ مزاج مین ردی دوا گرمی پیدا کرتی ہے یا ایک دوا بہ نسبت مزاج انسان کے گرم ہوتی ہے اور سانپ کہ مزاج کی نسبت وہی دوا سرد قرار دیجاتی ہے بلکہ انسان مین خاص ایک دوا بہ نسبت زید کے جسقدر گرم ہوتی ہے اوتنی گرم بہ نسبت عمرو کے نہین ہوتی اسی فائدہ پر بنا کر کے معالجین کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب کسی شخص کی تبدیل مزاج کرنا چاہین ایک دوا پر اقتصار نکرین جسوقت کہ اوسکا اثر ظاہر نہوتا ہو بلکہ دوسری دوا بدل دین ۔ مزاج معتدل مین ہمکو جو کچھہ بیان کرنا تھا جب کر چکے تو اب غیر معتدل کا بھی بیان کرنا چاہیے اب ہم کہتے ہین کہ غیر معتدل مزاج خواہ بقیاس کسی نوع کے فرض کیا جاوے یا کسی صنف یا شخص یا عضو سے نسبت دیا جاوے اوسکی بھی آٹھہ صورتین ہو سکتی ہین مگر یہہ آٹھون صورتین اس بات مین تو مساوی اور مشترک ہین کہ مزاج معتدل کے مخالف اور مقابل ہین اور خروج اعتدال مین مختلف ہین اونکا اختلاف اسطرح پر ہوتا ہے کہ یا تو خروج اعتدال سے بوجہ بساطت ہو اور علی الاطلاق غیر معتدل ہو یہہ بات اوسی صورت مین ہوتی ہے کہ کسی معتدل سے اس مزاج کو نسبت دیجاوے اور اس سے اسکو ایک ہی طرح کی مخالفت خواہ مضادت واقع ہو مثلا فقط حرارت مین زیادہ ہو یا فقط برودت مین اور علی ہذا القیاس **دوسری صورت** یہہ ہے کہ اس مزاج کا خروج اعتدال سے بسیط نہو بلکہ مرکب ہو کہ دو کیفیتون متضادہ مین خروج اعتدال سے ہو ۔ اور بسیط غیر معتدل جو ایک ہی قسم کی مضادت رکھتا ہے یا وہ مضادت کیفیت فاعلہ مین رکھتا ہو اور اوسکی دو قسمین ہین یا زیادہ گرم ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو یا زیادہ سرد ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو ۔ اور اگر مضادت کیفیت منفعلہ مین رکھتا ہو اوسکی بھی دو قسمین ہین یا خشکی اوسمین مقدار مناسب سے زیادہ رکھتا ہو لیکن حرارت اور برودت اوسکی مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے خواہ رطوبت اوسمین مقدار مناسب سے زیادہ ہے اور برودت اور حرارت مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے ۔ یہہ چارون قسمین مضادت بسیطہ کی ایسی نہین ہین کہ ایک زمانہ معین تک انکی کیفیت کا اثر ویسا ہی باقی رہے اور جو اثر انمین بالفعل اثر اصلی کا ہوتا ہے پیدا نہو مثلا غیر معتدل بسیط جسکی حرارت مقدار مناسب سے زیادہ ہے اگرچہ ابتدا استعمال کی کسی بدن مین پہلے حرارت ہی پیدا کرتا ہے تھوڑے زمانہ کے بعد تبرید بھی پیدا کرتا ہے اسیطرح غیر معتدل بسیط جو بارد زیادہ ہو مقدار مناسب سے ابتدا تھوڑے زمانہ کی بدن مین رطوبت ہی مقدار مناسب سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور یہہ رطوبت غریبہ کہلاتی ہے اور اسیطرح غیر معتدل بسیط جسمین یبوست اندازہ لائق سے زیادہ ہو وہ بھی برودت غیر مناسب پیدا کرتا ہے اور غیر معتدل بسیط جسمین رطوبت غیر مناسب ہو اگر یہہ رطوبت بافراط ہے تو بہ نسبت غیر معتدل یابس کے تبرید زیادہ کرتا ہے اور اگر بافراط رطوبت نہو البتہ حفاظت بدن کی دیر تک کر کے آخر کو پھر ایسی برودت پیدا کرتا ہے جو مقدار مناسب سے زیادہ ہو **فائدہ** ان بیانات سے اتنا تو ضرور سمجھہ مین آتا ہے کہ اعتدال اور صحت کو جسقدر مناسبت حرارت سے ہے اتنی برودت سے نہین ہے ۔ غیر معتدل بسیط کی تو یہہ چارون قسمین بیان ہو چکین اب باقی رہا غیر معتدل جو دو کیفیتون مین متضاد کسی مزاج معتدل سے ہو سکے اوسکی بھی چار نوعین ہین **پہلی صورت** یہہ ہے کہ حرارت اور رطوبت ساتھہ ہی حد اعتدال سے زیادہ ہون **دوسری صورت** کہ حرارت اور یبوست دونون اعتدال سے خارج ہون **تیسری صورت** کہ برودت اور رطوبت مین ساتھہ ہی غیر معتدل ہو **چوتھی صورت** برودت اور یبوست مین معا خارج از اعتدال ہو ۔ اب چونکہ حرارت اور برودت کی زیادتی معا خواہ رطوبت اور یبوست کی زیادتی معا ایک مزاج مین جمع نہین ہو سکتی اسلئے یہہ دونون صورتین ترکیب و اجتماع دو کیفیتون متضادہ کی شمار اقسام سے ساقط کر دی گئین اگرچہ قسمت عقلی اونکو شامل تھی ۔ ان آٹھون صورتون مین ہر ایک صورت کا یہہ حال ضرور ہے کہ یا بلا مادہ ہوگی یا مع مادہ ہوگی بلا مادہ ہونے کے یہہ معنی ہین کہ مزاج اسی غیر معتدل کا بدن انسان مین محض ایک کیفیت پیدا کرے وہ کیفیت اس درجہ کی نہو کہ اوسکی جہت سے کسی خلط

کی نفوذ کی قابلیت اس بدن کو حاصل ہو کہ پہر وہ خلط اسی کیفیت غیر معتدلہ سے متکیف ہو کر بدن انسان کو متغیر کرے جیسے حرارت مدقوق کی خواہ
بر دوست تلگرزدہ یا برف زدہ کی کہ یہہ غیر معتدل بلا مادہ کی پوری مثال ہے - اور با مادہ ہونیکے یہہ معنے ہین کہ بدن انسان کی ایسی کیفیت
یہہ غیر معتدل کر دے کہ اوس پر ایک خلط مناسب اوسی کیفیت کی اس بدن مین نافذ ہوا اور یہی کیفیت غیر معتدلہ اوس پر غالب ہو جیسے بلغم
زجاجی سے سردی جسم انسانی کو حاصل ہوتی ہے خواہ صفراء کراثی و زنجاری سے جو سخنین پیدا ہوتی ہے اور اسکے بعد نفوذ ہین ان دو تو خلطون کے
جو کیفیت ہوتی ہے وہ ظاہر ہے اور کتاب ثالث و کتاب رابع مین انشاء اللہ تعالی ہر واحد مزاج شانزدہ گانہ کی مثالین بتفصیل بیان
کیجاوینگی — جاننا چاہیئے کہ مزاج مادہ کو ساتہہ دو طرح سے خیال کیا جاتا ہے اس لئے کہ یہہ عضو کبھی تو تر ہوتا ہے کہ مادہ مین بہیگ جاتا ہے
اور کبھی مجاری اور بطون مین یہہ مادہ محتبس ہو جاتا ہے اور یہہ احتباس بہی کبھی تو اوس عضو مین ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی نہیں پیدا کرتا ہے اس مقام کے مناسب مزاج
مین بحث اسیقدر تہی جو اس فصل مین کی گئی ان بیانات مین جو باتین غیر واضح ہین طبیب کو چاہیئے کہ انکو مسلم جانے اور انکا دلیل ثابت کرنا
حکیم طبعی کے سپرد کر دے **فصل دوسری تعلیم ثالث مزاج اعضا کے بیان مین** خالق تبارک و تعالی نے ہر حیوان اور ہر عضو حیوان کو ایک
مزاج خاص عطا فرمایا ہے جو اوسکے لائق اور مناسب تہا اور جسمین اوس مخلوق کے احوال اور افعال کی مصلحت تہی اور جتنا اوس حیوان یا عضو
کو تحمل ممکن تہا تحقیق اس مسئلہ کی حکیم فیلسوف پر واجب ہے طبیب کو اس سے کچہہ واسطہ نہیں ہے - انسان کو خالق عالم نے ایسا مزاج معتدل
عطا فرمایا جو معتدل اس عالم کون و فساد مین ممکن تہا اور باوجود اعتدال مزاج کے اس مزاج کو مناسبت اوسکی قوی سے ایسی عطا فرمائی کہ اونکا
فعل و انفعال تام ہوتا ہے اور ہر عضو خاص کو جو مزاج اوسکے لائق تہا عطا فرمایا اسی بنا پر بعض اعضا کا مزاج نہایت گرم اور بعض کا نہایت
سرد اور بعض کا نہایت خشک اور بعض کا نہایت تر پیدا کیا - نہایت گرم مزاج بدن انسان مین روح اور دل ہے کہ جو منبع روح کا ہے
اوسکے بعد خون اگرچہ وہ جگر مین پیدا ہوتا ہے لیکن بوجہ اتصال ناب کے استفادہ اس قدر حرارت کا کرتا ہے جو کہ جگر مین نہین ہے خون کے
بعد حرارت مین درجہ جگر کا ہے اس لئے کہ جگر مثل خون بستہ کے ہے اوسکے بعد عضو حار ریہ ہے بعد اوسکے گوشت ہے کہ اوسکی گرمی ریہ کی گرمی سے
بہی کم ہے اس جہت سے کہ ریشہ ہائے عصب جو سرد مزاج ہین گوشت مین لپٹے ہوئے ہین اوسکے بعد حار مزاج عضلہ ہین کہ وہ گوشت سے
بہی کمتر گرم ہین اسلئے کہ اونمین عصب اور رباط کی آمیزش ہوتی ہے اوسکے بعد طحال یعنی تلی کی حرارت ہے کہ اسمین کدورت خون کا ہوتا ہے اوسکے
بعد گردونکی گرمی ہے کہ انمین خون کم ہوتا ہے اوسکے بعد گوشت دونو پستان اور انثیین کا اوسکے بعد طبقات جو رگونکے جہندہ مین ہوتی ہین
بنظر اونکے جو ہر عصبی کے سبب بذریعہ اوس خون اور روح کے جو انمین رہتے ہین گرمی پہونچتی ہے بعد اوسکے طبقات اون رگونکے جو ساکن ہین
اور انمین فقط خون موجود ہے بعد اوس کی جلد تمام بدن کی بعد اوسکی جلد کف دست کہ جسم اوسکی معتدل کہا گیا ہین - سب سے زیادہ سرد
چیز بدن انسان مین بلغم ہے اوسکے بعد بالونکی سردی ہے بعد اوسکے ہڈی اوسکے بعد غضروف یعنی کری اور اوسکے بعد رباط اوسکے بعد وتر
یعنی رودہ اوسکے بعد غشا یعنی جہلی بعد اوسکے عصب یعنی پٹہہ بعد اوسکے نخاع یعنی حرام مغز بعد اوسکی دماغ یعنی بہیجا بعد اوسکے شحم
چربی بعد اوسکے سمین یعنی ودہنیت بدن انسانکی اوسکے بعد جلد - سب سے رطب چیز بدن انسان مین بلغم ہے اوسکے بعد خون بعد اوسکے شحم
اوسکے بعد چربی بعد اوسکے دماغ اوسکے بعد حرام مغز بعد اوسکے گوشت پستان و انثیین اوسکے بعد پہیپہڑا بعد اوسکے جگر پہر طحال بعد اوسکے
گردے اوسکے بعد عضلہ اوسکے بعد کری بعد اوسکے جلد - یہہ ترتیب وہ ہے جسے جالینوس نے مقرر کیا ہے لیکن اس بات کا جاننا بہت
ضرور ہے کہ پہیپہڑا اپنے جوہر ذاتی خواہ طبیعت مین زیادہ تر نہین رکہتا اسلئے کہ ہر عضو اپنے مزاج اصلی مین مشابہ اپنی غذا کے ہوتا ہے اور

مزاج حار ہی مین مشابہ اوس چیز کے ہوتا ہے جو اوسکی غذا ہو بڑھی پھر چونکہ پھیپھڑے کی غذا نہایت گرم خون ہے جسمین صفرے کی آمیزش
زیادہ ہوتی ہے یہ بات ہمکو قول جالینوس سے ظاہر ہوئی اس غذا کا مقتضا تو یہی تھا کہ مزاج پھیپھڑے کا گرم مائل بخشکی ہوتا لیکن
چونکہ بہت سی فضول رطوبت کی اون بخارات سے جو بدن مین اوٹھتے ہین اور پھیپھڑے کیطرف انقسم نزلات گرتے ہین اس جہت سے
اسکی یبوست جاتی رہی اور شدید الرطوبت بھی نہ رہا — جگر بہ نسبت ریہ کے زیادہ رطب ہے اور اوسکی رطوبت غریزی بہ نسبت ریہ کے بہت
زیادہ ہے اور ریہ رطوبات سے بھیگتے اور تر رہتے ہین جگر سے زیادہ ہے اور اگرچہ ہمیشہ تر رہنا اسکا رطوبت ذاتی کو بھی بڑہاتا ہے —
— اسیطرح ضرور ہے کہ حال بلغم کا سمجھا جائے اور خون کا بھی لحاظ کیا جاوے ایک خاص جہت سے وہ یہہ ہے کہ بلغم جو کسی چیز کی ترطیب
کرتا ہے اکثر اوپری اوپر بھگو دیتا ہے اور تر کرتا ہے اور خون کی ترطیب جس چیز مین ہوتی ہے اوسکی جوہر ذاتی مین رطوبت بڑہتی ہے علاوہ
برین بلغم طبعی مائی کبھی فی نفسہ رطوبت مین زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ خون چونکہ نضیج اوسکا پورا ہوتا ہے بانسبت بہت سی رطوبت اوس کی
متحلل ہو جاتی ہے یعنی بلغم مائی سے جس وقت خون بنتا ہے بوجہ نضج کے اوسکی رطوبت تحلل ہو جاتی ہے — آیندہ بہت قریب معلوم ہوگا کہ بلغم
طبعی درحقیقت خون ہے کیا بعض قسم کا استحالہ کی وجہ سے بلغم ہو گیا ہے — سب سے زیادہ خشک انسان کے بدن مین بال ہے جو بخار دخانی سے
پیدا ہوتا ہے اسطرحپر کہ خلط بخاری تحلل ہو کر محض دخانیت بستہ ہو جاتی ہے بعد اوسکے ہڈی کی یبوست ہے کہ وہ سب اعضا مین سختی اور صلابت
زیادہ رکھتی ہے لیکن ہڈی بال کے بہ نسبت رطوبت زیادہ رکھتی ہے اسلیے کہ اوسکی پیدائش خون سے ہوتی ہے اور اوسکی ساخت ایسی ہے +
کہ رطوبت اصلی کو جذب کر لیتی ہے اور اوسپر قدرت رکھتی ہے اسی جہت سے بعض ہڈیون سے اکثر حیوانات کو غذا ملتی ہے اور بالونکی
کسیقدر غذا بھی نہین ملتی ہے ہان شاذ و نادر شاید کسی حیوان کو اس سے تغذیہ ہوتا ہو جیسا بعضون نے گمان کیا ہے کہ شپرہ بالونکو ہضم
بھی کرلیتا ہے اور بآسانی حلق سے اوتار لیتا ہے مگر ہم جسوقت دو مقدار مین برابر ہڈی اور بال سے ہم وزن لیکر قرع انبیق مین تقطیر کرین
ہڈی سے پانی اور دہنیت زیادہ ٹپکیگی کہ ادمی بالونسے نہ ٹپکیگی اور ثقل ہڈی کی تقطیر مین کم رہیگا اور بالونکی تقطیر مین زیادہ اس تجربہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڈی بہ نسبت بالونکے زیادہ رطوبت رکھتی ہے بعد ہڈی کے یبوست غضروف کی ہے اوسکے بعد رباط کی بعد اوسکے وتر کی بعد اوسکے
جھلی کی اوسکے بعد شریانین اور اوسکے بعد اوردہ اوسکے بعد انپٹھونکی جو آلہ حرکت ہین بعد اوسکے یبوست قلب کی ہے اوسکے بعد یبوست
اون پٹھونکی ہے جو کہ آلہ حس ہین اسلئے کہ جیسے آلہ حرکت ہین اونکی برودت اور خشکی بمعاز زیادہ ہے معتدل سے اور اعصاب حس کے
برودت مین تو زیادہ ہین مگر یبوست مین بہ نسبت معتدل کی انکو زیادتی نہین ہے بلکہ شاید یبوست مین قریب باعتدال ہین اگرچہ برودت مین
بھی معتدل سے انکی مقدار تفاوت نہین ہے بعد ان پٹھونکی یبوست جلد کی ہے ۔ فصل تیسری تعلیم ثالث کی اون اسنان
اور اجناس کے بیان مین انسان کی عمر طبعی کے چار حصہ قرار دیے گئے اون مین سے ہر ایک حصہ کا ایک نام جداگانہ ہے اور لفظ
سن بھی ہر ایک حصہ پر ایکسا ہی معنی مین بولی جاتی ہے — پہلا حصہ سن نمو اور سن حداثت کہلاتا ہے تیس برس کے قریب تک اسکا زمانہ ہے
اسکے بعد سن وقوف ہے سن شباب بھی کہتے ہین اوسکی نہایت تقریبا چالیس برس تک ہے بعد اوسکے سن انحطاط ہے مگر اوس سن مین
قوت اصلی باقی رہتی ہے یہہ سن ارباب کہولت کا ہے ساٹھہ برس تک اسکی نہایت ہے اور پھر سن انحطاط کا کہ جسمین ظہور ضعف قوت کا بھی
ہوتا ہے اور یہہ سن مشایخ کا ہے آخر عمر تک مگر سن حداثت کی پانچ قسمین کی جاتی ہین اون مین سے پہلا حصہ سن طفولیت ہے جب تک لڑکے کے اعضا
مستعد حرکات نشست و برخاست کی نہین ہوتے ہین سن طفولیت کہلاتا ہے دوسرا سن صبی ہے کہ لڑکا چلنے پھرنے لگتا ہے مگر ابھی اعضا مین

بلغم کیطرف حاجت دو وجہ سے ہوا ایک تو ضرورت ہو اور دوسری منفعت سے ضرورت دو سبب سے ہی ہے ایک سبب اون میں سے یہہ ہے کہ
بلغم قریب اعضا کی موجود رہے جسوقت غذا بہم نپہونچے وہ غذا جو آمادہ خون صالح ہونیکے ہوتی ہے اور مفقود ہونا اوس غذا کا یا بوجہ کسیقدر
احتباس کے معدہ اور جگر میں خواہ بذریعہ اور اسباب عارضیہ کے ایسی وقت فقدان غذا میں قوتیں اعضا کی بذریعہ اپنی حرارت عزیزی کے متوجہ
بطرف اس بلغم کے ہوکر اسکو نضج دیکر منہضم کرینگی اور اس بلغم سے غذا کو صالح بنائینگی اور جسطرح حرارت عزیزی اس بلغم کو نضج دیکر منہضم کرکے خون
صالح بناتی ہے اسیطرح حرارت غریبہ کبھی اسکو متعفن کرکے فاسد بھی کردیتی ہے اور اس قسم کی ضرورت مرہ سودا اور صفرا کیواسطے نہیں ہے
اسواسطیکہ یہہ دونو بلغم کی اس بات میں شریک نہیں ہیں کہ حرارت عزیزی انکو خون صالح بنادے اگرچہ اس بات میں انکو شرکت ضرور ہے
کہ حرارت غریبہ دونو کو مثل بلغم مذکور کے فاسد اور متعفن کردیتی ہے دوسرا سبب یہہ ہے کہ یہہ بلغم خون میں ملے تاکہ تغذیہ اون اعضا
کا جو بلغمی مزاج ہیں کرے وہ اعضا کہ جو خون انکی غذا ہوتا ہو اوسمیں ایک معلوم حصہ بلغم کا ہونا واجب ہے مثل دماغ کے اور یہہ بات مرہ صفرا
اور سودا کیواسطے بھی موجود ہے اور منفعت اس بلغم کی یہہ ہے کہ اعضا اور مفاصل جو کثیر الحرکت ہیں بذریعہ اس بلغم کے تر ہیں اور انکو
بسبب حرارت اور احتکاک (یعنی رگڑ) کے انکی خشکی عارض نہو اور یہہ منفعت در اصل منتہائے ضرورت پر واقع ہے — بلغم جو غیر طبعی ہوتا ہے کچہ اوسمیں
سے فضلہ مختلف القوام ہوتا ہے یہانتک کہ حس بھی اوسکے قوام کا اختلاف دریافت کرلیتی ہے یہی بلغم مخاطی کہلاتا ہے اور بعض بلغم غیر طبعی
مستوی القوام حس میں معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت میں مختلف القوام ہے اسکو بلغم خام کہتے ہیں اور بعض قسم بلغم کی نہایت رقیق ہوتی ہے وہ
مائی کہلاتی ہے اور بعض نہایت غلیظ ہوتی ہے وہ بلغم ابیض ہے جو جصی کہلاتا ہے یہہ وہ بلغم ہے کہ جسکا جز لطیف متحلل ہوگیا ہے
اس جہت سے کہ اوسکا منافذ اور مفاصل میں بہت مدت احتباس رہا ہے یہی بلغم سب سے زیادہ غلیظ تر ہے اور بلغم کی ایک قسم مالح یعنی شور ہے
اور سب سے زیادہ گرم مزاج اور خشک کوئی بلغم نہیں ہوتا ہے اور جو ملوحت پیدا ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہے کہ بلغم میں رطوبت مائی کم ذائقہ

خواہ بالکل بے ذائقہ اوسکے ساتھ اجزاے ارضیہ محترقہ خشک المزاج تلخ مزہ باعتدال ملجاتے ہیں اسلئے کہ اگر وہ بکثرت ملیں تو ملوحت نہ پیدا ہو بلکہ
تلخی پیدا ہو جمیع املاح کے پیدا ہونیکی یہی صورت ہے اور پانی کی شوریت کی بھی یہی وجہ ہے راکھ یا آہک یا چونے وغیرہ سے جو نمک بنایا جاتا ہے
اوسکی بھی یہی ترکیب ہے کہ بہت سا پانی میں اوس شے کو پکاتے ہیں جسکا نمک بنانا منظور ہوتا ہے پھر اوس پانی کو صاف کرکے جوش دیتے ہیں
یہانتک کہ نمک جم جاتا ہے کبھی اس پانیکو بعد صاف کرنیکے بحال خود رہنے دیتے ہیں کہ وہ بستہ ہو جاتا ہے اسیطرح بلغم رقیق بے طعم خواہ
کم مزہ اوسمیں بھی جسوقت مرہ یابسہ جو بالطبع محترق ہے بوزن معتدل ملتا ہے اوسکو نمکین اور گرم کردیتا ہے یہہ بلغم صفراوی ہے مگر جالینوس
کہتا ہے کہ یہہ بلغم اپنی عفونت سے نمکین ہوتا ہے یا کوئی مائیت اسمیں ملکر نمکین کردیتی ہے میں اس قول کی شرح کرتا ہوں عفونت اسکو اسلئے
نمکین کردیتی ہے کہ اوسمیں احتراق پیدا کرکے [illegible] موجود کرتی ہے [illegible] ملوحت ہی ملتا ہے [illegible] نمک بنانے کی
بیان ہوئی پیدا ہوجاتی ہے اور مائیت کو جو جالینوس نے کہا ہو کہ اسمیں ملکر شوریت پیدا کرتی ہے مجھے ایسا گمان ہے کہ تنہا مائیت اوسکی
ملوحت میں کافی نہیں ہو سکتی ہے ظاہر عبارت جالینوس سے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ جالینوس لفظ (ارقوا) کہ [illegible] پیدا کرتا ہے اصل عبارت
میں لفظ (ارادہم) تھی اب اسوقت معنی عبارت کے یہہ ہونگے (کہ بلغم بسبب اپنی عفونت کے یا ایک مائیت کے جو اسمیں ملتی ہے نمکین ہوجاتا ہے)
اسوقت کلام جالینوس کا صحیح المعنی اور تمام ہوجاتا ہے — ایک بلغم ترش بھی ہوتا ہے جیسے بلغم حلو کی دو قسمیں بیان ہوئیں ایک تو وہ کہ جسکی
حلاوت بلذاتہ ہوتی ہے دوسرا وہ کہ اوسکی حلاوت کسی امر خارجی کی وجہ سے ہوتی ہے اسیطرح ترش بلغم کی بھی دو قسمیں ہیں ایک قسم

تو بسبب ملنے ایک شئے غریب کے حاصل ہوتی ہے یعنی سوداے فاضل جسکا ذکر ہم آگے کرینگے وہ ملتا ہے دوسری قسم مین ترشی کسی امر ذاتی
کی وجہ سے ہوتی ہے وہ امر ذاتی یہہ ہے کہ اس بلغم شیرین کو یا جو بلغم کہ شیرین ہونیوالا ہے پہلی ایک قسم کا غلیان اور جوش عارض ہو جیسے
اور عصارات شیرین مین جوش آتا ہے بعد اوسکے ترشی پیدا ہو۔ ایک قسم بلغم کی عفص یعنی کسیلی ہوتی ہے یہہ عفوصت کبھی بسبب
برودت ذاتی کے جو بلغم کو عارض ہوتی ہے پیدا ہوتی ہے اوسکا مزہ مائل بعفوصت ہوجاتا ہے اس لیے کہ اوسکی مائیت منجمد ہوکر بسبب تیز
سردی کے اوسکا استحالہ تھوڑا سا ارضیت کی طرف ہوجاتا ہے اور اسوقت حرارت اتنی ضعیف ہوتی نہین جو اوسکو جوش مین لاکر ترش کر دے اور حرارت
اتنی قوی ہوتی ہے جو اوسکو نضج تام دے اسی جہت سے وہ عفص رہ جاتا ہے۔ بلغم کی ایک قسم زجاجی بھی ہے جو گاڑھی اور غلیظ مثال زجاج
گداختہ کی ہوتا ہے لزوجت اور ثقل مین اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی نہایت پھیکا اور شاید اس پھیکے بلغم مین جو بہت غلیظ ہو بلغم خام ہوا اوسکی
طرف تحلیل ہوجاتا ہے یہہ قسم بلغم کی وہ ہے کہ پہلی مائی اور باردتھی اور عفونت اوس مین پیدا نہین ہوئی تھی اور نہ اوس مین کوئی اور چیز ملی تھی بلکہ
رکی ایک جگہ پڑا رہا یہانتک کہ غلیظ ہوگیا اور برودت اوسکی بڑھ گئی ۔ اور پہلے بیان سے یہہ معلوم ہوا کہ بلغم فاسد کی بلحاظ طعم کے
چار قسمین ہین مالح حامض عفص سمج یعنی نمکین ترش کسیلا پھیکا اور بلحاظ قوام کے بھی بلغم کی چار قسمین ہین مائی زجاجی غلیظ جصی اور بلغم
خام خالی مین داخل ہے ۔ صفرا بھی طبعی ہوتا ہے اور ایک بطور زیادہ کے غیر طبعی بھی ہوتا ہے صفرا طبعی خون کا رغوہ یعنی کف ہے سرخ رنگ ناصع یعنی
خالص اور سبک اور تیز ہوتا ہے جسقدر اس خلط مین گرمی زیادہ ہوتی ہے سرخی زیادہ ہوتی ہے جسوقت جگر مین پیدا ہوتا ہے اسکی دو حصے
ہوجاتے ہین ایک قسم اسکی ہمراہ خون کے رگون مین چلی جاتی ہے دوسری قسم صاف ہوکر مرارہ کو پہونچتی ہے اور جو ہمراہ خون
کے ساتھ جاتا ہے اوسکے جانے کی ایک ضرورت ہے اور ایک منفعت ضرورت تو یہہ ہے کہ خون کے ساتھ ملکر جو اعضا کہ بلحاظ مزاج کے مستحق
اس بات کے ہین اونکی غذا مین ایک جزو صالح صفرا کا داخل ہو اور ان اعضا کا یہہ جزو تغذیہ کرتا ہے جسقدر کہ تقسیم مین اوس عضو کو اس سے
حصہ پہونچتا ہے جیسے پھیپھڑا ۔ اور منفعت اسکی یہہ ہے کہ خون کو لطیف کرے اور تنگ راہون مین نفوذ کی قابلیت بخشے جسقدر صفرا
صاف ہوکر مرارہ کیطرف متوجہ ہوتا ہے اوسکا جانا بھی بلحاظ ضرورت اور منفعت کے ہے ضرورت بہ نسبت تمام بدن کی تو یہہ ہے کہ فضول صفرا اوس سے
تمام بدن کی تخلیص ہوجاتی ہے اور محفوظ رہتا ہے اور کسب عضو خاص کی یہہ ضرورت ہے کہ مرارہ کا تغذیہ کرتا ہے منفعت اسکی مرارہ مین جانے کی
دو ہین ایک یہہ ہے کہ امعا کو ثفل اور بلغم لزج سے دھوکر صاف کر دیتا ہے دوسری یہہ ہے کہ امعا مین لذع یعنی خلش پیدا کرتا ہے اور
اسطرح عضل مقعد مین لذع پیدا کرتا ہے تاکہ اوسکو حاجت براز کی محسوس ہو اور وہ تقاضائی حاجت کرے اسی واسطے مسدود کرے اوسکا
... اسی وجہ سے اکثر سدہ اوس مجری مین پڑتا ہے جو مرارہ سے معا تک آتا ہے قولنج عارض ہوتا ہے۔ صفرا غیر طبعی اوسکی ایک قسم یہہ ہے
اخروج اوسکا طبعیت سے بسبب کسی غریب شئے کے ہو جو اوس سے ملا اور ایک قسم یہہ ہے کہ سبب اوسکی خروج کا مزاج طبعی سے خود اوسکی
ذات ہو یا نہ ہو کہ وہ اپنے جوہر ذات مین غیر طبعی ہو پہلی قسم تو بہت مشہور و معروف ہے کہ شئے غریب جو اوس سے ملتی ہے وہ بلغم
ہوتا ہے اس صفرے کی پیدایش اکثر جگر مین ہوتی ہے۔ اسی قسم اول سے ایک طرح کا صفرا وہ ہے جو بہت کم مشہور ہے اوس مین جو شئے غریب
ملتی ہے وہ سودا ہوتا ہے مشہور و معروف یا تو مرہ صفرا ہے یا مرہ محیہ ہے اس لیے کہ جو بلغم اوس مین ملتا ہے اگر رقیق ہو تو اوس سے مرہ صفرا
پیدا ہوتا ہے اور اگر بلغم غلیظ اوس مین ملے تو مرہ محیہ ہوتا ہے یعنی وہ صفرا کہ جو مشابہ ہے انڈے کی زردی سے اس صفرا سے غیر طبعی کی جو غیر مشہور
قسم ہے اوسکا صفرا محترقہ نام ہے اوسکی پیدایش دو طرح سے ہوتی ہے ایک یہہ ہے کہ صفرا فی نفسہ سوختہ ہوجائے اور اوس مین رمادیت پیدا ہو کہ

کہ نہیں ہوتا ہے بلکہ بطور خاکستر اور احتراق کی ہوتا ہے اس فرق کہ تر چیزین جنہین ارضیت ملتی ہے اون مین اجزاے ارضیہ کی تمیز دو طرح پر ہوتی ہے
یا بطریق رسوب اور تہ نشینی کے مثال اسکو واسطے خون کی سوداے طبعی سے دیکہائی ہے یا تمیز بجہت احتراق کے ہوتی ہے کہ لطیف متحلل ہو جاے
اور کثیف باقی رہے مثال اسکی واسطے خون اور اخلاط کے سوداے فضلی سے دیکہائی ہے جسکا نام مرہ سودا ہے ۔ رسوب سوداے خون کے
جو اور کسی خلط کیو واسطے نہوا اسکی وجہ یہہ ہے کہ بلغم مین بوجہ لزوجت کی کوئی چیز تہ نشین نہیں ہوتی بشکل تیل کے اور صفرا مین رسوب بجہت
لطافت اور قلت اجزاے ارضیہ کے نہیں ہوتا اور یہی چونکہ صفرا ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور زیادہ اجزا اسکے خون سے ملے ہوے تمام بدن مین
ہوتے ہین اونکی تمیز اور انفصال خون سے دشوار ہے اور یہی اوسکا رسوب بقدر رسعت بہ نہین دریافت ہوسکتا اور اگر تمیز بہی ہو تو رسوب
اتنا نہین ٹھہرتا ہو کہ متعفن ہو اوسکی بلا دفع ہولیں جو قیمت متعفن ہو لطیف اوسکا متحلل ہو اور کثیف اوسکا سوداے حراقیہ ہو کر باقی رہے
کہ جسمین رسوب نہو ۔ سوداے فضلیہ کی کئی قسمین ہین ایک قسم خاکستر صفراے حراقیہ کی ہے اور وہ مزہ مین تلخ ہوتی ہے اس سوداے تیز
اور اوس صفرا مین جسکا ہمنے صفراے محترقہ نام رکہا ہی فرق یہہ ہے کہ صفراے محترقہ مین خاکستر مخلوط نہیں ہوتی ہے اور یہہ سودا خود خاکستر
ہے بذات خود ممیز ہے اور اسکی اجزاے لطیف متحلل ہوتے ہین دوسری قسم سوداے فضلیہ کی رماد بلغم ہے اور بلغم کے اجزای احتراقی
سے پیدا ہوتی ہے اگر بلغم نہایت لطیف مائل ہو اوسکی رمادیت نمکین ہوگی ورنہ ترش خواہ عفص ہوگی تیسری قسم سوداے فضلیہ
کی وہ ہے کہ خاکستر خون اور اوسی خون کی حراقت سے پیدا ہوتی ہے یہہ قسم نمکین مائل یا بانک حلاوت ہوتی ہے چوتہی قسم
سوداے فضلیہ کی خاکستر سوداے طبیعیہ کی ہوتی ہے اگر سوداے طبعی رقیق ہو تو اوسکی خاکستر خواہ اوسکے اجزاے محترقہ بہت ترش
ہوتے ہین جیسے سرکہ جب زمین پر گرتا ہے جوش مین آکر ایسی ترشی بو دیتا ہے کہ اوسکی بو سے مکہیان وغیرہ بہاگتی ہین اور اگر سوداے طبعی
غلیظ ہو تو اوسکی رماد اور حراقت مین ترشی کم ہوتی ہے بلکہ کسیقدر عفوصت اور تلخی اوس کے مزہ مین ہوتی ہے ۔ اب معلوم ہوا کہ قسم سوداے
ردی کی تین ہین ایک قسم سودا کی وہ ہے جو رماد ہو صفرا کی ہے بوقت صفرا مین احتراق ہو اور لطیف اوسکا متحلل ہو جاوے ۔ اور دو قسمین وہ ہین
کہ جو اسکے اوپر مذکور ہوئین یا وہ سودا جو احتراق بلغم سے پیدا ہوتا ہے دیر مین ضرر کرتا ہے اور اوسکی رداءت بہی کم ہوتی ہے اور بہت جلد
نشا و انگیز سوداے صفراوی ہوتا ہے مگر بوجہ لطافت کے علاج پذیر سبب اوسکے زیادہ ہے باقی دو قسمین جنکی رداءت اور زیادہ تجویز کی گئی
اونمین جو زیادہ ترشی رکہتا ہے اوسکی رداءت بہی زیادہ ہے لیکن ابتدا مین اگر اوسکا تدارک کیا جاوے تو علاج پذیر ہونیکی قابلیت زیادہ
رکہتا ہے تیسری قسم اونکی جسکا جوش زمین پر گرنے سے کم ہوتا ہے اور رنگ اور تمام اوسکا اعضا مین کم ہوتا ہے اور مدت دراز مین ہتتی طرح
اہلاک کی ہوتا ہے بلکہ متحلل اوسکا بہت دشوار ہے اور نضج پانے مین اوسکے نہایت دقت ہے علاج پذیر بہی مشکل سے ہوتا ہے یہی سب قسمین
ہین اخلاط طبعیہ اور فضلیہ کی جو اوپر بیان ہوئین ۔ جالینوس کہتا ہے کہ رائی صائب نہین ہے اوس شخص کی جسنے گمان کیا کہ خلط طبعی فقط
خون ہے اور سب اخلاط فضول ہین اور انکی احتیاج یقین نامہ نہیں ہے دلیل اس رائے کی غلط ہونیکی یہہ ہے کہ اگر تنہا خون ہی خلط طبعی ہوتا کہ
تغذیہ اعضا کا وہی کرتا تو سب اعضا ایک ہی مزاج کے ہوتے اور قوام اونکا متشابہ ہوتا پہر ہڈی مین بہ نسبت گوشت کی سختی زیادہ نہوتی اور چونکہ
ہڈی مین سختی زیادہ ہے اوسکی اور کوئی وجہ نہیں ہے مگر یہہ کہ اوسکے خون مین آمیزش سودا کی ہوئی ہے کہ جو جوہر صلابت اور سختی ہے اسیطرح
اگر فقط خون سے تغذیہ فرض کیا جاوے تو دماغ بہ نسبت گوشت کے زیادہ نرم نہوگا چونکہ نرم ہے اسکا سبب بجز اسبات کے کہ اسکی غذا مین خون کے ساتھ
جوہر نرم بلغم کا بہی ملتا ہے اور کچھ نہین ہے ۔ خون کو یہہ صفت تو ضرور حاصل ہے کہ جمیع اخلاط کے ساتھ ملا رہتا ہے جب اسکا اخراج کرین تو خلط

ایک قوم کے نزدیک اور ایک قوم کے نزدیک علی الاطلاق مبدء حس کا نہین ہے - اور جگر بتغذیہ کا مبدء علی الاطلاق ہے ایک قوم کے نزدیک اور بعضے کہتے ہین کہ جگر مبدء تغذیہ کامل الاطلاق نہین ہے - وہ عضو کہ جو قابل ہے اور معطی نہین ہے اوسکے وجود مین شک کرنا اس سے بھی زیادہ بعید ہے کہ کوئی شخص عضو قابل معطی کے وجود مین شک کرے - گوشت ایسا عضو ہے کہ قابلیت قوت حس و حیات کی رکھتا ہے اور کسی قوت کا مبدء نہین ہے جو اوسکی عضو کو عطا کرے اور اوسکا معطی کہلائے - اب دو قسمین جو باقی رہین اونمین سے ایک کے وجود مین یعنے معطی غیر قابل کے درمیان اطبا اور کبرا فلاسفہ کے اختلاف واقع ہے اکبر فلاسفہ یعنی ارسطاطالیس کہتا ہے کہ یہہ عضو قلب ہے اور اصل اول ہر قوت کی ہے اور سب اعضا کو قوت تغذیہ اور حیات ادراک اور حرکت کی دیتا ہے اور خود قابل کسی قوت کا دوسرے عضو سے نہین ہے یہہ غیر قابل اور معطی ہے - اطبا اور بعض متقدمین فلاسفہ نے ان قوتون کو اعضامین پر تجویز کیا ہے ان لوگون کا یہہ قول ہے کہ قلب معطی ان قوتون کا ان اعضا کو نہین ہے اور ایسا کوئی عضو نہین ہے جو معطی غیر قابل ہو - ہمارے نزدیک قول اول براہ تحقیق اور تدقیق نظر کے صحیح معلوم ہوتا ہے اور قول اطبا کا بادی النظر مین ظاہر ہے چوتھی قسم کہ جو نہ قابل ہو نہ معطی اوسکے وجود مین بھی مابین اطبا اور فلاسفہ کے اختلاف ہے ایک گروہ کا یہہ مذہب ہے کہ ہڈیان اور گوشت بے حس اور جو چیزین مثل اسکے بدن مین ہے انکی بقا اپنی قوتون سے ہے کہ اونمین خاص پائی جاتی ہے وہ قوت اور اعضائے معطیہ سے ان کو نہین پہونچتی مگر یہہ اعضا بوجہ ان قوتون کے اسحالت پر ہین کہ جب انکی غذا ان تک پہونچتی ہے اوسکو تصرف اور استحالہ کو خود یہی اعضا کافی ہوتے ہین پس یہہ اعضا ایسے ہین کہ نہ کسی کو کچھہ دیتے ہین اور نہ کسی عضو سے کوئی قوت حاصل کرتے ہین یعنے یہہ اعضا نہ معطی ہین اور نہ قابل ہین - ایک گروہ کی رائے یہہ ہے کہ یہہ اعضا جو ابھی مذکور ہوئے انکی قوتین ذاتی نہین ہین بلکہ جگر یا قلب سے یہہ قوتین انکو پہونچتی ہین اول خلقت مین اور جب یہہ قوتین پہونچ چکین اور انمین جا گزین ہو چکین پھر ہمیشہ قایم رہتی ہین - طبیب پر یہہ بات واجب نہین ہے کہ ان دونو مذہبون سے مذہب حق کی تلاش کرے اور برہان عقلی سے اس اختلاف کو مٹادے اوسکو منظر طب کی اسقدر گنجایش نہین ہے اور نہ اوسکی مباحث مین پڑ اس اختلاف کے مٹنے ہوکر کوئی ضرر پہونچیگا اور نہ اوسکے اعمال مین سبب رفع اس اختلاف کے کوئی منفعت ہے مگر اتنا جاننا اور اعتقاد کرنے مین بہت اختلاف اول کو طبیب کو کچھہ ضرر نہین ہے کہ قلب مبدء حس و حرکت کا واسطے دماغ کے اور مبدء قوت مغذیہ کا واسطے کبد کے ہو یا نہو مگر دماغ خواہ بنفسہ خواہ بعد اعطائے قلب کے مبدء افعال طبیعیہ مغذیہ کا ہے بہ نسبت تمام اعضا کے - اور دوسرے اختلاف مین بھی طبیب کو اسقدر شتتا دینا کچھہ ضرر نہین ہے کہ حصول اوّلی قوت غریزی کا ہڈی وغیرہ مین جگر سے ہے خواہ ہڈی وغیرہ بذاتہ اس قوت کی مستحق ہو یا ان دونون صورتون سے کوئی صورت نہو مگر اب اتنا اعتقاد کرنا ضرور ہے کہ بعد تمام خلقت ان اعضا کو فیضان اس قوت کا جگر سے نہین ہوا کرتا ہے اسطرح کہ اگر راہ آمد و شد قوت کی جگر اور ان اعضا کو درمیان بند ہو جائے اور ہڈی کیواسطے ایک غذا موجود ہو تو فعل تغذیہ کا ہڈی نکرسکے جسطرح حس و حرکت جسوقت کہ وہ پٹھہ جو دماغ سے آیا ہے بند ہو جائے باطل ہو جاتی ہے - بلکہ اب یہہ قوت واسطے ہڈی کے بمنزلہ قوت اصلی کے ہو گئی ہے جبتک ہڈی اپنے مزاج پر باقی ہے - اب اسوقت ہم طبیب کیواسطے مشرح کیفیت اقسام اعضا کی بیان کرتے ہین اور بشرح و بسط افعال اعضائے رئیسہ اور اعضا خادمہ رئیسہ اور اعضائے غیر رئیسہ بلا خدمت کا اور حال اون اعضا کا جو نہ رئیسہ اور نہ مرؤسہ ہین بیان کرتے ہین **اعضائے رئیسہ** وہ ہین کہ جو مبدء ہین اوّل قوتون کے بدن مین اسلئے کہ بدن بنظر اضطرار اوسکے طرف بقائے شخص اور نوع مین حاجتمند ہے بحسب حاجت بقائے شخص کے اعضائے رئیسہ تین ہین **قلب** ہے مبدء قوت حیات کا و **دماغ** ہے مبدء قوت حس و حرکت کا **جگر** ہے مبدء تغذیہ کی قوت کا اور بحسب بقائے نوع بھی یہہ تینون اعضائے رئیسہ ہین اور چوتھا عضو جو خاص بقائے نوع کا محتاج الیہ ہے وہ **انثیان** ہے کہ اونکے واسطے ایک طرحکا اضطرار بھی ہے اور ایک قسم کا اونسے نفع بھی حاصل ہوتا ہے اضطرار بوجہ

تولید منی کے ہی کہ اوس سے محافظت نسل کی قائم ہے اور نفع یہ ہے کہ تمام ہوتا ہیئت اور مزاج مرد اور عورت کا جو عوارض لازمہ انواع حیوان کا ہی
اور اجزائی ہیئت حیوان مین داخل نہین ہے انثیین سے ہوتا ہی اعضائے خادمہ رئیسہ بعض اونمین کے خدمت مہیئہ کرتے ہین یعنی اوس
خدمت سے کسی دوسری بات پر آمادگی ہوتی ہے اور بعض اعضائی خادمہ خدمت مؤدیہ کرتے ہین خدمت مہیئہ کا منفعت نام ہے اور خدمت
مؤدیہ کو خدمت علی الاطلاق کہتے ہین خدمت مہیئہ فعل عضو رئیس پر مقدم ہوتی ہے اور خدمت مؤدیہ فعل رئیس سے موخر ہوتی ہے او قلب
کیواسطے خدمت مہیئہ کرنے والا ریہ ہی اور خادم مؤدی شرائین ہین - دماغ کیواسطے خادم مہیئی جگر ہے اور تمام اعضائے غذا کی اور حفظ شرح کا
اور خادم مؤدی دماغ کا عصب ہے اور جگر کا خادم مہیی معدہ ہی اور خادم مؤدی آوردہ ہین انثیین کے خادم مہیی وہ اعضا ہین جو تولید منی کی ان
انثیین سے پہلی کرتے ہین اور خادم مؤدی انثیین کا مردونمین احلیل ہے اور وہ رگین جو درمیان انثیین اور احلیل کے واقع ہین اسیطرح عورتون
مین خادم مؤدی وہ رگین ہین جنکی طرف سے منی ہو کر محیل یعنی مکان حمل تک پہونچتی ہے عورتونکیواسطے رحم ایک عضو زائد ہے جسمین منی کی کمال
منفعت تمام ہوتی ہے - جالینوس کہتا ہی کہ اعضا مین کوئی ایسا عضو ہے کہ اوسکو واسطے فقط فعل ہے اور کوئی عضو ایسا ہی کہ جسکے واسطے فقط
منفعت ہی فعل نہین ہے اور کسی عضو کیواسطے فعل و منفعت دونون ہین پہلے کی مثال قلب ہی دوسرے کی ریہ تیسرے کی جگر مین اس قول کی
شرح کرتا ہون کلام جالینوس مین فعل سے یہہ مراد ہی کہ جو بات تنہا ایک ہی چیز سے تمام ہوتی باتین خواہ افعال حیات شخص خواہ بقائے نوع
مین داخل ہین مثال اس بات کی اسیطرح قلب کیواسطے تولید روح کی کہ یہہ بات فقط قلب سے تمام ہوتی ہے اور اون چیزونمین داخل ہے
جو بقائے نوع یا حیات شخص مین درکار ہین اور منفعت سے جالینوس کی قول مین اسجگہہ وہ چیز مراد لینی چاہیے کہ جو آمادہ کرے ایک فعل کی قبول
کرنے پر کسی دوسرے عضو کو یہانتک کہ فعل تمام ہو جا فائدہ دونمین حیات شخص یا بقائے نوع کر جیسے ریہ ہوا کو آمادہ کرتا ہی کہ قلب کی
ترویح کرے کہ بقائے شخص کا فعل تمام ہو جائے اور جگر پہلا ہضم ثانی کرتا ہی اور ہضم ثالث اور رابع کیواسطے آمادہ کرتا ہی اوس چیز کو جو ہضم اول
کی فعل کو تمام کرتی ہے تا کہ صلاحیت رکھے یہہ سب ہضم یعنی خون واسطے غذا اوس جگہ کے اوسوقت کہ یہہ جگر اپنا فعل اسمین کر چکے
اور وہ فعل تمام ہو چکے اور ایک معین ایسا کرے جس سے ایک فعل ایسا ہونیوالا کا انتظار ہو اور اس فعل معین کو منفعت مین داخل
کرنا چاہیے اور اس سے منفعت مراد لینی چاہیے - پھر ہم از سر نو بیان اعضا کا شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مجملہ اعضا کی کچھ ایسے
اعضا ہین کہ منی سے پیدا ہوتے ہین یہی اعضا متشابہہ الاجزا ہین سوائے لحم اور شحم کے اور کچھہ اعضا ایسے ہین کہ خون سے پیدا ہوتے ہین
جیسے لحم اور شحم کہ انکے سوا ہر ایک چیز مرد اور عورت دونونکی منی سے پیدا ہوتی ہے مگر بنا برقول حکمائے محققین کے نر و مادہ دونونکی منی سے
اعضا پیدا ہوتے ہین جسطرح کہ جنین ... پنیر کہ نفخہ اور لبن سے پیدا ہوتا ہی اور جیسے مبدء بستگی پنیر کا نفخہ مین ہے اوسیطرح بستگی
صورت اعضا کا نر کی منی مین ہے اور جیسے مبدء قبول کرنے بستگی یا انعقاد کا دودھ مین ہے اسیطرح مبدء انعقاد صورت اعضا مادہ کی منی
قوت منفعلہ مادہ کی منی مین ہے پھر جسطرح ہر واحد پنیر مایہ اور لبن سے جزو ذاتی جبن کی ہین جو اسکے بنتا ہی اسیطرح دونونکی منی نر و مادہ
کی جنین کی جزو واقع ہین - یہ قول تھوڑی سی مخالفت بلکہ موافقت سے قول جالینوس سے رکھتا ہی واسطے کہ جالینوس کی ... ہی کہ ہر ایک نر
و مادہ کیواسطے قوت عاقدہ اور منعقدہ دونون ہین اور یہہ بات ناجائز نہین ہے اگر ہم کہین کہ قوت عاقدہ نر کی منی مین قوی
ہی اور منعقدہ مادہ کی منی مین اقوی ہے ... یون کہ بظاہر قول جالینوس تو یہہ بات برآمد نہین ہوتی ہے کہ نر کی
منی مثل پنیر مایہ کی ہے بسبب احتمالہ انعقاد کا ہوتی ہے اسلئے شیخ نے قول اول کو جالینوس کے قول کی مخالفت تجویز کیا ہے ... تحقیق اس مسئلہ کی تفصیل

تمام ہماری کتابوں میں جو علوم طبعیہ میں ہیں اور جن میں اصول طبعیات مندرج ہوئے ہیں ملاحظہ کرنی چاہیے — جو خون عورتوں سے ایام حیض میں پیدا ہوتا ہے اور اوسکو ہم غذا تجویز کرتے ہیں اوس میں سے کسیقدر مستحیل ہو کر مشابہ جوہر منی اور اون اعضائے اصلیہ کے ہوتا ہے جو منی سے پیدا ہوتے ہیں اور اونھیں اعضا کیواسطے غذائے نمو دہندہ ہوتا ہے اور کسیقدر وہ خون اس بات کی تو صلاحیت نہیں رکھتا مگر اسکے لائق ہوتا ہے کہ اون اعضا کو اندر بستہ ہو جاوے اور جس قدر جگہ خالی درمیان اعضائے اولی کے ہے اوسکو بھر دیتا ہے کہ اس سے لحم اور شحم پیدا ہوتا ہے اور کسیقدر اس خون سے ایسا ہوتا ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کسیکی صلاحیت نہیں رکھتا ہے پس وقت نفاس تک باقی رہتا ہے کہ طبیعت اوسکو بطور فضلہ کی دفع کرتی ہے جسوقت جنین پیدا ہوتا ہے جو خون اوسکے جگہ کو پیدا کرتا ہے اسی خون نفاس کے قائم مقام ہوتا ہے اور اوسکے جگہ سے وہ چیز پیدا ہوتی ہے جو اس خون سے پیدا ہوتی ہے اور گوشت جنین کا پیدا ہوتا ہے خون صاف اور پختہ سے اور حرارت اور یبوست اوسکو بستہ کرتی ہے شحم کی پیدایش اس خون کی مائیت اور دسومت یعنی چکنائی سے ہے اور برودت اوسکو منعقد کرتی ہے اسیواسطے جب گرمی ہوتی ہے تو پگہل کر نکل جاتی ہے اور جو اعضا ایسے ہیں کہ نر و مادہ دونوں کی منی سے پیدا ہوتے ہیں جسوقت وہ ٹوٹ جاوین پھر بستہ اور درست نہیں ہوتے اور اتصال حقیقی پھر اونمین نہیں پیدا ہوتا مگر بعض عضو کسی حالت میں درست ہو سکتا ہے اور سن صبی میں اوسکے انجبار اور بستگی کی امید ہو سکتی ہے ان اعضا کی مثال جیسے ہڈیان اور چھوٹی چھوٹی شعبہ اور دوسرے بڑی شعبہ اور شرائین کا یہ حال نہیں ہے — ان اعضا میں سے اگر کوئی چیز کم ہو جاوے پھر اوسکی عوض کچھ نہیں اوگتا ہے جیسے ہڈی اور پٹھہ — جو عضو خون سے پیدا ہوتا ہے وہ بعد ٹوٹ جانیکے پھر درست ہو جاتا ہے اور متصل ہو جاتا ہے جیسے گوشت اور جو عضو خون سے پیدا ہوا اور کسی قدر اوسمین منی کی بھی شرکت ہو جبتک زمانہ اوسکی خلقت کے بعد زیادہ نہیں گذرتا ہے اگر اوسمین کوئی نقصان ہو تو وہ پھر سے پیدا بھی ہو سکتا ہے اور درست بھی ہو سکتا ہے جیسے دانت لڑکے کے مگر جب زمانہ بسیار ہو جاوے کہ خون کی مزاج پر دوسرا مزاج غالب ہوا اوسوقت دوبارہ نہیں اوگ سکتا ہے — یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا ذی حس اور متحرک ہیں انمین سے کبھی کسی عضو کا مبدا حس و حرکت کا ساتھ ہی عصب واحد ہوتا ہے جیسے آنکھہ کا پٹھہ کہ مبدا حس و حرکت دونوں کا ہے اور کبھی ہر ایک قوت کا مبدا الگ عصب جداگانہ ہوتا ہے — یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے احشا جھلی میں لپٹے ہوئے ہیں اونکی غشا کا منبت اور جائے روئیدگی ایک دو جھلیوں میں سے ضرور ہے یا جھلی سینہ کی یا جھلی شکم کی اور یہ دونوں جھلیاں اندرونی ہیں — سینہ کے اندر جتنی چیزیں ہیں جیسے حجاب اور وہ شرائین ہیں انکی جھلیونکا منبت وہ جھلی ہے کہ وہ مستبطن یعنی اندرونی ہے واسطے اضلاع اور پسلیوں کے — اور جو چیزیں جوف میں ہیں اعضا اور عروق کہ ہے منبت اوس کی جھلیونکا اندرونی پردہ شکم بطون کا ہے جسے مراق کہتے ہیں — یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا لحمی ہیں وہ بطور لیف کے ہیں جیسے گوشت عضلہ میں خواہ اول میں لیف نہیں ہے مثل جگر کے — جتنی حرکتیں اعضا کی بدن میں ہوتی ہیں کوئی حرکت بلا مدد لیف کے نہیں ہوتی حرکت ارادی بسبب لیف کے ہوتی ہے اور طبعی حرکت جیسے رحم کی خواہ عروق کی اور اسیطرح جو حرکت مرکب طبعی اور ارادی سے ہے جیسے حرکت ازدراد کی یعنی لقمہ اوتار لینے کی یہ سب حرکتیں لیف مخصوص سے تمام ہوتی ہیں کہ جنکے واسطے ہیئت خاص ہے طول اور عرض اور توریب سے جذب اور کشش بسبب اوس لیف کے پیدا ہوتی ہے جو درازی میں ہے اور دفع اوس لیف سے پیدا ہوتی ہے جو عرض میں چلی گئی ہے جو عاصر یعنی نچوڑنے والی ہے اور امساک کیواسطے وہ لیف بنائی گئی ہے جو مورب ہیں — جن اعضا میں ایک ہی طبقہ ہے مثل اوردہ کے اوسکی تینوں قسم کی لیف یعنی لیف جاذب اور دافع واقع اور ممسک ایک دوسرے میں ملی ہوئی ہیں اور جو اعضا دو طبقہ رکھتے ہیں اونکی طبقہ خارجی میں وہ لیف ہوتی ہے جو عرض میں چلی ہے اور متناول اور مورب طبقہ داخلی میں ہوتی ہے مگر طولی سطح باطن کیطرف زیادہ مائل ہوتی ہے — اس وضع پر انکی خلقت کا یہ سبب ہے تاکہ لیف

جاذب اور لیف دافع یکجا نہون بلکہ لیف جاذب اور ماسک کا یکجا ہونا البتہ مناسب اور اولی مگر اوسقدر نہین چونکہ حاجت ماسک شدید نہین ہوتی اور اس جہت سے لیف جاذب
اور دافع کو یکجا مخلوط ہوئی ہین کہ ہماکو ضرورت شدید جاذب اور دافع کی ہے ہم یہ بھی کہتے ہین کہ جتنے اعضائے عصبانی اون اجسام کو محیط ہین جنکا مادہ عصبانی ہو
سو جاننا چاہیے اون عصبانی اعضا مین سے بعض ایسے ہین کہ جو ایک ہی طبقہ رکھتے ہین اور بعض دو طبقے رکھتے ہین تو دو طبقتین کی منفعت کئی سبب سے پیدا کی گئی اور پہلی
منفعت یہ ہے کہ جو شی اوسکے اندر گہرا ہوا ہے نہایت قوت سے حرکت کرتا ہو اوسکی محافظت شق ہو جانے سے وہی چیز کر سکیگی جو خود آپ جسم مین نہایت مضبوط
ہو مثلاً شریان جو ہر وقت بقوت متحرک ہو اوسکا محیط وہی عضو عصبانی ہو سکتا ہو جو دو طبقے رکھتا ہو دوسری منفعت یہ ہو کہ احتیاج شدید ہر بات کی ہے
کہ عضو اندرونی جسم [illegible] انتقال [illegible] نہ ہو تحلل کا خوف اس نظر سے ہو کہ اگر ایک ہی طبقے کا جسم محیط ہوتا بسبب نخافت اور کم زوری کے
تحلل سے بے خوف نہ ہوتا اور نکل جانے کا خوف اس سبب سے ہے کہ ایک طبقے کا جسم اگر محیط ہو تو پھٹ جانے سے
جو خلل ہو گا وہ جسم جسکی تحلل اور خروج کا خوف ہمنے ذکر کیا روح اور خون ہو جو شرائین مین رہتا ہے اور یہ دونو روح اور خون الہی چیزین ہین جنکا
بقا مین کمال احتیاط درکار ہے اور اونکی ضائع ہونے مین نہایت خوف ہو روح تو اگر جسم عصبانی محیط مضبوط نہو گا بذریعہ تحلیل کے دفع ہو جائیگی
اور خون اوسکی ناضبوطی کی وجہ سے شق ہو کر نکل جائیگا ان دونو باتون مین خطرہ عظیم ہے تیسری منفعت یہ ہو کہ جسوقت کوئی عضو بحرکت [illegible]
اوسمین جذب اور دفع زیادہ ہو اور اوسکو حاجت جسم محیط کی ہو تو اوسکے واسطے ایک آلہ ہے آمیزش درکار ہے جیسے معدہ اور امعا چوتھی منفعت یہ ہے
کہ جب کوئی عضو ایسا ہو کہ اوسکے ہر طبقے سے ایک فعل خاص صادر ہوتا ہو اور وہ چند فعل ایسے ہین کہ مخالف مزاج طبقون سے صادر ہو سکین تو اوس عضو کے
طبقات مین جدائی اور تنہائی مناسب ہوگا مثلاً خالق عزوجل کا یہ ارادہ ہوا کہ معدہ مین دو فعل ایک حس دوسرا ہضم موجود ہو اور حس بدون عضو عصبانی
نہین ہو سکتی اور ہضم بے عضو لحمی ممکن نہین تھا نہین دونو فائدہ انکیواسطے معدہ مین دو طبقے پیدا کیے گئے ایک طبقہ عصبی جس سے حس صادر ہوتی ہے
اور دوسرا طبقہ لحمی جس سے ہضم صادر ہوتا ہے ان دونو طبقون مین طبقہ اندرونی عصبانی ہے اور بیرونی لحمی اسواسطے کہ ہاضم کا اتصال شے
منہضم سے بالقوۃ جائز ہے اور بلاقات یعنی اتصال بالفعل جائز نہین اور حساس کا فعل حس بے ملاقات اور اتصال کے
تمام نہین ہو سکتا ہے یہ بھی ہم کہتے ہین کہ اعضا مین کچھ ایسے عضو ہین کہ جنکا مزاج قریب بخون ہے پس اونکی غذا ہو نہین جنکو اسکی حاجت نہین
کہ بہت سے استحالات اور تبدلات اختیار کرے تب اونکی غذا بنے جیسے گوشت اسیواسطے گوشت مین بہت سی تجاویف اور سوراخ نہین پیدا کیے گئے
کہ اوسمین غذا دیر تک ٹھہرے بعد اوسکے گوشت اوس سے متغذی ہو بلکہ غذا جسوقت گوشت تک پہونچتی ہے فوراً لحمیت کیطرف مستحیل ہو کر گوشت بنجاتی ہے
بعض اعضا ایسے ہین کہ اونکا مزاج خون کے مزاج سے بہت بعید ہے جیسے ہڈی پس خونکو ایسے اعضا کی طرف مستحیل ہونے مین بہت سے
استحالات اور تبدیلات کی حاجت ہوتی ہے تاکہ رفتہ رفتہ مشابہ صورت ہڈی کے ہو جا اسیواسطے کسی ہڈی مین مراقبت ایک تجویف ایسی
[illegible] جسمین اوسکی غذا دیر تک ٹھہر کر ہڈی کی ہمصورت ہو کر اوسکا جز بنے جیسے ہڈی ساق اور ساعد کی — اور بعض ہڈیون مین کئی تجویفین رکھی گئین جیسے
ہڈی فک [illegible] اور جو اعضا ایسے ہین [illegible] غذا [illegible] اونکو حاجت [illegible] زیادہ [illegible] اس سبب
غذا کو اپنی صورت کیطرف رفتہ رفتہ پھیرتی [illegible]
[illegible] فضول کو [illegible] دفع کر دیتے ہین جیسے قلب [illegible]
فضول کو [illegible] دفع کر دیتا ہے یا دماغ [illegible]
بیان مین اور اسمین [illegible] فصلین ہین فصل پہلی عام طور کا بیان ہڈیون اور مفاصل کا [illegible]

ایسی ہے جیسے اساس اور بنی شئے کو جسطرف اوسی شئے کی جیسے غیرت پشت کو کہ وہ اساس ہے مرتبے اور اوپر بنا بدن کی ہے جیسے بنا کشتی کی اوس
اوس لکڑی پر ہوتی ہے کہ جو پہلے کھڑی کی جاتی ہے کہ اوسکے بعد سب لکڑیان ملائی جاتی ہین - بعض ہڈیان بدن سے نسبت پوشش اور دفاع کے
رکھتی ہین جیسے ہڈی یافوخ جیسے تالو کی - اور بعض ہڈیان ایسی ہین کہ جنکی نسبت بدن سے مثل ہتھیار کے ہے جس سے برے برے صدمے اور ضرر دور کرنے
آپ دفع کی جاتی ہین جیسے وہ ہڈیان جنکا سناسن نام ہے اور یہ وہ ہڈیان ہین جو پشت کی فقرون پر مثل کانٹون کے نکلی ہوئی ہین - اور بعض
ہڈیان وہ ہین جنسے بہرتی مفاصل کے سوا خالی ہوتی ہے جیسے عظام سمسانیہ جو درمیان سلامیات کی ہوتی ہین - بعض وہ ہڈیان ہین
کہ جو اجسام اونکیطرف بعلاقہ محتاج ہین اونکو متعلق کیے ہوئے ہین جیسے ہڈی لام کی صورت کی عضل حنجرہ اور زبان وغیرہ کیواسطے - اور کل
ہڈیان دعامہ اور قوام بدن کی ہین جو ہڈی ان ہڈیون سے ایسی ہے کہ اوسکیطرف بدن نفوذ کرتا یا عضا کو محتاج ہے اور ترکیب اعضا مین اونکی
طرف حاجت نہین رکھتا وہ ہڈیان سمت مین مجوف پیدا کی گئین اگرچہ انمین اسام اور چھوٹے چھوٹے سوراخ ضروری ہی ہین - اور جو ہڈیان
کہ اونکی طرف بہ نکو بوجہ تحریک اعضا بہی حاجت ہے اونکی مقدار تجویف مین زیادتی کی گئی اور اونکی تجویف ٹہیک وسط مین ایکہی بنائی
گئی تاکہ جرم اونکا غذا کے متفرق مقامات پر بہرنیکا محتاج نہو نہین تو یہ ہڈی نرم ہوجاتی بلکہ اوسکا جرم سخت ہوا اور اوسکی غذا ایکجا ہوئی
اور مخ اوسکی غذا تجویز ہوئی جیسے حرام مغز کہتے ہین وہ اوسکے جوف مین بہری گئی زیادہ تجویف ان ہڈیونکی اسواسطے رکھی گئی جسمین بہاری
نہون اور سبک رہین اور ایک ہی تجویف بنانے کا یہ فائدہ ہے کہ جسمین جرم انکا سخت رہے اور سختی جرم کی اس غرض سے ہے کہ جہیز
بروقت حرکات عنیفہ کے ٹوٹ نجائین اور حرام مغز اسواسطے رکہا گیا کہ انکی غذا ہے بسبب اوس طریقہ کے جو ہم فصل اول مین بیان
کر چکے ہین اور یہ بہی فائدہ حرام مغز کا ہے کہ انکو ہمیشہ رطوبت دیا کرے تاکہ بہ سبب عنیف حرکت کے انمین تفتت عارض نہو یعنے پارہ پارہ نہون
یہ بہی ایک فائدہ حرام مغز کا ہے کہ انکی تجویف کے اندر داخل ہو کر انکو مثل اجسام مصمتہ کے کردے اور تجویف کم ہوجائے جتنی حاجت مضبوطی کی
زیادہ ہوتی ہے اوتنی تجویف کم ہوتی ہے اور جتنی حاجت استواری کم ہوتی اوتنی تجویف زیادہ ہوتی ہے - نرم ہڈیان اسواسطے پیدا کی
گئین کہ امر غذا مذکور تمام ہو اور ایک حاجت زیادہ اونکی طرف یہ ہے کہ اونمین ایک شئے اسطرح نفوذ کرے جیسے بو ہمراہ ہوا کے بروقت
سونگہنے کے اوس ہڈی مین نفوذ کرتی ہے جسکا مصفات نام ہے اور جیسے فضول جنکو دماغ دفع کرتا ہے اونمین نفوذ کرتے ہین - سب
ہڈیان قریب قریب آپسمین ملی ہوئی ہین اور کسی دو ہڈی کے درمیان مین زیادہ مسافت نہین ہے بلکہ بعض ہڈیونمین اتنی مسافت کم ہے
کہ لواحق غضروفیہ خواہ شبیہ غضروف اون ہڈیونکی درمیانی جگہہ کو بہر دیتے ہین ان لواحق کی خلقت اوسی منفعت کی راہ سے ہے جس منفعت
کیواسطے غضروف کی خلقت ہوئی ہے اور جہان رعایت اس منفعت کی نہو اون ہڈیونکے درمیان مین ایک مفصل پیدا کیا گیا ہے بدون لواحق
غضروفیہ کے جیسے فک اسفل یعنے نیچے کا جبڑا - قریب قریب ہڈیان جو درمیان ہڈیونکے ہین اونکی کئی قسمین ہین کسی مین اسقدر بُعد ہے
کہ جتنا مفصل نرم مین ہوتا ہے اور کسی مین اسقدر بُعد ہوتا ہے کہ جتنا بُعد مفصل تنگ غیر مضبوط مین ہو اور کسی مین اسقدر فاصلہ ہے جتنا غیر
مضبوط مین ہو خواہ وہ مفصل گڑا ہوا ہو خواہ درزدار ہو خواہ پیوستہ - مفصل سلس یعنے نرم وہ مفصل ہے کہ جسکی دو ہڈیونمین سے ایک
ہڈی باسانی حرکت کرسکے بلا اسکے کہ اوسکے ساتھ دوسری ہڈی کو حرکت ہو جسطرح مفصل رسغ کا یعنی جوڑ کلائی اور بازو کا - اور مفصل غیر
غیر موثق وہ جوڑ ہے جو درمیان پیوند مرفق اور استخوان کتف کے واقع ہے یا وہ جوڑ جو درمیان دو ہڈیون منجملہ استخوانہای پشت پاکے
واقع ہے اور عسر غیر موثق اسوجہ سے ایسے جوڑ کو کہتے ہین کہ ایک دو ہڈیونکی حرکت انمین دشوار اور کم ہے - اور مفصل موثق وہ جوڑ ہے جسکی

دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی کو تنہا بالکل حرکت نہو جیسے سینہ کی ہڈیونکے جوڑ - اور مفصل سرکوزدہ جوڑ ہے کہ اوسکی ایک دو ہڈیون مین زیادتی
ہلائی جاسکے اور دوسرے کیواسطے نقرہ ہو جسمین یہ زیادتی گڑی ہو اور اسیطرح جیسے گڑھے کہ اوسسے حرکت نہو جیسے دانتونکی جڑین - اور مفصل
مدروز وہ جوڑ ہے جسکی ہر ہڈی کیواسطے دو نوکدار اونمین سے تحاریز یعنی فاصلے ہین دندانہ دار جیسے ارہ ہوتا ہے اور دندانہ اس ہڈی کو
تیز ہوتے ہین شگافونمین اوس دوسری ہڈی کے جیسے روئین گرمیسے ٹھہیسے ہی سکے پترونکو جوڑتے ہین اور اس جوڑکا نام شان
اور درز رکہا ہے جیسے جوڑ کہوپڑی کے - اور مفصل ملزق ایک قدرہ جوڑ ہے جیسے اول مین لغزش سے جیسے جوڑ درمیان دو ہڈیون مثانہ
کے اور دوسرا ملزق وہ جوڑ ہے جو عرض مین لغزش کرے جیسے ہڈیان پشت کی سیچہ کر فقرونکی اسواسطے کہ اوپر کے فقرون کی ہڈیان مفاصل غیر
موثوق ہین

فصل دوسری تشریح قحف اور اوسکی منفعت کے بیان مین

کہوپڑی کی سب ہڈیونکی منفعت یہ ہے کہ وہ
دماغ کی سپر ہے اور اوسکو چھپا کر آفات سے محفوظ رکھتی ہے مختلف قسمونکی متعدد ہڈیان کہوپڑی کی اسواسطے بنائی گئین کہ تقسیم اوسکی
دو حملونپر ہو ایک حملہ کا اعتبار بنظر اون فوائد کے ہو جو خاص ہڈیونسے متعلق ہے دوسرے حملہ کا اعتبار بنظر اون فوائد کے ہو جسکو ہڈیان
گہیرے ہین اوس سے تعلق ہو پہلے حملہ کی منفعتین دو قسم کی ہین ایک منفعت تو یہ ہے کہ اگر بحسب اتفاق کہوپڑی کی کسی جزو مین کوئی آفت پہونچے
مثلاً ٹوٹ جائے یا عفونت آجائے یہ ضرور نہو کہ تمام کہوپڑی کو یہ آفت شامل ہو جائے جیسے اگر ایک ہی ہڈی ہوتی دوسری منفعت یہ ہے کہ ایک
عضو مین اختلاف اجزا کا سختی نرمی تخلخل تکاثف رقت غلظ نہین ممکن تہا اور کہوپڑی مین یہ اختلاف درکار ہے بنظر اوس حاجت کے جسکو
عنقریب ہم ذکر کرینگے پس اختلاف اقسام ہڈیون سے یہ سب باتین حاصل ہوئین - دوسرا حملہ اسکی منفعت - مختلف طور پر تمام ہوتی ہے
کوئی منفعت بقیاس نفس دماغ کے ہے باین طور کہ جس وقت بخارات غلیظ ہو جائین کہ نفوذ اونکا ہڈیونسے دشوار ہو بسبب غلظت یا مادہ
مسامات کے مختلف اقسام کی ہڈیون سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ بخارات دماغ سے جدا ہو جائین تاکہ تنقیہ دماغ کا بوجہ تحلل بخارات کے ہو جائے اور ایک
منفعت اسکی بقیاس اوس لیت عصب کی ہے جو خضاء مرتبا پر اگندہ ہو انفصال سے ان ہڈیونکے اوسکے واسطے راہ ہو گئی -
دو قسمین اسکی مشترک ہین دماغ اور رواد پہنچنے مین پہلی منفعت بقیاس عروق اور شریانین داخل ہیکہ تاکہ اونکے واسطے طریق اور
منفذ ہے دوسری منفعت بقیاس بدون اوس حجاب کی جو غلیظ اور ثقیل ہے کہ اوسکے اجزا اسطرح متفرق ہین اسوجہ سے اوسکا توجہ
دماغ پر نہاین ہے - شکل طبعی اس ہڈی کی یعنی کہوپڑی کی گول ہے دو منفعتونکی وجہ سے ایک منفعت بنظر ہر شیائے داخل کے ہے وہ منفعت
یہ ہے کہ شکل مستدیر مساحت اندرونی مین بڑی ہوتی ہے بہ نسبت اشکال مستقیمۃ الخطوط کے جس وقت احاطہ دونونکا برابر ہو اور
جب مساحت اسکی بڑی ہوئی تو اسکے اندر بڑی چیز کے سمانے کی گنجایش بہی ہوگی دوسری منفعت بہ نسبت امور خارجی کے کہ شکل مستدیر پر صدمہ
چوٹ وغیرہ کا بوجہ قلت مصادمت کے بہت کم پہونچتا ہے اسواسطے کہ اسمین قلت مصادمت ہوتی ہے بہ نسبت شکل مستقیمۃ الخطوط کے کہ
جسمین زاویہ مستقیمہ پیدا ہو - کہوپڑی گول بہی ہے اور طولانی بہی اسکا فائدہ یہ ہے کہ منابت اعصاب دماغی طولانی وضع رکھتے ہین اور یہی
وضع اونکے واسطے واجب ہے تاکہ اونمین تنگی اور انضغاط واقع نہو - کہوپڑی کیواسطے دو برآمدے آگے پیچھے ہین تاکہ دونو جانب سے جسقدر
پہنچے اوتہرے ہین وہ بحال مناسب باقی رہین اور اسی شکل کیواسطے تین درزین حقیقی ہین اور دو کاذب حقیقی درزونمین سے ایک درز مشترک ہے
پیشانی کے ساتہ شکل قوس جسکی صورت اسطرح ہے ⌒ اور اسکا اکلیلی نام ہے اور ایک درز طول سر کی منتصف ہو وہ مستقیم ہے اوسکو
سہمی کہتے ہین اور جب اوسکا اتصال اکلیل سے اعتبار کیا جائے اوسکو سفودی کہتے ہین اوسکی صورت ایسی ہے کہ جیسے کسی قوس کے بیچ مین ایک

کی جانب ایک خط مستقیم بشکل عمود کے واقع ہو یا بنیوست) ـــ اور تیسری درز مشترک ہے درمیان سر کے پیچھے سے اور اوسکی قاعدہ مین اوسکی
شکل ایسی ہے کہ جیسے کسی زاویہ کے کنارہ اسم متصل ہو اسکو درز لامی کہتے ہین اسواسطے کہ یونانیون کے لام سے کتابت مین مشابہ ہے یا بنیوست
(ـــ اور دو درزین کاذب طول مین سر کے ایک پہلو سواد ات سر کے دونو جانب سے واقع ہین اور ہڈی مین سر کے پیوست نہین ہوگئی ہین ـ
اسیواسطے اونکا قشری یعنی نام ہے اور حقیقت تحقیق درز ون درزون سے ملتی ہین اونکی شکل ایسی ہوتی ہے (ـ) یہ شکل طبعی تام الدرز ہے
لیکن سر کی شکلین غیر طبعی تین ہین پہلی یہ ہے کہ وہ ابرآمدہ پیشانی سے پیش سر برآمدہ ہو اسمین درز اکلیلی نہین ہوتی ہے دوسری شکل غیر طبعی
[illegible] ہے کہ وہ نو برآمدہ ہون اور سر بشکل کرہ کے گول ہو
کہ جس کا طول و عرض برابر ہو ـ فاضل المبالغی جالینوس نے کہا ہے کہ [illegible] عدل قسمت اسکا مقتضی ہے کہ اسمین تقسیم درزون کی
برابر ہو اور چونکہ شکل طبعی مین قسمت درزون کی اسطرح پر تھی کہ طول مین ایک درز تھی اور عرض مین دو تو اب یہان یہ چاہیے کہ طول مین ایک
درز ہو اور عرض مین بھی درز واحد ہو اور یہ درز عرضی وسط عرض ہو ایک کان سے دوسرے کان تک جسطرح سے درز طول وسط طول مین ـــ
فاضل جالینوس کہتا ہے کہ چوتھی شکل غیر طبعی سر کی نہین ہوسکتی ہے کہ مثلاً طول کم ہو عرض سے اسواسطے کہ طول عرض سے جب ہی کم ہوگا
کہ کوئی بطن بطون دماغ کم ہو یا جرم دماغ سے کسیقدر کم ہو اور یہ فرض مخالف حیات اور مانع صحت ترکیب ہے ـ مقدم الطبا بقراط نے
بھی اصابت رائے کی ہے اسلیے کہ سر کی چار ہی شکلین تجویز کی ہین ایک طبعی اور تین غیر طبعی اس مسئلہ کو خوب سمجھنا چاہیے

فصل تیسری پہلے جملہ سے تشریح مین اون چیزون کی جو قحف سے نیچے ہین

سر کیواسطے بعد اون چیزون کے جو اوپر کی فصل مین بیان ہوئین پانچ ہڈیان اور ہین چار مثل دیوار کے کھڑی ہین اور پانچوین مثل قاعدے کے رکھی ہوئی ہے یہ دیوارین
یافوخ کی بہ نسبت سخت بنائی گئین اسواسطے کہ صدمہ چوٹ وغیرہ کے ان دیوارون پر زیادہ ہوسکتے ہین دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حاجت
تخلخل قحف اور یافوخ کی دو وجہ سے پڑتی ہے ایک تو اس وجہ سے تاکہ اوسمین بخار متحلل نفوذ کرے دوسری وجہ یہ ہے کہ دماغ پر گرانی
پیدا نہو ـ ان چارون دیوارون مین سب سے زیادہ سخت وہ ہڈی ہے جو پشت سر کیطرف واقع ہے اسلیے کہ وہ نگہبانی حواس سے
پوشیدہ ہے ـ پہلی دیوار ہڈی پیشانی کی ہے اوسکے اوپر کی حد درز اکلیلی ہے اور نیچے کی حد ایک دوسری درز ہے کہ جو درز اکلیلی
کے کنارے سے آنکھون پر چلی آئی ہے ابرو کے قریب یعنی نیچے ہوکر اور اوس درز کا آخر درز اکلیلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہے
ـــ دو دیوارین جو مین وسیار ہین اونمین دو نو ہین دو نو کان بنائے گئے ہین اونکا نام حجرین ہے کہ مثل پتھر کے سخت ہین اوپر
سے ان دونو کو درز قشری محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب ایک درز ہے جو کنارہ سے درز لامی کے آکر اوسکا انتہا درز اکلیلی
تک پہونچتا ہے اور نیچے سے ان دونون کو ایک جزو درز اکلیلی کا اور پیچھے سے ایک جزو درز لامی کا محدود کرتا ہے ـ چوتھی دیوار پشت
سر کی اوسکو اوپر کی جانب سے درز لامی محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب سے وہ درز جو درمیان قحف اور وتدی کے مشترک ہے
اور درز لامی کے دونو کنارے مین درآورده ہوکر غائب ہوگئی ہے ـ پانچوین ہڈی جسے ہمنے قاعدہ دماغ کہا ہے وہ ہڈی سب
ہڈیون کا بوجھ اوٹھائے ہوے ہے اسکو وتدی کہتے ہین اسکی خلقت مین سختی دو منفعتون کیواسطے ہوا ہے ایک منفعت تو یہ ہے کہ
بوجھ قحف کے بوجھ اوٹھانے پر مدد دیتی ہے اور دوسری منفعت یہ ہے کہ سخت چیز فضول کی عفونت کم قبول کرتی ہے یہ ہڈی ایسے مقام
پر نصب کی گئی ہے کہ اوسپر ہمیشہ فضول دماغی گرتے رہتے ہین اسیواسطے اسکی سخت کرنے مین احتیاط کامل کی گئی ـ ہر ایک دو جانبون مین [illegible]

لیے کہ پٹیون مین دو ہڈیان سخت واقع ہین کہ جو شبہ صدغ مین جاتا ہے اوسے جا ملتی ہین اوراونکی وضع طول صدغ مین بطور تو ریب کے ہے اوراونکا زوج نام ہے

فصل چوتھی پہلے جلد سے فکین اور انف کی ہڈی کے بیان مین

ہڈیان فک اعلی اور صدغ کی اوسکے شمار کو ہم بیان کرتے ہین اوسکے ساتھ درزجو فک اعلی مین ہین انکا بھی ذکر کرینگے پس ہم کہتے ہین کہ فک اعلی کے اوپر سے ایک درز مشترک تحدید کرتی ہے جسکی شرکت درمیان فک اعلی اور پیشانی کے ہے اور وہ درز ابرو کی جانب سے طرف کنپٹی کی جاتی ہے اور پیچھے سے فک اعلی کی حد پر دانتونکی جڑین ہین اور دونو جانب سے ایک درز فک اعلی کی حدہ ہے جو از طرف گوش آتی ہے اور فک اعلی اور عظم وتدی مین مشترک ہو وہ عظم وتدی جو پیچھے ناصر اس کے واقع ہے پھر اسکو اخیر کا کنارا وہ اسکی منتہا پر واقع ہے یعنی وہ کنارا اوپر کو جھکتا ہو طرف انسی فک اعلی کے تھوڑا سا پس ایک درز سی ہوجاتی ہے جو فرق کرتی ہے درمیان اس فک کے اور درمیان اوس درز کے جسکو ہم ذکر کرتے ہین وہ درز ایسی ہے کہ جو قطع کرتی ہے اعلائے حنک کو طولاً یہ حدود ار بعہ فک اعلی کی ہین لیکن وہ درزین جو اسکی حدود مین داخل ہین اونمین سے ایک وہ درز ہے جو قطع کرتی ہے اعلائے حنک کو طولاً اور ایک درز دوسری ہے جو شروع ہوئی ہے درمیان دونو ابرو کے لیکر تا محاذات مابین ثنیتین کے یعنی اوپر کے اگلے دو دانت اور ایک درز اور ہے جو شروع ہوئی ہے دوسری درز کے مبدا سے اور مائل ہوتی ہے اوس مقام سے اور ترتی ہوئی محاذات مین مابین رباعیہ اور ناب کے داہنی جانب سے جو ٹھیک اسکی شکل ہے بائین طرف ۔ ان تینون درزون کے درمیان مین اور درمیان محاذات مناسب اسنان مذکورہ کے دو ہڈیان جو بشکل مثلث ہین محدود ہوتی ہین لیکن قاعدے ان دونو مثلثون کے نزدیک مناسب اسنان کے نہین ہین بلکہ ورآتی ہے قبل اسکے ایک درز قاطع جو قریب قاعدہ منخرین کے ہے بایں صورت اس لیے کہ تینون درزین ہین درز قاطع سے سوا فنع مذکورہ تک تجاوز کرتی ہین اور نزدیک دونو مثلثون کے دو ہڈیان ایسی حاصل ہوتی ہین جنکے محیط ہوتی ہین دونو قاعدے مثلثون کے اور مناسب اسنان اور دونو قسمین کنارے کی درزون سے ان دونو ہڈیون سے ایک کو دوسرے سے جدا کرتی ہے وہ چیز جو اوترتی ہے درز اوسط سے جھسے سے پھر ایک ہڈی ہین دو زاویہ قائمہ پیدا ہوسکتے ہین نزدیک اس درز کے جو بطور عمود فاصل اوتری ہے اور ایک زاویہ حادہ نزدیک ناب کے اور ایک زاویہ منفرجہ نزدیک منخرین کے پیدا ہوتا ہے درز جو فک اعلی سے ایک وہ بھی درز ہے جو اوترتی ہے درز مشترک اعلی سے یہ درز شروع ہوتی ہے کنارے چشم پر اور سبوقت پہونچی ہے نقرہ تک یعنی جا کہ تھا تک تین شعبون پر منقسم ہوتی ہے ایک شعبہ تو گذرتا ہو نیچے درز مشترک کے اوپر نقرہ چشم کے تا اینکہ متصل ابرو کے ہوجاتا ہے اور ایک درز یعنی دوسرا شعبہ اسکی قریب یوہین متصل ہوتا ہے پراسکے کہ نقرہ مین داخل ہو اور تیسری درز یعنی تیسرا شعبہ وہ بھی اسیطرح متصل ہوتا ہو مگر نقرہ مین داخل ہوکر اور جو درزان تینون سے اسفل ہے بقیاس اوس درز کے جو زیر ابرو ہے پس وہ دو درزین ہے اوس مقام سے کہ مماس ہوتا ہو اسکو اعلائے حنک مگر وہ ہڈی جیسے درز اول ان تینون درزون سے جدا کرتی ہے وہ سب سے بڑی ہو اوسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہو جسکو درز ثانی جدا کرتی ہے اوسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہو جسکو درز ثالث جدا کرتی ہے

تشریح الف

ناک کی منفعتین ظاہر ہین اور وہ تین ہین پہلی منفعت یہ ہے کہ وہ معین ہوتی ہے بسبب اور نیچے کے جیسے پر شامل ہے استنشاق یعنی سونگھنے مین میان تک کہ جمع ہوتی ہے اوسین ہوا سے کثیر اور قبل انکہ دماغ مین پہونچے معتدل بھی ہوجاتی ہے اسواسطے کہ جو ہوا سونگھی جاتی ہے اکثر اوسکی تجویف مین پہونچتی ہے لیکن کسیقدر بمقدار صالح اوسمین سے دماغ مین بھی نفوذ کرتی ہے اور یہی اوسم استنشاق کیواسطے جس سے سونگھنا کسی قدر ہو اسے صالح کا مطلوب ہوتا ہو ایک مقام خاص ہین جو آگے آلہ شم کے واقع ہے جمع کی جاتی ہے تاکہ ادراک زیادہ ہو اور موافق رائحہ مشموم کی ہو پس یہ تین منفعتین ایک منفعت مین ہین

حسب کہتا ہو

ایک منفعت جمع ہونا ہوا کا دوسرے

معتدل ہونا اور اسکا قبول اسکے کہ دماغ تک نافذ ہو تیسرے جمع ہونا کسیقدر ہوا کا آگے اندام کے متن دوسری منفعت یہ ہے
کہ تقطیع حروف اور تسہیل اخراج حروف بہ معین ہوتی ہے تاکہ ہوا کل اوس مقام پر جمع نہو جائے جس جگہہ سے تقطیع حروف مطلوب
ہے پس یہ دو منفعتین ایک ہی منفعت مین ہین بعد ازان جو فائدہ مدد اور معین کرنے مین حروف کو دیتی ہے اوسکی نظیر ایسی ہے کہ جیسے وہ
ثقب منسوب ہو جو پیچھے مزمار کے واقع ہے بقدر اس ہوا کی کرتی ہے اور اوس ہوا کے روکنے سے متعرض نہین ہوتی ہے **تیسری منفعت**
یہ ہے کہ جو فضول طرف سر کے دفع ہوتے ہین اونکیو اسطے ناک بمنزلہ پردے اور محافظ کے ہے کہ وہ فضول دیکھنے سے پوشیدہ رہتے ہین اور
ہین اوسکے نکال ڈالنے بذریعہ نفخ کے ناک مددگاری کرتی ہے یہ دو منفعتین اسی تیسری منفعت مین داخل ہین۔ ناک کی ہڈیون کی ترکیب
دو مثلث ہڈیون سے ہے جن دونونکے زاویہ اوپر سے ملجاتی ہین اور اون کی قاعدے قریب ایک زاویہ کی متماس ہوتے ہین اور اون دونون
مثلثون مین بجہت دو زاویونکے جدائی ہوتی ہے اور دونون ہڈیان ہر ایک انمین کی ایک اون دو درزون کنارے والی سے جو موہنہ کی درزون
مین مذکور ہوچکی ہین مرکب ہوتی ہے ان دونو ہڈیونکے نیچے کی کنارے پر دو غضروف نرم واقع ہین کہ اونکے بیچ مین طول درز وسطانی ہر ایک
غضروف ایسا ہی کہ جسکا جزو اعلی جزو اسفل سے زیادہ سخت ہے اور حاصل یہ ہے کہ یہ غضروف اون دونون غضروفون سے صلابت مین زیادہ ہی
منفعت اس غضروف وسطانی کی یہ ہے کہ ناک کو جدا جدا دو نتھنے بنا دیتا ہے تاکہ جب دماغ سے کوئی فضلہ اترے تو اکثر ایک ہی نتھنے کی راہ سے
نکلے اور سارا راستہ استنشاق کا جو بہرسے ہوا ترمیم دماغ کیواسطے جاتی ہے بند نکرے اسواسطے کہ اس ہوا سے روح دماغی کی تازگی ہے۔ وہ
دو غضروف کنارے والے جو ہین اونکی تین منفعتین ہین **پہلی منفعت** ایسی ہے کہ جو مشترک ہی جملہ اون غضروفون جو کنارے ہڈیون کے واقع
ہین اور اوسکے بیان سے جو فراغت ہوچکی ہے **دوسری منفعت** یہ ہے کہ کشادگی اور کھولنے کی گنجائش پیدا ہو اگر زیادہ استنشاق اور نفخ کی
ضرورت ہو **تیسری منفعت** یہ ہے کہ معین ہو گرا دینے فضول رطوبت خانی کی اسطرح پر کہ بروقت نفخ کے دو غضروف کھل جائین اور جدا جدا ہوجائین
اور کم ہوجائین اور لرزنے لگین۔ دونو ہڈیان ناک کی باریک اور سبک پیدا کی گئین اس لیے کہ احتیاج طرف خفت کی زیادہ ہے بہ نسبت
مضبوطی کے عضو مذکور مین لحاظ کہ اونمین ایسے اعضا نہین سلتے جو مورد آفات اور صدمات ہین اور یہی موضع مس سے یہ دونو ہڈیان دو در تر واقع ہین

فک اسفل سینے نیچے کا جبڑا صورت اوسکی ہڈیونکی اور جبڑے کی منفعت بخوبی معلوم ہے کہ وہ دو ہڈیوں سے مرکب ہے ان دو ہڈیونکا سینچے ذقن
کا ایک مفصل موثق جمع کرتا ہے اور دو کنارے ان ہڈیونکے جو باقی رہے اونمین سے ہر ایک کنارے پر ایک ہڈی خم دار بلند ہوتی ہے جو ترکیب باقی ہے
ایک زیادتی درست اور ہموار کی ہوئی کر ساتھ جو ادکتی ہے اوس ہڈی سے جو اس کنارے تک منتہی ہوتی ہے اور ایک دوسرے پر بوجہ بندش
رباطات کے گر نہین سکتی **فصل پانچوین پہلے جملہ سے دانتون کی تشریح مین** دانت کل بتیس ۳۲ ہین اور جن دانتون کا نواجذ
نام ہے بعض آدمیون کہین نہین بھی ہوتے ہین اور یہ نواجذ وہ چار دانت ہین جو کنارون پر ہوتے ہین جنمین یہ چار دانت نہین ہوتے اونکے
اٹھائیس دانت ہوتے ہین۔ دانتونمین دو دانت دوہرے جنکو ثنیتان کہتے ہین اوپر کی طرف اور دو دانت جو ہرے جنکو رباعیتان کہتے ہین
یہ بھی اوپر ہوتے ہین اور اسیطرح دو دو نیچے کیطرف ہین یہ دانت واسطے کاٹنے کے پیدا کیے گئے اور دو دانت اوپر اور دو دانت نیچے ہین کہ اونکو ناب
کہتے ہین واسطے توڑنے کے پیدا ہوئے ہین چار یا پانچ دانت نیچے اور اوپر جنکو اضراس کہتے ہین یہ واسطے پیسنے کے مخلوق ہوئے یہ سب بتیس ۳۲ یا اٹھائیس ۲۸ دانت
ہین۔ نواجذ اکثر اوسط زمانہ مین اوگتے ہین اور وہ زمانہ بعد سن بلوغ کے وقوف تک ہے اسلئے کہ سن وقوف تیس برس کے قریب تک رہتا
ہے اور چونکہ یہ دانت اس سن مین اوگتے ہین انکو اسنان حلم کہتے ہین۔ انتونکے واسطے جڑین دو یا تین ہین اور [illegible] ہین اور انکی جڑین دو یا تین ہین کہ

سوراخون مین جو دو نو جبڑون مین انکو اوٹہائی ہوئے ہین اور ہر ایک سوراخ کے گرد ایک زیادتی استخوانی گول پیدا ہوتی ہے جو شامل ایک دانت کو ہوتی ہے اور اوسکو مضبوط کرتے ہین اس مقام پر توی رباطات اور سوا اضراس کے ہر دانت کی ایک ہی سر ہوتا ہے لیکن اضراس جو نیچے کے جبڑے مین ہوتے ہین کم سے کم اونکے دو سرے ہوتے ہین اور کبہی تین بہی ہو جاتے ہین خصوصا دونوں ناجذو نکے واسطے اور وہ اضراس جو اوپر کے جبڑے مین ہین کم سے کم اونکے واسطے تین سرے ہوتے ہین اور کبہی چار بہی ہو جاتے ہین خصوصا دونون ناجذ کیواسطے اور کبہی اضراس کے سرے اس سے بہی زیادہ ہوتے ہین بسبب اونکے بڑے ہونیکے اور کام زیادہ متعلق ہونیکے اور زیادہ سرے اوپر کے اضراس مین اسواسطے ہوتے ہین کہ وہ معلق ہین۔ ثقل کا یہ حال ہے کہ اضراس کی میل کو خلاف جہت رؤس یعنی طرف بن دندان کی کردیتا ہے۔ نیچے کے اضراس کا ثقل مخالف اونکے گرنیکے نہین ہے مترجم کہتا ہے چونکہ اوپر کے اضراس کی جڑ فوقانی ہے یعنی فک اعلی مین واقع ہے اور ثقل اونکا بالطبع مائل بطرف فک اسفل ہے جدہر اونکا سر ہے اوسیطرف کا حجم بوجہ ثقل طبعی کے زیادہ ہوا اور سرے بہی متعدد ہوئے ہے تحتانی اضراس کا حال بنظر ثقل طبعی کے مخالف اضراس فوقانی کے ہے کہ اونکے ثقل کا میل طبعی اونکی جڑون کی طرف ہے اسی جہت سے ثقل اونکے گرنیکا مخالف نہین ہے بلکہ اونکے سرونکا جو جہد مائل جڑ ونکی طرف ہے اس سے انہین سرے زیادہ نہین ہوئے متن کسی ہڈی مین حس یقینا نہین ہے کہ وہ بذات خود دہوپ وغیرہ کے صدمہ کو دریافت کرے مگر دانتون مین جو از قسم ہڈ یونکے ہین البتہ حس ہے جالینوس نے بہی کہا ہے اور تجربہ بہی بتاتا ہے کہ دانتون مین حس ہے ایک قوت جو دماغ سے آتی ہے اوسنے دانتونکی حس پر اعانت کی ہے تاکہ انکو درمیان سرد اور گرم اور دیگر مضرات کے تمیز حاصل رہے ++

فصل چھٹی جملہ اولی سے پشت کی منفعت کے بیان مین

پشت کی خلقت چار منفعتون کیواسطے ہے پہلی منفعت یہ ہے کہ وہ راہ ہے نخاع کی جسکیطرف حیوان اپنی بقا مین محتاج ہے اسکا تفصیل بیان تو خاص اسکے مقام پر کرینگے مگر یہان اتنا مجملا کہتے ہین سو اگر سب پٹہے دماغ سے نکلتے پس جتنی مقدار اسوقت سر کی ہے اس سے بہت بڑی ہوتی اور بدن پر اوسکی بوجہ کا اوٹہانا بہت دشوار ہوتا اور پٹہے کو منتہائی اطراف تک پہونچنے مین مسافت بعید قطع کرنی پڑتی اور ہمیشہ معرض آفات اور انقطاع رہتے۔ پٹہونکا طول اونکی قوتون کو اعضائے نقلیہ کے جذب کرنے مین طرف مبادی اور اصول اونہین اعضا کی سست کر دیتا بنظر ان قباحتونکے خالق جل جلالہ نے اتمام نعمت کرکے دماغ سے ایک جز بہیجا ہم نخاع کہتے ہین اوتار اسفل بدن تک مثل نہر کے تاکہ اوسکے ذریعہ سے قسمت عصب کی اوسکے جنبات اور اطراف مین پوری ہو جاوے اور موخر کی جانب یعنی بطرف پشت اوسے رکہا اسلیے کہ اوسکی موازات اور سامنا اور قربت اعضا کی بحسب مناسب باقی رہے بعد اوسکے پشت کو گذرگاہ محفوظ اوس نخاع کیواسطے مقرر فرمایا دوسری منفعت یہ ہے کہ پشت ذریعہ محافظت اوس سپر ہے واسطے اعضائے شریفہ کے جو اوسکے سامنے رکہے ہین اسیواسطے پشت مین کانٹے اور گزیان پیدا کی گئین تیسری منفعت یہ ہے کہ پشت پیدا کی گئی اسواسطے کہ بنیاد ہو کل ہڈیونکیواسطے جیسے وہ لکڑی جو ناؤ کی جڑ مین پہلے لگائی جاتی ہے اوسکے بعد اور لکڑیان گاڑی اور باندہی جاتی ہین اسیواسطے پشت خلقت مین سخت اور مضبوط بنائی گئی چوتہی منفعت یہ ہے کہ بدن انسان کا قوام اور استقلال پشت سے حاصل ہوتا ہے اور انتصاب جہات مین حرکت کرتا ہے جہک کر اور پہیل کر اسپر قدرت بذریعہ پشت کی ہوتی ہے اسیواسطے پشت مین فقرہ گنٹہے ہوئے پیدا کیے گئے ایک ہڈی بڑی مقدار کی نہین پیدا کی گئی اور جوڑ ان فقرونکے نہ بہت نرم بنائے گئے کہ قوام بدن مین سستی پیدا کرین اور نہ بہت مضبوط بنائے گئے کہ نہیچ منع کرین

فصل ساتوین جملہ اولی سے فقرات پشت کے بیان مین

فقرہ اوس ہڈی کو کہتے ہین کہ جسکے بیچ مین ایک روزن ہو جسمین نخاع نفوذ کرے فقرہ مین چار زیادتیان خوشہ دار واسطے او ربا مین دو نو جانبون روزن مین جو پیدا ہو اور دو زیادتیان جو اوپر ہوتی

ہین اوپر کی زیادتی کا نام شاخص فوقانی اور نیچے کی زیادتی کا نام شاخص تحتانی ہے اور انکو شنکسہ بھی کہتے ہین اور کبھی چند زیادتیان بھی ہولی
ہین چار ایکطرف اور دو ایکطرف اور کبھی آٹھ بھی ہوتی ہین منفعت ان زیادتیونکی یہ ہے کہ اتصال مفصل مین انتظام پیدا ہوجائے کسی جگہہ پر
بذریعہ فقرہ یعنی مفاکچہ تھا کہ اوسیجگہہ بذریعہ اون سرونکے جو روس لقمیہ کہلاتے ہین ۔ ان فقرونکو واسطے زوائد ہین اونکی یہ منفعت
نہین ہے جو اوپر بیان ہوئی بلکہ یہ زوائد واسطے محافظت کے مخلوق ہولی اور قائم مقام سپر کے ہین کہ اپنے اوپر لیتے ہین اوس صدمے
کو جو اون اعضائے شریفہ کیطرف متوجہ ہوا ور لیٹتے ہین اونپر رباطات اور یہ زوائد چھوٹے اور سخت ہڈیان ہین کہ جو طول فقرات پر رکھی گئی ہین
انمین جو فقرہ کے نیچے رکھی گئی ہے اوسکو شوک اور سناسن کہتے ہین اور جو فقرہ کے یمین و یسار مین ہے اوسکو اجنحہ کہتے ہین اور ان زوائد سے
محافظت کی منفعت بھی بطول بدن مین رکھی ہے اوسکے زیادہ ہوتی ہی عصب اور عروق اور عضل سے بعض اجنحہ جو متصل اضلاع کے ہین اونپر
ایک منفعت خاص اور بھی ہے وہ یہ ہو کہ اون اجنحہ مین نقرے پیدا کیے گئے ہین اس لیے کہ اون اجنحہ سے جب روس اضلاع کے محدب ہوکر مرتبط ہان
فقرات یعنی مفاکچہ نمین مقعر دم یعنی پیوست ہوجاہین کہ اوپر انکا کچہ جسم نمایان نہو ہر جناح کیواسطے ان اجنحہ مین دو دو نقرے ہین اور ہر ضلع
کیواسطے دو دو زیادتیان محدب ہین جو ان نقرونمین پیوست ہوتی ہین بعض جناحونکے دوسر ہین کہ وہ مشابہ جناح مضاعف یعنی دوہرے
اور سکے ہوتا ہوا اور یہ بات کہ اون کو دوہرے نمین ہے اوسکی منفعت آگے بیان ہوگی ۔ فقرات کیواسطے سوائے بیچ کے ثقبہ کے اور بھی سوراخ ہین ایسے
کہ اونمین ... ہوتا ہے اور نکلتا ہوا ور رگونکی در آمد برآمد اونہین سوراخون سے ہوتی ہے کوئی ثقبہ پورا ایکہی فقرہ مین پایا جاتا ہے
اور کوئی فقرہ دو فقرونمین لیکن ہے تمام ہوتا ہو اوسکا مقام حد مشترک ہے درمیان دولو فقرونکے اور کبھی فقرے کے نیچے اور اوپر دولو جانب
ثقبہ ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی طرف اور کبھی ایک فقرہ مین نصف دائرہ اس ثقبہ کا ہوتا ہوا ور کبھی ثقبہ ایک فقرے مین نصف دائرہ سے
زیادہ ہوتا ہو اور دوسرے مین تھوڑا ۔ ثقبہ کی پیدائش دولو جانب فقرہ مین ہوئی اور پیچھے فقرے کے نہوئی اس لیے کہ جو پیچھے ثقبہ ہوتا تو
محافظت اوس چیز کی جو داخل اور خارج اوس مقام سے ہوتی ہے نہوسکتی اور یہی جونکہ فقرہ جانب خلف سے مورد صدمات ہو وہانپر ثقبہ ہونا مناسب
نہین تھا اور فقرے کے آگے ثقبہ اسواسطے نہوا کہ اگر پیش رو ہوتا تو اون مقامات مین واقع ہوتا جن پر میل بدن کا از روے ثقل طبعی اور حرکت
ارادی کے ہے اور یہ حرکات اوسکو ضعیف کردیتے اور یہ بات نرہتی کہ ثقبہ کے اندر جو چیزین گذرکر ربط دیتی ہین اوس بندش مین استواری
باقی رہے اور میل بھی ہمارا ان اعصاب کے نیچ پر تنگی پیدا کرتا اور اسجگہہ سختی واقع ہوتی ۔ یہ زوائد جو واسطے محافظت کے ہین کبھی ان سے
محیط رباطات اور عصب ہوتے ہین اور رباطات انکے گرد محیط ہوکر چکنا اور نرم کردیتے ہین تاکہ جو گوشت ان سے مماس ہوا وسکو انکی سختی کی
اذیت نہ پہونچے ۔ زوائد مفصلیہ بھی ایسے ہی ہین کہ وہ بھی مضبوط ہین اور بعض اونکا بعض سے نہایت مضبوطی سے ملاکر رکھا گیا ہے تعقیب اور
اور بائیسے طرف لیکن انکی تعقیب آگے سے زیادہ مضبوط ہوا ور پیچھے سے نرم اور نامضبوط کیونکہ حاجت جھکنے اور دوہرے ہونیکی آگے زیادہ ہے
بہ نسبت پیچھے جھکنے اور دوہرا ہونے کے پشت کیطرف سے اور جب رباطات پشت کی جانب نرم ہوئی جو فضا اوس مقام پر واقع ہے اوسکو
اگر جھکنے کو ہو تو اوسکا حجم بڑا نکلی ۔ فقرات پشت کے چونکہ اونکی تعقیب مین بافراط مضبوطی کی گئی ہے مثل استخوان واحد کے ہوگئی ہین اس
شاقت کا فائدہ ثبات اور سکون مین ہوتا ہے اور نرمی انکی جو چند ہڈیونکی پیدائش سے حاصل ہولی ہے وہ حرکت مین فائدہ دیتی ہے

فصل آٹھوین از جملہ اولی گردن کی تشریح مین اور اوس کی ہڈیون کے بیان مین گردن کی پیدائش واسطے قصبہ
ریہ کے ہے اور قصبہ ریہ کی پیدائش مین جو منفعتین ہین اونکو اپنے مقام پر ذکر کرینگے ۔ چونکہ فقرے گردن کے اور خصوصاً اوپر کا فقرہ محمول ہے

شرکت رکہتا اور پہر آنتیہ عصب نابت سفلی میں رستا کہ باریک ہوتا اور نابت اول کی کمی کی تلافی نہوتی اور حاصل ان اعصاب سے انواع منفعہ یکجا ہوتے اور فقرہ اولی کی شرکت بہی بدستور رہتی ــ اور فقرہ اولی مین اگر دونو جانب سوراخ ہوتے اسکا فساد حال تو اوپر بیان ہو چکا ان وجوہات سے واجب ہوا کہ ثقبے فقرہ ثانیہ کے دونو جانب پشتینہ مین ہون اوس مقام پر جہان محاذات دونو ثقبہ فقرہ اولی کی بہی باقی رہے اور جسم فقرہ اولی کا دونو کی مشارکت کا متحمل ہو ــ زیادتی ہن کی جو دوسرے فقرہ مین نکلتی ہے بذریعہ ایک رباط قوی کے فقرہ اولی سے بندہی ہوئی ہے مفصل سر کا فقرہ اولی کے ساتھ اور مفصل سر مع فقرہ اولی کے فقرہ ثانیہ کے ساتھ ہے اور یہ دونو مفصل کل فقرات و مفاصل کے نسبت نرم ہین اسلیے کہ ان دونون کو طرف اون حرکات کی حاجت شدید ہے کہ ان دونون سے ہوتی ہین یعنے سر کے اور فقرہ اولی کے مع فقرہ ثانیہ اور یہ بہی حاجت ہے کہ نسبت اور حرکات کے یہ حرکات پوری اور ظاہر ہون اور مضبوطی سر کو یہ مفصل ایک دو فقرونکے حرکت ہوتی ہے و بواسطہ ان دونو کا اپنے مفصل کے ساتھ لازم ہوجاتا ہو اور مفصل مع اس فقرہ لازم کے بمنزلہ شئے واحد کے ہوجاتا ہو یہانتک کہ اگر سر کو آگے اور پیچھے حرکت ہو اور تب سر مع فقرہ اولی کے بمنزلہ استخوان واحد معلوم ہوتا ہو اور اگر سر کو طرف جانبین کے ہلانا چاہیے حرکت ہو تو فقرہ اولی اور ثانیہ بمنزلہ استخوان واحد کے ہوجاتی ہین اسیقدر ہمارے ذہن مین کیفیت گردن کے فقرونکی اور اونکے خواص سے جو سکے

فصل نوین از جملہ اولی سینہ کی فقرات اور اون کی منفعت کی بیان مین

فقرے سینہ کے جن سے ضلاع متصل ہوتے ہین اور بسبب اتصال کے اعضائے تنفس کو گہیرتے ہین یہ گیارہ فقرے ہین جنمین سناسن اور اجنحہ ہین اور ایک فقرہ ہے اوسکے واسطے وجناح نہین ہین پس سب بارہ فقرے ہوئے اور ان فقرونکے سناسن متساوی نہین ہین اسواسطے کہ جو منفعت متصل اعضائے شریفہ کے ہے وہ بڑا اور قوی تر ہے ــ اجنحہ ان کے سخت ہین اور مقام کے برابر اسلیے کہ اتصال ضلاع کا اونہین مین ہوتا ہو ساتھ فقرے اوپر والے فقرات صدر کے سناسن بڑے ہین اور اجنحہ غلیظ ہین تاکہ قلب کی نگہبانی بطور کامل کیجائے اور چونکہ سناسن کو سرے کم ہین واسطے تو اونکی زوائد مفصلیہ چوڑی اور عریض بنائی گئی تو تاکہ اسلیے کہ اونکی زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر کیطرف وہی ہین کہ جنمین فقرے انتقام کے ہین یعنے وہ مثل کہ جنکے ازہر چہپ جاتی ہین اور زوائد مفصلیہ شاخصہ جو پیچہے کی جانب ہین اونہین سے نکلتی ہین وہ بعد اسکے کہ جو فقرے نہین منہدم ہوتی ہین اور اوسکا سرا نیچے کا انحدار سفل کیطرف ہوتا ہو ــ اور دسوین زیادتی مفصل کے اوپر نہین زیادتی اوسکی سناسن کہڑے ہوئے اور مضبوط ہین اور اسکی زوائد مفصلیہ کیواسطے دونو طرف سے معاک ہین سبب نقصہ کے اسلیے کہ اوسکا انتقام اوپر اور نیچے دونو جانبون سے ہوتا ہو پہر جو دسوین فقرے کے نیچے ہو اوسکا انتقام اوپر سے ہو اور فقرہ اوسکا نیچے سے اور سناسن اوسکے منحدب اوپر کیطرف اور قریب ہے کہ ان سب کی منافع ہم ذکر کرین ــ بارہوین فقرہ کیواسطے جناح نہین ہین اسلیے کہ شدت حاجت بجہت اضلاع کے کم ہے اور نگہبانی کی منفعت کیواسطے ایک دوسری تدبیر کی گئی ہے کہ جو سناسن منفعت وقایہ کی ایک اور منفعت کو جامع ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ مہرہ قطن یعنی سیان دوران کی اوپر حاجت محکم زیادہ ہے اور مفاصل کی مضبوطی بہی زیادہ درکار ہے اسلیے کہ وہ اسپنے اوپر چیزونکا بوجہ اوٹہائے ہوئے ہین اسواسطے حاجت ہوئی کہ فقرہ اور انکے مفاصل مین بیچ و کثیر ہون پس اونکے مفاصل کی زوائد وہیچ ہو گئے اور اسکی بہی حاجت ہوئی کہ سب طرف سے کہ جزو یعنی مہرہ قطن متصل بارہوین فقرہ صدر کا ہو اوسکے مشابہ ہو تا اوسکی زوائد مفصلیہ مشابہت کی گئی اور جو چیز قابل جناح کے نہین تہی ان زوائد مین خرچ ہوگئی بعد اوسکے زیادہ تعریض لاحق ہوئی قریب ہے جو چیز کہ عریض ہوئی ہے مشابہ جناح کے ہو جاتی اسطرح کی مناقصت مین دو تو منفعتین جمع ہوگئی جناح کا بہی کام نکل آیا اور استواری بہی پیدا ہوئی یہ بارہوان فقرہ وہی ہے اپنے متصل کنارہ حجاب صدر کا ہو اور اس بارہوین فقرے کو

تاکہ عضد سینہ کو متصل نہو پس دشوار ہوتی حرکت ہر ایک ہاتھ کی طرف دوسرے کی اور تنگی ہوتی بلکہ پیدا کیا گیا پسلیون سے جدا اور جہات
حرکات مین اوسکو واسطے وسعت کی گئی کہ ہر طرف پھرے دوسری منفعت یہ کہ نگاہبان ہین اون اعضا کی جو سینہ مین محصور اور گھرے
ہوئے ہین اور قائم ہوئی مقام سناسن فقرات اور اسنجہ فقرات کی جس مقام پر بند فقرے ہین کہ مقاومت صدمات کی کر سکین اور نہ حواس
ہین کہ اون صدمات پر آگاہی دین اور شانہ جانب وحشی سے باریک ہوتا ہی اور غلیظ ہوتا جاتا ہے تا اینکہ کنارہ وحشی پر ایک نقرہ یعنی مغاک جو
غار نہین ہوتا پیدا ہوتا ہے اوسمین مدور کنارہ عضد کا داخل ہوتا ہی اور اوس نقرے کو واسطے دو زیادتیان ہین ایک تو فوق اور خلف
کی طرف اوسکا نام اخرم ہے اور منقار الغراب بھی کہتے ہین یعنی کوے کی چونچ اسی زیادتی سے ربط شانہ کا ترقوہ سے ہی اور یہی زیادتی انخلاع
یعنی باہر نکلجانے عضد کو اوپر کی جانب سے منع کرتی ہے دوسری زیادتی داخل اور اسفل مین ہے سر عضد کو باہر نکلجانے سے منع کرتی ہی پھر شانہ
چوڑا ہوتا جاتا ہی جہت انسی میں جسقدر قصد میلان کا کرے تاکہ شمول اوسکا محافظت اضلاع پر زیادہ ہو یعنی جسقدر یہ زیادتی پسلیون سے قریب
ہوتی جاتی ہے منفعت محافظت کی بخوبی ظاہر ہوتی جاتی ہے ۔ پشت پر کتف کی ایک زیادتی الشکل مثلث ہی جسکا قاعدہ بجانب وحشی اور زاویہ
بطرف انسی واقع ہے تاکہ مسطح اور ہموار ہو نہ پشت میں ثقل نہو اسواسطے کہ قاعدہ اگر جانب انسی مین ہوتا جلد کو اوٹھا دیتا اور اذیت
پہونچاتا بوقت مصادمات کے اور یہ زیادتی بمنزلہ سنسنہ کے واسطے فقرات کے ہے اسکی خلقت بغرض محافظت ہوئی ہے اور اسکا نام
عیر الکتف ہی یعنی تیزی کتف ۔ اور نہایت عریض ہوتا کتف کا نزدیک اوس غضروف کے ہی جہان یہ گول ہو متصل ہو جاتا ہی اور متصل ہونا
انکا غضروف مین بنظر اوسی علت کے ہے جو سب غضاریف کے بیان مین ذکر کیجاتی ہے ۞ فصل اٹھارہوین ۞ تشریح عضد مین بازو کی
ہڈی گول پیدا کی گئی تاکہ قبول آفات سے دور رہے اور اوسکے اوپر کا کنارا مدور سا ہی کہ نقرہ کتف مین داخل ہوتا ہی وہ کنارا ساتھ ایک جوڑ
نرم کے جو نہایت نامضبوط ہی اور اسی مفصل کی نرمی کی جہت سے اکثر بازو کو خلع عارض ہوتا ہی یعنی یہی جوڑ اکثر اوتر جاتا ہی اس نرمی کو
دو کام نکلتے ہین ایک حاجت ہی اور دوسرے امان ۔ حاجت آسانی حرکت کی جمیع جہات مین ۔ امان یہ ہے کہ اگرچہ بازو محتاج قدرت
چند حرکات کا مختلف جہات مین ہے لیکن یہ حرکات چونکہ دائمی اور اکثری نہین ہین کہ خوف بازو کی رباطات ٹوٹنے کا یا اوسکے اوترجانیکا
ہو بلکہ بازو اکثر حالات مین ساکن رہتا ہی اور سارا ہاتھ متحرک رہتا ہی اسیواسطے اور سب مفاصل مین زیادہ مضبوطی کی گئی اور عضد کا خاص
مفصل اتنا مضبوط نہین بنایا گیا مفصل عضد کو چار رباط شامل ہین ایک اونمین کا عریض غشائی ہے کہ مفصل کو گھیرے ہوئے ہے
جسطرح اور مفاصل مین یہی صورت رباط کی واقع ہے دوسرا اور تیسرا رباط یہ دو نوا جزم سے اوترتے ہین ایک اونمین کا جسکا کنارا
عریض ہے کنارہ عضد کو شامل ہے اور دوسرا انمین کا پٹھا اور سخت ہی ہمراہ چوتھے رباط کے انہین اربطہ سے اوترتا ہی اوس زیادتی سے جو
نزدیک جوڑ کے ہے اوس شئے کی جو بطور ریفہ از اران دونوکیواسطے بنائی گئی ہے اور شکل ان دونوں کی چوڑی ہے خصوصًا بروقت تماس
ہونے عضد کے انکی اس وضع خاص کی جہت سے یہ بات ہوئی ہے کہ مستبطن عضد ہو تو ہین یعنے باطن عضد مین داخل ہین پس متصل ہوتے
ہین اوس عضل کے جو باطن عضد پر ساز بنا گیا ہی ۔ بازو میں تقعیر یعنے گڑہا بجانب انسی ہی اور تحدیب یعنی کوز پشت بطرف وحشی تاکہ پوشیدہ
ہو جو عضل اوسپر بنا جاتا ہی اور جو عصب اور عروق اس بازو کے تازہ نی مین داخل ہین اور کوبہی چھپ جائین تاکہ خوب درست ہو بغل مین لینا اوس چیز کا جسکو
انسان بغل مین لیا جاتا ہی تاکہ درست ہو اوٹھا کر رکھنا ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر کنارا بازو کا نیچے والا اوسپر دو زیادتی مثلا چلبو مرکب ہوئی
ہین اون مین جو مفصل باطن کی ہڈی طویل اور دقیق ہی اور اوسکے واسطے کسی چیز سے مفصل نہین ہی بلکہ یہ زیادتی واسطے نگہبانی عصب اور عروق کی

معتبر کی گئی ہے اور دوسری زیادتی جو متصل ظاہر کے ہو اوس سے مفصل مرفق تمام ہوتا ہو اسطرح پر کہ ایک نقرہ زند اعلی کا اور ایک لقمہ ادسی نقرہ کا جسطرح پر ہم آگے بیان کرینگے ان دونون کے بیچ مین مزور ایک شی بطور نیفہ ازار کے ہو اور دو کنارے نیر اس نیفہ کے آگے اور اوپر سے ایک نقرہ اور نیچے اور پیچھے سے دوسرا نقرہ ہوتا ہو اور یہ نقرہ انسی اور بڑا ہو ان دونوں سے برابر اور چکنا ہو کوئی اونچ اور سپہر نہین ہے اور نقرہ وحشی ان دونون سے بڑا ہو اور جو چیز نقرہ انسیہ سے ملتی ہو چکنی نہین ہے اور نہ اوسکا گڑھا مستدیر ہو بلکہ مثل سیدہی دیوار کے ہے جسوقت اوسمین زائدہ ساعد بطرف جانب وحشی حرکت کرتا ہو اور اوس تک پہونچتا ہے ٹھہر جاتا ہو اور ہم عنقریب بیان اوس حاجت کا جو ان دونونکی طرف ہو کرینگے۔ اور بقراط نے ان دونو کا عقبتین نام رکہا ہو یعنے ہر ایک کو عقبہ کہتا ہو۔ فصل اونیسوین ۱۹ مین تشریح ساعد مین پہونچا کہ دو ہڈیون سے مرکب ہو جو طولاً آپسمین ملی ہوئی ہین ہر ایک کا نام زند ہے اور اوپر والی جو متصل انگوٹھے کے ہے اور باریک ہو اسکو زند اعلی کہتے ہین اور نیچے والی کہ متصل خنصر کے ہو وہ موٹی ہے اسواسطے کہ وہ اوپر والی کا بوجہ اوٹہائے ہوئے ہے اور زند اسفل اوسکا نام ہے۔ زند اعلی کی منفعت یہ ہے کہ اوسکے ذریعہ سے حرکت بازو کی التوا یعنی لپٹنا اور انبطاح یعنی گر پڑنیکی ہے اور منفعت زند اسفل کی یہ ہے کہ اوس سے حرکت بازو کی انقباض یعنی کہچنا اور انبساط یعنی پہیلنے کی تمام ہوتی ہے اور وسط دونو زندونکا باریک ہوا اسلیے کہ جو عضل غلیظ ہر ایک کو گہیرے ہوئے ہے اوسکی گندگی نے انکو اپنی گندگی سے مستغنی کیا ہو اور یہ ثقیل بہی ہونے پائی تاکہ سبک رہے۔ کنارے ان دونون کے اسواسطے گندہ ہوئے کہ حاجت اوگنے رباطات کی ان دونونسے زیادہ ہو چونکہ بکثرت رکہنے والی اور صدمہ پہونچانیوالی سخت چیزین ان تک پہونچتی ہین جسوقت کہ مفاصل متحرک ہوتے ہین اسلیے انکا غلیظ ہونا ضرور رہتا اور یہ بہی ایک ضرورت ہو کہ یہ گوشت اور عضل سے خالی ہین۔ زند اعلی ترچہا ہے گویا کہ جہت انسیہ سے ترچہا ہونا شروع کرکے تہوڑا سا منحرف جانب وحشی مین لپٹ کر ہو جاتا ہو اس اعوجاج یعنی کجی کی منفعت یہ ہے کہ استعداد حرکت التوا کی نحوبی ہو جاتی ہے۔ اور زند اسفل سیدہا ہو اسلیے کہ وہ زیادہ تر صلاحیت انقباض اور انبساط کی رکہتا ہے۔ فصل بیسوین مرفق کی تشریح مین کہنی مرکب ہو مفصل زند اعلی اور مفصل زند اسفل سے مع عضد کے زند اعلی کا کنارہ پر ایک نقرہ ہو منفرد ہمینہ درست کیا ہوا جسمین ایک لقمہ طرف وحشی عضد سے اگر مرتبط ہو جاتا ہو اور گہوم جاتا ہو اور اسی نقرہ سے حرکت انبطاح اور التوا پیدا ہوتی ہے۔ اور زند اسفل کہ اوسمین دو زیادتیان ہین جنکے بیچ مین ایک چیز مثل نیفہ کے مشابہ حرف سین کتابت یونانی اسطرح پر ہے ح اور یہ نیفہ محدب اسطح ہے جو سطح اسکی تقعیر مین ہے تاکہ درست بیٹھے وہ چیز جو نیفہ مین کنارے پر اوس عضد کے جو تقعر ہے مگر شکل اوسکی تقعیر کے مشابہ محدب یعنی پشت دائرہ کے ہے پس انہدام سے اس نیفہ کے جو چیز درمیان دونو زیادتی زند اسفل کی اس نیفہ مین سے ملتی ہو مفصل مرفق سے جسوقت دونو سرے نیفہ کے ایک دوسرے پر حرکت کرکے پیچہے اور نیچے میں ہاتھ کہلتا ہو جسوقت آگے سرے نیفہ دونو دیوارون نقرے جانے سے واسطے لقمہ کے روک لیگا اور منع کرے گا ہاتھ کو زیادتی انبساط سے پس ٹہر جائیگا پہونچا اور بازو سیدہا ہو کر اور جسوقت ایک سرا نیفہ کا دوسرے سرے آگے اور اوپر کی جانب حرکت کرتا ہو ہاتھ کہچکر ایسا ہوتا ہے کہ ساعد اور عضد جانب انسی اور قدام مین حاس ہو جاتی ہین۔ دونو کنارے زندین کے نیچے سے یکجا مجتمع ہوتے ہین مثل شے واحد کے اور بیچ مین ایک دغا کچہ وسیع پیدا ہوتا ہو جسکا اکثر مشترک زند اسفل مین ہے اور جسقدر نغار ہونے سے باقی رہتا ہے وہ محدب اور چکنا ہوتا ہو تاکہ دور ہو جائے پہونچنے آفات سے۔ خاص لقرہ زند اسفل سے ایک زیادتی پیدا ہوتی ہے طول میں اور قریب ہو کہ منفعت اوسکی ہم بیان کرین فصل اکیسوین رسغ کی تشریح مین رسغ باریکی پیوند سرست کو کہتے ہین اور یہ عضو مرکب

ہے بہت سی ہڈیون سے تاکہ آفت عام کل پیوند کو نہو اگر کسیطرح پہونچے اور ہڈیان رسغ کی آٹھ ہین اور ایک ہڈی زائد ہے اصلی آٹھ
ہڈیون کی دو صفتین ہین ایک صف متصل بہ پہونچے کے ہے اوسکی تین ہڈیان ہین اسواسطے کہ وہ متصل پہونچے کے ہے پس ضرور ہے کہ باریک ہون
اور ہڈیان دوسری صف کی چار ہین اس لیے کہ وہ متصل پشت کف دست کے اور انگلیون کے ہے اسی جہت سے ضرور تھا کہ وہ صف زیادہ چوڑی
ہو اور تینون ہڈیون مذکورہ مین داخل ہون ان ہڈیونکے وہ سرے جو متصل پہونچے کے ہین باریک اور بہت درست او متصل ہین اور جو طرف
کہ متصل دوسری صف کے ہین چوڑے ہین اور درستی اور اتصال مین کم ہین — آٹھوین ہڈی جو زائد ہے وہ دونو صفونمین رسغ کے داخل نہین ہے
بلکہ یہ ہڈی پیدا کی گئی ہے تاکہ حفاظت کرے اوس چوڑ عصب کی جو کف دست مین آیا ہے — صف ثلاثی یعنی پہلی صف جسمین تین ہڈیان ہین
حاصل ہوتی ہے رسغ کیواسطے بسبب اجتماع سر ہائے استخوان رسغ کے پس داخل ہوتی ہے اوس نقرہ مین جیسے ہمنے ذکر کیا بیان مین دونو کنارہ
زندین کے اس جہت سے حاصل ہوتا ہے مفصل انبساط اور انقباض کا — اور یہ آٹھوین ہڈی زائد زند اسفل مین داخل ہوتی ہے اوس نقرے مین جو ہڈیون
مین رسغ کے ہے پس اسکے ذریعہ سے مفصل التواء و انبطاح پیدا ہوتا ہے **فصل بائیسوین مشط کف کی تشریح مین** مشط کف بھی بہت
سی ہڈیون سے مرکب ہے تاکہ اگر کوئی آفت اس مقام مین پہونچے شامل تمام عضو کو نہو اور ممکن ہو تقعیر کف کیواسطے جسقدر درکار ہے
بوقت قبض کے اور پرا و ٹھانے گول چیزون کے اور ضبط کرنے بہنے والی چیزونکے — یہ ہڈیان مفاصل موثق رکھتی ہین اور ایک دوسری سے بندہی
ہوئی ہے تاکہ تفرق نہو جاوے پس ضعیف ہو جاوے بوقت ضبط کے کف دست اوس چیز کے جسپر شامل ہو اور جس کو گھیرے اور بند کرے یہانتک
کہ اگر جلد کف دست کی چہیل ڈالی جاوے یہ ہڈیان ایسی نظر آئینگی گویا کہ متصل ہین اور انکے مفصل حس سے بعید ہین اور باوجودیکہ بندشنے
ایک دوسرے کو مضبوط کر رکھا ہے مگر ان ہڈیونمین تھوڑی سی اطاعت اوس انقباض کی ہے جو باطن کف کی تقعیر تک پہونچتا ہے — ہڈیان مشط
کی چار ہین اسواسطے کہ یہ چارون انگلیون سے متصل ہین اور یہ قریب قریب ہین اوس جانب سے جو رسغ سے ملتی ہے تاکہ خوب اتصال ہو
انکا ہڈیون سے جیسے ایک ہی مین ملی ہوئی ہڈیان متصل ہوتی ہین اور کشادہ ہین یہ ہڈیان تھوڑی سی انگلیونکی طرف تاکہ اچھا ہو اتصال
انکا اون ہڈیون سے جو کشادہ جدا جدا ہین اور باطن سے اونمین گڑہا پڑا ہوا ہے جسکی منفعت تو نے پہچان لی ہے مفصل رسغ کا مع مشط
کے پیوند پایا ہوا اون نقرونمین جو کنارے ہڈیون رسغ کے ہین اور داخل ہوتا ہوا اون نقرونمین لقمہ ہڈیون مشط سے جو پہنسی ہوئی ہین
غضاریف سے **فصل تیئیسوین انگلیون کی تشریح اور انکی منفعت کے بیان مین** انگلیان آلات مقرر کی گئی ہین
کہ گرفت مین چیزونکے اور گوشت و مغز سے نہین پیدا کی گئین جسمین ہڈی نہو اگرچہ مختلف حرکات کا واقع ہونا اس صورت مین بھی ممکن تھا
جیسے اکثر کیڑے اور مچھلیان جو بے استخوان کی مخلوق ہین وہ حرکت کرتی ہین اور ان حرکات مختلفہ کا اونسے صدور بضعف و استرخا ہوتا ہے
اور انگلیونمین ہڈیان اسواسطے بنائی گئین کہ انکی حرکات اور افعال سست اور ضعیف نہون جیسے صاحبان رعشہ کے اور بہر ہڈی انگلی کی ایک
ہی ہڈی سے نہین بنائی گئی تاکہ افعال اونکے دشوار نہو جاوین جسطرح سے انگلیان اون لوگون کی کہ بوجہ خلقت اصلی خواہ بوجہ بہر جانے کسی
مادہ کے کہ جتا ہین اور قبض و بسط نکر سکین — اور تین ہڈیونپر اسواسطے اختصار کیا گیا کہ اگر تین سے زیادہ انگلیونمین جوڑ ہوتے تو زیادتی حرکات
کی بھی انکے واسطے پیدا ہوتی [illegible] اور ضعف پیدا کرتی گرفت مین اوس چیز کے جسکی پکڑنے مین زیادہ مضبوطی درکار
ہے [illegible] اگر تین سے کم [illegible] انگلیون کی خلقت ہوتی تو مضبوطی بڑھ جاتی اور جتنی حرکات مین کفایت مطالب کی ہے اوتنی
نہوتی اور جتنا [illegible] حرکات کرنیکی زیادہ ہے نسبت مضبوطی نا اندازہ اعتدال کے — ایسی ہڈیون جنکے قاعدے عریض

اور سرے تپلا اور سینچے کی ہڈیونسے چوڑائی بتدریج کم ہوتی ہے یہانتک کہ سرے اونگلیونکے نہایت تپلے ہوگئے ان اونگلیون کی پیدایش اسواسطے ہوئی تاکہ نسبت درمیان حامل اور محمول کے درست اور بہتر پیدا ہوا ور استواری جو شکل مخروطی مین مخصوص ہے کسی قدر اونگلیون کو حاصل ہو ۔ ہڈیان اونگلیون کی گول پیدا کی گئین تاکہ آفات سے محفوظ رہین اور سخت بلا تجویف اور بے مخ کی بنائی گئین تاکہ حرکات پائدار اور پکڑنے اور کھینچنے مین استوار رہین ۔ باطن کیطرف انمین تقعیر اور ظاہر کیطرف تحدیب پیدا کی گئی تاکہ بخوبی گرفت کرین جو شئے قابل گرفت ہو اور ملین اور دبائین اوس چیز کو جو قابل ملنے اور دبانے کے ہو ۔ ایک اونگلی کی تقعیر یا تحدیب دوسرے کے پاس نہین بنائی گئی تاکہ اتصال انگلیون کا درست رہے اور جسوقت ضرورت ہو سب ملکر استخوان واحد ہوجائین ۔ مگر کنارے کی اونگلیان جیسے انگوٹھا اور خنصر اونکی تحدیب ایسی جہت مین بنائی گئی کہ اوس جہت مین کوئی انگلی ملاقات نہین کرتی تاکہ بر وقت یکجا کرنیکے کل اونگلیون کی صورت شبیہہ بہیئت استدارت ایسی کہ جو آفات سے محفوظ رکھتی ہے ہوجائے ۔ باطن اونگلیونکا لحمی بنایا گیا تاکہ آرام دے اونگلیون کو اور نیچے آنیوالی چیزون کو ملجائے بر وقت گرفت کے جہت خارج مین اونگلیونپر گوشت نہین رکھا گیا تاکہ ثقل انکا زیادہ نہو اور سب ملکر ایک سلاح یا ہتھیار گزند پہونچانیوالا نہبن ۔ پورونمین اونگلیونکے پوست زیادہ رکھا گیا تاکہ درست ہوجائین بخوبی بر وقت ملنے کے مثل ملنے والی شئے کے ۔ بیچ کی اونگلی کے مفاصل سب سے زیادہ طولانی ہین اوسکے بعد بنصر کے اوسکے بعد سبابہ کے اوسکے پیچھے خنصر کے بہ ترتیب چھوٹے بڑے بنائے گئے تاکہ سرے اونگلیون کے بر وقت گرفت کے برابر ہوجائین اور بیچ مین کوئی فصل اور انفراج باقی نرہے اور بانہمہ چارون اونگلیان اور ہتھیلی ملکر ایسی تقعیر پیدا کرین تاکہ گول چیز کی گرفت مین کام آسکے ۔

انگوٹھا عدل یعنی شبیہہ ہے سب اونگلیونکے واسطے اگر اسکا مقام جہان اب ہے وہان نہوتا تو اسکی خلقت سے جو منفعت ہے وہ باطل ہوتی اس لیئے کہ اگر اندر ہتھیلی کے رکھا جاتا تو اکثر کام جو ہم ہتھیلی سے لیتے ہین نہوسکتے اور اگر بطرف خنصر کے بنایا جاتا تو دونو ہاتھ جیسے ایک دوسرے کے سامنے واقع ہین نرہتے دونو ہاتھونکا برابر سامنے ہونا کبھی کسی چیز کے اوٹھانے مین بوجہ یکجا کرنے دونو ہاتھون کے بہت بکارآمد ہوتا ہے ۔ سب سے زیادہ عجیب صورت انگوٹھے کی یہ تھی کہ انگوٹھا پشت دست پر رکھا جاتا ۔ ابہام کا ربط مسبحہ کے ساتھ نہین کیا گیا تاکہ بُعد درمیان انگوٹھے اور سب انگلیون کے کم نہوجائے جسوقت چارون اونگلیان کسی طرف ایک شئے کے لینے پر متوجہ ہون اور انگوٹھا اونکی مقاومت دوسری جانب سے کرے تو لینا کف کا بڑی چیز کو ممکن ہوتا ہے اور انگوٹھا دوسرے مثل ڈاب کے ہے اوس چیز پر جسکی گرفت کرے اور چھپاتے ہے بنصر اور خنصر مثل پردے کے نیچے ہوجاتی ہین ۔ سلامیات یعنی ہڈیان اونگلیون کی سب مین وصل اور پیوند کیا گیا ہے بذریعہ حروف یعنی تیز نوکونکے اور نقرے یعنی گڑھے ہونیکے جو ایک دوسرے مین متداخل ہے اونکے بیچ مین ایک رطوبت چسپندہ ہے اسواسطے کہ ان جوڑونمین تری ہمیشہ رہے اور حرکت ہاتھ کی اس تری کو خشک نکردے ۔ اونگلیونکے مفاصل ایسے قوی پیرشامل ہین اور غضروفی جہلیون سے ملتی ہین اور مفاصل کو گرنے سے انسی پر سبب بچائی ہین واسطے زیادتی مضبوطی کے ہوتی ہڈیون کا جنکا سمسمانیات نام ہے ۔

فصل چوبیسوین ناخن کی تشریح اور اونکی منفعت کا بیان

ناخن کی پیدایش چار منفعتون کے واسطے ہوئی ہے پہلی منفعت تکیہ ہوا اونگلی کے پورکا تاکہ سست نہوجائے جسوقت زیادہ زور کرے کسی چیز کی گرفت مین دوسری منفعت قادر ہوجائین اونگلیان چھوٹی چیزونکے چننے پر تیسری منفعت قادر ہوجائین اونگلیان بذریعہ ناخن کی چھیلنے اور صاف کرنے مین کسی چیز کے چوتھی منفعت بعض وقت ناخن بمنزلہ ہتھیار کے ہوجاتے ہین ۔ پہلی تین منفعتین نوع انسانی کیواسطے مناسب ہین اور چوتھی اور حیوانات کیواسطے ہے ناخن کا کنارہ گول پیدا کیا گیا جیسا معلوم ہوگا اور ہڈیان ناخن کی نرم بنائی گئین تاکہ اطمینان پائیں نیچے ناخن کو سر انگشت صدمہ سے اور چیز کے جراحت سے

شہو نکلتا ہو پس بہت سی نازو ادیکے صدمے سو ... ناخن کی پیدایش ہمیشہ مقرر کی گئی اس لیو کہ وہ ایسے مقام مین ہے جہان شگافتہ ہونا اور ریزہ ریزہ
ہو جانیکا ہمیشہ ہوتا ہے **فصل پچیسوین ۲۵ عانہ یعنی پیڑو کی ہڈیون کی تشریح مین** نزدیک سرین کے دو ہڈیان داہنی بائین ہین کہ بیچ مین
ایک مفصل موثق سے ملتی ہین اور وہ دونو مثل بنا کے ہین کل اوپر کی ہڈیون کیواسطے اور حامل اور ناقل نیچے کی ہڈیونکے واسطے پھر ایک
ہڈی ہر ان دونون مین سے چار حصو پر تقسیم کی گئی ہین جو حصہ جانب وحشی یعنی بیرون کے متصل ہے اوسکو حرقفہ اور عظم خاصرہ کہتے ہین اور جو حصہ
متصل پچھلے کے ہے وہ استخوان عانہ ہے اور جو حصہ متصل خلف کے ہے وہ عظم الورک ہے اور جو حصہ متصل اسفل انسی کے ہے اوسکا نام حق الفخذ یعنی
کاسۂ ران ہے اسلیے کہ وہ گڈہا کہ جسمین ران کا گول سر داخل ہوتا ہے اسی چوتھے حصہ مین ہے - اس ہڈی پر شریف شریف اعضاء کیے گئے ہین
جیسے مثانہ اور رحم اور اوعیۂ منی مردونکی اور مقعد اور سرم یعنی دہان رودہ کہ جو مخرج ثفل ہے **فصل چھبیسوین ۲۶ کلام مجمل پاؤن
کی منفعت مین** خلاصہ کلام پاؤن کی منفعت مین یہ ہے کہ پاؤن سے دو فائدے ہین ایک تو ٹھہرنا اور قائم ہونا یہ قدم سے متعلق ہے
دوسرے جگہ بدلنا اور ہر جگہہ پہونچنا اونچی نیچی ہو یہ ران اور ساق سے متعلق ہے - قدم مین جب کوئی آفت پہونچتی ہے ثبات اور قوام دشوار
ہوتا ہے چلنا دشوار نہین ہوتا مگر وہ چلنا جسمین کبھی ایک پاؤن کا ٹھہرانا دیر تک درکار ہو وہ مشکل ہوتا ہے اور اگر عضل ران یا ساق مین کوئی آفت پہونچے
ٹھہرنا آسان ہوتا ہے اور چلنا دشوار **فصل ستائیسوین ران کی ہڈیون کی تشریح مین** پہلی ہڈی پاؤنکی ران کی ہڈی ہے
جس سے بڑی تمام بدن مین کوئی ہڈی نہین ہے اسلیے کہ وہ بارکش ہے کل اوپر کی چیزونکی اور اوٹھانیوالی ہے نیچے کی چیزون کی اوسکے اوپر کا
کنارا محدب ہوتا تا کہ پیوستہ ہو حق الورک مین اور یہ ہڈی محدب ہے وحشی کی طرف اور پیالہ دار یا مقعر ہے جانب انسی اور خلف مین اس لیے کہ
اگر وہ سیدھی اور برابر ہوتی حق الورک کی طرف مائل ایک قسم کا فحج عارض ہوتا یعنی ترسیدہ پاؤن چلنا [illegible] کہ دونو ایڑیونکا بعد بہ نسبت
انگلیونکے زیادہ رہتا جسطرح اشخاص فحج چلنا ہوا کرتا ہے [illegible] اور اچھی طرح نگہداشت بڑے عضل اور عصب اور عروق کی اس
شکل مین نہو سکتی اور موضوع [illegible] مستقیم [illegible] خوبصورتی نہوتی - پھر اگر دوبارہ جہت انسی مین یہ ہڈی
نہ آتی ایک دوسری قسم کی کجی پیدا ہوتی [illegible] قوام [illegible] پیدا ہوتا [illegible] کے کنارے ہین
اس ہڈی کے دو زائدہ [illegible] مفصل رکبہ کے - اب ہم پہلے ساق کا بیان کرکے پھر مفصل کا بیان کرینگے **فصل اٹھائیسوین ۲۸
ساق کی ہڈی کی تشریح مین** پنڈلی مثل ساعد کے دو ہڈیونسے مرکب ہے ایک ہڈی بڑی اور طولانی اور یہ انسی ہے اسکو قصبہ کبریٰ
یعنی بڑی نلی کہتے ہین دوسرے چھوٹی اور تنگ ہے کہ ران سے نہین ملتی بلکہ وہان تک بھی نہین پہونچتی مین کمی کرتی ہے مگر نیچے سے یہ ہڈی اور بڑی
ہڈی دونو ایک ہی جگہہ پر تمام ہوتی ہین اسکو قصبہ صغریٰ یعنی چھوٹی نلی کہتے ہین - ساق بھی جانب وحشی محدب ہے پھر نیچے کے کنارے ہین
دوسری تحدیب ہے جانب انسی تا کہ قوام اچھی طرح ہو اور اعتدال ہے - قصبہ کبریٰ درحقیقت وہی ساق ہے ران سے چھوٹی بنائی گئی
اسلیے کہ جب جمع ہوئے [illegible] کے واسطے دونو سبب زیادتی کبر کے کہ وہ ثبات اور اوٹھانا اوپر کی چیزونکا اور سبب زیادتی صغر کے
اور وہ سبک ہونا حرکت مین اور دوسرا سبب یعنی خفت ادنی غرض مقصود مین ہے ساق کے پس یہ چھوٹی پیدا کی گئی اور پہلا سبب اولی
ہے غرض مقصود مین سے ران کے اور وہ بڑی پیدا کی گئی اور ساق کو ایک قدر معتدل ایسی عطا کی گئی کہ اگر زیادہ عظیم ہوتی تو حرکت مین دشواری
پیدا ہوتی جیسے صاحب داء الفیل اور دوالی کو دشواری ہوتی ہے حرکت مین اور اگر کم عظیم ہوتی تو ضعف عارض ہوتا اور عاجز ہوتا اوٹھانے
مین اوپر کی چیزونکے جیسے پتلی پنڈلی والا اور ان سب [illegible] کے ساتھ اسکے واسطے تکیہ بنایا گیا اور تقویت دی گئی چھوٹے قصبہ سے

اور اس قصبۂ وحشی کے واسطے اور بھی منفعتین ہین کہ عصب کو اور جو رگین بیچ مین اون دونون کے ہین بانٹا ہے اور قصبۂ کبری کے مفصل قدم مین مشارکت کرتا ہے تاکہ مضبوط اور قوی ہو جاوے وہ مفصل جس سے انبساط قدم اور اوسکا دوہرا ہونا پیدا ہوتا ہے

فصل اڑتیسوین زانو کے مفصل کی تشریح مین زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہے دخول سے اون دو زیادتیونکے جو کنارے پر ران کے اون دو نقرونمین پیدا ہوتی ہین جو کنارے پر استخوان ساق کے واقع ہین اور اون دونون کی مضبوطی ایک رباط پیچیدہ اور ایک رباط جو اندر جما ہوا ہے اور دو رباط قوی دونو جانب سے جنکا مقدم درست چپیدہ گیا ہے بذریعہ غضروف کے جو عین رکبہ ہے اور غضروف گول ہڈی ہے مثل سنگریزہ کے اوسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کا خوف بوقت زانو پر بیٹھنے کے یا بر وقت لٹک کر بیٹھنے کے پھٹ جانے اور ادھر جانے سے ہوتا ہے اوسکے بچاؤ کی مقاومت کرتا ہے اور یہ ستون دیا گیا اس مفصل میں کہ نقل بدن اپنی حرکت سے کرتا ہے اور اوسکا مقام آگے کی جانب مقرر کیا گیا اسلیے کہ اکثر وحشی انسان پیچیدگی اسی طرف عارض ہوتی ہے اور پشت کیطرف پیچیدگی سخت نہیں ہوتی اور دونو طرف تھوڑی سی پیچیدگی ہوتی ہے لیکن ساری پیچیدگی آگے کی طرف ہے اور اس جگہ درشتی بر وقت برخاست کے اور زانو پر بیٹھنے وغیرہ کے ہوتی ہے اور جن کا ہم معلوم ہے

فصل تیسوین قدم کی تشریح مین قدم کی خلقت اسواسطے ہے کہ وہ آلہ ہے ثبات اور ٹھہرنیکا اور اوسکی شکل آگے کی جانب لانبی بنائی گئی تاکہ کھڑے ہونے مین اعتماد پر اعانت دے اور اوسکے واسطے یعنی تقعیر کف پا کی پیدا کی گئی کہ مفصل سے جانب انسی کے تاکہ میل قدم کا بر وقت کھڑے ہونیکے خصوصاً وقت مشی کو خلاف جہت مین پاؤن آگے بڑھے ہوئے کے ہو کہ مقاومت اوس اعتماد کی ہو جسکے پاؤن کی استقلال مین بر وقت آگے بڑھانیکے واسطے نقل مکان کے حاصل ہو اور قوام مین اعتدال بھی ہو جائے یہ بھی ایک منفعت ہے دور کی چیزون کے پاس جانا ہو سکے اور کچھ گزند پہونچے اور شامل ہونا قدم کا اون چیزون پر جو مشابہ ہے برج یعنی زینہ کے ہین اور اون چیزون پر جو صعود کے مقامات پر بنائی گئی ہین اچھی طرح سے ہو — قدم بہت سی ہڈیون سے ملکر پیدا کیا گیا اور اوسکی بہت سے فائدے ہین اونمین سے ایک یہ ہے کہ قدم پیمان خوب ہوتا ہے اور زمین جسقدر قدم کے نیچے آتی ہے خوب چپ جاتی ہے اگر اوسکے چھپانیکی ضرورت ہو اسلیے کہ قدم کبھی اپنے ماتحت کی چیز کو ایسا چھپاتا ہے جیطرح سے ہاتھ کی مٹھی مین کوئی چیز بند کر لی جاتی ہو اور جب ایسی چیز پاؤن کے نیچے آئی جیسے اجزا میں حرکت کی آمادگی ہو اوسکے تھامنے اور روکنے مین یہ صورت جو قدم کی ہے بہت بکار آمد ہوتی ہے اور خوب کام دیتی ہے بنسبت اسکے کہ ایک ہی ٹکڑے سے اسکی ساخت ہوتی — اور ایک منفعت یہ ہے جو بار بار بیان کی گئی کہ بہت سی ہڈیون مین سے اگر ایک ٹوٹ جاوے تو سب بیکار نہین ہوتین چھبیس ہڈیون سے قدم مرکب ہے کعب ہے کہ جس سے جوڑ کی تکمیل ساق کے ساتھ ہوتی ہے اور عقب ہے کہ ثبات مین اوسپر اعتماد ہوتا ہے اور زورق ہے کہ وہ اخمص سے متعلق ہے اور چار ہڈیان رسغ کی اور نیچے شط مین اتصال ہوتا ہے اور ایک ہڈی نرد سی بشکل مسدس کہ بجانب وحشی موضوع ہے اسکی جہت سے اس جانب ثبات قدم کا زمین پر اچھی طرح ہوتا ہے اور پانچ ہڈیان مشط کی ہین — کعب انسان کی قدم مین بنسبت دیگر حیوانات کی زیادہ تکعیب یعنی چپیدگی رکھتا ہے گویا کہ یہ ہڈی انکی سب ہڈیون مین اشرف ہے کہ اسکی منفعت حرکت مین سب سے زیادہ ہے جسطرح سے عقب رجل کی ہڈیونمین اشرف سب سے ثبات کی منفعت مین — کعب رکھا ہوا ہے بیچ مین دو کنارون کی جو آنیوالی ہین دونو قصبون سے اور وہ دونو شامل ہین کعب پر تمام اطراف سے یعنی اوپر سے اور دونو جانب سے وحشی اور انسی سے کعب کو دونو کنارے عقب کی دونو نقرونمین داخل ہوتے ہین اسطرح جیسطرح کہ کوئی چیز داخل ہو — کعب ساق اور عقب مین واسطہ ہے کہ اوسکے ذریعہ سے انکا دونونمین اتصال بخوبی ہو جاتا ہے اور جو مفصل ان دونو کے درمیان مین ہے اوسکی مضبو

بہی حاصل ہوتی ہے اور اضطراب اور لغزش سے امن ہو جاتی ہے حقیقت مین کعب بیچ مین رکہا ہوا ہے اگرچہ بسبب اخمص کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بجانب وحشی منحرف ہے کعب کے ساتھ استخوان زورقی آگے کی جانب سے ربط مفصلی پاتی ہے اور یہ زورقی عقب سے آگے اور پیچھے کی طرف سے تینون ہڈیون رسغ کی ذریعہ سے متصل ہے اور وحشی کی جانب مین بذریعہ استخوان نردی کی عقب سے متصل ہے نردی ایسی ہڈی ہے کہ چاہین اوسے ایک استخوان مفرد قرار دین اور چاہین اوسے چوتھی ہڈی رسغ کی شمار کرین — عقب کعب کے نیچے موضوع ہے اور سخت ہے اور خلف کیجانب اوسمین استدارت ہے تاکہ صدمے اور آفات کی مقاومت کرے نیچے سے چکنی ہے تاکہ چلنے مین برابر قدم اچھی طرح رہے اور جہان پر قدم ٹھہرایا جاے وقت کھڑے رہنے کے اچھی طرح منطبق ہو اور مستطیل اوسکی ہڈی پیدا کی گئی تاکہ بدن کے اوٹھانے مین مستقل رہے اور بشکل مثلث مائل بطول پیدا کی گئی پہر رفتہ رفتہ پتلی ہوتی ہوتے تمام ہو جاتی ہے اور نزدیک اخمص کے بجانب وحشی بہہ پہونچ کر مضمحل ہو جاتی ہے تاکہ تقعیر اخمص کی درجہ بدرجہ پیچھے سے اوسکے درمیان تک گھٹتی بڑہتی جاے — رسغ کی چارون ہڈیان ہاتہ کی رسغ کی نسبت مخالف ہیت اسطرح پر کہ ہاتہ کے رسغ بمنزلہ صف واحد کے ہین اور قدم کی رسغ مین دو صفین ہین اور یہ بہی اختلاف ہے کہ قدم کی رسغ کی ہڈیان چار ہین اور ہاتہ کی رسغ کی سات ہین اس کمی و بیشی مین یہ منفعت ہے کہ ہاتہ مین حاجت حرکت کی اور شامل ہونیکی بہ نسبت قدم کے زیادہ ہے اسلیے کہ اکثر منفعت قدم میں ہے کہ ثبات اچھی طرح ہو اور کثرت اجزا اور مفاصل استمساک مین بہی مضر ہوتی ہے اور جس چیز پہ قدم جمتا ہے بجہت حصول استرخا اور انفراج بیشی از معارک اوسمین بہی ضرر پیدا ہوتا ہے جیسے اگر بالکل بے جوڑ ایک ہی ہڈی رسغ کی ہوتی ہے تو عیاط اعتدال اور ملائم قوت ہونیکی وجہ سے دوسرا ضرر پیدا ہوتا — یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ لپیٹ کر شامل ہونا اوس عضو سے اچھی طرح بنتا ہے جسکی اجزا بہت اور چھوٹے چھوٹے ہون اور استقلال او ثبات اوس عضو سے خوب ہوتا ہے جسکے اجزا کم اور مقدار مین بڑے ہون — مشط قدم پانچ ہڈیون سے بنایا گیا ہے ایک ہڈی سے ایک اونگلی متصل ہوتی ہے بس قدم مین پانچ اونگلیان ہوت اور ایک ہی صف مین بنی ہوئی یعنی کوئی اونگلی تلے اوپر خواہ صف سے الگ نہو اس سبب کہ حاجت مضبوطی کی پاؤن کی اونگلیون مین زیادہ ہے جسطرح قبض اور اشتمال کی حاجت ہاتہ کی اونگلیون مین زیادہ ہے سوا انگوٹھے کے پاؤن کی ہر ایک اونگلی تین سلامیات سے مرکب ہے اور انگوٹھا دو سلامیات سے — اب ہمنے کل ہڈیون کا حال اور اونکی تشریح بقدر کفایت بیان کر دی یہ سب ہڈیان اگر شمار کی جائین تو دو سو اڑتالیس ہونگی ان مین سمسانیات اور عظم لامی جو شبیہ یونانی ہین کے لام سے ہے داخل نہین ہے — یہان تک ہڈیون کی تشریح تمام ہوئی

جملہ دوسرا تشریح عضل مین اور اسمین اونیس فصلین ہین فصل پہلی جملہ دوسرا تعلیم پانچوین

بیان عام عصب اور عضل اور وتر اور رباط کا — چونکہ تمام ہونا حرکت ارادیہ کا اعضا سے ہوا اون ایک قوت [illegible] کی جو دماغ سے بذریعہ عصب کے پیدا ہوتی ہے نہین ہو سکتا ہے اور عصب کا یہ حال ہے کہ اوسکا متصل ہونا ہڈیون سے جو درحقیقت اصول اعضا متحرکہ حرکت مین ہین بسبب اول بنیا بخوبی درست نہین ہو سکتا اسلیے کہ ہڈیان سخت ہین اور عصب نرم اور لطیف ہے بایں منظر لطف حق تعالی نے شامل حال ہو کر ہڈیون سے ایک ایسی چیز پیدا کی جو مشابہ عصب کے ہے اور اوسکا عصب یا رباط نام رکہا جاتا ہے پٹھہ کے ساتھ اوسکو جمع کیا اور وہ طرح چیر آرہ ہو گیا اور ملا دیا کہ پٹھہ اور رباط بمنزلہ ریشے واحد کے معلوم ہوتے ہین — اور پہر چونکہ وہ جرم جو عصب اور رباط مین پیدا ہوتا ہے ہر حال مین باریک ہوتا ہے اس سبب کہ پٹھے کی زیادتی حجم بحالت وصول طرف اعضا کے مقام رویدگی مین مقدار میں اوس کو نہین پہونچتی اور نہ اوسکی مخالطت بقدر کافی ہوتی ہے اور جسم پٹھہ کا نزدیک منبت ایسا ہوتا ہے کہ جرم دماغ اور نخاع اور حجم میں اوس اور مخارج عصب اوس جرم کی تحمل ہوں لیس اگر تحریک اعضا کی عصب کے متعلق ہوتی اور پٹھہ اپنے حجم لائق پر بہی باقی رہتا خصوصا اوس جسم میں جو بروقت تقسیم اور شاخ دار

ہوتی عصب کے اعضا میں انکا حجم پیدا ہوتا ہے کہ یہ پٹھہ بمنزلہ ایک حصہ کے ہے اسلئے ستون باریک کے ہوجاتا ہے اور جتنا اپنی اصل اور جڑ سے دور ہوجاتا ہے اسمین وقت اور باریکی پیدا ہوتی جاتی ہے بالجملہ اگر باوجود باریکی و نزاکت تحریک اعضا کی اس سے متعلق ہوتی اسمین فساد ظاہر پیدا ہوتا اسی حکمت سے خالق تعالی نے ایسی تدبیر کی کہ پٹھے کو بہم کر غلاظت اور گندگی انہوں نے پائی اسطرح کہ جو جرم اس سے پیوند کیا جاتی ہے اوسکو رباط کے ساتھ بٹ دیا بطور لیف کے اور دونون کے لپٹنے مین جو جگہ خالی تھی اوسپر گوشت اوگا دیا اور جھلی سے اوسکو ڈھانپ دیا اور اوسکو بیچ مین مثل عمود کے اسطرح جگہ دی کہ وہ مثل محور کے ہو عصب سو قرار دیا جاتا ہے اور ان سب چیزون سے ملکر ایک عضو پیدا ہوتا ہے جسکی ترکیب عصب اور عقب اور ان دونون کی لیف اور وہ گوشت جو بھرنے والا خالی جگہ کا اور جھلی جو اوسکو ڈھانپے ہو ہے اسکا ابتدا سے ہوتی ہے اسیکا نام ہم عضل رکھتے ہیں اور یہی وہ عضو ہے کہ جب سمٹتا ہے اوسوقت جو وتر کہ مرکب رباط اور عصب نافذ عضلہ سے ہے بجانب عضو کے کھچتا ہے پھر تشنج پیدا ہوکر عضو کھچ جاتا ہے اور جب عضل مین انبساط پیدا ہوتا ہے وتر سست ہوکر ڈھیلا ہوجاتا ہے اور عضو منبسط و دور ہوجاتا ہے

فصل دوسری تشریح مین عضل وجہ کے ظاہر ہے کہ عضل وجہ کی تعداد مین برابر اعضا متحرکہ کی جو وجہ مین ہین ہوا کرتا ہے اور اعضا متحرکہ وجہ مین آنکھ ہین پیشانی اور دونون آنکھین اور ابرو کی دونون پلکین اور دونون رخسارے بشرکت دونون ہونٹون کی اور دونو نتھنے اور اون دونون کی حدین اور دونون کنارے اوپر کے نیچے کا جبڑا

فصل تیسری تشریح مین عضل پیشانی کے پیشانی حرکت کرتی ہے بذریعہ ایک عضلہ باریک کے جو چوڑا اور جھلی دار ہے اور نیچے پیشانی کی جلد کے پھیلا ہوا ہے اور خوب جلد سے ملا ہوا ہے گویا قوام جلد مین داخل ہے اور اوسکا فرجہ اسی جہت سے جلد کا چلنا بسبب عضلہ کے نہین ہوتا اور یہ عضلہ متحرک اون عضلات سے بدون وتر کے ملتا ہے اسلیے کہ متحرک اس مقام پر فقط ایک چوڑی جلد ہے جو شکیب ہی ایسی چیز کا ہلانا درست ایسا نہین ہے اسی عضلہ کی حرکت سے دونو ابرو بلند ہوتے ہین اور آنکھ کو بھی بند ہو جاتی اسی عضلہ سے مدد پہونچتی ہے کہ یہ ڈھیلا ہوکر گر پڑتا ہے

فصل چوتھی تشریح مین عضل مقلہ کی گوشہ چشم کی حرکت دینیوالے چھ عضل ہین چار ان مین سے نیچے اوپر اور دونو جانبین سے لیتے کونون مین ہر ایک انمین کا جہت خاص مین حرکت کرتا ہے اور دو عضل بوضع توریب یعنی ترچھے واقع ہین جن سے حرکت دوری پیدا ہوتی ہے اور مقلہ کے پیچھے ایک عضلہ اور ہے جو عصبہ مجوفہ کیواسطے جسکا ذکر ہم آگے کرینگے وعاسہ اور ستون بنتا ہے اسلیے کہ وہ عضلہ اوسی عصب سے اور جو چیز اوس عصبہ مین سے متعلق ہوتا ہے اور اوسی پھیرلاتا ہے اور اوسکے ایسے استرخا کو جسکی وجہ سے وہ عصبہ باہر نکل آتے منع کرتا ہے اور ہروقت تیز دیکھنے کے اوس عصبہ کو منضبط کرتا ہے یہ عضلہ ایسا ہے کہ اسکی رباطی جھلیون کیواسطے گوشت دار ہونا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اسکی صورت مین شک پیدا ہوا بعض علما تشریح اسکو عضلہ واحد بتاتے ہین اور بعض اوسکو دو قرار دیتے ہین اور بعض تین کے بھی قائل ہین مگر جانب اسکا ایک ہی ہے

فصل پانچوین تشریح مین عضل جفن کے چونکہ محتاج حرکت کی نہین ہے اسلیے کہ غرض چھپانا آنکھ تمام ہوجاتی ہے اوپر کی پلک کی حرکت سو اسواسطے کہ آنکھ کا بند کرنا اور کھولنا دونون اسیکی حرکت سے تکمیل پاتے ہین اور توجہ خداوند تبارک و تعالی کی آلات کی کمی پر جسقدر ممکن ہو مصروف ہے جبتک کہ کمی آلات سے کوئی خلل نہ واقع ہو اسلیے کہ بہت آلات ہونے مین جو آفتین ہین وہ بخوبی معلوم ہین — اگرچہ یہ بھی ممکن تھا کہ اوپر کی پلک ساکن رہتی اور نیچے کی متحرک ہوتی مگر عنایت صانع بیچون کی مصروف اسی بات پر ہوئی کہ جو افعال ہین مبادی سے لیے جاتے ہین اون افعال کو اپنے مبادی سے قریب حاصل ہو اور توجہ صاحب کی طرف غایات کی نہایت معتدل طریقہ پر اور نہایت استوار و مضبوط راہ پر ہو اور چونکہ اوپر کی پلک بنسبت اعصاب سے قریب تر ہے اور عصب

جب اوپر کی پلک کیطرف سے چلے تو محتاج پیچیدگی اوپر اور سمٹنے کا نہو گا - پھر چونکہ اوپر کی پلک محتاج دو حرکتون کی تھی یعنی کہلنے مین آنکھ کے محتاج ارتفاع اور بلند ہونیکی اور بند ہونے مین محتاج انحدار اور پست ہونیکی اور بند ہونا محتاج ایکایسے عضلہ کا ہے جو نیچے کیطرف جذب کرے اسواسطے ضرورت سے چارہ کار نہین تھا کہ عصب پلک مین اسفل کیطرف ترچھا ہو کے آئے اور پھر بلند ہو جائے - اور اسوقت بھی دو حال سے خالی نہین یا تو ایک ہی کنارے پلک کے متصل ہو یا بیچ مین پلک کے پہونچے اگر بیچ مین پلک کے پہونچتا تو جو حد تہ پر پہنچنے والا ہے طرف وسط کے اوسکو ڈھانپ لیتا اور اگر کنارے پر پہونچتا تو فقط ایک ہی طرف سے متصل ہوتا اوسا جس طرح پلک بند ہو سکتی بلکہ تو ریب پیدا ہوتی جسطرف پٹھہ ملاقی و تر ہوتا اوسطرف تشنج زیادہ ہوتی اور دوسری جانب کم ہوتی پس اسی طرح چیپیدگی پلک کی برابر نہوتی بلکہ چیپیدگی پلک کی بتمامہ لقوہ سے ہوتی اسیواسطے دو عضلہ پیدا کیے گئے جو دونو کونونکی طرف سے اگر پلک کو نیچے کیطرف برابر جذب کرتے ہین کہلنا پلک کا چونکہ ایکہی عضلہ سے ہوسکتا تھا جو وسط پلک سے اگر اوسکے وتر کا کنارہ پلک کی باڑہ پر پہیل جائے اور جب اسمین تشنج پیدا ہو تب پلک کہل جائے اسیواسطے ایک ہی عضلہ پیدا کیا گیا کہ بخط مستقیم درمیان دونو بہاؤ نکے اوترتا ہے اور چوڑا ہوکر اوسسے متصل ہوتا ہے جو شبیہ غضروف کی ہے بنسبت قرحہ کی بچا ہے

فصل چھٹی تشریح مین عضل رخسارہ کی

رخسارہ کے ہلانیوالی حرکتین ہین ایک حرکت اوسکی نیچے کے جبڑے کی تابع ہے دوسری بشرکت ہونٹہ کے ہوتی ہے جو حرکت رخسارہ کی جبڑے کی تابع ہے اوسکا سبب عضل اوسی جبڑے کی ہین اور جو حرکت بشرکت ہونٹہ کے ہے اوسکا سبب یہ ہے کہ ایک عضلہ رخسارہ اور ہونٹہ مین مشترک ہے اور یہ عضلہ مشترک ہر ایک رخسارہ مین چوڑا ہوکر پہیلا ہے اور اسکا نام عریض ہے - یہ دونو عضل چار چار جز سے مرکب ہین اسلیے کہ لیف ان مین چار مقامونسے آتی ہے ایک لیف کا جائے نشو ترقوہ یعنی ہنسلی ہے اور اوسکی نہایات دونو ہونٹونکے کنارے اسفل تک متصل ہوتی ہین اور ہونٹہ کو نیچے کیطرف ترچھی بصورت توریب جذب کرتی ہین - دوسرے لیف کا مقام نشو نما سینہ اور ہنسلی دونو جانبونسے ہے کہ انکے لیف بشکل صورت چلتی ہے اور داہنے طرف جو پیدا ہوئی ہے اوس لیف کو جو بائین طرف سے نکلی ہے تقاطع کرکے گزرتی ہے پس لیف داہنے طرف والی ہونٹہ کے نیچے کے بائین کنارے سے ملتی ہے اور بائین طرف والی اسکے برعکس ہے یعنی ہونٹہ کے نیچے کے داہنے کنارے سے ملتی ہے بسوقت اس لیف مین تشنج پیدا ہوتا ہے مونہہ تنگ ہوکر آگے کیطرف نکل آتا ہے جیسے ڈورا تھیلی کے سوراخ مین کھینچیے سو اوسکا مونہہ بند ہوکر سمٹ جاتا ہے - تیسرے لیف کی پیدایش کا مقام وہ کنارا شانہ کا ہے جسمین اخرم کہتے ہین اور یہ لیف متصل ہوتی ہے اور بسبب اتصال انہین عضل کے اوپر ہونٹہ کو دونو جانبونمین اچھی طرح جھکاتی ہے - چوتھے لیف سناسن رقبہ سے پیدا ہوتی ہے اور کانونکے سامنے گزرتی ہوئی رخسارے کے اخیر سے متصل ہوتی ہے اور رخسارے کو حرکت ظاہری دیتی ہے کہ ہونٹہ بھی اوسکی تبعیت سے متحرک ہوتے ہین کبھی بعض آدمیون کی خلقت مین کان کی جڑ کے قریب ہو جاتی ہے اور متصل ہوکر اوسکے کان کو حرکت دیتی ہے

فصل ساتوین تشریح مین عضل شفت کی

ہونٹہ کے عضل ایک تو مشترک ہونٹہ اور رخسار مین ہے جسکا ذکر ابھی ہو چکا اور عضل خاص اسکے چار ہین دو انمین سے کانون کے اوپر کیجانب سے آتی ہین اور قریب کانونکے کنارونکے ملتے ہین اور دو نیچے کیطرف سے ان چارون مین ہونٹہ کے ہلانیکی کفایت ہے اسلیے کہ انہین کا اگر ایک متحرک ہوتا تو ایک جانب ہونٹہ کی ہلتی اور جب انہین سے دو ملکر دو طرف متحرک ہوتے ہین ہونٹہ کی چارون طرف کی حرکت تمام ہوتی ہے اور ان چار کے سوا ہونٹہ کیواسطے اور کوئی حرکت نہین ہے - یہ چارون لیف اور کنارے عضل مشترک کو جسم مین ہونٹہ کے اسطرح مل گئے ہین کہ ہونٹ

سکے اصلی اجزا سے انکی تمیز نہین ہوسکتی اسلیے کہ جو مثہہ خود عضو لحمی نرم ہے کہ ادمین ہڈی نہین ہے ۔ **فصل آٹھوین تشریح مین عضل منخرین سے** جو کنارے نتھنون کے اونمین دو عضل جو پٹھے قوت دار متصل ہوتے ہین پٹھے ہونیکی یہ منفعت ہے تاکہ تنگی نہ واقع ہو جگہہ مین اور عضلات کی جنکی طرف حاجت زیادہ ہے اس لیے کہ حرکات اعضاء رخسارہ اور لب کی عدد مین بھی زیادہ ہین اور دور بھی اونکو زیادہ ہے اور ہمیشہ حرکت رہتی ہے اور حاجت اونکی حرکت کی بہ نسبت نتھنونکی حرکت کے زیادہ ہے ۔ قوی ہونا ان عضلات کا اس جہت سے ہے کہ جو نرمی نتھنے مین ہڈی نہونیکی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکا تدارک کرین اور کسیقدر سختی اجائے اونکی آمد گالون کی طرف سے ہے اور گال کی لیف سے ملے ہوئے ہین گالونکی طرف سے اونکی آمد کا فائدہ یہ ہے کہ حرکت نتھنونکی اوسی طرف سے ہوتی ہے ۔

فصل نوین تشریح مین عضل فک اسفل کے جو نیچے کے جبڑے کو خاص کر حرکت ہوتی اور اوپر والے جبڑے کو حرکت نہوئی اسمین چند منافع ہین ایک تو یہ ہے کہ نیچے کا جبڑا بہ نسبت اوپر کے سبک ہے یعنی اور بہ عضا کا بوجھ اسپر نہین ہے اور سبک کو حرکت دینا نسبت گرانبار کے اچھا ہے **دوسری منفعت** یہ ہے کہ چونکہ اوپر کا جبڑا اعضاء شریفہ پر شامل ہے مثل ناک اور آنکھ کے اوسکی حرکت سے ان اعضا کو تکلیف ہوتی اور نیچے کا جبڑا چونکہ ان اعضا سے الگ ہے اوسکی حرکت ان اعضا پر کسیطرحکا گزند نہین پہونچاتی ۔

تیسری منفعت یہ ہے کہ اگر اوپر کے جبڑے کی تحریک آسان بھی ہوتی تو اسکا جوڑ جو سر کے جوڑ سے ملا ہوا ہے اسمین مضبوطی کی احتیاط کامل باقی نرہتی ۔ حرکتین نیچے کے جبڑے کی محتاج اسکی نہین ہین کہ تین سے زیادہ ہون مونھہ کہولنا اور پھیلانا اور مونھہ بند کرنا اور چبانا اور پیسنا ۔ مونھہ کہولنے کی حرکت جبڑے کو نیچے اوتارتی ہے اور بند کرنیکی حرکت جبڑے کو اونچا کرتی ہے اور پیسنے کی حرکت جبڑے کو پھیرتی ہے اور دونو طرف جھکاتی ہے ۔ اس بیان سے ظاہر ہوا کہ حرکت انطباق یعنی بند کرنیکی حرکت کیواسطے عضل ایسے چاہیے جو اوپر سے اوترتے ہون بجانب فوقانی متشنج ہون اور کہانے کی حرکت اسکے خلاف ہے اور پیسنے کی حرکت بالترتیب حاصل ہوتی ہے اسیوجہ سے حرکت انطباق کیواسطے دو عضل پیدا کیے گئے اور اونکی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ وہ عضل کنپٹی کے نام سے پہچانے جاتے ہین اور صدغین اونکا نام ہے ۔ انسان مین ان دونوکی مقدار چھوٹی مقرر کی گئی اسلیے کہ جس عضو کی تحریک انسے متعلق ہے وہ بھی چھوٹا ہے اور ایسی نرم ہڈی کا ہے کہ چبانیکے قابل ہے اور وزن مین سبک ہے اسلیے کہ جو حرکات اس عضو سے بذریعہ ان دونو عضل کے صادر ہوتی ہین وہ بھی سبک ہین ۔ اور حیوانات مین نیچے کا جبڑا بہ نسبت انسان کے جبڑے کے بڑا اور گران پیدا کیا گیا اور تحریک جو متعلق حیوانات کے جبڑے سے اوسکی اتنی قسمین ہین ۔ نہش یعنی کاٹ کہانا اگلے دانتون سے اور قطع یعنی کاٹنا جس سے ٹکڑے ہوجائین اور قدم یعنی ایسا کاٹنا کہ اوسکا اثر [illegible] معلوم ہو اور قلع یعنی اوکھیڑنا اور [illegible] ایک [illegible] کی ہڈی ہے [illegible] یہ دونو عضلے [illegible] یعنی دماغ جو ایک [illegible] ان دونو عضلے [illegible] مرتب ہے اور ان دونو مین اور دماغ کے بیچ مین [illegible] ایک [illegible] اور کوئی ہڈی [illegible] اس [illegible] ہے کہ چونکہ ان دونوکو دماغ سے آفات اور اوجاع مین مشارکت ہے ایسا نہو کہ کوئی آفت [illegible] پہونچے اور بوجہ مشارکت کے دماغ تک [illegible] پیدا ہوجائے خواہ اوسکو کسیطرحکا گزند نہو [illegible] سے خالق تعالی نے اون کو [illegible] اور دماغ کی [illegible] سے انکو [illegible] اور [illegible] کردیا [illegible] ایک پوشش [illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہوتے ہین اور اوسکی گذرگاہ ایک [illegible] قریب مین [illegible] کے واقع ہے تاکہ [illegible] اون دونو کا کام [illegible] ہوجاتا اور [illegible]

اول سے تھوڑا تھوڑا اوپر ہو جاتا ہو پھر ایک ان دونو عضلہ کیواسطے ایک وتر عظیم پیدا ہوتا ہو جو ٹھوڑی کے جبڑے کے گرد و پیش شامل ہوتا ہے جب
اس وتر مین تشنج ہوتا ہو ٹھوڑی کے جبڑے کو اوٹھا دیتا ہے - ان دونو عضل کی اعانت کیجاتی ہو - دو اور عضل سے جو منہ کے اندر رہتے
ہین اور نیچے کے جبڑے کی طرف اوترتے ہین بیچ مین ایک پست مقام کر اسلیے کہ پڑہانا گران چیز کا اوسمین تدبیر اور کاری
زیادہ قوت کی درکار ہے ہو بہتر ان دو نو عضلون سے اوگتا ہو وہ انکی بیچ سے اوگتا ہو کنارون سے نہین اوگتا واسطے مضبوطی کے جس
عضل سے مونہہ کھولنا اور جبڑیکا نیچے اوتارنا متعلق ہے اون دونون کی لیفیت پیدا ہوتی ہے اون زوائد خاردار سے جو پس گوش
ہین اوترکر عضلہ واحد کی صورت ہوجاتی ہے بعد اوسکے خالص وتر بنجاتی ہے تاکہ مضبوطی اوسکی زیادہ ہو پھر ایک صورت بشکل کرہ کے مستقل
ہوکر گوشت سے بہرجاتی ہے اور اوسی کا عضلہ بنتا ہی جسکا نام عضلہ بکرہ ہے فائدہ اسکا یہ ہے کہ بروقت پہونچنے آفات کے امتداد سے
عوارض نہ ہوجاوے - پھر یہ عضلہ ملتا ہو مقام عمیق کی گہرائی اسفل سے ذقن تک اور جس وقت اسمین تقلص یعنی اینٹھن پیدا ہوتی ہے لحی یعنی جانو نیچے
کو جبڑے کیطرف کھینچ کر لیجاتے ہیں بالضرور نیچے کیطرف جبڑا اوترتا ہے اور چونکہ ثقل لحی نیچے اوترنے پر معین ہے دو ہی عضل اوس حرکت مین
کافی ہوئے کسی تیسرے معین کی ضرورت نہوئے - جانبکہ دو عضل ہین ہر طرف ایک ایک بشکل مثلث واقع ہو اسلیے کہ ہر اونکا وہ زاویہ ہے
جو رخسار کے زاویوں سے پیدا ہوتا ہو اور دو ساقین ہر ایک عضل کیواسطے دراز ہوتین ایک اونمین کی پیچھے کے جبڑے تک اوترتی ہے اور دوسرے
کنارے زوج تک چڑہتی ہے اور ایک قاعدہ خط مستقیم سے ان دونون مین متصل کیا گیا اور ٹھہر گیا ہر ایک زاویہ اپنے متصل کو ایک ٹھہر گیا ہے
تاکہ اس عضلہ کیواسطے بہت مختلف ہون حال تشنج مین اور اوسکی حرکت مستقیم نہو بلکہ اوس عضلہ کیواسطے طرح طرح کی میل پیدا ہون جن سے
پیسنے اور چبانیکا فعل درست ہے **فصل دسوین تشریح مین عضل راس کی** حرکت کیواسطے جتنے عضل ہین خاص ہین اور جتنے متحرک
ہین پانچ گردن کی مہروں کے ساتھ اون مرکبوں نے حرکت منتظم پائی اور گردن کے جھکنے کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک حرکت دو نوع حرکت خاص اور
مشترک سے یا بسبیل انتکاس اور سرنگون ہونیکی ہو بسبیل انعطاف یعنی خمیدہ ہونے پیچھے کیطرف ہو یا اپنے اور بائین کیطرف جھکنے کی ہو اور ان
دونون کے بیچ مین حرکت التفات یعنی پلٹ کر دیکھنے کی پیدا ہوتی ہے بشکل استدارہ یعنی ہر ایک قوس کسی دائرہ کی طی کرتا ہو اوس مکان سے
جو سر کا محیط ہو - جو عضل سر کو خاص واژگون کرتے ہین دو ہین کہ دونو جانب سے وارد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ دونو اپنی پیٹھ کو لیے ہوئے
ہوتے ہین پس گوش انکی جانب فوقانی ہے اور استخوان سر سینہ انکی جہت تحتانی ہے اور اسطرح متصل ہوکر چڑہتے ہین کہ اکثر گمان کیا جاتا ہے
کہ ایک ہی عضلہ ہے اور کبھی دو کا ہوتا ہے اور کبھی تین کا اسلیے کنارہ ایک ان دونو کا شاخدار ہوکر اوسمین دو سر پیدا ہوتے ہین جب
ایک عضل [illegible] ہوکر کسی شق کیطرف جھک جاتا ہے اور جب دونو عضل متحرک ہوتے ہین تو سر آگے کیطرف مائل ہوتا ہے
[illegible] بیچ ہو - جو عضل سر اور گردن دونو کو سرنگون کرتا ہے وہ ایک زوج ہے مری کے پیچھے رکھا گیا پہلے اور دوسرے فقرہ کی
کیطرف خالص ہوکر آتا ہو اور ان دونون سے بالکل برگشت ہوتا ہو اگر اس زوج کا وہ جزو متحرک ہو جو متصل مری کے ہے فقط سر جھکیگا اور اگر
وہ جزو کہ جسکا مقام التحام کو یہی جو دونو فقرہ ونیر سے مستقل کرے تو سر اور گردن دونون آگے کیطرف جھکین گے - فقط سر کے پیچھے پلٹانے والے عضل
چار زوج ہین چھپے ہوئے مدفون نیچے اون ازواج کے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے ان ازواج کا مقام روئیدگی مفصل کے اوپر سے کوئی انمین سے
سناسین تک آتا ہو اوسکا مقام روئیدگی وسط خلف سر ورتر واقع ہو کوئی انمین سے اخمہ تک آتا ہو اوسکا مقام روئیدگی وسط خلف مین ہے
ان چارون مین سے ایک وہ زوج ہے جو فقرہ اولی کی دونو بازوؤن تک آتا ہو اور پر اوس زوج کو ہوکر جو دوسرے کسننہ تک پہونچتا ہے اور

کچھہ نام نہین ہے بہر دو نو زیادتیان مذبح ہی ہین چند رباطات سے اوراس غضروف کا سکبی اور طرجہالی نام ہے - درقی اور وہ غضروف جسکا
کچھہ نام نہین ہے اِن دونو کے ملنے اور ایک دوسرے کی بعید ہونے سے جو شکل پیدا ہوتی ہے اوس سے کشادگی اور تنگی حنجرہ کی حاصل ہوتی ہے
اور طرجہالی کے درقی پر اوندہا ہونے سے گرنے سے اور ہمیشہ اوسکے درمی کے پاس ہٹنے سے اور مبہی طرجہالی کو درقی کی اوپر بلند ہونے سے حنجرہ کا کہلنا
اور بند ہونا حاصل ہوتا ہی - حنجرہ کو ہٹےگے اور اوسکے نزدیک تین ہڈیان بشکل مثلث واقع ہین جنہین عظم لامی کہتے ہین جو بشکل لام یونانی کے
اسطرح پر ہی ع - ان ہڈیون کی خلقت کا فائدہ یہ ہے کہ قیام گاہ اور تکیہ گاہ ہو اسی مقام سے ایک لیفن پیدا ہوتی ہے حنجرہ تک پس حنجرہ
محتاج ایک ایسے عضلہ کیطرف ہے جو درقی کو اوس غضروف سے ملاتے جسکا کچہہ نام نہین ہے اور ایک اور عضلہ کا محتاج ہے جو طرجہالی کو ملا کر بند
کردے اور ایک اور عضلہ اسکو دور کا ہے جو طرجہالی کو نرمی اور دوسرے نام کے غضروف سے دور کردے تا کہ حنجرہ کہل جاوے - حنجرہ کے کہولنے
والے عضل اونمین سے ایک زوج وہ ہے جو عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے اور آگے درقی کی آکر گوشت آور ہوکر اوسی درقی پر پہیل جاتا ہی
جب اوس زوج مین تشنج پیدا ہوتا ہے درقی کو آگے اور اوپر کیطرف ظاہر کردیتا ہے پس حنجرہ کہل کر وسیع ہو جاتا ہے - ایک دوسرا
زوج اور ہے جسکا شمار عضل حلق مین کیا جاتا ہے کہ وہ نیچے کیطرف جذب کرتا ہے ہماری رائے یہ ہی کہ اس زوج کا شمار مشترکات حنجرہ اور
حلق مین کرین - مقام نشو ان دونو زوج کا باطن قص یعنی سر سینہ سے درقی تک ہے اور اکثر حیوانات مین اسکے ہمراہ ایک زوج اور ہوتا ہے
اور یہ دونو زوج اوسمین ہین اونمین سے ایک کی دو عضل طرجہالی کی پیچھے سے آتی ہین اور اوسکی ساتہہ گوشت آور ہوجاتی ہین جسوقت ان دونو مین
تشنج ہوتا ہے طرجہالی کو اوٹہاتے ہین اور پیچھے کیطرف جذب کرتے ہین اوسوقت طرجہالی یکبارگی درقی سے جدا ہوجاتی ہے اور حنجرہ
کہل جاتا ہے اور دوسرا زوج انہین کا اوسکے دونو عضل طرجہالی کے دونو کنارہ سے آتی ہین جب ان دونو مین تشنج پیدا ہوتا ہی طرجہالی کو
درقی سے جدا کردیتی ہین اور بعض مین اوسکو دراز کرکے ایسا حنجرہ مین اعانت کرتا ہی - تنگ کرنیوالی عضل حنجرہ کی اونمین سے ایک
تو وہ زوج ہے جو جانب عظم لامی سے آتا ہے اور درقی سے متصل ہوکر چوڑا ہوجاتا ہے اور جس غضروف کا کچہہ نام نہین ہے اوسپر
لپٹ جاتا ہے یہانتک کہ متحد ہوجاتے ہین دونون کنارے اسکے دونون نزدیک ہین اوس غضروف کی جسکا کچہہ نام نہین ہے پھر
جب اس زوج مین تشنج پیدا ہوتا ہے حنجرہ تنگ ہوجاتا ہے - چار عضل اور ہین جنہین بعض دو ہی گمان کرتے ہین اور دونون
جھکے ہوئے اور مائل ہین بیچ مین درقی اور اوس غضروف کی جسکا کچہہ نام نہین ہے متصل ہوتے ہین جب انمین تشنج پیدا ہوتا ہے
اسفل حنجرہ کا تنگ ہوجاتا ہے کبھی یہ بھی گمان کیا جاتا ہے کہ ایک زوج انمین کا پوشیدہ ہے اور دوسرا ظاہر ہے - سلگے کے بند
کرنیوالے عضل جو وہ ضلع اونکی یہی تھی کہ اندر حنجرہ کے پیدا کیے جائین تا کہ جسوقت اوٹہین طرجہالی کو قاعدہ سے نیچے کہینچ لیجائین
اور حسنظم دیدین اسیواسطے پیدا کیے گئے شروع کرکے اور نکلتے ہین اصل درقی سے اندر ہی اندر طرجہالی کی کنارون تک پہنچتے
ہین اور اوس غضروف کی جڑ تک جسکا کچہہ نام نہین ہے داہنے اور بائین ہوکے پہنچتے ہین جب یہ زوج اینٹہتا ہے عضل کو مضبوط اسکے
حنجرے کو اسقدر بند کرتا ہے کہ وہ عضل صدر اور حجاب کی تنگی نفس مین مقاومت کرتا ہے یہ دونون عضل ہوسکے پیدا کیے گئے
تاکہ اوقل حنجرہ مین تنگی واقع ہو اور قوت ہوا سے بنائے گئے تا کہ اپنی قوت سے تدارک کرین اوس تکلیف کا جو حنجرہ کے بند کرنے مین
وہ بیان ہے کہ ہوگئے ہین اونمین کرنا پڑتا ہے یہانتک کہ اونکے اصول ہونے سے ان فعل کے انجام مین کمی پیدا ہوتی تھی اسکے قوی ہونے
سے اوسکا تدارک ہوگیا - سیدہی راہ ترک کردینے اور چڑہنے ہوئے مقدار انحراف البتہ ہوا ہے تا کہ فعل و میان درقی اور اوس غضروف کو

سے دو عضل اور زیادہ دیکھے ہین ایک چھوٹا عضلہ جو پستان سو آتا ہو اور دوسرا وہ ہے جو چھپا ہوا ہے مفصل کتف مین اور اکثر عضل مرفق کی اسکے ساتھ شرکت تجویز کی گئی ہے

فصل اٹھارہوین ۱۸ تشریح مین عضل حرکت ساعد کی

ساعد کی حرکت دینے والی عضل کئی قسم کے ہین ایک قسم تو وہ ہے جو قبض کرتی ہے اور ساعد کو کھینچتی ہے اور دوسری قسم وہ ہو جو ساعد کو بسط اور دراز کرتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر بچھے ہوئے ہین اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو جھکاتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو منہ کے بل ڈال دیتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر نہین واقع ہین — عضل باسطہ ایک زوج ہے جسکی ایک فرد ساعد کو بسط کرتی ہے اندر جھکا کر اسواسطے کہ مقام نشو اوسکا نیچے مقام عضد اور ضلع اسفل شانہ سو ہے اور یہ عضل متصل مرفق کر اوس جگہ مین ہوتا ہو جہان پر اوسکے اجزا اُخری اعلی ہین اور دوسری فرد اس زوج کی ساعد کو بسط کرتی ہے باہر جھکا کر اسلیے کہ وہ عضد کے پیچھے سے آتی ہے اور اجزاے خارجیہ مرفق سے متصل ہوتی ہے جب یہ دونوں فرد اپنے کام پر یکجا مستعد ہوتی ہین بالعرض ساعد کو سیدھا پھیلاتی ہین عضل قابضہ ساعد بھی ایک زوج ہے جسکی ایک فرد جو بڑی ہے کھینچتی ہے ساعد کو اندر جھکا کر اسلیے کہ مقام نشو اوسکا کتف کے نیچے کی بارہ اور منقار غراب سی ہے جو کہ ہر منقار اس کو خاص ہے اور باطن عضد کیطرف جھکا ہوا اور اوسکے وتر عصبانی سے متصل ہوتا ہے جو مقدم زند اعلی کی ہے — دوسری فرد اسکی قبض کرتی ہے ساعد کو نیچے کیطرف جھکاتی ہوئی اسلیے کہ مقام نشو اوسکا ظاہر عضد مین پیچھے کیطرف سی ہے یہ عضلہ ایسا ہو کہ جسکے دو سرے لحمی ہین ایک سر اعضد کے پیچھے ہو اور دوسرا آگے سے اور اپنی گذرگاہ مین تھوڑا سا چپٹا ہوا جاتا ہو تاکہ جب مقدم زند اسفل تک پہونچتا ہو بالکل پوشیدہ ہو جاتا ہے جو چیز کہ جھکا کر بطرف خارج کے قبض کرتی ہے بجانب اسفل مائل ہے اور جو چیز کہ جھکا کر بطرف داخل قبض کرتی ہے بطرف اسفل مائل ہے تاکہ جاذبین مین استواری پیدا ہو جب یہ دونو عضل اپنے کام پر ساتھ ہی مستعد ہون بالعرض ساعد کو سیدھا قبض کرتے ہین — دونو عضل باسطہ کے اندر ایک عضلہ اور پوشیدہ ہوتا ہو جو استخوان عضد سے محیط ہے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ پوشیدہ عضلہ ایک جزو ہے عضلہ قابضہ کا جو اخیر مین بیان کیا گیا — عضل باطحہ ساعد کا یعنی جو ساعد کو چت گراتا ہے پیدا کردہ بھی ایک زوج ہے ایک فرد اوسکی باریک ہے دونو زند کے موضوع ہے اور زند اعلی سے بلا وتر ملتی ہے اور دوسری فرد کہ باریک اور دراز نسبت مقام نشو اوسکا عضد کے سرے کے جزو اعلی سے ہے اوس جگہ سے کہ جو اوسکے ظاہر سے متصل ہے اوسکے اجزا اسکے ساتھ مین چلتے ہین اور نفوذ کرتے ہین تا اینکہ قریب مفصل رسغ کر پہونچکر اوسکے کنارہ زند اعلی کی اندر کے جزو تک آتا ہے اور اوس جزو سے زیادہ ایک وتر غشائی سکے ملتا ہو — عضل مکب یعنی ساعد کو منہ کے بل گرانیوالا ایک زوج ہے جو خارج مین موضوع ہے ایک فرد اوسکی جانب انسی کی پسلی سے شروع ہوئی ہے جہاں عضد کا سرہے اور زند اسفل سے متصل ہوتی ہے مفصل رسغ سے نیچے اور دوسری فرد اوس سے چھوٹی ہے اوسکی لیفیت عریض ہے اور کنارہ اوسکا نہایت مضبوط اور عصبانی ہے یہ عضلہ [illegible] زند اسفل سے شروع ہوتا ہے اور قریب مفصل رسغ کر طرف [illegible] جاتا ہو

فصل انیسوین ۱۹ تشریح مین عضل حرکت رسغ کی

رسغ کی تحریک کنیوالی عضل بھی چار قسم کے ہین قابضہ باسطہ مکبہ باطحہ کا سب قفا — باسطہ یعنی جو رسغ کو پھیلاتی ہین اونمین سے ایک تو وہ عضلہ ہے جو [illegible] متصل ہے کہ یہ دونو مکر ایک ہی معلوم ہوتے ہین مگر ایک اونمین کا وسط زند اسفل سے نکلتا ہو اور اوسکا وتر انگلیوں سے متصل ہوتا ہے [illegible] اور دوسرے کا منشا زند [illegible] اوسکا وتر [illegible] کی ہڈیون مین سے [illegible] انگوٹھے [illegible] ملتا ہو جب یہ دونو ملکر شرکت کرتے ہین رسغ مین

ہوتا ہے اور دونو ملکر بالاستقامت قبض کرتے ہین ۔ تین اونمین سے ابہام کیواسطے خاص ہین ایک تو عضلہ اول کو تہ بض
کرتا ہو اور دوسرا عضلہ ثانی کہ قبض کیواسطے ہین جیسا پہچانا تو نے پس پانچون او نگلیونکے واسطے پانچ عضل بسط دینے والے ہین
اور نیچے جھکا نیوالے سوائے ابہام اور خنصر کے ہر ایک کیواسطے ایک ایک ہے اور ابہام اور خنصر کیواسطے دو دو اور قبض کرنیوالے
ہر او نگلی کیواسطے آئے ہین اور اوپر کیطرف مائل کرنیوالے ہر او نگلی کیواسطے ایک ایک ہے ۔ فصل اکیسوین تشریح مین عضل

حرکت پشت کی

پشت کو عضل محرک کتنے تو ایسے ہین کہ اوسکو پیچھے کیطرف دوہرا کرتے ہین اور کتنے ایسے ہین جو
اوسے آگے کی طرف جھکاتے ہین انمین دونو قسم کے عضل سے سب حرکتین پشت کی متفرع ہوتی ہین ۔ پیچھے کو دوہرا کرنیوالے
پشت کو دو عضل ہین جنکا خاص عضل صلب نام رکھا جاتا ہو جیسا جالینوس نے معلوم ہوتی ہے کہ ہر ایک عضل ان دونو مین کا ۲۳ عضل
سے مرکب ہو اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ ہر فقرہ پشت کے ہر واحد کیواسطے ایک عضلہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر فقرہ پشت
ملکے واسطے ایک لیف مورب نکلتی ہے سوائے فقرہ اولی کے یہ عضل جسوقت باعتدال کھچتے ہین پشت کو سیدھا کر دیتے ہین
جب بافراط انمین تمدد ہوتا ہے تو پشت کو پیچھے کیطرف دوہرا کر دیتے ہین جسوقت ایک طرف کا عضل متحرک ہوتے ہین پشت کو
اوسیطرف جھکا دیتے ہین ۔ عضل جانبیہ یعنی وہ عضل جو پشت کو آگے کیطرف جھکا کر کوز پشت پیدا کرتے ہین وہ دو زوج ہین ایک
زوج اوپر کیطرف موضوع ہے اور یہ زوج سر اور گردن کا عضل محرک سے نکلتا ہے جو دونو پہلوؤن مین مری کو نفوذ کرتا ہو اسکا
نیچے کا کنارہ پانچ اوپر کے فقرون سینے سے متصل ہوتا ہے بعض اونمین ان کی مخالفت مین اور چار فقرون سے اکثر اوسکی ملاقات
مین متصل ہوتا ہے اسکا اوپر کا کنارہ سر اور گردن سے آتا ہو ۔ اور ایک زوج اسکے نیچے موضوع ہے اور ان دونو کا نام متنین رکھا
جاتا ہو اور یہ دونو متنین باقی بارہ مین فقرات سینے کے شروع ہوتے ہین اور نیچے کو اوترتے ہین اور خم دیتے ہین پشت کو
پست کرکے اور وسط پشت کو اپنی حرکات کو پیدا ہونیمین یہی عضل کافی ہین اسلئے کہ وسط تابع ہوتا ہے مخفی ہونیوالے اور پیٹہ
اور دوہرا ہونیمین حرکت طرفین کی ۔ فصل بائیسوین تشریح مین عضل بطن کے

بطن کے آٹھ عضل ہین اور بیشمار
منفعت انکی مین مشترک ہین اونمین سے ایک یہ منفعت ہے کہ جو چیز احشا یعنی اوجہہ مین بول و براز ہوتی ہے خواہ رحم
مین جنین وغیرہ کی قسم سے ہوتی ہے اوسکے نچوڑنے اور الگ کرنیمین پیٹ کے سب عضل ہوتے ہین ۔ اور ایک یہ منفعت ہے کہ حجاب
کیواسطے بمنزلہ عامہ اور ستون کے ہوتے ہین اور اوسکی اعانت کرتے ہین بعد نفخ کے سبب سکے ۔ اور ایک یہ منفعت ہے
کہ معدہ اور امعا کو گرم کرتے ہین ہضم و کیموس یاد رکھے ۔ ان آٹھون مین سے ایک سیدھا زوج ہے وہ سیدھا اوترتا ہو نزدیک
غضروف خنجری کے اور اوسکی لیفہ دراز ہوتی ہے طول مین عانہ تک اور پہنچتا ہے کنارہ اوسکا درمیان غضروف خنجری اور عانہ
کے جو مرکب زوج کا اول سے آخر تک لحمی ہے اور دو عضل تقاطع رکہتے ہین ان دونو غضروف کو عرض مین اور انکا مقام اوپر اور
جہلی ہے جو تمام شکم پر پہیلی ہوئی ہے اور نیچے دو عضل طولانی کے اور جو تقاطع درمیان ان دونو عضل اور طولین کے امیت مین
واقع ہے وہ تقاطع دو ایسے قائمہ پر ہے ۔ دو زوج مورب ہین ہر ایک انمین کا دونو جانب دہنے اور بائین واقع ہے اور ہر زوج
انمین کا مرکب ہو دو عضل سے جو متقاطع ہین تقاطع صلیبی شکل سے مورب عانہ تک اور غضروف خنجری تک پہنچتے ہین دونو کنار
دونو فقرون کو دو عضل جانب یمین اور یسار سے نزدیک عانہ کے اور دو دو کنارے جو اوپر باقی ہین اور دو عضل سے نزدیک خنجری کے

اور چونکہ منشا بعض لیف کا اس سے زیادہ بلند ہے اسلیئے وہ لیف ران کو بجانب انسی جھکاکر بلند کرتی ہے - اور چونکہ بعض لیف
کا منشا استخوان ورک سے ہے اسلیئے وہ لیف ران کو بشکل استقامت بسط دیتی ہے بہت اچھی طرح سے - اونمین سے ایک
وہ عضلہ ہے جو کھولتا ہے کل مفصل ورک کو پیچھے سے اور اسکے تین سرے ہین اور دو کنارے ہین اور ان سرونکا مقام نشو شیگاہ
اور ورک اور عصعص سے ہے جو سرے انہین کے لحمی ہین اور ایک غشائی ہے اور دونو کنارے متصل ہوتے ہین پیچھے ران کے
سر کے دونو جنبو سے اگر ایک طرف کو جذب کرے تو اسمین بسط پیدا ہوگا اور اسیطرف کو جھکا ہوا اور اگر دونو کنارون سے جذب کرے ران
کو بشکل استقامت مبسوط کرتا ہے - ایک عضلہ اور ہے جسکا مقام نشو ظاہر استخوان خاصرہ کے کل سے ہے اور زائدہ کبری کے اوپر سے
متصل ہوتا ہے جسکا کام طرح سے ہے یعنی جیسے عضل کو اوٹھاتا ہے اور دور پھینکتا ہے اور تھوڑا سا آگے کی جانب دراز کرتا ہے
اور اسمین بسط پیدا کرتا ہے تھوڑا سا بجانب انسی جھکاکر - ایک اور عضلہ مثل اسکے ہے پہلے تو متصل ہوتا ہے عضل سے زائدہ صغری
کے بعد اوسکے نیچے اوترتا ہے اور اپنا کام کرتا ہے لیکن بسط اسمین تھوڑا سا ہے اور جھکاتا زیادہ ہے مقام نشو اوسکا عضل ظاہری
استخوان خاصرہ سے ہے - ایک اور عضلہ ہے جو اوگتا ہے عضل عظم ورک سے پیچھے کو جھکا ہوا ران کو اندر کے بجانب نشیب مائل کرکے
بسط دیتا ہے اور تھوڑا سا بطرف انسی مائل کرتا ہے - قبض کرنیوالے عضل ران کے جو ہین اونمین سے ایک وہ عضلہ ہے جو اندر کے
بجانب انسی جھکاکر قبض کرتا ہے یہ عضلہ سید بازو دو جگہ سے اوٹھتا ہے ایک جگہ اسکے نشو کی متصل ہوتی ہے عظم پشت سے اور دوسرا
مقام نشو اسکا استخوان خاصرہ سے ہے یہ وہ عضلہ ہے جو متصل جانب انسی کے زائدہ صغری سے ہے اور ایک عضلہ کا منشا استخوان
عانہ سے ہے اور متصل ہوتا ہے عضل زائدہ صغری سے - ایک اور عضلہ ہے کہ جو منشا ہے اوس زائدہ کی جانب اور بشکل اوپر
کو پاکر وہ جذب ہے زائدہ کبری سے - چوتھا عضلہ اوگتا ہے اوس جگہ سے جو استخوان خاصرہ مین قائم اور کھڑی ہے اور یہ عضلہ
ساق کو بھی جذب کرتا ہے ران کو قبض کرتا ہوا - جو عضل ران کے جھکانیوالے بطرف داخل ہین اونمین سے بعض کا ذکر
بیان مین بسط اور قبض کرنیوالے عضلات کے ہو چکا مگر اس قسم کی تحریک کیواسطے ایک اور عضلہ ہے کہ استخوان عانہ سے اوگتا ہے
اور اسکا ریشہ طولانی ہوتا ہے کہ زانو تک پہونچتا ہے - باہر کے جھکانیوالے ران کے دو عضل ہین ایک اونمین کا چوڑا ہی ہوتا
آتا ہے اور گھمانیوالے ران کے بھی دو عضل ہین ایک کا مخرج جانب وحشی استخوان عانہ سے اور دوسرے کا مخرج جانب انسی اوسی
استخوان سے ہے اور دونو مورب ہوکر ملجاتے ہین اور قریب اوس موضع کے جو مغاک وار ہے جو حق زائدہ کبری کے مین گوشت اور ہو
مین انہین کا جو عضلہ تنہا فعل جذب کیسے پیٹہنے کا ران کو اپنی جہت مین تھوڑا سا بسط پیدا کرسکے (۲۹) فصل انتیسوین
تشریح مین عضل ساق اور زانو کے - مفصل رکبہ کی حرکت بسیط ہے اور عضل پانچ قسم کے ہین اونمین سے تین عضل وہ جو
جو جگہ ران کے مقدم ہین اور خاص ران مین جتنے عضل موضوع ہین اونمین سے جیسے عضل ہین فعل انکا بسط ہے انہین سے ایک
مثل دوسرے کے [illegible] اسکے دو سرے ہین ایک زائدہ کے پاس سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا مقدم ران سے اور اوسکے دو کنارے
ہین ایک لحمی ہے جو متصل رضفہ کے ہوتی ہے [illegible] کہ وہ کنارہ [illegible] ہو جاتے دوسرا کنارہ غشائی
ہے ران کی جانب انسی سے ملتا ہے - دو اور عضل ہین ایک تو اونمین سے وہ ہے جسکا ذکر قبل ران مین ہو چکا ہے یعنی وہ عضلہ
جو اوگتا ہے اوس جانب سے جو استخوان خاصرہ مین ہے اور دوسرا عضلہ اوسکا [illegible] ران کا زائدہ جو بجانب وحشی واقع ہے

پیہہ دو عضل متصل ہوستے ہین اور اوترتے ہین ان دونوں مین سے ایک وتر چوڑا پیدا ہوتا ہے جو رضفہ کو احاطہ کرتا ہے اور مضبوط کرتا ہے اوس چیز سے جو رضفہ کے نیچے ہے اور اسکا مضبوط کرنا استواری کے ساتھ ہوتا ہے اور پہر متصل ہوتا ہے عضلہ اول ساق سے بعد اوسکے رکبہ کو بسط دیتاہے ساق کو دراز کر کے ۔ پس اسکے واسطے ایک اور عضلہ ہے جسکا منشا ملتقائے استخوان عانہ ہے اور جانب انسی مین گذرتا ہوا ران سے لبشکل توریب اوترتا ہے پہر کلیات خالی گوشت سے ہوتا ہے اوس جزو سے جو رگ وار ہے اعلی عظم ساق سے اور ساق کو جبطہ دیتا ہے انسی کیطرف جہکا کر ۔ بعض کتب تشریح مین ایک اور عضلہ مذکور ہے جو اس عضلہ کو مقابل ہے جانب وحشی مین مبدا اوسکا استخوان ورک ہے اور توریب پاتا ہے جانب وحشی مین تا اینکہ پہونچتا ہے مقام معرق تک یعنی بے گوشت تک اور کوئی عضلہ اس سے زیادہ توریب نہین رکہتا اس عضلہ سے بسط پیدا ہوتا ہے جو تہوڑا جہکا کر بطرف وحشی کے جس وقت دونو عضل مین ساتھ ہی بسط پیدا ہو ورانکے پیچہے ساق کو سیدہا کرکے ۔ قبض کرنیوالے ساق کے کئی عضل ہین ۔ اونمین سے ایک عضلہ تنگ ہے طولانی اوگتا ہے استخوان خاصرہ اور عانہ سے اسکا محل نشو متصل مقام نشو باسطہ داخلی کے ہے اوس حاجز سے جو بیچ وسط خاصرہ کے ہے بعد اوسکے نفوذ کرتا ہے مورب ہو کر داخل مین دونو طرف زانو کے بعد اوسکے ظاہر ہوتا ہے اور پہونچتا ہوا اوس سرآدہے تک جو موضع معرق مین زانو سے ہے اور اوس سے متصل ہو جاتا ہے اسی عضل کے سبب سے ساق کا جانب قدم کو میل دیتا ہوا طرف بیچ ران کے حاصل ہوتا ہے ۔ تین عضل انسی اور وحشی اور وسطی ہین وحشی اور وسطی قبض کرتے ہین سیدہا وحشی جہکا کر اور انسی قبض کرتا ہے انسی کی طرف میل دیکر انسی کا مقام نشو قاعدہ استخوان ورک سے ہے پہر مورب ہوکر پیچہے ران کے گذرتا ہوا اینکہ پہونچ جاتا ہے اوس مقام کو جو ساق کی جانب انسی مین معرق ہے پس اوس سے ملجاتا ہے اور اسکا رنگ مائل بسبزی ہے اور وحشی اور وسطی کا مقام نشو بہی قاعدہ استخوان ورک سے ہے مگر یہ دونو میل کرتے ہین یہانتک کہ متصل ہو جاتے ہین جزو معرق سے جانب وحشی مین ۔ زانو کے جوڑ مین ایک عضلہ ہے مثل مدفون کے مقام چہپا ہوا مین زانو کے اوسکا فعل وہی ہے جو عضلہ وسطی کا ہے ۔ کبہی یہ گمان کیا جاتا ہے کہ جو جزو نکلتا ہے عضلہ باسطہ سے جو دوہرا ہے اور متصل حاجز کے ہے کبہی زانو کو وہی قبض کرتا ہے بالعرض اسلیئے کہ اوسکے مقام اتصال سے ایک وتر برآمد ہوتا ہے جو مضبوط کرتا ہے نین اور شکن ورک کو اور پہونچتا ہوا اوسی شکن کو اوس عضلہ تک جو متصل ورک کے ہے

فصل انتیسوین تشریح مین عضل مفصل قدم

کے جو عضل مفصل قدم کو حرکت دیتے ہین اونمین سے ایک قسم وہ ہے جو قدم کو اونچا کرتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو قدم کو جہکاتی ہے ۔ بلند کرنیوالے عضل اونمین سے ایک بڑا عضلہ وہ ہے جو آگے قصبہ انسی کے موضع سے مبدا اوسکا جزو وحشی ہے قصبہ انسی کے ہے جس وقت یہ عضلہ ظاہر ہوتا ہے ساق پر جہکتا کر طرف ابہام کے گذرتا ہوا متصل اوس چیز کے ہوتا ہے جو قریب ہے بیچ ابہام کے اور قدم کو اوپر کیطرف اوٹہا دیتا ہے ۔ دوسرا عضلہ اوگتا ہے بہرے سر قصبہ وحشی کے اور اوس سے وتر نکلتا ہے جو متصل ہوتا ہے اوس چیز کے جو قریب ہے خنصر کی قدم کے واقع ہے اور اسی انگلی کو وہ اوپر کیطرف بلند کرتا ہے خصوصًا جس وقت اسکی حرکت کے ساتھ پہلا عضلہ بہی مل جاتا ہے اور جس وقت اسکا اوٹہانا خنصر کو بطور استوا اور استقامت کے ہوتا ہے ۔

جہکانیوالے عضل کا ایک مجموعہ ہے منشا اوسکی دونو فرزدون کا سر ران کا ہے بعد اوسکے وہ دونو اوترتے ہین پس مائل کرتے ہین بہرہ پیٹ کا پہا سوخر ساق کے باطن کو گوشت سے اور اونمین سے ایک ایسا وتر پیدا ہوتا ہے جو سب وترون مین بڑا ہے وہ وتر عقب

پیدا ہوتا ہو اور اسی سبب سے بہت دشوار ہے کہ پاؤن کی ایک انگلی سیدھی اور سب خمیدہ ہوں — پانچ عضل انگلیون کے واسطے اور ہین کہ قدم کے اوپر رکھے ہوئے ہین اونکا فعل یہ ہے کہ بجانب چپ جھکاتے ہین اور پانچ عضل نیچے قدم کے ہین ہر انگلی کو ایک عضل متصل ہے جن سے جو قریب ہو ہے بجانب انسی ہین اونکو بجانب انسی حرکت دیتا ہے اور جھکاتا ہے اور یہ پانچ عضل مع اون دو عضل کے جو ابہام اور خنصر کو خاص ہین مثل اون سات عضل کے ہین جو واسطے ہتیلی کے بیان کیے گئے اگر اسے ہیں تو وہ بستر عضل جو پہلے ذکر ہوئے — بنابر اوس حساب کے جو اوپر کی فصلون میں مذکور ہوا کل بدن مین پانچ سو انتیس ۵۲۹ عضل ہوتے ہیں

جملہ تیسرا تعلیم پانچوین عصب کے بیان مین اس مین چہ فصلین ہین فصل پہلی بیان مین خاص منفعت عصب کے

منفعت پٹھہ کی بالذات بھی ہے اور بالعرض بھی — بالذات تو یہ منفعت ہے کہ بتوسط پٹھون کے دماغ کل اعضا مین حس و حرکت پیدا کرتا ہے — اور بالعرض یہ منفعت ہے کہ مضبوطی گوشت مین اور قوت بدن مین پٹھہ سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی منفعت بالعرض ہے کہ جن اعضا مین ذاتی حس نہین ہے جیسے کبد طحال ریہ اونمین بذریعہ پٹھہ کے آگاہی آفات اور صدمات کی ہوتی ہے اسلیے کہ یہ اعضا اگرچہ بے حس ہین مگر ان کے اوپر ایک لفافہ عصبی چڑہا ہوا ہے اور ایک عصبانی جھلی سے منڈہے ہوئے ہین جس وقت ان چیز ورم پیدا ہو یا ریح خارجی سے تمدد عارض ہو ثقل ورم کا یا تفرق ریح کی لفافہ عصبی اور اوسکی جڑ تک پہونچتی ہے اور ثقل کی وجہ سے ان اعضا مین انجذاب پیدا ہوتا ہے اور ریح کی وجہ سے تفرق یعنی پارہ پارہ ہونا پیدا ہوتا ہے اس جہت سے اوس عضو کو حس ہوتی ہے — کل پٹھونکا مبدء بوجہ معلوم دماغ ہے اونکی انتہا جلد ہے متفرق ہوئے پٹھون کا جلد ہے اس لیے کہ جلد سے ملی ہوئی ایک لیف باریک ہوتی ہے جنمین پٹھہ اعضا قریب سے اوس لیف کے اوگتے ہین — دماغ مبدء عصب کا دو طرح پر ہے اسلیے کہ دماغ بعض اعصاب کا بذاتہ مبدء ہے اور بعض اعصاب کا اسطرح ہے کہ نخاع جو دماغ سے روان ہو کر آتا ہے کچھ اعصاب اوسمین سے پیدا ہوتے ہین جو اعصاب خاص دماغ سے پیدا ہوتے ہین اونسے حس و حرکت کا استفادہ سوائے اعضائے سر اور منہ اور جہاز اندرونی کے اور کسی عضو کو نہین ہوتا اور باقی سب اعضا استفادہ حس و حرکت کا اونمین اعصاب سے کرتے ہین جو نخاع سے پیدا ہوتے ہین — جالینوس نے صانع بیچون کی ایک عنایت عظیم یہ بیان کی ہے جو متعلق اوس پٹھہ کی خلقت سے ہے جو دماغ سے طرف جگر کے اوترتا ہے اس لیے کہ صانع تعالی نے اس پٹھہ کی نگہبانی مین نہایت احتیاط کی ہے کہ ویسی احتیاط اور پٹھون کی نسبت عمل مین نہین آئی اسلیے کہ وہ پٹھہ چونکہ اپنے مبدء یعنی دماغ سے بہت دور تھا ضرورت مقتضی اسکی ہوتی کہ اوسکی بناوٹ نہایت مضبوطی کی ہو پس بچایا اوسکو صانع تعالی نے ایک ایسے جرم سے جو متوسط درمیان قوام پٹھے اور غضروف کے ہے اور بصورت اوس چیز کے ہے جو پیدا ہوتی ہے جرم مین پٹھے کے بوقت لپٹنے کے اور یہ پوشش پٹھہ کی تین مقام پر ہے ایک نزدیک حنجرہ کے دوسری نزدیک پسلیون کی جڑون کے تیسری جب یہ پٹھہ موضع صدر سے گذر جاتا ہے — دماغی اعصاب سوائے اس پٹھے کے جتنے ہین اگر اونسے منفعت افادۂ حس کی مطلوب ہو تو اپنے مقام اصل سے سیدھے عضو مقصود تک جاتے ہین اسلیے کہ خط مستقیم کی راہ اقرب سب راہون سے ہے درمیان دو چیزون کے اسی وجہ سے حس مقصود پٹھہ کے مستقیم ہونے مین مبدء تک جا پہنچیگی اور تاثیر مبدء کی مثل احساس قوی تر ہو گا — اور چونکہ حس کے پٹھون مین اس نا پہنچتی — واسطہ انمین سے جتنی حرکت کے پٹھون مین مطلوب ہے اسلیے کہ حس کے پٹھے دماغ سے دور نہین ہین بوجہ سیدھے ہونیکے

سکے کثیر ہونے اسکی وجہ یہہ ہے کہ سوراخ مذکور کا محتاج زیادہ گنجایش کا تہا اسواسطے کہ یہہ جو قوت اعصاب پہنچانیوالا ہے غلظ زائد کیطرف بوجہ تجویف
کے محتاج ہے اسیواسطے وہ ہڈی جو سوراخدار ہے واسطے ضبط کرنے مقدار کے چند سوراخون کی متحمل نہو سکی اور چند نین سکے پٹہے چونکہ زیادہ صلابت
کے محتاج تہے اور گندگی کی اونمین ضرورت نتہی بلکہ اگر اونمین گندگی ہوتی حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اسلیے اور بہی اسیوجہ سے ان پٹہونکا مخرج جو انحوان
مجرے مین سخت تہا متحمل چند سوراخون کا ہوا چہٹا زوج نکلتا ہے موخر دماغ متصل پانچوین زوج کے اور پانچوین کے ساتھ چند رباطات اور جہلیان
ایسا بندہا ہوا ہوتا ہے کہ یہ دونو مثل ایک عصب کے معلوم ہوتے ہین پہر پانچون زوج سے الگ ہوکر اوس ثقبہ سے نکلتا ہے جو منتہائے درز لامی مین
واقع ہے اور اس نکلنے سے پیشتر اسکی قسمت تین حصہ پر ہوتی ہے یہ تینون حصے اس ثقبہ سے ساتھ ہی نکلتے ہین ایک حصہ انمین کا ایک راہ
بجانب عضلۂ حلق او بیخ زبان کے لیٹا ہے تاکہ قوت دے ساتوین زوج کو اوسکی تحریک پر دوسرا حصہ اسکا عضلۂ کتف تک اور جو چیز کہ
قریب اوس عضلہ کے ہے وہان تک اوترتا ہے اور اسکے اکثر کا پہیلاؤ اوس چوڑے عضلہ مین ہوتا ہے جو شانہ پر واقع ہے اس قسم کی مقاربت
اوسی سے اور ملحق ہوکر نفوذ کرتا ہے تاکہ مقام مقصود تک پہونچتا ہے تیسرا حصہ تینون حصون مین بڑا ہے یہ اوترتا ہے یہانتک کہ تمام
صدر و گردن حشائی مین اور اوسکے ساتھ رباطات سے بندہا ہوا ہوتا ہے جسوقت یہ حصہ مقابل حنجرہ کے ہوتا ہے اوس سے چند شعبے پیدا ہوتے ہین
او عضلہ حنجرہ تک آتے ہین جنکے سرے اوپر ہین او حنجرہ اور غضاریف حنجرہ کو اونچا کرتے ہین اور جسوقت حنجرہ سے گذر جاتا ہے چند شعبے اوس
سے چڑہکر عضلۂ حنجرہ تک پہونچتے ہین وہ عضلہ جنکے سرے نیچے ہین اور جنکا وجود طرجہالی کے بند کرنے اور کہولنے کیواسطے ضروری ہے اسلیے
کہ جذب کیواسطے اسفل کی ضرورت ہے اور اسی سبب سے اسکا نام عصب راجع ہے - واضح ہو یہ زوج اسواسطے اوترا کہ عصب نکالی گئی جذب
تو شکل تو رہیا بیخ مبدء سے مستقیم نہوتے پس جذب بطرف اسفل کا استحکام اونسے نہوتا - یہ شعبے پیچھے زوج سے اسواسطے برآمد ہوئے کہ
انمین اعصاب انسیہ اور مائل بطرف لبن کے ہوتے ہین کہ اسکے پہلے جتنے اعصاب مذکور ہوئے انمین نہتی اسیواسطے تقسیم اسکی عضلہ و صدر اور
راس اور جو چیزین ان دونونکے درمیان ہین ہوئی - اور ساتوان زوج مستقیم ہوکر نہین اوترتا ہے مثل پٹہے کے بلکہ اوسکو توربیب ضرور
ہوتی ہے اور ہرگاہ کہ جو چیز پکڑ کر اوترے اوسکو ایک مستند اور تکیہ کا وضع ہونا ضرور ہے جو کہ شعبہ گونین کے جوڑنیکے ہوتا کہ جو ہرے اوس پر
چڑہنے والی چیز اوس سے قوت پاکر اور مع ذلک مانع اوسکی سیدہی حرکت کو ہی جکڑنی اور ترتیب رکہی گئی پس نہتی کوئی شے مثل شریان
عظیم کے جو لائق اس استناد مذکور کے ہو - چڑہنے والا حصہ ان شعبون سے بطرف بایان کے مقابل اس شریان کے ہوتا ہے کہ وہ سیدہا
ہی ہے اور غلیظا بہی اور سیر لپیٹ جاتا ہے اور زیادہ مضبوطی کی ضرورت نہین ہے لیکن چڑہنے والا حصہ بطرف داہنی کے ایسا یہہ شریان
اوسکے قریب نہین ہوتی جیسے پہلی صورت مین قریب تہی بلکہ اوسکے قریب ہوتی ہے ایسی حالت مین کہ اوسکو باریکی عارض ہوجاتی ہے
بجہت برآمد ہونے شعبون کے جسقدر اوس سے برآمد ہوئے ہین اور اوسکی استقامت فوت ہوجاتی ہے جسوقت کہ یہہ صعود ہوکر بطرف بغل کے
جہکتا ہے اسلیے اسکا مضبوط کرنا رباطات سے ضرور ہوا کہ سیر تکیہ کرے او شعبون کی مضبوطی بہی اوس سے ہوجاتی ہے تاکہ اس قدر محافظ
اور استقامت اسکی فوت ہوئی ہے اوسکا تدارک ہوجائے - حکمت ان شعبون راجعہ کی دو ہونے مین عبارت سے یہہ ہے کہ دوسری قسم کے
شعبے بہت سے نزدیک ہوجاتے ہین اور یہہ شعبے بوجہ دو ہونے رجوع کے مبدء سے قوت اور صلابت کا استفادہ کرتے ہین - عصب راجع جس
سے زیادہ وہی قوی پٹہا ہے جو متفرق ہوتا ہے دونو جانب کرنیوالے عضل حنجرہ مین اور ان شعبون کے جو حنجرہ کے بند کرنے مین معین ہین
بعد اوسکے باقی تمام یہہ پٹہا اوترتا ہے پس اسکی شاخین جہلیون مین تقسیم ہوتی ہین اور جہکا اور اون دونون کی جہلیون مین اور قلب اور

مین رخسارے اور دونو کانون کے عضل سے متصل ہوتا ہے ۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ کچھ اسمین سے صلب تک نیچے ہوتا ہے
پانچوان زوج اسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو درمیان ہوتے اور پانچوین فقرے کے ہو اور اسکی بھی دو فرعین ہین ایک فرع ان دو عضل
جو مقدم [illegible] اور ہوتی ہے دونو رخسارونکے عضل تک اور اون عضل تک جو سر کو نگون کرتے ہین اور تمام عضل جو منتشر کے سر اور گردن مین اون
تک آتی ہے دوسری فرع دو شعبون پر منقسم ہوتی ہے پہلا شعبہ جو متوسط درمیان فرع اول اور شعبہ دوسرے کے ہوتا ہوا ملاقات کتف پر
اور کسیقدر حصہ چھٹے اور ساتوین زوج سے اسمین ملتا ہے دوسرا شعبہ پانچوین اور چھٹے اور ساتوین زوج کے شعبون سے ملتا ہے اور
نفوذ کرتا ہے وسط حجاب تک چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان زوج یہ تینون نکلتے ہین باقی ماندہ سوراخون سے بہ ترتیب مگر آٹھوین
زوج کا مخرج وہ ثقبہ ہے جو مشترک ہے درمیان آخر فقرون رقبہ کے اور اون فقرون پشت کے اور اوسکی شعبہ اختلاط شدید رکھتے ہین مگر
اکثر حصہ زوج ساتوین کا کتف کے مقام سطح پر آتا ہے اور بعض حصہ چھٹے زوج کا جو چھٹے زوج کے حصہ سے زیادہ ہو اور پانچوین زوج کے حصہ کم
آتا ہے حجاب تک ۔ اور ساتوین زوج مین سے اکثر حصہ عضد تک آتا ہے اگرچہ اوسکے شعبون مین سے وہ بھی مقدار ہے جو ہمراہ ایک شعبہ چھٹے زوج
کا اس عضل سے ہو اور عمق اور صلب تک پہونچتی ہے اور حجاب تک بھی آتی ہے ۔ اور آٹھوان زوج بعد ملنے اور مصاحبت کے کل اوسکا جلد ساعد اور
ذراع تک آتا ہو اور اوسمین سے کسیقدر حجاب تک نہین پہونچتا مگر چھٹے زوج سے جسقدر حصہ طرف ہاتھ کے آتا ہو شانہ سے آگے نہین بڑھتا ۔ اور
ساتوین زوج کا حصہ عضد سے آگے نہین بڑھتا اور جو چیز از قسم عصب شانہ سے ساعد تک آتی ہے وہ آٹھوین زوج ہی ہوتی ہے ملی ہوئی
سینہ کے اون فقرون سے جو پہلے روئیدہ ہوتے ہین ۔ حجاب کے واسطے ان پٹھون سے جو حصہ مقرر کیے گئے اور اون نخاعی پٹھون سے جو
پشت اور سینہ کے ہین اونمین سے نہ لیے گئے اسکا سبب یہ ہے تاکہ حجاب پر جو حصہ عصب کا وارد ہو اوپر سے نیچے اوترتا ہوا اور تقسیم اوسکی حجاب مین
درست ہو جسطرح چاہیے وقت کہ اوپر حصہ اون حصون کا وہ جہلی تھی جو منصف صدر ہے اور ممکن تھا کہ اوس جہلی تک کوئی عصب نخاعی سیدھا
پہونچ سکے کہ ٹوٹ کر اوپر سے اور اگر تمام پٹھہ اوترنے والا حجاب کا دماغ سے نازل ہوتا ہر آئینہ راہ اوسکی دراز ہوتی ۔ مقام اتصال
ان اعصاب کا وسط حجاب مین اسواسطے مقرر کیا گیا کہ اگر کنارہ حجاب کا مقام اتصال تجویز کیا جاتا تو کچھ بھی پہونچتا اور پراگندہ ہونا اون پٹھون کا
معتدل اور برابر حجاب مین نہونا پایا کہ بیشک متصل ہوتے کل محیط سے اور یہ بات بحیثیت مستقیم کی توڑنیوالی تھی اسواسطے کہ عضل تحریک
بذریعہ اطراف کے پیدا ہوتی پھر چونکہ محیط وہی چیز ہے جو مقابل حجاب سے متحرک ہوتی ہے ضرور ہوا یہ کہ انتہا پٹھہ کی اوسی محیط تک ہو اور
ابتدا پٹھہ کی اوس تک نہو اور جب یہ بات واجب ہوئی کہ پٹھہ وسط حجاب تک آئے تو اوسکا متعلق ہونا اور لٹکنا بھی ضرور ہوا بظاہر اسی غرض کے
اوسکی حمایت اور نگہبانی بھی ضرور ہوئی پس چھپایا گیا ایسی جہلی سے اسطرح کہ اوسکی حمایت اور نگہبانی کرے کہ اوسکے ہمراہ کسیقدر جہلی منصف صدر
کی بھی ہوتی ہے اور اوپر تک پٹھہ ہوتا [illegible] تک اوترتی ہے ۔ ہرگاہ کام اس عضو کا بزرگ تھا اسکے پٹھہ کیواسطے ابتدا سے بہت مبادی مقرر
کیے گئے تاکہ اگر ایک مبدء کو کوئی آفت پہونچے اوسکا فعل باطل نہو جاوے ۔ **فصل چوتھی تشریح مین اوس عصب نخاعی کے**
پیٹھ کے فقرون مین جاتے ہین یہ بارہ زوج ہین پہلا زوج اوسکا مخرج اوس سوراخ سے ہے جو درمیان سینہ کے فقرہ
اول اور ثانیہ کے ہے اور اسکے دو حصہ ہوتے ہین بڑا حصہ متفرق پسلیون اور پشت کے متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا حصہ آتا ہو دراز
ہو کر اول اختلاط [illegible] ہوتا ہے آخرین پٹھہ گردن پر اور پھر یہ دونو ساتھ بھی دراز ہو کر یہ دونو ہاتھون تک جاتے ہین تاکہ تمام ساعد
اور کف تک پہونچ جاتے ہین دوسرا زوج اسکا مخرج اوس [illegible] ہے جو متصل ہوا مذکور کا ایک جزو ہو کر اوسکا فائدہ

حس کا دیتا ہے اور باقی جزو اسکا مع تمام ازواج باقیہ کے ملکر بطرف عضل کتف کے متوجہ ہوتا ہے وہ عضل کتف جو اوسپر رکھے ہوئے ہین
اور اوسکے مفصل کو حرکت دیتے ہین اور صلب کے عضل کیطرف بھی وہی جزو آتا ہے پس جو عصب انہین سے فقرون صدر سے اوگتا ہے
اوسکے جو شعبہ شانہ مین ملتے ہین عضل صلب تک جاتے ہین اور اون عضل تک پہونچتے ہین جو درمیان خاص پسلیون کے ہین اور
اون عضلات تک جو موضوع ہین خارج صدر مین ۔ اور جس پٹھہ کا منبت فقرے اضلاع سینہ کے ہین یہہ پٹھے ہوتے ہین اوس عضل تک
جو درمیان اضلاع اور عضل بطن کے ہین اور انکے شعبے ہمراہ رگین ہلنے والی اور ٹھہری ہوئی بھی چلتی ہین اور داخل ہوتا ہے یہ
پٹھہ مخارج مین اون عروق کے نخاع تک **فصل پانچوین تشریح مین عصب نخاع قطن کے** قطن کے پٹھے سب اس بات
مین مشترک ہین کہ ایک جزو انکا عضل صلب تک آتا ہے اور ایک جزو عضل بطن تک اور اوس عضل تک جو پوشیدہ ہے صلب مین مگر
تین پٹھے اوپر والے ملتے ہین اوس پٹھے سے جو دماغ سے اوترتا ہے اور باقی پٹھہ نہین ملتے ہین اور دو زوج نیچے والے بہت سے شعبہ
پٹھے بڑے بطرف دونو ساقون کے پہونچتے ہین اور ان شعبون سے ملتا ہے ایک شعبہ تیسرے زوج کا اور ایک شعبہ اول اعصاب عجز کا
مگر یہہ دونو شعبے مفصل ورک سے آگے نہین پہنچتے ہین بلکہ یہہ دونو شعبے متفرق ہوتے ہین ایک عضل مین اور یہ شعبے ٹخنہ ساقین تک
پہونچتے ہین ۔ دونو ران اور دونو پانون کا عصب دونو ہاتہ کے عصب سے ہوا واسطے جاہئے ہے کہ یہہ سب یکجا ہوکر بطرف باطن کے غائر
ہوکر میل نہین کرتے ہین اسلیے کہ نہایت متصل ہونے عضد کی ساتہ کتف کے مثل نہایت متصل ہونے ران کے ساتہ ورک کے نہین ہے
اور نہ متصل ہونا ہی عضد کا منبت اعضائے کتف سے مثل اتصال ران کے منبت اعضائے ورک سے ہو پس یہہ سب پٹھے بطرف
ساق کے مختلف طور پر متوجہ ہوتے ہین کوئی اندر چھپ جاتا ہے اور کوئی ظاہر رہتا ہے اور کوئی ڈوب کر نیچے عضل کے چھپتا ہے ۔ اور
جبکہ واسطے اوس عصب کے جواز جانب استخوان عانہ کے اوگتا ہے کوئی راہ بطرف دونو پانون کے پیچہ سے بدن کے اور اندر سے دونو
رانون کے نہین تھی اس لیے کہ اس مقام مین عضل اور عروق کی کثرت ہے لہذا ایک جزو عصب خاص سے اوس عضل کے جو دونو
پانون مین ہے نکالا گیا اور نافذ کیا گیا اوس مجرے مین جو اوترتا ہے بطرف نشستین کے تاکہ متوجہ ہوکر طرف عضل عانہ کے پہر طرف
عضل رکبہ کے اوترے **فصل چھٹی تشریح مین عصب عجزی اور عصعصی کے** پہلا زوج عصب عجزی ملتا ہے عصب قطن سے
جیسا لوگون نے کہا ہے اور باقی ازواج اور وہ فرد جو کہ عصعص سے اوگتی ہے متفرق ہوتے ہین عضل مقعد اور عضل قضیب اور
نفس قضیب اور عضلہ مثانہ اور رحم اور جہلی مین بطن کے اور جو اجزائے اندرونی مین استخوان عانہ کے اور اوس عضل مین جو استخوان
عجز مین پہیلا ہوا ہے جاہو چوتہا **تعلیم پانچوین شرائین کے بیان مین** اس مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی صفت مین شریانات کے**
حرکت کرنیوالی رگین جنکو شرائین کہتے ہین سواے ایک رگ کے انہین سے اور سب کی خلقت مین دو صفاق یعنی دو پوست تنک بنائے گئے
اون دونو مین سخت پوست اندرونی ہے اس لیے کہ وہ ملا ہوا ہے زبان اور حرکت جو ہر روح کو جو قوی ہوتی ہے اور اوسکی حفاظت اور
تقویت مقصود اور غایت ہے اور اوسی روح کا محفوظ رہنا مطلوب ہے مگر اوس شریان کا اوپر جانب بائین تجویف و تجویفون قلب سے ہے اسلیے
کہ دا ہنی تجویف قلب کی متصل جگر کے ہے اوسکے واسطے واجب ہو کہ مشغول رہے جذب غذا اور استعمال مین اوسی غذا کے ۔ **فصل**
دوسری تشریح مین شریان وریدی کے پہلے سب کہ بائین تجویف قلب سے دو شریان پیدا ہوتی ہین ایک اونمین
سے ریہ کو آتی ہے اور اوسمین تقسیم پاتی ہے واسطے استنشاق ہوائے نسیم کے اور پہونچانے اوس خون کے جو ریہ کو غذا دیتا ہے قلب سے آ [illegible]

ہوتی ہے ایک شعبہ سینہ مین جاتا ہے اور چار دن پسلیون اور پیڑالی کو غذا دیتا ہے دوسرا شعبہ مواضع کتفین کو غذا دیتا ہے تیسرا
شعبہ بطرف اس عضل کے جاتا ہے جو عنق مین رکا ہوا ہے اور اسکو غذا دیتا ہے چوتھا شعبہ سوراخون مین اوپر کے چند فقرے کے جو رقبہ
مین ہین نفوذ کرتا ہے اور اوسی سے ترکر سر تک جاتا ہے پانچوان شعبہ بڑا ہے سب شعبون سے بغل تک پہونچتا ہے ہر طرف سے اور اسکی چار شاخین
ہوتی ہین پہلی شاخ متفرق ہوتی ہے اون عضل مین جو سینہ پر ہین اور یہ عضل اون چیزون مین داخل ہین جو مفصل کتف کو حرکت دیتے ہین دوسری
شاخ گوشت نرم اور ابدال کی جھلیون مین آتی ہے تیسری شاخ اوترتی ہے جانب صدر پر گذرتی ہوئی مراق تک چوتھی شاخ سب مین بڑی
ہے اسکے تین جزو ہوتے ہین ایک جزو اوس عضلہ مین متفرق ہوتا ہے جو تقعیر کتف مین ہے دوسرا جزو اوس بڑے عضلہ مین جو ابط مین
واقع ہے متفرق ہوتا ہے تیسرا جزو سب مین بڑا ہے عضلہ پر گذرتا ہوا مفصل تک آتا ہے اور اسی رگ کا نام ابطی ہے ـ جو کچھ انشعاب اوس سے
اوس رگ سے جسکی ایک فرع کی اون تمام شعبون کو جو گردن مین پہونچا ہے [illegible] صعود کرتا ہے اور قبل اسکے کہ پورا صعود کرے پہلے دو قسمون پر
منقسم ہوتا ہے ایک وداج ظاہر دوسرا وداج غائر وداج ظاہر تو [illegible] ہوا دو قسم پر منقسم ہوتا ہے ایک قسم متصل
ہوکر جانب قدام کو پھرتی ہے اور ایک ہی جانب چلتی ہے دوسری قسم پہلے جانب قدام کو لیکر اور نیچے اوترکر پھر ہنسلی سے ظاہر ہوکر دو بار
ترقوہ سے اوپر پھرتی ہے گرد ترقوہ کے اور پھر صعود کرتی ہے اور چڑھتی ہے رقبہ مین ظاہر ہوکر یہانتک کہ قسم اول سے ملحق ہوتا ہے اور اوس سے
ابطالی ہے پھر ان دونون سے ملکر وداج ظاہر پیدا ہوتا ہے جو مشہور ہے قبل اسکے کہ قسم اول سے ملے اس سے دو جزو الگ ہوتے ہین
ایک جزو عرضا مین جاتا ہے ابدا وسکے دونو جزو نزدیک ملتقا دونون ترقوہ کے مقام اندرونی مین ملجاتے ہین دوسرا جزو ان مین کا
متورب ہوکر ظاہر عنق تک رہتا ہے اور اسکی دونو فرد پیرا ہمیر کہ بد مین نہین ملتی ہین ـ ان دونو جزون سے شعبہ عنکبوتی پیدا ہوتے ہین
جنسے جسم متعلق نہین ہوتی ہے اور اونکو نہین دریافت کرتی مگر کبھی اس ورید سے زوج سے خاص کر اسکی تمام فروع مین تین اور وہ
ایسی نکلتی ہین جو محسوس ہوتی ہین اور اوسکے وسط سے ایک مقدار معین سے اور سب فروع اسکی غیر محسوس ہین ایک ان تین اور دوسے
شانہ پر ممتد ہوتا ہے جسکا نام کتفی ہے اسی مین سے رگ قیفال نکلتی ہے اور دو اور وہ بقیہ جو پہلی مین اس ورید کتفی کے قریب ہوکر سر
کتف تک ساتھ ہی آتی ہین مگر ایک انہین کا اوسی جگہ پر رہنا ہو جاتا ہے آگے نہین بڑھتا ہے اور اوسی جگہ متفرق ہو جاتا ہے اور دوسرا
وہانسے بڑھکر عضد کے سر سے پہونچکر وہان پر متفرق ہو جاتا ہے ـ ورید کتفی ان دو مقامون سے بڑھکر آخر ہاتھ تک پہونچتا ہے [illegible]
لیکن وداج ظاہر بعد بٹنے کے اپنی دونو جزون سے و [illegible] منقسم ہوتا ہے ایک جزو اوسمین سے منشعب ہوکر چھوٹے چھوٹے چند شعبے اوس
سے نکلتے ہین اور فک اعلی مین متفرق ہوتے ہین اور چند شعبے بہت نکلکر فک اسفل مین متفرق ہوتے ہین اور بہت سے اجزاء دونو [illegible]
شعبون سے نکلکر زبان کے متفرق ہوتے ہین اور ظاہر مین اجزاء کے اوس عضل سے جو اوس مقام پر ہین پھیلتے ہین دوسرا جزو
ظاہر ہوتا ہے اور اون مقامات مین جو سر اور روکا اونکے متصل ہین متفرق ہوتا ہے وداج غائر یہ ہمراہ مری کے رہتا ہے اور اوسکے
ساتھ سیدھا چڑھتا ہے اور اوسی مسالک مین چند شعبے چھوڑتا ہے جو ملجاتے ہین اون شعبون سے کہ وداج ظاہر سے آنیوالے ہین اور سیدھا
شعبہ بری او [illegible] تمام اجزاء عضل نامی مین تقسیم پاتے ہین اور آخر وداج غائر درز لامی تک منتہی ہوکر نفوذ کرتا ہے اور اسجگہ آٹھ شاخین
اس سے نکلکر متفرق ہوتی ہین اون اعضا مین جو درمیان فقرہ اولی اور ثانیہ کے ہین ـ اسی وداج غائر سے ایک رگ مثل بال کے نزدیک
مفصل راس اور رقبہ کے آتی ہے اوس سے چند فروع اوس جبل تک جاتی ہین جو قحف کو اوپر سے ملی ہوتی ہے اور یہ رگ شعر [illegible]

ارتقا کرتے رہ کو مجوبہ قمحدوہ تک آتی ہے اور اسجگہ قمحدوہ مین ڈوب جاتی ہے جو مقدار اوس رگ مین سے بعد چھوڑنے ان فروع کے باقی رہتی ہے جوف قحف تک
منفوذ کرتی ہے منتہی ہین دونو زائدوں کے اور اوس سے چند شعبے دونو جھلیون دماغ مین متفرق ہوتے ہین تاکہ اون دونونکو غذا دین اور تاکہ سخت
جھلی ہے گردکی چیزون اور اوپر کی چیز سے ربط پاجاے - بعد اوسکے یہ رگ باریک جھلی سے دماغ تک اترتی ہے اور دماغ مین متفرق ہوجاتی ہے جیسے
عروق ضوارب متفرق ہوتی ہین اور اون ضوارب کو یہ مضبوط کرتی ہے موٹی جھلی کے لپیٹنے مین اور اون ضوارب کو پہونچاتی ہے ایک مقام [illegible] تک
کہ وہ راہ انصباب خون کی ہے اور اوسمین جمع ہوجاتی ہے - بعد اوسکے متفرق ہوتی ہے اوسی دماغ سے درمیان دو طاقون کے کہ وسکا نام معصرہ
ہے جسوقت یہ شعبے بطن اوسط دماغ کے نزدیک ہوجاتے ہین حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ یہ بڑی بڑی رگین بنائین تاکہ جسم کو [illegible] معصرہ
اور اوسکے مجاری سے وہ مجاری جو معصرہ سے پیدا ہوتے ہین بہ بطن اوسط سے دراز ہوکر دونو بطنون مقدم تک پہونچتی ہے اور اون عروق ضوارب
سے جو چھپنے والی ہین اس مقام پر ملجاتی ہے اور پر پھیل جاتی ہے اس سے وہ جھلی جو مشیمہ پر نسبت شبیہ ہے **فصل چوتھی تشریح مین** [illegible] عروق
اور رو دہ کے ورید کتفی وہی قیفال ہے اول اوس سے جو چیز نکلتی ہے جسوقت کہ محاذی عضد ہو چند شعبے ہین کہ جلد مین اور اعضا سے [illegible]
مین متفرق ہوتی ہین بعد اوسکے قریب مفصل مرفق کے تین قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم جو حبل الذراع ہے ظاہر زند اعلی پر دراز ہوتی ہے اوسکے
بجانب وحشی محدب زند اسفل کیطرف مائل ہوتی ہے اور نیچے کے اجزا رسغ مین رسغ کے متفرق ہوجاتی ہے دوسری قسم مقام [illegible]
تک ظاہر ساعد مین متوجہ ہوتی ہے اسجگہ اس سے ایک شعبہ ابطی کا ملتا ہے اور دونون سے ملکر اکحل یعنی ہفت اندام پیدا ہوتی ہے تیسری قسم
اندر جاتی ہے اور اندر ہی کے جانب مین اوس سے بھی ایک شعبہ ملتا ہے - ابطی سے پہلے جو شعبہ نکلتے ہین عمق عضد مین جو عضل اوس
جگہ پر ہے اوسمین متفرق ہوتی ہے اور نا پیدا ہو جاتے ہین مگر اوسمین وہ شعبہ جو ساعد تک پہونچتا ہے اور جسوقت کہ ابطی قریب مرفق کے پہونچتی ہے
اوسکی دو قسمین ہوجاتی ہین پہلی قسم اندر جاتی ہے اور ملتی ہے اوس شعبے سے جو قیفال سے بجانب عمق آتا ہے اور اندر سے اوسکے محاذی رہکر
پھر دونو جدا ہوجاتے ہین اور ایک اونمین کا اوپر کیطرف انسی کے جاتا ہے تا اینکہ خنصر و بنصر و نصف وسطی تک پہونچتا ہے اور دوسرا جزء مرتفع
ہوتا ہے اور تقسیم پاتا ہے تمام اجزا مین ہاتھ کے وہ اجزا جو ہڈی سے ملے ہوے ہین دوسری قسم ابطی کی ساعد کے نزدیک ہے اونکی
چار شاخین ہوتی ہین پہلی شاخ اسفل مین ساعد کے رسغ تک منقسم ہوتی ہے دوسری شاخ کی تقسیم مثل تقسیم پہلی شاخ کے ہوتی ہے مگر اوس سے
زیادہ اقسام اسکی ہوتی ہین تیسری شاخ بھی اسی زیادتی کے ساتھ وسط مین ساعد کے منقسم ہوتی ہے چوتھی شاخ سب مین بڑی ہے وہ ظاہر
اور بلند ہوتی ہے پس ایک فرع پیدا ہوتی ہے جو قیفال کے شعبے سے ملتی ہے اور ان دونون سے ملکر اکحل پیدا ہوتی ہے اور جو اسمین سے باقی رہتا
ہے وہ باسلیق ہے وہ بھی عمق مین دوبارہ پھیلتی ہے اور اکحل سے [illegible] ہوتی ہے جانب انسی سے اور زند اسفل کے اوپر چڑہ کر [illegible] جانب وحشی
ہوتی ہے اور اوسکی دو شاخین ہوتی ہین بشکل حرف لام یونانی کے اوپر کا جزو اوسکا کنارے پر زند اعلی کے ہوجاتا ہے اور بجانب رسغ کے لیٹا
ہے اور ابہام کے پیچھے اور درمیان ابہام اور سبابہ اور خاص سبابہ مین متفرق ہوتا ہے اور نیچے کا جزو کنارے زند اسفل کے جاکر تین شاخون پر منقسم
ہوتا ہے ایک شاخ اوسکی متوجہ اوس مقام کے ہوتی ہے جو درمیان وسطے اور سبابہ کے ہے اور اوس رگ کے شعبے سے ملتی ہے جو سبابہ کا
جزو اعلی سے آتی ہے اور ملکر رگ واحد ہوجاتی ہے دوسری شاخ وہی اسیلم ہے جو بیچ مین وسطے و بنصر کے ہے اور تیسری شاخ خنصر اور بنصر
تک دراز ہوتی ہے اور یہ تینون شاخین کل اونگلیون مین منقسم ہوتی ہین **فصل پانچوین تشریح مین اجوف نازل کے** اوپر سے
چڑھنے والے جزو مین جو کچھ ہوتا ہے جو کچھ کہ بیان کرنا تھا بیان کرچکے باقی رہا جزو نازل پہلے سب جو چیز اوس سے نکلتی ہے جسوقت یہ جگر سے برآمد

قوت سے کہ افعال اولیہ کا مبدء ظہور ہی مبادی مذکورہ ہین جس طرح مبدء حس کا نزدیک اطبا کے دماغ ہے۔ پھر ہر ایک حاسہ کے واسطے ایک
عضو مفرد ہے کہ اوسی سے اوس حاسہ کا فعال ظاہر ہوتا ہے۔ پھر اگر بقدر وجب تفتیش او تحقیق کیجاے واقع مین راے ارسطاطالیس کی صحیح
ٹھہرے گی اور ان لوگونکی غیر صحیح۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان لوگون کے اقوال مقدمات اقناعیہ غیر یقینیہ سے ماخوذ ہین جنکا نتیجہ دینا کچھ ضروری نہین کیونکہ
یہ لوگ ظاہر امر کی متابعت کرتے ہین مگر طبیب کو بنظر منصب طبابت ضرور نہین کہ مذہب حق کو ان دونون مذہبون مین سے پہچانے بلکہ یہ تحقیق
فیلسوف یا حکیم طبعی پر واجب ہے اور طبیب نے جسوقت یہ مان لیا کہ یہ اعضای مذکورہ ان قوی کے مبادی ہین پھر اوسپر یہ کچھ ضرور نہین ہے بغرض
اتمام اون قواعد کے جو طب مین مذکور ہین کہ یہ قوتین ان اعضا مین بذاتہا ہین یا کسی اور مبدء سے ان اعضا کو ملتی ہین مگر اس مسئلہ سے جاہل
رہنے کی رخصت فیلسوف کو نہین دی جاسکتی کہ اوسکا منصب اوسکی تحقیق کا ہے

فصل دوسری قوای طبعیہ مخدومہ کی بیان

قوای طبعیہ انمین سے ایک قسم خادمہ ہے اور ایک قسم مخدومہ۔ مخدومہ کی دو جنس ہین ایک جنس واسطے بقاے شخص کی غذا مین تصرف
کرتی ہے اور اوسکی دو قسمین ہین۔ غاذیہ۔ اور نامیہ دوسری جنس واسطے بقاے نوع کے غذا مین تصرف کرتی ہے اسکی دو نوعین
ہین۔ مولدہ۔ اور مصورہ قوت غاذیہ وہ ہے جو غذا کو طرف مشابہت عضو مغتذی کے لیجاے اوس عضو کے جسکی یہ غذا ہے پہنچا
دیتی ہے تاکہ بدل ما یتحلل ہو یعنے جو جز بدن سے بذریعہ حرکات وغیرہ کے متحلل ہوتی ہے اوسکے بدلے ایک مقدار مشابہ اوسی عضو سے
حاصل ہو قوت نامیہ وہ ہے کہ جسم کو اقطار ثلثہ یعنے طول وعرض وعمق مین تناسب طبعی پر زیادہ کرے تاکہ پہونچ جاے وہ جسم تمام نشو کو بذریعہ
اوس چیز کے جو غذا سے اس جسم مین داخل ہوکر جزو بدن ہوتا ہے۔ غاذیہ قوت نامیہ کی خادمہ ہے اور غاذیہ کبھی غذا کو برابر متحلل کے
پہونچاتی ہے اور کبھی کم اور کبھی زیادہ اور نمو تب ہی حاصل ہوتا ہے کہ جب غذا کی وارد مقدار متحلل سے زیادہ ہو مگر یہ ضرور نہین ہے
کہ جب غذا کی وارد زیادہ متحلل سے نمو بھی ضرور ہو اسلیے کہ فربہی بعد لاغری کے سن وقوف مین اسی قبیل سے ہے کہ وہ نمو نہین ہے نمو
وہی ہے کہ تناسب طبعی پر بدن جمیع اقطار مین بڑہے جب تک زمانہ نشو کا باقی ہے اور بعد زمانہ نشو کے مثلا سن وقوف مین بالیقین نمو
نہین ہوتا اگرچہ فربہی ہوتی ہے جیسے قبل سن وقوف کے ذبول نہین ہوتا اگرچہ لاغری ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ یہ بات یعنے نمو بعد سن
وقوف کے زیادہ تر بعید از قیاس ہے اور مقتضای واجب سے خارج ہے۔ غاذیہ اپنے افعال کو تین فعل جزی سے تمام کرتی ہے ایک
فعل تحصیل جو ہر بدن کا اور وہ خون او خلط ہے جو بالقوت قریبہ فعلیت سے شبیہ ہے ساتہ عضو کے کبھی اس فعل مین خلل بھی پڑجاتا ہے جسطرح
مرض لاوقیا مین جسکے معنی یہ ہین کہ غذا جزو بدن نہو جیسے دق شیخوخت مین یہ بات پیدا ہوتی ہے دوسرا فعل الصاق الزاق ہے یعنے
چسپیدہ کرنا اور اوس سے یہ مطلب ہے کہ اوس مقدار حاصل کو غذا بالفعل اور پوری کردے یعنے اوسکو جزو عضو بناوے یہ بھی فعل کبھی باطل ہو
جیسے استسقای لحمی مین تیسرا فعل غاذیہ کا تشبیہ ہے تشبیہ کے یہ معنی ہین کہ جب مبدء غذا کو جزو کسی عضو کا کیا ہے اوسکی مشابہ ہر طرح
کردے یعنے کہ اوسکے قوام اور لون مین بھی مشابہت پیدا کردے یہ بھی فعل کبھی باطل ہوتا ہے جیسے برص اور بہق مین کہ بدل اور الزاق دونو
موجود ہوتے ہین اور تشبیہ نہین ہوسکتی فعل تشبیہ واسطے قوت مغیرہ کے قواے غاذیہ سے ہے اور یہ انسانین واحد بالجنس ہین یا واحد
مبدء اول مین ہین اور اعضای متشابہ ہین نوع اس فعل تشبیہ کی مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ ہر ایک عضو مین اعضای متشابہ سے بحسب
اوسکے مزاج کے ایک قوت ہے کہ غذا کو طرف تشبیہ کے بدلتی ہے اور یہ قوت مخالف دوسرے عضو کی قوت سے ہے مگر قوت مغیرہ جگر کی
فعل مشترک واسطے جمیع بدن کے کرتی ہے کیموس بنانے مین غذا کے۔ قوت مولدہ کی بھی دو قسمین ہین ایک قسم تولید منی کی

مرد اور عورت مین کرتی ہے اور اسکو مصورہ بھی کہتے ہین دوسری قسم تو ہر کو پیدا کرتی ہے جو قوتین کہ منی مین ہین پھر ملاتی ہے اون قوتون کو
ایسی آمیزش سے جو مناسب ہر ایک عضو کے ہو اور خاص کرتی ہے واسطے عصب کو اوسکے مزاج خاص اور ہڈی کے واسطے اوسکے مزاج
خاص کو اور شریانین کیواسطے اوسکے مزاج خاص کو اور یہ بات ایسی منی سے حاصل ہوتی ہے جسکے اجزا متشابہ ہین اور جنکا امتزاج آپسمین
یکسان ہے - اسی قوت کا نام اطبا مغیرہ اولی رکھتی ہین - مصورہ طابعہ یعنے چھاپنے والی یہ وہ قوت ہے کہ باذن خالق تبارک و تعالے کے
تخطیط اعضا اور تشکیل اعضا کی اور تجویفین اور سوراخ اور ملاست اور خشونت اور انکے اوضاع اور مشارکات اوسی قوت سے صادر
ہوتی ہین خلاصہ یہ ہے کہ جتنے افعال متعلق نہایات مقادیر جسم کے ہین وہ سب فعال اسی سے متعلق ہین - اور خادمہ واسطے اس
قوت کے جو تصرف کرتی ہے غذا مین واسطے محافظت نوع کے دو قوتین ہین - غاذیہ - نامیہ **فصل تیسری بیان مین قوائے طبیعہ خادمہ کے** بعض خادمہ قوای طبعی مین وہی قوتین ہین جو قوای غاذیہ کی خدمت کرتی ہین اور یہ چار قوتین ہین - جاذبہ - ماسکہ
- ہاضمہ - دافعہ - **جاذبہ** اسواسطے مخلوق ہوئی ہے کہ نافع چیز کو جذب کرے اسکا فعل جذب بذریعہ لیف اوس عصب کے ہوتا ہے
جو اسمین مستطیل واقع ہے **ماسکہ** اسکی خلقت اسواسطے ہے کہ نافع چیز کو ٹھہراتی ہے جب تک کہ اوسمین قوت مغیرہ جو شئے نافع کو تغیر دیتی ہے
اور امتیاز پیدا کرتی ہے تصرف کرے اوسکا یہ فعل بذریعہ ایک لیف مورب کے تمام ہوتا ہے اور کبھی لیف مستعرض یعنی جو عرض
مین گئی ہے بھی اوسکی معین ہوتی ہے **ہاضمہ** اسکا یہ فعل ہے کہ جس چیز کو جاذبہ نے جذب کیا اور ماسکہ نے ٹھہرایا اوسکو بطرف ایسے
قوام کے پھیرتی ہے جو آمادہ ہو جاوے فعل مغیرہ کے قبول کے لیے ہو اور اوسکا ایسا مزاج اچھا بدل دیتی ہے کہ قابل واسطے استحالہ غذا
ہو جانے کے بالفعل ہو جاوے یہ فعل اس قوت کا ساتھ نافع چیز ہوتا ہے اور اس فعل کو ہضم کہتے ہین اور فضول مین اسکا یہ فعل ہوتا ہے
کہ تا امکان اونکو بھی اسی ہیات کی طرف پھیرتی ہے اور اونکو بھی ہضم کہتے ہین اور جو فضول ہضم نہین ہوسکتی اونکی بسہولت دفع ہونے کو اوس جہت سے
جسمین وہ فضول محتبس ہوتے ہین آمادگی پیدا کرتی ہے تاکہ قوت دافعہ کا اثر باسانی قبول کرے اور یہ آمادگی کئی طرح پیدا کرتی ہے اگر فضول کا قوام
غلیظ مانع دفع ہو جانیکا ہو تو اوسکو رقیق کر دیتی ہے اور اگر رقیق ہو تو غلیظ کر دیتی ہے اور اگر قوام مین لزوجت ہو اوس لزوجت کو قطع کر دیتی ہے
اس فعل کا نام انضاج ہے بعض اطبا یہ بھی کہتے ہین کہ ہضم اور انضاج مترادف ہین یعنے دونون کے ایک ہی معنی ہین **دافعہ** کا فعل ہے کہ جو فضلہ
غذا سے باقی رہجاتا ہے اور قابل اسکے نہین ہوتا کہ کسی عضو کی غذا بنے خواہ قابلیت تو اسکی رکھتا ہے مگر جسقدر مقدار اعضا کی غذا بننے کو واسطے
درکار ہے اوس سے زیادہ ہو اوسکو دفع کر دیتی ہے اور اسکے استعمال سے جہت مقصود مین فراغت حاصل کرتی ہے جیسے بول - دافعہ ان فضول
کو یا جہات مخصوص ور ادن راہون مین جو اسیواسطے بنائی گئی ہین اونکی طرف دفع کرتی ہے یا اگر کسی مقام پر ایسے منافذ نہین ہوتے ہین تو اس
فضلہ کو عضو شریف سے بطرف عضو خسیس کے خواہ عضو سخت ہو بطرف عضو ڈھیلا اور نرم کے دفع کرتی ہے - اگر جہت دفع کے اور جہت میل
مادہ فضول کے بالطبع ایک ہی ہو قوت دافعہ تا امکان اس فضلہ کو اور جہت مین نہین دفع کرتی ہے - اور یہ چارون قوای طبعی ایسی ہین کہ انکی
خدمت چارون کیفیتین کرتی ہین یعنی حرارت و برودت و رطوبت و یبوست - حرارت کی خدمت تو حقیقت مین باشتراک سبکے واسطے چارون قوتون
کے ہے - اور برودت کی خدمت کبھی بعض قوتون سے بالعرض متعلق ہوتی ہے نہ بالذات اسلیے کہ جو فعل برودت کا ذاتی ہے وہ سب قوتون سے
ضد رکھتا ہے اسواسطے کہ سب قوتون کے افعال بذریعہ حرکات پیدا ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہے تو ان افعال کو بھی حرارت لازم ہوئی
اور برودت ضد حرارت ہے اسلیے ان افعال کی بھی ضد ہوئی - جذب اور دفع مین حرکت کا پیدا ہونا ظاہر ہے اور ہضم مین اسطرح حرکت ہوتی ہے

کو ہضم اجزا اور غلیظ الکیفیت کی تفریق کرتا ہے اور رقیق اور لطیف کو جمع کرتا ہے اور یہ دونون سے یعنی حرکات مین ایک حرکت تفریقی ہے اور دوسری تمزیجی
ہے اور ماسکہ فعل کرتی ہے اس طرح کہ لیف مورب کو طرف ایک ایسی ہیأت اشتمال کے جو مضبوط ہو کر حرکت دیتی ہے کہ جس شئے کو ٹھہرایا ہے
وہ جدا نہو سکے اور اسی ہیأت پر لانا لیف مورب کا بحرکت تمام نہین ہوتا اگرچہ ٹھہرنا لیف مورب کا اس ہیأت پر متعلق لیکن ہے ۔ برودت
ان سب حرکات کی فنا کرنیوالی ہے اور اونمین تخدیر پیدا کرتی ہے اور ان سب فعال کو منع کرتی ہے مگر امساک یعنی ٹھہرانے مین بالعرض
نفع دیتی ہے اسطرح کہ لیف مورب مین اپنا اثر پیدا کرکے اوسکو ہیأت اشتمال صالح پر حبس کرتی ہے اور روکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ فعل
مین قوت ماسکہ کی اسکو کچھ دخل نہین ہے بلکہ جو آلہ فعل ماسکہ ہے یعنی لیف مورب اوسکو قبول اثر مین اس فعل کی آمادہ کرتی ہے ۔ قوت دافعہ
کو برودت سے یہ نفع دیتا ہے کہ جو ریاح دفع کے معین ہین اونکو تحلیل نہین ہونے دیتی اور اونکو غلیظ کرتی ہے اور اس چیز کو جسکو دافعہ دفع
کرنے والی ہے جمع کرتی ہے اور اوس مین تکثیف پیدا کرتی ہے اور یہ نفع بھی برودت کا نفس فعل مین اس قوت کے نہین ہے بلکہ آلہ
دفع کو آمادہ کرتی ہے اس بیان سے واضح ہوا کہ برودت ان قوی کی خدمت مین بالعرض داخل ہے اور اگر برودت کا ذاتی فعل ان قوی کی
خدمت مین داخل ہوتا تو ضرر کرتا اور حرکت کی حرارت کو بالکل بجھا دیتا ۔ یبوست کو خدمت کی حاجت افعال مین تین قوی کے بہ نسبت
دونو قوتان یعنی جاذبہ اور دافعہ اور تیسری ماسکہ ۔ جاذبہ اور دافعہ کے فعل مین چونکہ بدرجہ تسکین کے زیادہ تمکین اور اعتماد درکار ہے اور بدون
تمکین کے مین چاہتی ہے مراد یہ ہے کہ جسوقت حرکت اوس روح مین جو حامل ان قوتون کی ہے لطیف فعل ان قوتون کے باندازہ
قوی پیدا ہوئی حرکت کو انتشار خواہ جو ہر روح خواہ جوہر آلہ حرکت مین ہوتا ہے مانع ہوگا اوسوقت یبوست اپنا فعل جو ہر روح
خواہ آلہ مین اسقدر پیدا کرکے تمکین یعنی قدرت اور اعتماد ان دونون مین پیدا ہو جو چیز نرم اور
منتشر ہوتی ہے متحرک قوی اونمین اثر نہین کرسکتا بدون اسکے کہ اونکو تحریک اسقدر آجاوے خواہ تحریک قوی ضعیف ہوجاوے زیادہ تر
ظہور اس قاعدہ کا حرکت مکانی مین ہوتا ہے اسیوجہ سے یبوست چونکہ صلابت روح مین خواہ جوہر مین آلہ حرکت کی فائدہ کرتی ہے گویا متمم
حرکت جذب اور دفع قوی کی بدون یبوست کے ناممکن ہے ۔ لیکن ماسکہ کو حاجت یبوست کی قبض مین ہوتی ہے اور ہاضمہ کو حاجت
رطوبت کی طرف زیادہ ہے ۔ پھر جسوقت قیاس کیا جاوے درمیان کیفیات فاعلہ و منفعلہ کے اور حاجت ان قوتون کی طرف اون کیفیات
کے دیکھی جاوے اوسوقت ماسکہ کی حاجت طرف یبس کے بہ نسبت حرارت کے زیادہ پائی جائیگی اسلیے کہ زمانہ تسکین یعنی ٹھہرانے کا ماسکہ مین
زیادہ ہے تحریک لیف مورب کی زمانی ہے اور تحریک لیف متعرض یا مورب کی طرف قبض کے اسلیے زمانہ اسکی تحریک کا جسکو حرارت درکار
بہت تھوڑا ہے اور تمام زمانہ اسکے فعل کا امساک اور تسکین مین صرف ہوتا ہے ۔ چونکہ مزاج لڑکون کا نہایت مائل برطوبت ہوتا ہے اسی سبب
سے اونمین قوت ماسکہ ضعیف ہوتی ہے ۔ قوت جاذبہ کو حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے زیادہ ہے اور اس حاجت سے زیادہ
نہین ہے کہ حرارت جذب مین اعانت کرتی ہے بلکہ اسواسطے زیادہ ہے کہ اکثر فعل جاذبہ کا تحریک ہے اور تحریک جاذبہ کو زیادہ درکار ہے
بہ نسبت تسکین اجزای آلات کی قوت کو اور انکے قبض کرنے کو بقدر یبوست کی حاجت ہوتی ہے ۔ یہ بھی ایک وجہ ہے زیادتی حاجت حرارت
کی بہ نسبت یبوست کو کہ یہ قوت فقط حرکت کثیر کی محتاج نہین ہے بلکہ کبھی اسکو حاجت حرکت قوی کی ہوتی ہے کہ جو شئے متحرک مسافت قریبہ
واقع ہوے فعل جذب کا کبھی بسبب الفت جاذبہ تمام ہوتا ہے جیسے مقناطیس لوہے کو جذب کرتا ہے اور کبھی باضطرار خلا سے محال جذب پیدا ہوتا ہے
جیسے پانی ... مین کھینچتا ہے خواہ بوجہ حرارت کے جذب ہوتا ہے جیسے تیل کو چراغ کی بتی جذب کرتی ہے اگرچہ تیسری قسم نزدیک محققین فلاسفہ

اعصاب مین پڑجاتا ہے جو اسی عضو مین پھیلے ہوئے ہین حالانکہ یہ عضو زندہ ہوتا ہے اور جس عضو کو موت عارض ہوتی ہے حس و حرکت اوسکی
مفقود ہو کر یا انہیں اور ایک قسم کا فساد اور تعفن اوسکو عارض ہوتا ہے پس اسوقت معلوم ہوا کہ عضو مفلوج یا مخدر مین ایک قوت موجود ہوتی ہے
جو اوسکے حیات کی حفاظت کرتی ہے تا آنکہ جب مانع حس و حرکت زائل ہوجاتا ہے قوت حس و حرکت کی اوسپر فائض ہوتی ہے اور ان دونون کی قبول کا
وہ مستعد ہوجاتا ہے اسکا سبب یہی ہے کہ اوسکی قوت حیوانی کی صحت اوسمین موجود ہوتی ہے اور جو مانع اوسمین پیدا ہوتا ہے وہ فقط مانع بالفعل
ہوتا ہے عضویت کا حال ایسا نہین ہے یعنی بعض اعضا کی آمادہ کرنیوالی قبول پر قواے نفسانی وغیرہ کو فقط تغذیہ وغیرہ کی قوت نہین ہے
تا کہ جبتک قوت تغذیہ کی باقی رہے عضو بھی زندہ رہے اور جس وقت قوت تغذیہ کی باطل ہوجاے عضو بھی میت ہوجاے اسلیے کہ یہ کلام بعینہ
تغذیہ کی قوت مین بھی جاری ہے کہ بیشتر قوت تغذیہ کا فعل بعض اعضا مین باطل ہوجاتا ہے حالانکہ وہ عضو زندہ رہتا ہے اور بیشتر قوت تغذیہ کا
فعل باقی رہتا ہے اور عضو میت ہوجاتا ہے ۔ اگر قوت مغذیہ بحیثیت تغذیہ کے علت معدہ حس و حرکت کی ہوتی تو ہر آئینہ نباتات بھی مستعد
قبول حس و حرکت آمادہ کی ہوتی اسلیے کہ قوت مغذیہ انمین بھی موجود ہے اور حس و حرکت نہین ہے ۔ اب یہی بات باقی رہی کہ بعد
حس و حرکت سواے مغذیہ کے کوئی دوسری چیز ہے کہ جو تابع ایک مزاج خاص کے ہے اور اوسکا نام قوت حیوانی ہے اور یہ اول قوت ہے
جو روح مین اوسوقت پیدا ہوتی ہے جس وقت پیدایش روح کی بطافت اخلاط سے ہوتی ہو فیلسوف ارسطاطالیس کے نزدیک روح بوجہ قوت
حیوانی کے مبدا اول نفس اولی کو قبول کرتی ہین وہ نفس جس سے سب قوتین برانگیختہ ہوتی ہین گو افعال ان قوتون کے اول اوسی روح سے صادر
نہین ہوتے ہین جس طرح نزدیک اطبا کے فعل احساس روح نفسانی سے جو دماغ مین ہے اول امر مین صادر نہین ہوتا ہے جبتک کہ
اس روح کا نفوذ طبقہ جلیدیہ یا زبان یا اور مقامات تک نہو جسوقت روح کی ایک قسم تجاویف دماغ مین حاصل ہوتی ہے ایسا مزاج قبول کرتی ہے
جو صالح اسبابت کا ہو کہ جو قوت اوسمین ہے وہ اسی موجود ہے اور کل افعال اسی روح سے صادر ہوتے ہین اسی طرح جگر اور انثیین کا اپنی خاص قوتون مین حال
ہے ۔ اور طبیبون کے نزدیک جبتک انتقال روح کا نزدیک دماغ کی طرف مزاج دوسرے کے نہوجاے اوسکو استعداد قبول اوس نفس
کی جو مبدا حس و حرکت ہے نہین ہوتی اور اسی طرح جگر مین اگرچہ امتزاج اولی سے افادہ قبول قوت اولی حیوانی کا کردیا ہو اور اسی طرح ہر عضو کے
واسطے ہر قسم افعال کے نزدیک طبیبون کے ایک نفس جداگانہ ہے کوئی ایک نفس ایسا نہین ہے کہ جس سے یہ سب قوتین صادر ہوتی
ہون اور یہ بات ہے کہ نفس ان سب قوتونکا مجموعہ ہو ۔ اطبا کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ امتزاج اولی افادہ قوت اولی حیوانی کا ہر وقت حدوث
روح کی اور ہر وقت ایک اور قوت کے جو کمال روح کا ہے کرتا ہے مگر یہ قوت تنہا نزدیک طبیبون کے واسطے قبول کرنے روح کو بذریعہ
اس قوت کی اور سب قوتون کے قبول کرنیکے واسطے کافی نہین ہے جبتک ان قوی مین ایک مزاج خاص پیدا نہو ۔ اطبا یہ بھی کہتے ہین
کہ قوت حیوانی جس طرح آمادہ واسطے حیات کے کرتی ہے اسی طرح یہ مبدا حرکت جوہر لطیف روح کی طرف اعضا کے ہے اور مبدا بسط
اور انقباض کا واسطے جذب نسیم کے ہے پھر چونکہ یہ جوہر روحانی نسیم کو جذب کرتا ہے اور اوس سے پاک ہوجاتا ہے بذریعہ اخراج بخار دخانی کی
پس یہ لوگ کہتے ہین کہ یہ حرکت جذب اور انقباض کی بنسبت حیات کے فائدہ انفعال کا دیتی ہے اور بنسبت افعال نفس اور نبض کے
فائدہ فعل کا دیتی ہے اور یہ قوت مشابہ قوت طبعی کے ہے کہ جو افعال اس سے صادر ہوتے ہین بلا ارادہ صادر ہوتے ہین اور مشابہ قوت
نفسانی کی اس وجہ سے ہے کہ اسکے افعال مختلف یعنے گوناگون ہوتے ہین اسلیے کہ قبض اور بسط ساتھ ہی کرتا ہے اور یہ دو حرکت متضاد اوس سے
پیدا ہوتی ہین ۔ مگر فلاسفہ جسوقت اطلاق نفس کا نفس ارضی پر کرینگے اونکی مراد اوس نفس سے کمال جسم طبعی آلی ہوتی ہے اور وہ ارادہ

نفس سے اوسوقت اس بات کا کرتے ہین کہ جو چیز زمین مین مبدء ہر ایک قوت کا ہے جس سے بعینہ یا بذاتہ حرکات یا افعال مختلفہ صادر ہوتی
اس بنا پر یہ قوت فلاسفہ کے نزدیک قوت نفسانی ٹھہرے گی جیسے وہ قوت طبعی جسکا ہم ذکر کر چکے ہین اونکی اصطلاح مین قوت نفسانی
نام رکھی جاتی ہے لیکن اگر نفس سے یہ معنی مراد نہ لیے جائین بلکہ یہ مراد لین کہ نفس وہ قوت ہے جو مبدء ادراک اور تحریک ہے کہ اوس
یہ دونون چیزین کسی قسم کے ادراک سے بذریعہ کسی قسم ارادے کے صادر ہوتی ہین اور طبیعت سے مراد لین جو قوت کہ صادر ہوا وس سے
ایک فعل اوسکے جسم مین بخلاف اس صورت مذکور کے یعنی بدون ادراک اور ارادے کے اسوقت یہ قوت نفسانی نہ ٹھہرے گی بلکہ قوت طبعی کی
اور اعلی درجہ پر اوس قوت کے ہوگی جسکا نام اطبا قوت طبعی رکھتے ہین ۔ اور اگر طبیعت سے یہ مراد لین کہ جو شے تصرف کرے امر غذا
مین اور اوسکی تبدیل صورت مین خواہ یہ تصرف واسطے بقاے شخص واحد کے ہو یا واسطے بقاے نوع کے ہو اس فرض طبیعت
اور بھی خاص ہو جائیگی اور جو معنی طبیعت کا ابھی بیان ہو چکا اوس سے یہ الگ ہو جائیگی اور ایک قسم حیوانی کی ہوگی غضب اور شہوت
اور مثال انکے حزن و فرح چونکہ انفعال اسی قوت طبعی کے ہین اگرچہ مبدء ان انفعالات کا حس اور وہم اور قوائے مدرکہ ہین لیکن نسبت
اسی قوت کی طرف کیے جاتے ہین اور تحقیق بیان اس قوت کی اور بیان اس بات کا کہ یہ ایک قوت ہے یا ایک سے زیادہ ہے علم
طبعی مین کیجاتی ہے جو فلسفہ کا ایک جزو ہے ۔ **فصل پانچوین قوای نفسانی مدرکہ کے بیان مین** قوت نفسانی بمنزلہ جنس
کے ہے اور اوسکے ماتحت دو قوتین بمنزلہ دو نوع کے ہین ایک قوت مدرکہ دوسری قوت محرکہ ۔ پھر قوت مدرکہ بمنزلہ جنس ہے کے دو نوع
کے واسطے ہے ایک مدرکہ ظاہری ۔ اور ایک مدرکہ باطنی ۔ پھر مدرکہ ظاہری اور وہی قوت حس ہے جو پانچ قوتون کے واسطے بمنزلہ جنس کے
ہے ایک قوم کے نزدیک اور آٹھ قوتون کی جنس ہے دوسری قوم کے نزدیک ۔ اگر ہم اسکی پانچ ہی قسمین شمار کرین تو اونکی تفصیل
یہ ہے ۔ باصرہ ۔ سامعہ ۔ شامہ ۔ ذائقہ ۔ لامسہ ۔ اور اگر آٹھ قسمین فرض کرین اوسکا سبب یہ ہے کہ اکثر محققین کی راے
یہ ہے کہ قوت لمس کے بہت سے ہین بلکہ چار قوتون سے زیادہ ہین اور ہر قسم کو محسوسات اربعہ سے ساتھ ایک قوت جداگانہ کے خاص
کرتے ہین لیکن وہ چارون قوتین ایک ہی عضو حساس مین مشترک ہین جیسے ذوق اور لمس دونون زبان مین ہین یا ابصار اور لمس دونون
آنکھ مین ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی فیلسوفون پر واجب ہے ۔ مدرکہ باطنی یعنی مدرکہ نفسانی وہ بھی بمنزلہ جنس کے پانچ قوتون کے واسطے
ہے پہلی وہ قوت ہے جو حس مشترک اور خیال کہتے ہین اور یہ قوت واحد ہے نزدیک اطبا کے اور محققین فلاسفہ اسکو دو قوتین جانتے
ہین کہ حس مشترک وہ قوت ہے کہ اوس تک کل محسوسات پہونچتے ہین اور اوسکی صورتون سے وہ منفعل ہوتی ہے اور اوسمین سب
جمع ہوتی ہین ۔ اور خیال وہ قوت ہے جو اونکی محافظت بعد اجتماع کرتی ہے اور انکو بعد غائب ہونے کے حس سے ٹھہراتی ہے اور
جو قوت حس مشترک اور خیال کے فعل کو قبول کرتی ہے وہ حافظہ کے مغایر ہے تحقیق حق کی اس مسئلہ مین بھی حکیم فیلسوف کو مناسب
ہے بہر حال ایک ہو خواہ دو ہون مسکن انکا اور مبدء انکے فعل کا بطن مقدم دماغ ہے ۔ اور **دوسری** وہ قوت ہے جسے
اطبا مفکرہ نام رکھتے ہین اور محققین کبھی اوسے متخیلہ کہتے ہین اور کبھی مفکرہ اگر اس قوت کا قوت وہمیہ جیسا ہم آگے ذکر کرینگے
استعمال کرے خواہ یہ قوت بذاتہا اپنے فعل پر قائم ہو اوسوقت اسکا نام متخیلہ ہے اور اگر قوت نطقیہ اسکی طرف متوجہ ہو اور اسکو اپنے
اوس کام مین جس سے منتفع ہوتی ہے صرف کرے اوسوقت اس قوت کو مفکرہ کہتے ہین ۔ اس قوت مین اور پہلی قوت مین یہ فرق
ہے کہ پہلی قوت قابل اور حافظ ہے اون صور محسوسہ کی جو اوس تک پہونچتی ہین اور یہ قوت یعنی مفکرہ تصرف کرتی ہے اون صور

جو خیال مین بطور ودیعت کے ہے اور تصرفات اسکی ترکیب اور تفصیل کے ہوتے ہین پس حاضر کرتی ہے صورتون کو جس طرح حس سے اون تک پہونچی ہین اور کبھی ایسی صورتین حاضر کرتی ہے جو حس کے مخالف ہین جیسے انسان اوڑتا ہوا تصور کرے یا ایک پہاڑ زمرد کا سوچے مگر خیال مین وہی چیزین حاضر ہوتی ہین جسکو حس قبول کر چکی ہے۔ اس قوت مفکرہ کا مسکن بطن اوسط دماغ ہے اور یہی قوت آینے واسطے اوس قوت کے جو قوت مدرکہ اونکی حقیقت حیوانی نہین ہوتی ہے اور وہی وہم ہے جس سے حیوان حکم کرتا ہے کہ سباع پر کہ بھیڑیا اوسکا دشمن ہے اور بچہ دوست ہے یا جو خبرگیری اوسکی دانہ گھاس کی کرتا ہو وہ اوسکا صدیق ہے کہ اوس سے نفرت نہین کرتا ہے یہ حکم حیوان کا اوس طور پر نہین ہوتا ہے جیسا بذریعہ قوت نطقیہ کے انسان کرتا ہے۔ اور جیسا عداوت اور محبت غیر محسوس کو انسان پہچانتا ہے اوس طرح حیوان نہین پہچانتا اسلیے کہ اوس عداوت اور محبت کو حس نہین دریافت کر سکتی ہے بلکہ ان معنون کو ایک اور قوت دریافت کرتی ہے اور اونپر حکم کرتی ہے اور اگرچہ یہ حکم اور ادراک نطقی حیوان نہین ہوتا لیکن بالضرور یہ ادراک جزئی ہے اوس چیز کا جو غیر نطقی ہے انسان بھی کبھی اس قوت کا استعمال اکثر احکام مین کرتا ہے اور اوسوقت قائم مقام حیوان غیر ناطق کے ہو جاتا ہے۔ یہ قوت خیال سے جدا ہے اسلیے کہ خیال کا تعلق محسوسات سے ہوتا ہے اور یہ قوت محسوسات مین معانی غیر محسوسہ پر حکم کرتی ہے۔ قوت مفکرہ اور متخیلہ سے بھی یہ قوت جدا ہے اس طرح پر کہ افعال قوت حیوانی کے تابع کوئی حکم نہین ہوتا ہے اور افعال مفکرہ یا متخیلہ کے تابع کوئی حکم ہوتا ہے بلکہ ان کے افعال بھی احکام ہین اور اسکے افعال کی ترکیب سے محسوسات مین اور اونکا فصل محسوس مین ہی حکم ہے ایسے معنون مین جو خارج ہے محسوس ہو اور جس طرح سے حس حیوان مین صور محسوسات پر حاکم ہے اسیطرح وہم اوسی حیوان مین انہین صورت کے معانی پر حکم کرتا ہے جو وہم تک پہونچتی ہین اور جس تک نہین پہونچتی ہین۔ بعض لوگ مجازا اس قوت کو بھی تخیل نام رکھتے ہین اور یہ اونکے اختیار کی بات ہے اسلیے کہ اسما اور الفاظ مین کچھ نزاع نہین ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ معانی سمجھ لیے جائین اور اونکے فرق دریافت ہو جائین۔ اس قوت کو سمجھنے کا اور اسکی معرفت حاصل کرنے کا طبیب کو منصب نہین ہے اسلیے کہ ہمارا افعال اس قوت کا تابع اور قوتون کے منافع کے ہین جو اس سے بیشتر ہے جیسے خیال اور تخیل اور ذکر جسکا بیان ہم آگے کرینگے۔ اور طبیب اوسی قوت مین نظر کرتا ہے کہ اگر اسکے افعال مین کوئی مضرت واقع ہو اوسکا شمار مرض مین کیا جاے پس اگر مضرت کسی قوت مین بسبب لاحق ہونے مضرت کے کسی اگلی کی قوت کے فعل مین پیدا ہوا اور اس مضرت کے تابع کوئی سوء مزاج یا فساد ترکیب کسی عضو مین ہو جاے طبیب کو یہی بات کافی ہے کہ اوس ضرر کو پہچانے کہ آیا بسبب سوء مزاج یا فساد اوسی عضو کے یہ ضرر پیدا ہوا ہے تاکہ اوسکا تدارک بذریعہ علاج کے کرے اور اوس سے مشغول رہے اور طبیب پر یہ بات لازم نہین ہے کہ حال اوس قوت کا پہچانے کہ جسکے ذریعہ سے یہ ضرر پیدا ہوا ہے جسوقت وہ پہچان لے حال اوس قوت کا کہ جسپر بغیر واسطہ یہ ضرر لاحق ہوتا ہے **تیسری قوت** بحسب قول اطبا کے اور عند التحقیق پانچوین یا چوتھی ہے اور وہی قوت حافظہ اور متذکرہ ہے اور یہ قوت خزانہ ہے اوس چیز کی جو وہم تک معانی محسوسات سے سوا صورت محسوسہ کے پہونچتی ہے جس طرح خیال خزانہ اوس چیز کا ہے جو حس تک صور محسوسہ سے پہونچتی ہو اور مقام اس قوت کا بطن موخر بطون دماغ سے ہے۔ اس مقام پر ایک تحقیق فلسفی اس بات مین ہے کہ آیا یہ قوت حافظہ و متذکرہ کہ جو ذکر کرنے والی ہے اوس چیز کو جو غائب ہو جاے خزانہ مخزونات وہمیہ مین سے ایک قوت ہے یا دو قوتین مگر طبیب کو اسکی تحقیق کچھ ضرور نہین ہے اسلیے کہ جو آفات انہین سے اسی ایک کو عارض ہوتی ہین وہ ایک سی ہوتی ہین اور یہ وہی آفتین ہین جو بطن موخر دماغ کو عارض ہوتی ہین

خواہ جنس مزاج سے ہون خواہ جنس ترکیب سے نفس کی جو قوت بیان سے ابھی باقی ہے وہ قوت ناطقہ انسانی ہے اور جسوقت نظر اور بحث
طبیب کی قوت وہمیہ سے ساقط ہو گئی بنظر اوس علت کے جو ہمنے اوپر بیان کی تو قوت ناطقہ انسانی کی بحث اس علم سے بہت بعید ہے بلکہ
طبیبون کی بحث تین ہی قوتون کے افعال مین مقصود ہے فقط **فصل چھٹی قوای نفسانی محرکہ کے بیان مین** قواے محرکہ
یہ ہین کہ اوتار مین تشنج اور ارخاے پیدا کرین پس حرکت دین انہین اوتار سے اعضا اور مفاصل کو اس طرح پر کہ یہ قوت ان مفاصل
مین قبض اور بسط پیدا کرے اور منفذ ان قوتون کا اوس عصب مین ہے جو متصل عضلہ کے ہے اور یہ قوت فاعلی جنس ہے اسکی تقسیم بطرف انواع کہ
بحسب تقسیم مبادی حرکات کے ہوتی ہے پس ہر عضلہ مین ایک طبیعت جدا گانہ ہے کہ وہ تابع حکم وہم کے ہے جو سبب اجماع اور باتفاق تعدد
عضلات کا حرکات ہے **فصل اخیر افعال کے بیان مین** افعال مفردہ کچھ ایسے ہین کہ قوت واحدہ سے تمام ہوتے ہین جیسے فعل ہضم کا اور بعض ایسے ہین
کہ دو قوتون سے تمام ہوتے ہین جیسے خواہش طعام کہ وہ قوت جاذبہ طبیعیہ اور قوت حساسہ سے جو فم معدہ مین ہے ان دونون سے ملکر تمام ہوتی ہے جاذبہ کی تحریک لیف دار سے مین
ہوتی ہے جو متقاضی جذب اور چوسنے اون رطوبات کی ہے جو اوسمین موجود ہے رطوبات ہے اور قوت حساسہ سے اس انفعال کا حس پیدا
ہوتا ہے اور لذع سودا کا بھی حس ہوتا ہے جو واسطے آگاہ کرنے اس شہوت کے طحال سے فم معدہ پر گرتا ہے جسکا حال اوپر بیان ہو چکا
اس فعل کا دو قوتون سے تمام ہونا اس وجہ سے ہے کہ اگر قوت حساسہ مین کوئی آفت عارض ہو جاے وہ شے جسکا نام جوع اور شہوت طعام
ہے باطل ہو جاے پس اشتہاء طعام نہ ہوگی اگرچہ بدن اوسکا محتاج ہو اسی طرح قوت ازدراد یعنی لقمہ اوتارنے کی بھی دو قوتون سے تمام
ہوتی ہے ایک جاذبہ طبعی اور دوسری دافعہ ارادی اول کا فعل اوس لیف دار سے تمام ہوتا ہے جو فم معدہ اور مری مین ہے اور دوسرا
فعل لیف سے عضل ازدراد کے تمام ہوتا ہے اگر ایک ان دو قوتون سے باطل ہو جاے ازدراد مین دشواری ہوگی بالخصوص اوسوقت کہ اگرچہ
کوئی قوت باطل نہوئی ہو مگر یہ قوت ابھی اپنے فعل پر برانگیختہ بھی نہین ہوئی ہو جب بھی ازدراد دشوار ہوتا ہے کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ
شہوت جسوقت نہین ہوتی ہے پھر اوس لقمہ کا اوتارنا دشوار ہوتا ہے جو غذاے مرغوب ہے بلکہ اگر ہم کو کسی چیز کے کھانے سے نفرت ہو
پھر اوسکا لقمہ اوتارا چاہین چونکہ قوت جاذبہ شہوانی اوس سے متنفر ہوگی دافعہ ارادیہ پر اوسکا اوتار لینا دشوار ہوگا اور ٹھہر جانا غذا کا بھی دو
قوتون سے تمام ہوتا ہے ایک قوت دافعہ اوس عضو کی جہان سے غذا جدا ہو دوسری قوت جاذبہ اوس عضو کی جس پر غذا مستوجب ہوتی
ہے اسی طرح اخراج ثقل مخرجین بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے کبھی ایک فعل کا مدد دو قوتین نفسانی اور طبعی ہوتی ہین اور کبھی
اوسکا قوت اور کیفیت ہوتی ہے جیسے تبرید کہ مانع ہے مواد کی پس وہ اعانت دافعہ کی کرتی ہے مقاومت پر اوس خلط کے جو عضو پر گرتی
ہے اور اوس کے منع کرنے مین وقتاً اس وجہ خاص مین اور کیفیت باردہ ان دونون کو منع کرتی ہے بالذات یعنی ہر خلط منصب کی
تغلیظ کرتی ہے اور مسام مین تنگی پیدا کرتی ہے اور تیسری ایک بنا پر اس کیفیت سے بالعرض پیدا ہوتی ہے کہ بجھنا حرارت جاذبہ کا دو
کا ہے اور کیفیت حارہ ان وجوہ مین مقابل کیفیت باردہ کے ہے کیفیت حارہ اور اضطرار تحلیل لطیف کو جذب
کرتی ہے بعد اوسکے شے کثیف کو اور قوت جاذبہ طبعیہ جو اوسکی طبیعت کے مناسب ہوتی ہے اوسکو جذب کرتی ہے کبھی اوسکے
مناسب کیفیت ہوتا ہے تو وسی پر اوسکا جذب تمام ہوتا ہے تمام ہوا پہلا فن کتاب اول کتب قانون سے جو علم طب مین ہے
فن دوسرا بیان مین اصناف امراض اور اسباب اور اعراض کلیہ کے اور اسمین تین تعلیم ہین تعلیم
پہلی امراض مین تعلیم دوسری اسباب مین تعلیم تیسری اعراض مین تعلیم پہلی مین آٹھ فصلین ہین **فصل پہلی**

تعریف مین سبب اور مرض اور عرض کے لفظ سبب کا کتب طب مین جب مذکور ہوتا ہے اوس سے مراد یہ
ہوتی ہے کہ جو چیز پہلا موجود ہو اور اوسکے موجود ہونے سے کسی حالت کا حالات بدن انسان سے موجود ہونا یا کسی حالت پر بدن
انسان کا ثابت رہنا واجب ہو جاوے۔ اور مرض کے یہ معنی ہین کہ مرض ایک ہیأت غیر طبعی ہے بدن مین انسان کے جسکی جہت سے
بالذات کوئی آفت کسی فعل مین واجب ہو جو سبب اولی کرکے اور یہ ہیأت یا مزاج غیر طبعی سے پیدا ہوتی ہے یا ترکیب غیر طبعی سے عارض
ہوتی ہے۔ اور عرض وہ چیز ہے جو اس ہیأت غیر طبعی کا تابع ہو اور وہ تابع بھی غیر طبعی ہو اوسکا غیر طبعی ہونا خواہ بالکل طبیعت کی ضد
ہی سے ہو جسطرح کہ قولنج مین درد کا پیدا ہونا جو الم غیر طبعی ہے یا طبیعت کا ضد نہو جیسے رخسارہ کا زیادہ سرخ ہونا ذات الریہ مین اسکی مثال
سبب کی مثال جیسے عفونت مرض کی مثال جیسے تپ عرض کی مثال جیسے تپ مین پیاس اور درد سر ہونا **ایضاً** مثال سبب کی بھر جانا مادہ کا اون آنکھ
اور ظروف مین جو آنکھ تک لگتے ہین مثال مرض کی اسی مادہ سے طبقہ عنبیہ مین سدہ کا پڑ جانا اور یہ مرض آلی ترکیبی ہے یعنے مرض
مرکب عضو مرکب مین پیدا ہوتا ہے مثال عرض کی بصارت کا جاتا رہنا **ایضاً** سبب کی مثال نزلہ حادہ مرض کی مثال اوسی نزلہ سے
ریہ مین قرحہ پڑ جانا عرض کی مثال اسی مرض مین دونون رخساروں کا سرخ ہو جانا اور ناخنون کا گول اور مقوس ہو جانا۔ عرض کبھی
بذات خود عرض نام رکھا جاتا ہے اور کبھی باعتبار معروض لہ کے یعنے جسے وہ عارض ہوتا ہے اور اسی عرض کو دلیل بھی کہتے ہین اس اعتبار
سے کہ طبیب اسکی متابعت کرتا ہے اور اسکے ذریعہ سے شناخت مرض کی حاصل کرتا ہے۔ کبھی ایک مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے
جیسے قولنج سبب واسطے غشی اور فالج اور صرع کے ہوتا ہے بلکہ کبھی عرض سبب واسطے مرض کے ہوتا ہے جیسے درد شدید قولنج مین سبب غشی
کا ہوتا ہے یا درد شدید سے ورم عارض ہوتا ہے اسلیے کہ مقام درد مین انصباب مواد ہوتے ہوتے ورم پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی عرض
بذات خود مرض ہو جاتا ہے جیسے درد سر جو تپ مین عارض ہو جاتا ہے بیشتر جب اوسکو استقرار اور استحکام ہو جاتا ہے تو بعد زوال تپ کے
بھی باقی رہ کر خود مرض ہو جاتا ہے۔ کبھی ایک ہی چیز بقیاس اپنی ذات کے اور بنظر ایک چیز کے جو اوس سے پیشتر تھی اور بقیاس
ایک چیز کے جو اوسکے بعد ہوتی سبب اور مرض اور عرض ہوتی ہے جیسے حمای سل کہ عرض ہے بنسبت قرحہ ریہ کے اور مرض ہے فی نفسہ
اور سبب ہے ذاتی ضعف معدہ کا مثلاً۔ اور جیسے درد سر جو تپ بلغمی مین پیدا ہو اور پھر اس درد کو استحکام ہو جاوے کہ وہ عرض ہے بنسبت تپ کے
اور مرض ہے بذات خود اور کبھی سرسام اسکی جہت سے پیدا ہو جاتا ہے تو یہ سبب سرسام کا ہوتا ہے۔ اسی طرح جیسے دوران سبب اور مرض
اور عرض کا ہوا کرتا ہے **فصل دوسری مین اقسام احوال بدن اور اجناس امراض کا بیان** اقسام حالات
بدن انسان کے جالینوس کے نزدیک تین ہین صحت وہ ایک ہیأت ہے کہ اوسکی جہت سے بدن انسان اپنے مزاج اور ترکیب
مین ایسا ہوتا ہے کہ سارے افعال اوس سے صحیح اور سلیم صادر ہوتے ہین۔ مرض وہ ایک ہیأت بدن مین ایسی ہے جو حالت صحت
کی ضد ہے یعنے اوس مین تمام افعال صحیح اور سلیم صادر نہین ہوسکے۔ حالت ثالثہ کہ نہ صحت ہو اور نہ مرض ہے یا اس جہت سے کہ اوس حالت مین
نہایت درجہ کی صحت اور نہایت درجہ کا مرض نہین ہوتا جیسے ابدان شیوخ یا وہ لوگ جو بعد مرض کے ناقہ ہو جائین خواہ بدن لڑکون کے
یا حالت ثالثہ اس جہت سے ہو کہ صحت اور مرض دونون ایک ہی وقت اوس بدن مین پائی جائین خواہ ایک ہی جسم کے دو عضو
مین یا ایک ہی عضو مین مگر دو جنس بعید مین مثلاً صحیح المزاج ہو اور مریض الترکیب ہو یا ایک ہی عضو مین دو جنس قریب مین اجتماع صحت
و مرض ہو مثلاً شکل مین صحیح ہو اور مقدار اور وضع صحیح نہو۔ یا دو کیفیت منفعلہ مین تو صحت ہو اور دو کیفیت فاعلہ مین صحت نہو۔ یا دو قسمیا

مین توافق صحت اور مرض کا ہو اکرے مثلاً جاڑہ مین صحیح ہو اور گرمیون مین مریض ہو جاے۔ امراض مفرد بھی ہوتے ہین اور مرکب بھی
مرض مفرد وہ ہے کہ نوع واحد الانواع مرض مزاج سے ہو یا نوع واحد الانواع ترکیب سو ہو جیسے ہم آگے ذکر کرینگے اور مرض مرکب وہ ہے
جسمین دو قسمین یا زیادہ دو قسمونسے جمع ہوکر مرض واحد پیدا ہو جاے پہلے ہم امراض مفردہ کو بیان کرتے ہین اور کہتے ہین۔ امراض مفردہ کی تین
قسمین ہین **پہلی قسم** وہ ہے جو منزلہ جنس کے ہے اون امراض کے واسطے جو اعضاے متشابہۃ الاجزاء کی طرف منسوب ہین یہ وہ اعضا ہین
جنکے جزو اور کل کا نام ایک ہی ہے جیسے گوشت ہڈی رگ وغیرہ اور یہی امراض اصناف سوء مزاج ہین انکی نسبت اعضاے متشابہۃ الاجزاء
کی طرف اسواسطے ہوئی کہ پہلے یہ بالذات انھین اعضا کو عارض ہوتے ہین اور انکی وجہ سے اعضاے مرکبہ کو عارض ہوتے ہین تا اینکہ
جب انکا وجود ہو اور حاصل تصور کرین تو جس عضو مین اعضاے متشابہ سے جا ہین انکے حصول کا تصور ممکن ہو لیکن امراض مرکبہ مین یہ
ممکن نہین ہوتی۔۔ **دوسری قسم** جنس ہے اون امراض کی جو اعضاے آلیہ یعنے اعضاے مرکبہ کیطرف منسوب ہین اور یہ امراض
ترکیب ہین جو اون اعضا مین واقع ہوتے ہین جو اعضا متشابہ الاجزاء سے مرکب ہین اور یہ اعضا آلات ہین واسطے افعال بدنی کے
تیسری قسم امراض مشترکہ ہین جو اعضاے متشابہ الاجزاء کو اور بھی اعضاے آلیہ کو بھی بحیثیت کہ وہ اعضاے آلیہ مین عارض ہوتے
ہین اسطرح سے کہ پہلی کہ اونکا عارض ہونا اعضاے آلیہ کو تابع عروض اعضاے متشابہ الاجزاء کے ہو اور اسی قسم کا نام تفرق اتصال
اور انحلال فرد ہے اسلیے کہ تفرق اتصال کبھی مفصل کو عارض ہوتا ہے بدون اسبات کے کہ بعض اعضاے متشابہ الاجزاء سے وہ مفصل
مرکب ہے اوس سے عارض ہولے اور کبھی پٹھے اور استخوان اور رگون کو تنہا جداگانہ عارض ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ امراض کی تین
قسمین ہین **ایک قسم** تابع سوء مزاج کو ہوتی ہے **دوسری قسم** تابع سوء ہیات ترکیب کو ہوتی ہے **تیسری قسم**
تابع تفرق اتصال کو ہوتی ہے۔ اور جو مرض تابع ان تین مین سے کسی ایک کا ہو اور اوسی سے پیدا ہو اوسکی نسبت اوسی کی طرف
ہوتی ہے۔ امراض مزاج کی شواہ قسمین مشہور ہین جنکا ہم اوپر ذکر کر چکے فصل پہلی تعلیم ثالث فن اول مین **فصل تیسری**
امراض ترکیب کے بیان مین امراض ترکیب کی بھی چار قسمین ہین۔ امراض خلقت۔ امراض مقدار۔ امراض عدد۔
امراض وضع۔ امراض خلقت چار قسمون مین منحصر ہے **پہلی قسم** امراض شکل یعنے شکل اپنی مجرے طبعی سے متغیر ہوکر اوسکے فعل
مین کوئی آفت پیدا ہو جائے مثلاً سیدھی چیز ٹیڑھی ہو جائے یا ٹیڑھی سیدھی ہو جاے یا مستدیر مربع ہو جائے اور مربع مستدیر ہو جائے اسی قسم سے تسفط
راس ہے یعنے سر کے دونون ابھار دونون مین سے ایک کم ہو جائے یا دونون نہون اور سر بالکل گول ہو جائے یا مربع ہو جائے جب
اوس سے کسی قسم کا ضرر عارض ہو اور زیادہ گول ہونا معدہ کا اور چوڑا ہونا پتلی کا **دوسری قسم** امراض مجاری کی اور یہ امراض تین
طرح پر ہوتے ہین یا تو مجاری مین اتساع یعنے پھیلاؤ پیدا ہو جاے جیسے انتشار العین جو روح البصر کی پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہے یا سبل
جو آنکھون مین سرخ ڈورے خون یا رطوبت سے بھرے ہوئے پیدا ہوتے ہین یا دوالی جو پاؤنکی رگون کے مونہہ پھیل جانے سے
پیدا ہوتا ہے اور یا مجاری مین تنگی پیدا ہو جیسے تضیق العین یا تنگ ہونا منافذ نفس اور مری کا یا مجاری بند ہو جائین جیسے بند ہونا عقبہ
عنبیہ کا یا عروق جگر کا **تیسری قسم** مرض خلقت کہ امراض اوعیہ اور تجاویف ہین اور اوسکی چار قسمین ہین۔ یا اوعیہ اور تجاویف
بڑہ جائین اور وسیع ہو جائین جیسے کیسہ انثیین وسیع ہو جاتے ہین۔ یا چھوٹے ہوکر تنگ ہو جائین جیسے تضیق الحدقہ یا تنگی بطون دماغ
کی بروقت صرع کے۔ یا بند ہوکر بھری ہو جائین جیسے بطون دماغ کے بروقت سکتہ کے بند ہو جاتے ہین۔ یا دونین کا استفراغ اور خلو

پیدا ہو جیسے خالی ہونا تجاویف قلب کا خون سے بروقت شادی مرگ کے یا بروقت زیادہ لذت پانے کے جس سے ہلاکت واقع ہوتی ہے **چوتھی قسم**
امراض خلقت کی امراض صفائح یعنی جلد ظاہری اعضا میں اس طرح کہ چکنی ہو جائے وہ چیز جسکا خشن یا درشت ہونا چاہیے جیسے معدہ اور انتڑیاں
یا خشن ہو جائے وہ چیز جسکا چکنا ہونا چاہیے جیسے قصبہ ریہ جسوقت اسمین خشونت آجاوے۔ امراض مقدار کی دو قسمیں ہیں **قسم پہلی** زیادتی
مقدار کی جیسے داء الفیل یا عظم قضیب جسکا فرسیموس نام ہے یا جیسے پاون کو لیقو یا جس عارض ہو یہ وہ مرض ہے کہ پاؤن کے کل اعضا اتنے بڑے
ہو جاتے ہیں کہ حرکت سے عاجز ہو جاوے **قسم دوسری** نقصان مقدار کے جیسے زبان کا پتلا ہونا اور حدقہ چشم کا چھوٹا ہونا یا اعضا میں ذبول کا
پیدا ہونا۔ امراض عدد یا زیادتی عدد کی ہو اور یہ زیادتی یا طبعی ہو جیسے ایک دانت کا بتیس ۳۲ سے زیادہ ہونا یا انگلی کا زیادہ ہونا یا زیادتی
غیر طبعی ہو جیسے سلع یعنی گومڑ یا حصاۃ یعنی پتھری خواہ از قسم نقصان عدد ہو یہ نقصان از روئے طبیعت کے ہو جس طرح کسی شخص کی خلقت میں
ایک انگلی کم ہو جاوے یا طبیعت میں نقصان نہو جیسے کسی کی انگلی کٹ جائے **قسم تیسری** امراض وضع کے۔ چونکہ وضع جالینوس کے نزدیک
مقتضی مکان کی ہے اور مشارکت کو بھی چاہتی ہے پس امراض وضع کے چار ہیں نکلجانا عضو کا اپنے مفصل سے۔ یا زائل ہو جانا عضو کا
اپنے مفصل سے بدون انخلاع یعنی الگ ہو جانیکے جیسے اوس فتق میں جو آنت اوترنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یا حرکت عضو کی مفصل میں
خلاف مجرائے طبعی اور ارادی کی مثل رعشہ کے۔ یا ٹھہرجانا عضو کا اپنے مقام میں کہ اوس جگہ سے حرکت نکر سکے جیسے بروقت تحجر اور سخت ہو جانے
مفاصل کے نقرس میں یہ بات پیدا ہوتی ہے **قسم چوتھی** امراض مشارکت کی۔ مرض مشارکت شامل ہے ہر ایک حالت کو جو کسی عضو کیواسطے
بقیاس طرف عضو قریب کا قرب اور بعد خلاف مجرائے طبعی کے پیدا ہوا اسکی دو قسمیں ہیں **پہلی قسم** یہ ہے کہ اوس عضو کی حرکت طرف عضو
قریب کے یا عضو قریب سے کسی اور طرف ممتنع ہو **دوسری قسم** ان دونوں حرکتوں کا دشوار ہونا ہے امکان کے واسطے اوسی عضو کے مثلاً
پہلی قسم میں یہ بات پیدا ہو کہ ایک انگلی اپنے قریب کی انگلی کی طرف حرکت نکر سکے خواہ اگر قریب پہونچ گئی ہو تو اوسکے قرب کو نچھوڑ سکے۔ اور
دوسری قسم کی مثال یہ ہے کہ یہ دونوں باتیں دشوار ہوں مثل استرخا جفون اور استرخا مفاصل کے فالج میں یا دشوار ہونا بالطف کف دست کا اور کھولنا
پلک کا

فصل چوتھی امراض تفرق اتصال کے بیان میں

امراض تفرق اتصال کے کبھی جلد میں عارض ہوتے ہیں اونکا
نام خدش اور سحج رکھا گیا ہے اور کبھی گوشت میں عارض ہوتے ہیں خواہ اوس چیز میں جسکے گوشت بنجانے کا زمانہ قریب ہو اسکو جراحت
کہتے ہیں اور جس زخم میں قیح یعنی ریم پیدا ہو اوسکو قرحہ کہتے ہیں اور اسمین قیح پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ فضول اسکی دافع ہوتے ہیں اس سبب سے
کہ اسمین ضعف پیدا ہوتا ہے اور اپنی غذا کے استعمال اور ہضم سے عاجز ہوتا ہے اسی جہت سے طرف فضلات کے مستحیل ہو جاتا ہے۔ کبھی جراحت
اور قرحہ اوس تفرق اتصال کو کہتے ہیں جو غیر لحم میں عارض ہو۔ اور کبھی استخوان میں واقع ہوتا ہے اگر اوسکے دو ٹکڑے یا چند ٹکڑے بڑے بڑے
کر دے اوسکو کاسر اور منفت کہتے ہیں۔ اور یا طول میں ہڈی کے تفرق اتصال واقع ہو اوسکو صادع کہتے ہیں۔ کبھی یہ تفرق اتصال
تینوں قسم کا غضروف میں واقع ہوتا ہے۔ اور کبھی پٹھہ میں واقع ہوتا ہے پھر اگر عرض میں واقع ہو اوسکو بتر کہتے ہیں اور اگر طول میں ہو
اور عدد میں شگاف کی کثرت نہو اوسکو شق کہتے ہیں اور اگر عدد میں کثرت ہو اوسکو شدخ کہتے ہیں۔ کبھی اجزاء عضل میں بھی تفرق
اتصال ہوتا ہے اگر کنارے پر عضل کے ہو یا بیچ کا اوسکے عصب میں ہو یا وتر میں اوسکو ہتک کہتے ہیں اور اگر عرض میں عضل
کے ہو اوسکو [illegible] اگر طول میں واقع ہو اور عدد میں کم ہو اور غور یعنی عمق میں زیادہ ہو اوسکو فدغ کہتے ہیں اور اگر اجزا کثیر
ہو جائیں [illegible] ہر ایک تفرق اتصال وسط عضل کو کہتے ہیں بلکہ

کیون نہو۔ اگر تفرق اتصال شریانون اور اوردہ مین ہو اوسکو انفجار کہتے ہین پھر اگر عرض مین ان رگون کی ہو اوسکو قطع اور فصل کہتے ہین — اور اگر طول مین نفوذ کرے اوسے صدع کہتے ہین — اور اگر یہ تفرق اتصال اس طرح پر ہو کہ اوسکے موہنہ کھلجائین اوسے شق کہتے ہین — اور اگر شرائین مین اسطرحکا تفرق اتصال ہو کہ بعد وہ ملتحم نہو سکے اور خون اوسمین ہمیشہ جاری رہیگا اوس مقام تک جو اسکو گہیرے ہے تا اینکہ وہ جگہ خون سے پر ہو جائیگی اور بعد بھر جانیکے یہ خون لپٹ کر بھر رگ مین آئیگا اسکا نام ام الدم ہے — اور ایک قوم ام الدم ہر ایک شگاف شریانی کو کہتے ہین یہ بات بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک عضو انحلال فرد اور تفرق اتصال کا متحمل نہین ہے مثلاً قلب کہ اگر اوسمین تفرق اتصال ہو ساتہ ہی موت واقع ہوگی — اگر تفرق جبلی خواہ پردہ دل مین واقع ہو اوسکو فتق کہتے ہین — اگر وہ جڑ مین عضو مرکب کے اس طرحپر تفرق اتصال واقع ہو کہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائے بدون اس بات کے کہ عضو متشابہ الاجزا مین کوئی آفت پہونچے اوسکو انفصال اور خلع کہتے ہین اور اگر تہیہ مین ہو اور اپنی جگہہ سے زائل ہو جائے اوسکو فک کہتے ہین — اور کبھی تفرق اتصال مجاری مین ہوتا ہے اور اونمین وسعت پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی غیر مجاری مین ہوتا ہے کہ نئے مجاری پیدا ہو جاتے ہین — زوال اتصال اور حدوث تقرح وغیرہ اگر کسی جید المزاج عضو مین ہو وہ اصلاح پذیر ہوتا ہے اور اگر ردی المزاج مین ہو ایک زمانہ تک اصلاح مین عاصی رہتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جنمین استسقا رہا ہو یا خواہ جذام عارض ہو — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصل خریف مین جو قروح پڑین اور اونکے زمانہ مین طول ہو جائے مرض آگے ہی مین بڑہ جاتے ہین ناظر کتاب ہذا تفصیل جزئیات امراض تفرق اتصال کی پوری امحاث اپندہ مین جہان امراض جزئیہ کا ذکر ہے پائیگا

فصل پانچوین امراض مرکبہ کے بیان مین

امراض مرکبہ مین بھی ہم ایک قول کلی کہتے ہین — امراض مرکبہ سے ہماری یہ مراد نہین ہے کہ چند امراض بالاتفاق مجتمع ہو جائین بلکہ یہ مراد ہے کہ چند امراض ایسے مجتمع ہون کہ اونکے اجتماع سے مرض واحد پیدا ہو جائے اسکی مثال ورم ہے اور بثور ورم میں سے بثور چھوٹے چھوٹے ورم ہین جیسے ورم بڑے بڑے بثور ہین — ورم ایسا مرض ہے کہ جسمین امراض کی کل اجناس پائے جاتے ہین مرض مزاج اسواسطے پایا جاتا ہے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ بدون سوء مزاج مع مادہ کے پیدا ہو — مرض ہیئات و ترکیب بھی ورم مین ہوتا ہے اسلیے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ جسکی جہت سے آفت شکل اور مقدار عضو مین پیدا نہو — کبھی ورم کے ساتہ امراض وضع بھی پائے جاتے ہین — اور مرض مشارکت بھی ہوتا ہے بجہت تفرق اتصال کے اس لیے کہ بیشک ورم مین تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے بجہت گرنے مواد فضول کے عضو متورم پر اور ٹھہر جانے اس مواد کے اوسکے اجزا مین اس طرحپر کہ بعض اجزا کو بعض سے جدائی ہو جاتی ہے تب اوس مواد کے ٹھہرنے کی جگہہ ہوتی ہے — ورم نرم اعضا کو عارض ہوتا ہے اور کبھی استخوان مین مشابہ ورم کے ایک چیز پیدا ہوتی ہے کہ اوسکا حجم غلیظ ہو کر رطوبت بڑہ جاتی ہے — کچھ عجب نہین ہے کہ جو چیز زیادتی کو بوجہ غذا کے قبول کرے مثل ہڈی کے وہ چیز بجہت فضول کے بھی زیادتی قبول کرے جسوقت کہ اوسمین زیادتی خارج سے نفوذ کرے یا اوسمین پیدا ہو — جس ورم کا کوئی سبب خارجی نہو اور اوسکا سبب بدنی انتقال ایک مادہ کا کسی عضو سے اوسکے ماتحت کی طرف کرے اوسکو نزلہ کہتے ہین — کبھی وہ سبب مادی جس سے اورام اور بثور پیدا ہوتی ہین ایسے اخلاط کے اندر ڈوبا ہوا ہوتا ہے جنکی کیفیت سے ایذا نہین ہوتی ہے پھر جسوقت اون اخلاط سے جدا اخلاط الگ ہو جاتے ہین وہ اخلاط ردی خالص ہو کر جدا ہو جاتے ہین اور انکی جدائی کے چند طریقے ہین جیسے سفر اور طبعی کہ بعض لڑکونکو دودہ پلاتے وقت مادہ صالح طرف لبن کے مستحیل ہوتا ہے اور مادہ فاسد الگ باقی رہتا ہے خواہ استفراغ طبعی ہو جیسے کسی جراحت کو یہ بات عارض ہو کہ خون صالح اوس سے بہا کرے اور اخلاط ردی جدا گانہ باقی رہینگی جب یہ اخلاط ردی الگ باقی

سبب ہین جو کہ طبیعت کو ایسے ایذا ہوتی ہے اُسکو کسی طرف دفع کرتی ہے کبھی بالطبع دفع کا یہ ہوتا ہے کہ مواد فاسدہ بطرف جلد کو دفع کرتی ہے اوسوقت اورام
بثور پیدا ہوتے ہین ۔ اور کبھی مختلف قسم کے فضول دفع ہوتے ہین ورم کے پیدا ہونیکے لائق تھی فصل ہے جنکو اسباب سے پیدا ہوتے ہین اونمین سے ورم حادث ہوا کرتی
چند قسم ہین ۔ اخلاط اربعہ ۔ اور مائیت ۔ اور ریح ۔ ورم گرم ہی ہوتا ہے اور گرم نہین بھی ہوتا ہے ۔ یہ گمان کرنا لائق نہین ہے کہ ورم
گرم سوای خون اور صفرا کے اور خلط سے پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ جس خلط مین حرارت بوجہ عفونت کے عارض ہو خواہ جوہر اوس خلط کا گرم ہو
یا نہو ورم حار اوس سے پیدا ہو سکتا ہے ۔ اگرچہ ان اجناس کا ورم بھی بحسب تقسیم انواع ہر ایک مادہ کے منقسم ہو سکتا ہے مگر یہ تقسیم اورام
کی نوعی تقسیم کے لائق ہے صنفی تقسیم مین عادت طبیبون کی اس طرح جاری ہوئی ہے کہ بعض دموی ورم کو فلغمونی اور صفراوی بعض کو حمرہ
اور ان دونون سے مرکب کا مرکب نام رکھتے ہین مگر مرکب مین خلط غالب کو مقدم کر کے غیر غالب کو اوسکے پیچھے ذکر کرتے ہین کبھی فلغمونی حمرہ کہتے
ہین اور کبھی حمرہ فلغمونی ۔ جسوقت ورم یکجا ہو جاتا ہے اوسکو خراج کہتے ہین اور جسوقت خراج نرم گوشت خواہ مغابن یعنی بن ران یا لغانغ
یعنے گوشت بن کام خواہ پس گوش یا زیر بغل عارض ہو اور اوس جنس فاسد سے ہو جسکو ہم امراض جزئیہ مین ذکر کرینگے ایسے اورام کا نام
طاعون رکھا گیا ہے ۔ اورام حارہ مین ابتدا خلط دفع ہوتی ہے اور حجم ظاہر ہوتا جاتا ہے پھر زمانہ تزید مین حجم مین بھی زیادتی پیدا ہو جاتی
ہے اور تمدد بھی عارض ہوتا ہے پھر زمانہ وقوف مین ایک مقدار اوسمین یہ حجم ٹھہر جاتا ہے اوسکے بعد انحطاط شروع ہوتا ہے پھر نضج ہو کر یا تحلیل
ہو جاتا ہے یا ریم پڑتی ہے انجام کار اس ورم کا یا تحلل ہوتا ہے یا ریم یکجا ہو جاتی ہے یا بطرف صلابت اور سختی کے مستحیل ہو جاتا ہے ۔ جو اورام
گرم نہین ہین یا مادہ سوداوی سے پیدا ہوتے ہین یا بلغمی یا مائی یا ریحی سے حادث ہوتے ہین ۔ مادہ سوداوی سے تین قسم کا ورم پیدا ہو جاتی ہین
صلابت اور سرطان سے یہ دونون اکثر فصل خریف مین ہوتے ہین ۔ اور جمیع اجناس غدد کے جیسے خنازیر اور سلع پیدا ہوتا ہے ۔ اجناس
غدد اور صلابت اور سرطان مین یہ فرق ہے کہ اقسام غدد جس عضو کو گھیرے ہوئے ہین اوس سے الگ ہوتے ہین جیسے بعض غدد
یا اون مقامات کے نواحی مین پھیلے ہوئے ہوتے ہین جیسے خنازیر ۔ اور دو قسمین یعنے صلابت اور سرطان جس عضو مین ہوتے ہین اوسکے
جوہر مین داخل ہوتی ہین سرطان اور صلابت مین یہ فرق ہے کہ صلابت ورم ساکن ہے اسمین حدت اور تیزی نہین ہوتی حس کو باطل
کر دیتی ہے یا اسمین فتور پیدا کرتی ہے اور اس ورم مین درد نہین ہوتا ۔ اور سرطان ورم متحرک ہے کہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور
ایذا بہت ہوتی ہے اوسکی جڑین اعضا مین پیدا ہوتی ہین حس کا باطل ہونا اس ورم مین کچھ ضرور نہین ہوتا ہاں یہ کہ مدت دراز ہو جائے
اور وقت یہ ورم بعض عضو مین ہوتا ہے اوسکی موت پیدا ہوتی ہے اور حس اوسکی باطل کر دیتا ہے ۔ کچھ بعید نہین ہے کہ فصل ممیز درمیان
صلابت اور سرطان کے حواس لازمہ یعنے خاصہ کے ذریعہ سے ہو فصول جوہری ممیز نہون ۔ اور اورام [illegible] سوداوی کی [illegible]
سختی کے ساتھ [illegible] ہے اور کبھی بطرف صلابت کے منتقل ہوتے ہین خصوصا اگر سوداوی دموی ہو [illegible]
پیدا ہوتی ہے ۔ اور یہ اورام صلب غدد اور سلع وغیرہ سے اس بات مین جدا ہوتے ہین کہ انمین ایک جگہ [illegible] پیدا ہوتی ہے کہ [illegible]
ہو کر اپنی جگہ کو گھیر لیتا ہے اور [illegible] اوسکا عصبی ہوتا ہے اور جسوقت دبا کر الگ کیا جاسکے [illegible] ہوتا ہے اور اگر کبھی دوا
قوی سے [illegible] الگ کیا جاسکے پھر نہین پلٹتا ہے ۔ اکثر یہ سبب سے پیدا ہوتا ہے اور بھاری چیزون کی شکل [illegible] باطل ہو جاتا ہے
جنس اورام بلغمیہ کی دو قسمونکی طرف تقسیم باقی ہے ۔ ورم رخو ۔ اور سلع لینہ ۔ اور ان دونونمین اسطرح تمیز ہوتی ہے کہ سلع غلاف
اندر ممیز ہوتا ہے اور اوس سے جدا ہوتا ہے اور ورم رخو ملا ہوا ہوتا ہے غلاف سے جدا نہین ہوتا ہے ۔ اکثر حار نہین ہوتا ورم ہو جو [illegible] بلغمی

ظاہر نہین ہوتے۔ اور وقت تزیدکا وہ زمانہ ہے جسمین شدت مرض کی وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی جاتی ہے۔ اور وقت انتہا کا وہ ہے جس مین
مرض کے جمیع اجزا حالت واحدہ پر ٹھہر جاتے ہین اور اوسکے اعراض یکسان رہتے ہین۔ اور انحطاط کا وہ زمانہ ہے جسمین نقصان مرض کا ظاہر
ہوتا ہے اور جسقدر امعان نظر کیا جائے کمی مرض ظاہر تر ہوگی۔ یہ چارون اوقات کبھی بحسب مرض کے اول سے آخر تک اوسکی نوبتون مین
پیدا ہوتے ہین انکو اوقات کلیہ کہتے ہین۔ اور کبھی ہر ایک نوبت کے اوقات اربعہ دیکھے جاتے ہین اونکو اوقات جزئیہ کہتے ہین۔ **فصل آٹھوین**
تمامی قول احوال امراض مین امراض کا نام کئی وجہون سے رکھا جاتا ہے۔ کبھی بنظر اوس عضو کے جو حامل مرض ہے نام
بیماری کا لیا جاتا ہے جیسے ذات الجنب و ذات الریہ۔ کبھی عرض غالب یا اعراض مرض سے نام رکھا جاتا ہے جیسے صرع کہ اوسکے معنی
معنی گر پڑنے کے ہین چونکہ صرع مین بوقت دورے کے آدمی کو گر پڑنا لازم ہے لہذا اس مرض کا نام یہی رکھا گیا۔ کبھی بسبب مرض سے اوس مرض کا
نام لیتے ہین جیسے ہم کہتے ہین کہ مرض سوداوی۔ کبھی بوجہ تشبیہ کے جیسے داء الاسد اور داء الفیل۔ کبھی مرض کا نام اوس شخص کی طرف
منسوب ہوتا ہے جسے پہلے یہ مرض لاحق ہوا ہو جیسے قرحہ طیلافسیہ ایک مرد کی طرف منسوب ہے جسکا طیلافس نام تھا۔ کبھی کسی شہر کی طرف
مرض کا نام نسبت دیا جاتا ہے جس شہر مین وہ مرض ہوا تھا جیسے قروح بلخیہ۔ اور کبھی مرض کا نام اوس شخص کے نام پر ہوتا ہے جو اوسکا علاج
خوب کرتا تھا اور اوسکے دستے مین مشہور تھا جیسے قرحہ خیرونیہ۔ کبھی مرض کا نام اوسکے جوہر ذاتی کے مطابق ہوتا ہے جیسے حمی یا ورم **جالینوس**
نے کہا ہے کہ امراض یا ظاہری ہوتے ہین کہ اونکی شناخت حس کرتی ہے یا باطنی ہوتے ہین کہ اونپر آگاہ ہونا آسان ہوتا ہے جیسے درد معدہ
اور ورم ریہ یا ایسے امراض باطنیہ ہین کہ اونپر آگاہی دشوار ہوتی ہے جیسے وہ آفات کہ جگر مین عارض ہون یا مجاری ریہ مین یا کسی طرح اوراک
اون امراض کا نہو مگر تخمیناً جیسے وہ آفتین جو مجاری بول کو عارض ہوتی ہین۔ امراض کبھی خاص ہوتے ہین اور کبھی بشرکت دوسری عضو کے ایک
مرض ہین۔ یا اس جہت سے ہوتی ہے کہ وہ دونون براہ طبیعت متواصل اور ملے ہوئے ہوتے ہین کہ چند آلات کے ذریعہ سے اون دونون مین اتصال
ہوتا ہو جیسے دماغ اور معدہ ان دونون مین بذریعہ ایک پٹھے کے اتصال ہوتا ہے یعنی وہ پٹھہ جو حجاب البطن تک دماغ سے اوترا ہے جسکا ذکر فصل دوسری تعلیم
تیسری فن اول مین ہو چکا ہے یا رحم اور پستان ان دونون مین بذریعہ اوردہ کے اتصال ہوتا ہے۔ یا اس جہت سے کہ ایک ان دونون عضو کا مین
راہ اور گذرگاہ مادہ کا ہو طرف دوسرے عضو کے جیسے ابتین واسطے ورم ساق کے ہوتا ہے۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونون قریب ہین جیسے
رقبہ اور دماغ کہ ہر ایک دوسرے کے مرض مین شرکت رکھتا ہے خصوصاً جس وقت قریب کا عضو ضعیف ہو کہ وہ فضول مادی کو اپنے قریب سے
قبول کرتا ہے جیسے ابط واسطے قلب کے یا اس جہت سے کہ ایک اونمین کا مبدء اور اصل واسطے فعل عضو ثانی کے ہو جیسے حجاب واسطے
کے تنفس مین۔ یا اس وجہ سے کہ ایک عضو خادم ہے واسطے دوسرے عضو کے جیسے عصب واسطے دماغ کے۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونو
بذریعہ کسی تیسرے عضو کے شرکت رکھتی ہین جیسے دماغ گردے سے اس وجہ سے شرکت رکھتا ہو کہ یہ دونون جگر سے شرکت رکھتی ہین۔ کبھی شرکت
مین خود بھی ہوتا ہے جیسے جو ضرر کسی عضو کو بشرکت دوسرے عضو کے پہونچا اوس دوسرے سے مثل اوسی ضرر کے دوبارہ پہلے عضو کو پہونچتا ہے
جیسے دماغ اگر متأذی ہو تو معدہ اس الم مین اوسکا شریک ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ ہضم معدے مین پیدا ہوتا ہے تب معدے سے بخارات ردی
اور غذائے غیر منہضم دماغ تک پہونچاتی ہے اس جہت سے الم دماغ کا اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اور مشارکت بطور دوام خواہ بطور دورہ بنا ہے
اور کام اصل کے بیماری ہوتی ہے یعنی اصل عضو کی شرکت سے دوسرے عضو کو اذیت پہونچی ہے اگر اوسکو اذیت دائمی ہے تو فرع کو
بھی اذیت دائمی ہوگی اور اگر اصل کو اذیت دورہ سے ہے تو اوسکو بھی دوری ہوگی۔ مراتب بدن کے درمیان صحت اور مرض کے

چہ مین ایک مرتبہ یہی کہ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو دوسرا مرتبہ یہ کہ نہایت درجہ صحت سے کم ہو تیسرا مرتبہ یہ ہو کہ بدن نہ صحیح ہو اور نہ بیمار
جیسا کہ حالت ثالثہ کے بیان مین گذرا چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ بدن غیر صحیح قابل مرض کا ہلکا ہو پانچوان مرتبہ یہ ہے کہ بدن مریض اندک بیمار ہو
چھٹا مرتبہ یہ ہے کہ نہایت درجہ مرض پر ہو — جو مرض ہے یا مسلم ہے یا غیر مسلم — مسلم وہ مرض ہے کہ جسکے معالجہ کا کوئی مانع اور عائق
جیسا چاہیے نہو — اور غیر مسلم وہ ہے کہ اوسکے ہمراہ معالجہ کا ایک عائق بھی موجود ہو کہ اوسکے معالجہ مین تدبیر صائب کی رخصت ندے جیسے درد
کہ اوسکے ساتھ نزلہ بھی ہو — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو مرض مناسب مزاج اور سن اور فصل کی ہوا مین اندیشہ اوسکا کمتر ہے بہ نسبت
اوس مرض کے جو غیر مناسب ہو اور ایسا مرض غیر مناسب بدون سبب عظیم کے پیدا نہین ہوتا ہے اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ
زوال المرض بفصل کی امیدداری اوس فصل کی ضد مین کیجاتی ہے جیسے امراض شتا کی صحت فصل صیف مین یا امراض
ربیع کی صحت فصل خریف مین ہوتی ہے — اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض امراض دوسرے امراض کیطرف منتقل ہو جاتے ہین اور بعد انتقال
کہ وہ خود دفع ہو جاتے ہین اور اس دوسرے مرض کو اونکی خیریت حاصل ہوتی ہے گویا ایک مرض دوسرے مرض کے لیے ذریعہ شفا ہوتا ہے جیسے ربع صرع سے
نجات دیتی ہے یا نقرس اور دوالی اور اوجاع مفاصل اور جرب اور حکہ و بثور اکثر تشنج سے بذریعہ ربع کے شفا حاصل ہوتی ہے [illegible] اور ذات الجنب
زلق الامعا سے — اور اسیطرح کہلنا رگ متعدد کا بہ مرض سوداوی اور وجع الورک اور درد گردہ اور وجع رحم سے نجات دیتا ہے — کبھی
انتقال مرض کا دوسرے مرض کیطرف اسطرح پر ہوتا ہے کہ شدت اور آفت بڑہ جاتی ہے جیسے انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف یا قرانیطس کا لیثرغس
کیطرف — بعض امراض متعدی اور ساری ہین جیسے جرب اور جذام اور قروح عفنہ اور حمای وبائی اور جیچک اور خصوصا جسوقت مساکن تنگ
ہون اور اسیطرح اگر شخص قریب اسفل ریح مین ہو یا جیسے رمد کہ یہ بھی دوسرے کو لگجاتا ہے خصوصا جو شخص اسکی آشوب چشم کو بغور دیکھا کرے جیسے بیماری
ضرس کی کہ محض تصور ترش چیز کا دانتونکو ایذا دیتا ہے اور جیسے سل اور برص کہ یہ بھی امراض متعدی سے ہین — بعض امراض بوراثت نسل
مین جاری ہوتے ہین جیسے برص اور قرع طبعی اور نقرس اور سل اور جذام — بعض امراض خاص ہوتے ہین کہ ایک قبیلہ و شہر یا ایک سمت
کے باشندون سے خاص ہوتے ہین خواہ اونمین زیادہ پیدا ہوتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضعف اعضا کا تابع سوء مزاج کے ہوتا ہے
یا تخلخل بنیہ یعنی ڈہیلے ہونے بدن کے تعلیم دوسری ہے دو جملہ مین جملہ پہلا اون چیزون کے بیان مین جو اسباب
عامہ سے پیدا ہوتے ہین اور اوسمین اونیس فصلین ہین فصل پہلی مین اسباب کا بیان بطور کلی کیا جاتا
ہے اسباب تینون حالات بدن انسان کے یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ کے تین قسم پر ہین سابقہ — بادیہ — واصلہ — سابقہ اور
واصلہ مین اسباب کی شرکت ہے کہ یہ دونون امور بدنی ہوتے ہین یعنی خلطی یا مزاجی یا ترکیبی ہوتے ہین — اسباب بادیہ وہ چیزین ہین کہ جوہر بدن
انسان سے خارج ہون یا وہ چیزین آثار اجسام خارجہ کی ہون جیسے مارنے سے کوئی اثر بدن انسان کو پہونچے یا جراحت پہونچے بدن انسان کو گرمی
پہونچے خواہ طعام حار یا بارد بدن انسان پر وارد ہو — یا وہ اثر نفس ناطقہ سے بدن کو پہونچے ایسا اثر نفس ناطقہ ہوا کہ بدن کے ایک دوسری
چیز ہے وہ اثر نفس ناطقہ کا جیسے بوقت غضب اور خوف کے بدن انسان کو پہونچتا ہے یا بوقت رنج اور خوشی کے — اسباب سابقہ اور بادیہ مین
اس بات کی شرکت ہے کہ بیشتر درمیان ان دونو کے اور درمیان حالات ثلاثہ کے [illegible] واسطہ ہوا کرتا ہے — اور اسباب بادیہ اور واصلہ
مین اسباب کی شرکت ہے کہ ان دونون مین اور درمیان حالات ثلاثہ کے کبھی واسطہ نہین ہوتا — مگر اسباب سابقہ کا فرق بادیہ سے [illegible]
[illegible] اس طرح پر ہے کہ اسباب سابقہ کے قریب کوئی حالت نہین ہوتی بلکہ ان دونون کے درمیان مین چند اسباب [illegible]

برص و قرع طبعی یعنی گنجا ۱۲

حالانکہ ہماری روح کا مزاج حقیقی معتدل ہے مائل بحرارت ہے پھر جب ہماری روح میں حرارت بوجہ احتقان کے پیدا ہوا اوسکی حرارت
اور گرمی سے تو ہوائے محیط بدرجہا سرد ہوگی پس جب اوس روح گرم تک ہوا بارد پہونچتی ہے یا اس ہوا کا صدمہ خواہ پھیپھڑا
میں گرم کو لگتا ہے اور بعد پہونچنے ہوا استنشاق کا اور روح میں اختلاط اور آمیزش ہو کر ممدوحی پیدا ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے دو فائدہ
حاصل ہوتے ہیں اول یہ ہوای سرد روح گرم کو اس ضرر سے منع کرتی ہے کہ وہ روح تحلیل طرف ناریت کے نہ ہوجاے کیونکہ اگر وہ روح
اسی طرح حرارت احتقانی کے تحلیل ناریت کیطرف ہوتی آخر کار میں روح کو ایسا سوء مزاج بوجہ افراط حرارت کے عارض ہوتا کہ جو اوسکو
قبول تاثیر نفسانی کی یعنے قبول حس وحرکت کی اس روح میں ہے وہ استعداد برطرف ہوجاتی اور اسی استعداد کے ذریعہ سے
روح سبب حیات ہے پس وہ بھی نہ رہتی یعنے حس وحرکت کا بھی ابطال ہوجاتا اور حیات بھی جاتی رہتی دوسرا ضرر یہ ہوتا کہ اگر ہوای
بارد روح گرم تک نہ پہونچتی حرارت مفرطہ نفس جوہر روح بخاری جو رطب اور سیال ہے بذریعہ تحلل کے افنا کردیتی اور جب ہوای
بارد بذریعہ استنشاق کے پہونچ گئی دونوں ضرر سے بھی حفاظت ہوگئی اور تعدیل بھی حاصل ہوئی یہاں سے معلوم ہوا کہ ہر نفسے
کہ فرو میرود ممد حیات است دوسرا فائدہ تنقیہ کا یعنے تنقیہ اسطرح حاصل ہوتا ہے کہ جو ہوای سرد اندر کھینچی جاتی ہے جب اولٹی سانس
ایکے ہوای اندرونی باہر نکلتی ہے اوسکے ہمراہ قوت ممیزہ اوس بخار دخانی کو بھی باہر نکالکر پھینک دیتی ہے جو بخار بمنزلہ فضلہ روح کے ہوتا ہے
یعنے جس بخار دخانی کو فضلہ اور زائد ہونے میں طرف روح کے وہ نسبت ہے جیسے اون فضول بدنی مثل بول وبراز وغیرہ کو طرف بدن کے
ہے اور جس طرح اون فضول کی تنقیہ سے بدن کو تفریح حاصل ہوتی ہے ویسی ہی ان بخار دخانی کے اخراج سے روح کو تفریح پیدا
ہوتی ہے اور یہاں سے بخوبی معلوم ہوا کہ چون برمی آید مفرح ذات تعدیل تو اوسوقت حاصل ہوتی ہے جب ہوا اندر کھینچکر روح پر
وارد ہوتی ہے یعنے جسوقت کہ استنشاق ہوا کرتا ہے اور تنقیہ اوسوقت ہوتا ہے جب اولٹی سانس ہم لیتے ہیں اور اندر کی ہوا کو باہر
نکالکر دور کرتے ہیں اوس ہوا کو اندر سے باہر نکال ڈالنے کی ضرورت یہ ہے کہ جو ہوا ہم سانس لیتے وقت اندر کھینچ لیجاتے ہیں
اوسکی احتیاج ہمکو تعدیل روح گرم کے واسطے ہے پس لازم ہے کہ ہماری سانس سے کھینچکر وہی ہوا اندر جاے جو سرد ہوا اور اوسکی
سردی اوسوقت تک باقی رہنی درکار ہے جب تک وہ روح سے جاملتی ہے اور بعد آمیزش روح کے چونکہ روح گرم سرد ہوا کو کسیقدر
گرم بھی کردیتی ہے جس طرح ہوای سرد روح کی حرارت مفرطہ کو حد اعتدال پر پہونچاتی ہے اور پھر جب ہوای بہت دیر تک ٹھہری چونکہ
اسکی مقدار بہ نسبت مقدار روح کی کم ہے تو لامحالہ اسمین بھی حرارت مفرطہ پیدا ہوجاتی ہے اب اسوقت اسکا فائدہ یعنے تعدیل روح
بالکل برطرف اور زائل ہوجاتا ہے اب تو یہی بہتر ہے کہ یہ ہوا نکال ڈالی جاے اور بالعوض اوسکے ٹھنڈی ہوا اندر پہونچائی جاے اور مکرر
استعمال تنفس لینے اور اولٹی سانس سے گرم ہوا کی نکال دینے میں تعدیل کا فائدہ پورا پورا حاصل ہوگا پس اوس ہوا کا نکالدینا اور
جدید ہوا کا اندر داخل کرنا دو وجہوں سے ضرور ہوا ایک تو یہ کہ جب ہوا اندر کی نکلے گی خلا پیدا ہوگا لہذا اوسکے قائم مقام کوئی
اور شی یا یہی ہوای جدید باہر سے جاتی ہے اور اوسکے قائم مقام ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گرم ہوا نکلیگی
اوسکے ہمراہ فضول دخانی بھی جو روح میں ہوتی ہیں وہ بھی نکل جائینگی یہی ہوا جو ہمارے بدن کے گرد ہے جب تک معتدل
[illegible] صاف ہی ہے کہ اسمین اور کوئی چیز ایسی نہ ملے جسکا مزاج روح کے مزاج کے منافی ہو اوس زمانہ اعتدال تک اسکا فعل
یہ ہے کہ ہمارے بدن میں صحت پیدا کرتی ہے اور ہماری صحت بدنی کی محافظت کرتی ہے [illegible] اور جب یہی ہوا اوس اعتدال کی

متغیر ہوکر غیر معتدل اور خراب ہوجاتی ہے اسی ہوا سے امراض وبائی پیدا ہوتے ہین اور جبتک خرابی ہوگی
اوس خرابی سے جو مرض پیدا ہوا ہے اوسکی بقا بھی باقی رہتی ہے ۔ انتہی ہوا کے لیے تین قسم کے تغیرات
عارض ہوتے ہین (۱) تغیرات طبعی (۲) تغیرات غیر طبعی (۳) وہ تغیرات جو مجری طبعی سے خارج بھی ہین
اور طبیعت کے خلاف بھی ہین ۔ تغیرات طبعی ہوا کی تغیرات فصول اربعہ کی ہین اسلیے کہ ہر ایک فصل مین ہوا کا ایک مزاج خاص پیدا ہوتا ہے

فصل تیسری

طبائع فصول کا بیان

یہ چار فصلین جو نجومین کے حساب سے سال بھر مین شمار کیجاتی ہین اطبا کی اصطلاح مین وہ فصلین انکی مباین ہین کیونکہ نجومین کی
اصطلاح مین ابتداے سال فصل ربیع سے ہوتی ہے اور فلک البروج کے دائرہ کے چار ٹکڑے فرض کرکے
ہر حصہ کے شروع پر آفتاب کا پہونچنا لیں اوس وقت سے نئی فصل شروع ہوجاتی ہے ۔ اور اطبا کے نزدیک
ربیع کا زمانہ وہ ہے کہ اکثر بلاد معتدلہ مین نہ اتنی سردی ہو کہ بہت سے اوڑہنے کی حاجت ہو اور نہ اتنی گرمی ہو کہ پنکھے سے
ہوا دینے کی حاجت ہو گرمی سردی مین اوسط حال ہو اور اوسکے علاوہ درختون کی پتیان ہری ہوکر کونپل پہوٹنے کا وہی زمانہ ہو اور ربیع کا زمانہ اطبا
کے نزدیک انہی دنون تک رہتا ہے کہ آفتاب اول نقطہ حمل سے نصف ثور تک پہونچ جاوے یعنے ۴۷ روز سے کچھ زیادہ یا اسکے قبل تحویل حمل
کے کسیقدر پہلے خواہ کسیقدر بعد ربیع طبعی شروع ہوتی ہے اور نصف ثور تک رہتی ہے ۔ اور فصل خریف طبعی ہمارے ملکون مین مثل بنگالہ
وغیرہ جب ہوتی ہے کہ آفتاب اوس مقام کے مقابلہ مین آئے جہان سے ربیع شروع ہوتی ہو اور اتنے زمانہ تک رہتی ہے کہ جس زمانہ
مین آفتاب منطقۃ البروج کی اوس قوس کو طے کریگا جو مقابل قوس ربیع کے ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ فصل خریف ربیع کے جاڑے اور صاف مین
مشابہ مقابل ہو کر اکثر بلاد مین رات کو اچھی سردی اور دنکو بجلی کی گرمی پڑتی ہو جیسے کنوار کے مہینے مین ایسا ہی ہوتا ہے اور برگ درختون کی
ابتداء زرد ہونے اور گرجانے کی خریف بھی ہو صیف یعنے فصل گرما اطبا کے نزدیک جبتک گرمی پڑی رہتی ہے اور شتا یعنی سرما جبتک
سردی پڑی اوس وقت تک رہتی ہے اور اس بیان سے اچھی طرح معلوم ہوا کہ زمانہ ربیع اور خریف کا اطبا کی راے مین بہت کم ہے نسبت
امتداد زمانہ صیف اور شتا کے جاڑہ کی فصل مقابل گہیون کے یا اوس سے زیادہ خواہ گہیون سے کم بھی رہتی ہے جیسا اکثر کا حال
ہے ۔ اب اس ہماری تقریر سے ایسا معلوم ہوا کہ فصل ربیع تو گویا وہ زمانہ ہے جسمین پہولون کی کلیان اور بعض ثمر درختون کے شگوفے نکلتے
ہین اور کونپلین پہوٹتی ہین اور درختہاے ثمردار مین بور آتا ہے اور خریف وہ زمانہ ہے جسمین درختونکے پتون کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے
اور پختگی اوراق کی ہوچکتی ہے لہذا ابتداے جہاڑ کی ابتدا ہوتی ہے سوا ان دونون زمانہ کے اور سال بھر مین جسقدر زمانہ باقی رہا وہ
صیف اور شتا کا زمانہ ہوا ۔ اب ہم کہتے ہین کہ وہ فصل ربیع جسکو ابھی ہم بیان کر چکے اوسکا مزاج معتدل ہے اور یہ بات نہین جیسے
بعض لوگونکو گمان فاسد ہے کہ ربیع کا مزاج حار رطب ہے تحقیق اور اثبات اس دعوی کا کما حقہ فن طب مین مناسب نہین
فلسفہ طبعی کے حصہ مین اوسکی تحقیق کیجاتی ہے طبیب کو اپنے مسلمات مین سے اسکو مان لینا چاہیے کہ ربیع کا مزاج معتدل ہے
فصل صیف کا مزاج گرم خشک ہے اسلیے کہ جرم آفتاب سمت الراس پر ہوتا ہے اور جو خطوط شعاعی آفتاب سے جو پڑتے کر زمین

آتا ہے اور اوسکے پلٹ جانے مین توہم اسی امر کا ہوتا ہے کہ یا تو زاویہ انعکاس شعاع سنبر زاویہ حادہ پیدا ہوتا ہے اور حادہ بھی وہ جو بہت ہی
چھوٹا ہو یا ایسا متوہم ہوتا ہے کہ جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا تھا ہر وقت انعکاس شعاع خط پر اوسی شعاع کی پلٹ
گیا کہ زاویہ پیدا ہی نہین ہوا تفصیلی بیان زیادتی حرارت کے سبب کا یہ ہے کہ بعض مسقط شعاع شمس یعنے آفتاب کی شعاع کا جو
جگہ زمین پر گرتا ہے اوسکی مثل وہی ہے جیسی مثال مسقط سہم اسطوانہ کی یا مسقط سہم مخروط کی بہ نسبت ثقل کے ہے اور جسطرح
سہم اسطوانہ اور سہم مخروط کا نفوذ نفس اوسکے مرکز ثقل مین ہوتا ہے اوسی طرح گویا سہم شعاع کا نفوذ مسقط سہم شعاع مین
توہم کیا جاتا ہے اور بعض اوضاع شمسی بہ نسبت بلاد کے ایسے ہین کہ وہان مسقط شعاع بمنزلہ سطح اور محیط کے یا قریب محیط کے ہوتا
ہے اور سہم شعاع شمسی مین سخونت کا زیادہ ہونا اسوجہ سے ہے کہ تاثیر جرم آفتاب کی جملہ اطراف سے اوسی سہم کیطرف متوجہ ہوتی
ہے اور مرکز سے ہٹ کر اطراف اور کنارون کے مقامات مین قوت تسخین ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ جس طرف یا کنارہ کو فرض کرو اوس
جگہ کی جتنی حرارت موجود ہے اور موجودہ مین سے اوتنی کم ہو بلحاظ سہم کے جا چکی ہے اوسی کی قوت اوس کنارہ کی شعاع مین
ہوگی پس گرمیون کی فصل مین ہم لوگ سہم شعاع آفتاب مین واقع ہوتے ہین یا قریب سہم شعاع کے اور جسطرح
حرارت آفتاب کی قوت سہم شعاع مین زیادہ ہوی [illegible] شمسی بھی گرمیون مین لیکن بشرطیکہ مطلع با جو سماگرد وغبار وغیرہ سے پاک
وصاف ہو زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ان مین لوگون کے [illegible] کیفیت اور یہ بیان ہوچکی ہے نسبت قرب وبعد جرم آفتاب اور چھوٹا بڑا
ہونا خطوط شعاعی کا اسکا بیان [illegible] مین فن ریاضی کے اسی طرح کیا جاتا ہے جسکو علم ہیئت کہتے ہین اور تحقیق زیادتی حرارت
اور شدت [illegible] کی فن طبعیات مین کی گئی ہے [illegible] کی بحث کرنی اوسکے فن سے دور کر دی گئی فصل صیف
جسطرح حار ہے اوسکے ساتھ ہی یابس بھی ہے [illegible] اسکی وجہ یہ ہے کہ اس فصل مین حرارت
کی شدت ہوتی ہے اور رطوبت ہوا کا تخلخل ہو جاتا ہے اور ہوا گرم [illegible] طبیعت ناری سے پیدا ہو جاتی ہے لہذا رطوبت فنا
ہو کر خشکی یعنے یبوست پیدا ہوتی ہے ایضاً چونکہ شبنم وغیرہ گرمیون مین نہین پڑتی اور نہ پانی برستا ہی لہذا یبوست زیادہ اس فصل مین
ہوتی ہے فصل شتا یعنے موسم سرما جملہ امور مین [illegible] گیا ہے اسی وجہ سے اوسکا مزاج بارد رطب ہے خریف کی
فصل مین چونکہ حرارت صیفیت کی رفتہ رفتہ گھٹتی ہے اور [illegible] کی وجہ سے ابھی سردی خوب نہین پڑتی اور بنظر قرب اور بعد
جرم شمس کے مسقط سہم مرکز کی شعاع اور مسقط سہم شعاع محیط کے وسط اور بیچ مین گویا ہم واقع ہوتے ہین اسوجہ سے فصل خریف مین حرارت
اور برودت کا اعتدال ہوتا ہے لیکن فصل خریف مین رطوبت اور یبوست کا اعتدال نہ ہوگا کیونکہ رطوبت اور یبوست مین اعتدال
[illegible] ابھی [illegible] نہین گذرے کہ فصل گرما نے ہوا کو بالکل خشک کر دیا ہے چنانچہ [illegible] ہوچکا کہ ہوا مین کمی رطوبت کا نشان
بھی نہین جاتا اور شبنم یا بارش باران وغیرہ جو ترطیب کے اسباب ہین ابھی پیدا نہین ہوئے جو مقابلہ اسباب اور علل مجففہ کا کر سکے ترطیب
پیدا کرین اور حرارت نکلا مزاج خریف جو قابل ہے اعتدال [illegible] یعنے برودت کسقدر پیدا ہوئی پس کسی شی کی تبرید یعنے اوسکے مزاج
مین برودت کا اثر پیدا کرنا اسکی [illegible] مزاج ترطیب پیدا کرنے کی مشکل ہو اور یہ اسلیے کہ برودت کیطرف کسی مزاج
کو پھیر لیجانا آسان ہے اور بسہولت ممکن ہے بہ نسبت اسکے کہ اوسکی یبوست زائل کرکے مائل برطوبت کرین ایضاً اگر کسی مزاج
کی تبدیل بطرف ترطیب کی بذریعہ تبرید کے کرنا ایسا آسان نہین ہے جسطرح حرارت کے ذریعہ سے تخفیف کا پیدا کرنا آسان ہوتا ہی اسلیے

کہ تھوڑی سی حرارت سے یبوست فوراً پیدا ہو جاتی ہے اور تھوڑی سی تبرید سے ترطیب کبھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ امر بالعکس ہے کہ تھوڑی سی حرارت ترطیب کی پیدا
کرنے میں اقوی ہے جس وقت کسی جسم میں بوجہ برودت کے مادہ پیدا ہوا ہو کیونکہ اندک حرارت سے تبخیر پیدا ہوتی ہے پس ترطیب حاصل ہوتی ہے
اور اوسی اندک حرارت سے تحلیل پیدا نہیں ہوتی کہ یبس پیدا کرے یہ تھوڑی سی برودت تکثیف مسامات کر کے تنقیہ رطوبات کے ذریعہ سے جمع
رطوبات نہیں کر سکتی اسی وجہ سے فصل ربیع کا مرطوب ہونا بوجہ ابقاء رطوبت شتا کے محسوس نہیں ہے جس طرح خریف میں خشکی فصل گرما کی محسوس
ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت ربیع کی معتدل ہو کر کم ہو جاتی ہے اسنے زمانہ قلیل میں کہ اوسنے زمانہ میں یبوست میں خریف کی برودت خریف سے
اعتدال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ شاید کہ فعل ترطیب کا برودت سے صادر ہونا اور فعل تخفیف کا حرارت سے پیدا ہونا اس کیفیت خاصہ سے کہ اوس حرارت
سے ترطیب ہو جاتی ہے اور اوسنے برودت سے تخفیف نہیں ہوتی یہ فعل منشا نسبت میں عدم و ملکہ کے ہو کہ فاعل ترطیب کو ایجاد امر وجودی کا
پڑتا ہے اور فاعل تخفیف کو ایجاد کسی امر کی کرنی نہیں پڑتی ہو بلکہ فقط کسی امر وجودی کو نفنا کر دینا اسی سے تخفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے
ان دو فاعلوں کی افعال میں تضاد کا تقابل نہوگا۔ کیونکہ تخفیف کا فعل اس مقام پر یعنے فصول کے اندر جہ میں بس یہی ہے کہ جوہر رطب
یا کسی رطوبت کو مفقود کر دینا اور یہ امر اوسنے حرارت سے بھی پیدا ہو سکتا ہے برخلاف ترطیب کے اسلیے کہ ترطیب کو پیدا کرنے میں کسی جوہر یابس
کا مفقود کر دینا درکار نہیں ہے بلکہ ایک جوہر رطب کا ایجاد کرنا چاہیے لہذا نسبت درمیان فعل ترطیب اور فعل تخفیف کے بلکہ اس بنا پر نسبت
درمیان رطوبت اور یبوست کی بھی تقابل عدم اور ملکہ کی ہوگی کہ یبوست امر عدمی ہے اور رطوبت ملکہ اور امر وجودی ہے پس ظاہر ہوا کہ امر
عدمی یعنے یبوست کو پیدا کرنے میں زیادہ دقت اور احتیاج امور متعددہ کی نہوگی لہذا آسانی پیدا ہو جاوےگی بخلاف رطوبت کے۔ کسی شخص
کو یہ اشتباہ عارض نہ ہو کہ جب ہم ہوا کو کبھی یابس اور کبھی رطب کہتے ہیں تو اوس سے مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ صورت ہوائی یا کیفیت
طبعی ہوا رطب خواہ یابس ہے لہذا جو فصل مرطب ہوگی وہ ایجاد اوس ہوائی کریگی جسکی صورت یا کیفیت اصلی مرطب ہو اور جو فصل مجفف ہو
جیسے فصل گرما وہ ایجاد ایسی جوہر ہوا کی کریگی جو دراصل یابس ہے پس ترطیب اور تخفیف میں تقابل عدم اور ملکہ نہ ہوگا بلکہ ہم فن کلیات میں طبعی ہوا
کی رطب خواہ یابس یا مطلق ہونے کا کچھ ذکر نہیں کرتے خواہ تھوڑا سا تعرض کسی اور غرض سے کبھی کر دیتے ہیں ان اس فن میں ہوائے رطب سے ہماری مراد
فقط یہی ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بہت سے بخارات مائیہ مل گئے ہیں اور لہذا مرطب ہو گئی ہے یا ہوائے رطب سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بوجہ
کثافت جو تکثیف سے کسی امر خارجی کی پیدا ہوتی ہے اسکی کیفیت مثل رطوبت بخار مائی کے ہو گئی ہے اور ہوائے یابس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ
اس ہوا سے وہ بخارات مائی جنھوں نے اسکو مرطب کر دیا تھا جدا ہو گئی اب یہ ہوا یبوست میں مشابہ جوہر نار کے ہو گئی ہے یا جو تحلیل کے مراد
یہ ہوتی ہے کہ اس ہوا میں بخارات ارضیہ زیادہ مل گئے ہیں اب اس ہوا کا جوہر بوجہ اختلاط بخارات ارضیہ کے مشابہ جوہر ارض کی یبوست میں ہو گیا
ہے نتیجہ ساری بیانات کا یہ ہوا کہ ربیع سے فضول رطوبات شتا کی تھوڑی سی حرارت زائل کر کے اوسمیں اعتدال بلحاظ رطوبت اور یبوست
کے پیدا کر دیتی ہے اور یہ تھوڑی سی حرارت اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہے اور خریف میں تھوڑی سی برودت
جو بعد شمس سے سمت الراس سے پیدا ہوتی ہے وہ برودت ہوا کو مرطوب نہیں کر سکتی۔ علاوہ اس دلیل کے اگر ہمارا جی چاہے تجربہ سے
بھی اس دعوے کو ثابت کر سکتے ہو سرد ہوا میں مثلاً خشک کپڑے کو لٹکا دو اور گرم ہوا میں تر کپڑے کو لٹکا دو [illegible] دونوں کو مثلاً ایک
گھنٹہ لٹکنے دو پھر دیکھو تو سہی کہ تر کپڑا جلد خشک ہوا یا خشک کپڑے میں نمی جلد آئی جب تجربہ کرو گے تو معلوم ہوگا کہ جتنی جلد تر کپڑا خشک ہو جاتا ہے
اوتنی جلدی سے خشک کپڑے میں تری نہیں آتی اس سے بھی ثابت ہوا کہ تھوڑی برودت رطوبت پیدا نہیں کر سکتی ہے اور تھوڑی سی [illegible]

تخفیف پیدا کردیتی ہے۔ علاوہ ان دلائل اور تجربات کے رطوبت سیال کی معتدل ہوجانے پر فصل ربیع کی ادنے حرارت سے اور بھی ایک
شی ہے وہ یہ ہے کہ رطوبات کا ٹھہرنا جو ہوا مین (خواہ اوسکو گرم فرض کرو یا جو کو سرد فرض کرو) ممکن نہیں سکتا جب تک کہ ہمیشہ اون رطوبات کو جا بجا
رطوبت سے برابر امداد نہ پہونچا کرے اور بقا یبوست جو محتاج ہے کسی امداد متصل کی نہین ہے ہوا اجسام کیلئے جو کے مثل فواکہ تر و تازہ کے ہوا مین
رہتے ہین یا خود ہوا جو زیر آسمان رہتی ہے ان سب اشیا مین رطوبت کا باقی رہنا محتاج ہے اسواسطے کہ فقط ہوای شدید البرد سے انکی ترطیب
باقی نہین رہ سکتی اسلیے کہ ہوا کو جو ہم شدید البرد کہتے ہین اوسکی شدت برودت کو ہم فقط اپنی بدن کے خیال کرتے ہین اور ہوا کی برودت
اون آباد مقامات پر جو پیش نگاہ ہماری ہین اسقدر نہین ہے کہ بوجہ تحلیل کے ترطیب پیدا کرے بلکہ یہ ہوا جملہ احوال اور اوقات مین اسی سبب سے
محلل ہے کہ اوسمین دہوپ اور ضوء ستارگان کی قوت پہونچا کرتی ہے جسوقت یہ سرد ہوا کو ابر وغیرہ کیوجہ سے نہ پہونچے اور تحلیل مستمر باقی رہے بہت
جلد جفاف اور خشکی ان اشیا مین بلکہ خود ہوا مذکور مین پیدا ہوجائیگی اور فصل ربیع مین تحلیل اکثر ہوتا ہے اور تبخیر بہت کم ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے
کہ تبخیر دو امرون سے پیدا ہوتی ہے (۱) حرارت لطیفہ اور مقدار مین کم ہو جو ظاہر مین ہوتی ہے (۲) وہ حرارت جو اندر زمین کے پوشیدہ
اور چھپی ہوتی ہے اوسکا اتنا قوی ہونا درکار ہے کہ زمین کے اوپر تک آکر ظاہر ہوجای اور یہ دونون سبب تبخیر کے فصل شتا مین موجود
ہوتی ہین اسلیے باطن زمین جاڑون مین بہت گرم ہوتا ہے اور باطن ارض کا جاڑون مین زیادہ گرم ہونا اصول طبیعات مین بیان
ہوچکا ہے اور حرارت جو کی جاڑون مین بہت ہی قلیل ہوتی ہے پس سرما مین دونون سبب تبخیر کے موجود ہین شدت حرارت باطنی سے
زمین کی تصعید ابخرہ پیدا ہوتی ہے اور کمی حرارت جو کی وجہ سے تغلیظ ہوجاتی ہے خصوصا برودت کیوجہ سے خود ہوا مین تکاثف پیدا
ہوکر ہوا کو مستحیل طرف سحابیت کر دیتا ہے اور فصل ربیع مین نہ تو باطن زمین مین زیادہ حرارت ہوتی ہے اور نہ جو ہوا مین اسقدر کمی حرارت
کی اسوجہ سے تحلیل فصل ربیع مین قوی تر ہے بہ نسبت تبخیر کے اسلیے کہ حرارت باطن ارض کی فصل ربیع مین نہایت ہی کم ہوجاتی
ہی اور جو کچھ ہوتی ہے وہ بھی بتقدم ضعیف کیوجہ سے زمین کے اوپر آجاتی ہے۔ الغرض فصل ربیع مین زمین کے اوپر ایک ایسی حرارت
دفعۃً ظاہر ہوتی ہے جو حرارت منجمدہ سے زیادہ قوی تر ہوتی ہے یا تشابہ اوسکی تبخیر یا لطیف ہوتی ہے اسلیے کہ اوس حرارت کو مادہ پر غلبہ
اور استیلا زیادہ ہوتا ہے اور ہمراہ اوسکے تبخیر لطیف کی زیادتی حرارت جو کی ہو کہ تحلیل کو تمام کر دیتی ہے۔ یہ آثار اور انفعال اکثر پیدا ہوتے
ہین اور صدور ان آثار کا تنہا انہین اسباب مذکورہ بالا سے ہوتا ہے اور اگر اور اسباب ارضی و سماوی انکی ہمراہ ہون تو آثار مغایر آثار مذکور
کبھی پیدا ہوسکتے ہین۔ پھر یہ بھی ہے کہ ربیع مین بوجہ سبق تحلیل ضعیف کے مادہ بخارات مین کثرت اسقدر ہوتی جو بخار صاعد تک پہونچکر تحلیل
پاسکے جسقدر فصل شتا مین کثرت ہوتی ہے انہین اسباب کو نظر کر کے واجب ہے کہ طبایع ربیع کے یبوست اور رطوبت مین بھی مائل باعتدال
ہون جس طرح حرارت اور برودت مین معتدل ہین لیکن باینہمہ ہم اوائل ربیع کو مائل برطوبت ہونا تجویز کرتے ہین اوسکے ساتھ یہ بھی خیال کرتے
ہین کہ اواخر ربیع کا اعتدال رطوبت اور یبوست سے اور میلان بطرف رطوبت کے اتنا نہین ہے جسقدر کہ مزاج اوائل خریف
خشک ہے اور مائل بہ یبوست ہے۔ لہذا ان فصل خریف مین شدت اعتدال حرارت اور برودت کی بھی اگر ہم قائل نہ ہون تو بعید از
صواب نہ ہوگا (بلکہ رای صاحب یہی ہے کہ خریف بہ نسبت حرارت اور برودت کی بھی زیادہ اعتدال نہین ہے) اسلیے کہ ٹھیک دوپہر
کا زمانہ فصل خریف کا مشابہ گرمیون کی ہوتا ہے اور کنارے کی دوپہر تو جسمی سخت ہوتی ہین اونکو سب ہی خوب جانتے ہین اور
اون اوقات مین خریف کی مشابہت موسم سرما کے پیدا ہونیکا سبب یہ ہی کہ ہوای خریفی مین یبس بشدت ہوتا ہے اور اسی یبس

اسیوجہ سے قبول تسخین کی استعداد اوسمی زیادہ ہوتی ہی اور استحالہ ہوا ناریت کی طرف اسوجہ سے ہوتا ہے کہ فصل گرما پہلے گذر چکی ہے
جسکی ہوا نیون ہوا کرتی تہی اوسی فصل کی حرارت نے ہوائے خریفی کو آمادہ استحالہ مذکورہ کر رکہا ہے اور خریف کی راتین سرد ہوتی
ہین اسلیے کہ ہماری سمت الراس سے آفتاب دور ہوتا ہے اور ہوای خریف جو لطیف اور متخلخل ہوتی ہے بشدت قبول تاثیر اون سوختہ ابخرہ
کا کرتی ہے جو سوختات اوسی ہوا پر وارد ہون۔ اور فصل ربیع زیادہ تر قریب باعتدال ہے حرارت اور برودت مین اسلیے کہ اگرچہ آفتاب
بعد سمت الراس سے ہماری ربیع مین بہی اوسیقدر ہوتا ہے جسقدر کہ خریف مین ہوتا ہے لیکن پہر بہی جو ہوا ربیع مین قبول تسخین اور
تبریدکی قابلیت اوسقدر نہین رکہتا جسقدر کہ خریف مین رکہتا ہے اسیوجہ سے ربیع کی رات اعتدال حرارت اور برودت مین دن سے
زیادہ مختلف نہین ہوتی کچہ تہوڑی سی برودت یا خنکی جو گوارا ہے شب کو ہوجاتی ہے۔ اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ تم کہتے ہو کہ ہوا
خریف مین لطافت زیادہ ہوتی ہی پہر کیا وجہ ہے کہ رات کو اوسی ہوا مین برودت آجاتی ہے اور سردی پڑتی ہے اور ربیع کی شب سے
خریف کی شب مین زیادہ سردی ہوتی ہے حالانکہ لطافت ہوا کی بنا پر ہوای خریفی شب مین بہ نسبت ربیع کے گرم ہونی چاہیے (جواب)
یہ ہے کہ ہوای خریف مین چونکہ تخلخل زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے جسطرح قبول حرارت ونکو کرتی ہے اوسی طرح شب کو اثر برودت کبہی
جلد قبول کرتی ہے اسی طرح پانی بہی زیادہ متخلخل ہوتا ہے اور لطافت بہی اوسمین زیادہ ہوتی ہے اسی واسطے اگر پانی کو گرم کرکے اوس
برف جمانی منظور ہو بہ نسبت سرد پانی کے گرم پانی بہت جلد جم جائیگا اسلیے کہ برودت ہوا کی گرم پانی مین بوجہ تخلخل کے زیادہ نفوذ کرتی ہے
۔ ایک یہ بہی بات ہو کہ ربیع کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو اتنا نہین ہوتا ہے جسقدر خریف کی برودت کا احساس ہمارے
ابدان کو ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ربیع مین ہمارے ابدان جاڑون کی سردی سے نکلکر گرمی کیطرف آیا چاہتے ہین تو بدن کو سردی کی
خوگری ہوتی ہی اور جاڑونکی سردی وشتائی اور شتائی برودت کی متحمل ہوجاتی ہین اب تہوڑی سی برودت ربیع کی ناگوار نہین ہوتی بلکہ خوش آیند معلوم
ہوتی ہے بخلاف فصل خریف کے اوس سے پہلے گرمی ہوتی ہے اور گرمی کی خوگر ہمارے ابدان دفعۃً سردی کیطرف آتی ہین لہذا احساس
برودت کا زیادہ کرتے ہین۔ یہ بہی ایک وجہ خریف مین سردی زیادہ معلوم ہونے کی ہے کہ فصل خریف متوجہ سرما کی طرف ہوتی
ہے یعنے جاڑونکی آمد آمد کی خبر دیتی ہے لہذا خریف کو مناسبت قوی زمستان سے ہے اور ربیع جاڑونکو چہوڑکر گرما کیطرف متوجہ ہوتی ہے۔
یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ اختلاف فصول چہارگانہ ہر اقلیم مین خاص خاص اوراض پیدا کرتا ہے لہذا طبیب پر واجب اور لازم
ہے کہ ہر ایک اقلیم کی نسبت اضرار فصول کو اچہی طرح پہچان لے تاکہ ابدان کو مضرات سے بچانے کیطرف اور بہ حفظ ماتقدم کی تدبیر کرے
اور اوسپر بوجہ جہالت اصول تدابیر کے یہ امر مخفی نہ ہے۔ کبہی کسی فصل کا ایکدن خواص اور آثار مین مشابہ کسی اور فصل کے دن سے
ہوجاتا ہے مثلاً ایکدن کی کیفیت بوجہ اسباب سماوی وارضی کے جاڑون کی سی ہوجاتی ہے اور دوسرے دن ویسیہی بہار کی کیفیت پیدا
ہوجاتی ہے اور ایکدن ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی دوپہر مین سردی اور دوپہر مین گرمی ہوجاتی ہے **چوتہی فصل احکام فصول**
اور تغایر آثار کے بیان مین (۱) عموماً یہ بات ہے کہ ہر ایک فصل اوسی مزاج کو موافق ہوتی ہے جو مزاج کہ اوس فصل
کے مناسب ہو (۲) اور جسکو کسی قسم کا سوء مزاج مناسب کیفیت کسی فصل کی عارض ہوا ہے مزاج کو وہ فصل مضرت دیتی
پہونچاتی ہے (۳) ہان اگر کسی فصل مین انحراف اعتدال سے بیش از حد پیدا ہوجائے اوسوقت ہر مزاج کو مضر ہوتی ہے یعنے جس مزاج
کے یہ فصل مناسب ہے کیفیت تہی اوسے مضر ہوتی ہے اور جسکو بحالت اعتدال خود مضر تہی اوسی تو بدرجہ اولی مضر ہوگی اسلیے

فصل کا اعتدال سے بیشتر از حد قوت ابدان کو ضعیف کرتا ہے (۴۴) اور جس مزاج کو کوئی مرض ایسا عارض ہو کہ اوس مرض سے
کوئی فصل مناسب ہو پس اگرچہ اصلی مزاج سے وہ فصل مخالف ہو مگر بنسبت مرض لاحق کے اوس مزاج کو وہ فصل موافق ہوگی اگر
پے درپے دو فصلوں کی طبیعت اپنی اپنی اعتدال سے خارج ہو جاوے اور یہ خروج از اعتدال دونوں فصلونکا جس طبیعت کی
طرف ہو اون دونوں طبائع غیر معتدل میں بھی تضاد کی نسبت ہو لیکن اس تضاد اور مخالفت میں افراط ضدیت نہ ہو مثلاً فصل
سرما میں جنوبی ہوا چلنے سے حرارت اور رطوبت پیدا ہوئی تھی کہ یکایک فصل ربیع آئی اور اوسمیں ہوای شمالی چلنے سے برودت اور
یبوست پیدا ہو گئی ایسی صورت میں اس دوسری فصل غیر معتدل کا آنا فصل ربیع مذکور کا بارد و یابس ہو جانا اکثر ابدان کو موافق ہوگا
اور تعدیل پیدا کریگا اسلیے کہ ربیع مذکور کی برودت اور یبوست اوس سرما کی حرارت اور رطوبت کا تدارک کریگی جو پہلے گذر چکی ہے
اسیطرح اگر فصل سرما میں کسی وجہ سے یبوست زیادہ عارض ہو جاوے اور اوسکے بعد ربیع جو آئے اوسمیں بھی رطوبت کا غلبہ ہو تو یہ ربیع بھی
تعدیل اوس یبس کا کریگی جو سرما میں بڑھ گیا تھا ۔ اور جبتک با فراط رطوبت پیدا نہ ہو اور زمانہ دراز تک بھی نہ ٹھہرے اسوقت تک
یہ ربیع تعدیل ہی کرتی رہیگی ہاں جب اتنی دیر تک اسکی رطوبت زائدہ ٹھہرے کہ اب حاجت تعدیل کی نرہی ہو پھر اوسوقت ربیع مذکور
کی طرف رطوبت زائدہ سے ترطیب ضار پیدا ہوگی ۔ کسی ایک فصل کا متغیر اعتدال سے ہونا اسقدر وبا کو پیدا نہیں کرتا ہے
جسقدر کہ فصول کثیرہ کی تغیر اعتدال سے ہو جانا جلب یعنی حدوث امراض وبائیہ کا باعث ہوتا ہے بشرطیکہ ان فصول کثیرہ کا تغیر
بھی اوسیطرح مورث وبا ہو جسطرح فصل واحد کا تغیر مورث وبا تھا اور اگر تغیر فصول کثیرہ کا تدارک تغیر کسی فصل مورث وبا کا کرے تو تغیر فصول
کثیرہ ایراث وبا میں ایک فصل کے تغیر مورث سے زیادہ موثر نہوگا بلکہ مصلح تغیر فصل اول کا ہوگا سب سے زیادہ جسمیں ہوا میں عفونت
کی قابلیت ہو اوسی ہوا کا مزاج ہے جو گرم و تر ہو ۔ اکثر ہوا اونہیں مقامات کی متغیر اور فاسد ہو جاتی ہے جنکے نشیب و فراز میں اختلاف
ہو تو تغیر مقامات زیادہ نشیب و گڑھے میں واقع ہوں اور سطح ہموار زمین کے ہوا اور سیطرح اونچی زمین اور ٹیلے کی ہوا نسبت کم خراب
ہوتی ہے بلکہ اونچے مقامات کی ہوا ہموار اور سطح مقام کی ہوا سے زیادہ اچھی رہتی ہے ۔ فصول کے معتدل رہنے میں یہی ایک
شرط ہے کہ ہر ایک فصل کی کیفیت اپنی لائق حالت پر ہو پس صیف میں لازم ہے کہ گرمی رہے اور جاڑے میں سردی اسیطرح ربیع
اور خریف بھی اپنی اوسی کیفیت پر ہو جو اوپر بیان ہوئی ۔ جو فصل اپنے لائق مزاج سے منحرف ہوگی ضرور امراض ردی کو پیدا کریگی
۔ اور جو سال پورا جاڑوں کی فصلوں میں مناسب طور کی فصول پر مشتمل نہوگا تمام سال خراب خالی رہیگا جیسے اگر تمام سال
رطوبت ہی کا غلبہ رہے یا سال بھر یبوست ہی بنی رہے یا سال بھر حرارت خواہ بارہ مہینہ سردی رہے کہ ایسے سالہای مذکورہ میں
وہی امراض بنے رہینگے جس کیفیت سے اون امراض کو مناسبت ہو اور قطع نظر اسکے کہ تمام سال وہ امراض پیدا ہونگے
اون امراض کو طول مدت بھی ہوگا اسلیے کہ ایک ہی فصل جب خراب ہو جاتی ہے امراض کی مورث ہوتی ہے نہ کہ سال کا سال
پورا خراب ہو ۔ مثلاً اگر کسی فصل بارد کا یہ خاصہ ہے کہ بلغمی مزاج کے بدن میں صرع اور فالج اور سکتہ اور لقوہ اور تشنج وغیرہ کو پیدا
کر دیتی ہے یا فصل گرم بدن صفراوی میں جنون اور حمیات صفراویہ یا اورام حارہ پیدا کرتی ہے پھر اگر تمام سال کسی خراب کیفیت
پر رہے کیا امراض مناسبہ کو پیدا نہ کریگا نہیں بلکہ ضرور پیدا کریگا اور وہ امراض ویسا ہی بنی رہینگی ۔ اگر قبل اپنے وقت کے
[illegible] آ جائے اون امراض کو پیدا کریگی جو لائق بحال شتا کے ہیں اسیطرح اگر اپنے وقت سے پہلے گرمی آ جاوے امراض صیفی

پیدا کریگی — ہر ایک فصل کی آمد میں وہ امراض متغیر ہو جاتے ہیں جو اس آیندہ فصل کے پہلے فصل گذشتہ کیوجہ سے پیدا ہوئی تھی — جب کوئی فصل دیر تک ٹھہری کی انہیں امراض کی کثرت ہوگی جو اس فصل موجوکی جہت سے عارض ہوتے ہوں خصوصاً فصل صیف اور فصل خریف کا زیادہ ٹھہرنا کہ اسکی وجہ سے امراض صیفی اور امراض خریفی ضرور پیدا ہوتے ہیں

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصول کی تاثیر کا انقلاب اسوجہ سے نہیں ہوتا کہ اوقات اور زمانہ بدل جاتا ہے بلکہ یہ تغیر بسبب تغیرات کیفیت کے ہوتا ہے جو ہمراہ انقلاب فصول کے پیدا ہوتا ہے اور تغیرات کیفیات ہی کو تغیر احوال میں بڑی تاثیر ہے دنوں کو چھوٹے بڑے ہونے سے یہ تغیرات پیدا نہیں ہوتے اسوجہ سے اگر ایک ہی دن میں (جو مثلاً ۱۲ گھنٹے کا ہو) ہوا کی حرارت بدل کر برودت ہو جاوے تو اسی دن تغیر بدنی حسب خواہش تغیر ہوا کے پیدا ہوگا — بنظر صحت ابدان کے یہ بات بہت اچھی ہے کہ خریف میں بارش ہو کر اسکی یبوست کو برطرف کرے اور جاڑوں میں گرمی اور سردی بہ اعتدال ہو کہ بالکل سردی معدوم بھی نہو اور نہ اتنی زیادہ ہو کہ تحمل نہو سکے اور یہ کیفیت ہائے مذکورہ قیاس ہر ایک بلد کے مناسب طور پر ہونی چاہئیں — ایسی معتدل سرما کے بعد اگر فصل ربیع اپنے ہمراہ بارش بھی لیتی آئے اور ربیع کے بعد گرمیاں جو آئیں اوئمیں بھی کسیقدر بارش ہو جایا کرے پھر کیا پوچھنا اس سے بہتر ربیع اور صیف ہو نہیں سکتی

پانچویں فصل ہوای جید کے بیان میں

اچھی اور جید ہوا وہی ہے جسمیں بخارات اور دخنہ غریبہ نملیں اور صاف آسمان کے نیچے کی ہوا ہو دیواروں اور چھتوں کے اندر اور نیچے گھٹ کر غلیظ اور خراب نہ ہوگئی ہو — ہاں البتہ جس وقت ہوا کا مزاج خراب ہو جاتا ہے اوسوقت تو دیواروں اور چھتوں کی گھٹی ہوئی ہوا اچھی ہوتی ہے اور کھلے ہوئے زیر آسمان کی ہوا قبول تغیر اور زہر سمیت کا زیادہ کرتی ہے اس حالت کے سوا جملہ اوقات میں کھلی ہوئی ہوا ہر طرح افضل ہے — وہی ہوای جید جسکا بیان شروع فصل ہذا میں ہوا اچھی ہے اور صاف اور پاک ہے جسمیں بخارات جھیل اور تالاب وغیرہ کے نہیں ملتے ہیں اور نہ اوسمیں بخارات گندہ خندقوں کی یا متعفن گڈھوں اور فضلہ وغیرہ کی یا پانی بھرنے کے گھاٹ جو بیچ گھٹ کر ہوں اوسکے بخارات سے یہ پاک ہوتی ہے یا اوس زمین کے بخارات سے پاک ہوتی ہے جس میں ترکاریاں بوئی گئی ہوں جیسے ہم لوگ باڑی کہتے ہیں خصوصاً کرنب اور جرجیر کے کھیت کے بخارات سے پاک ہوتی ہے یا درختوں کے جھنڈ جہاں کہیں درخت لگے ہوئے ہوں وہاں کے بخارات سے پاک ہوتی ہے خصوصاً جب وہ درخت زہریلے ہوں جیسے شوخط کے درخت یا بادام اور انجیر کے درختوں کے بخارات اور نہ اوس ہوا میں بدبو ہوا ؤنکی آمیزش ہوتی ہے اور نہ اوس ہوا سے اچھی ہوا کی آمیزش کبھی روکی جاتی ہے بلکہ برابر ابدیاج فاصلہ کی اوسکی طرف ہوا کرتی ہے جیسے اوتر یہی کہ ہمارے بلاد میں آمد ہوای شمالی کی اور اونچے مقامات سے ہے — ایضاً وہی ہوای جید ایسی ہوتی ہے جو کسی عمیق گڈھے میں بند نہیں تھی کہ دھوپ کے وقت تو گرم ہو جاوے اور رات کو سرد ہو جاوے کیونکہ اوس نیچے مقام کی وجہ سے برودت آجاتی ہے — ایضاً وہ عمدہ ہوا کسی تو دہ دیوار کے اندر کی نہو جس کی عمارت اچھی مٹی سے نہیں ہے بلکہ چونہ وغیرہ کسی خراب مٹی سے وہ دیوار بنائی گئی ہے یا ہڑتال وغیرہ بدبو چیزوں سے اوس مقام کی ہوا میں تغیر ہو گیا ہے اور ایسی وہ دیوار خواہ جس جگہ کی ایسی بدبو چیزوں سے ہوئی ہو اچھی طرح خشک نہوئی ہو اور نہ وہ ہوا ایسی ہو کہ اگر حلق تک پہونچے تو گویا حلق میں بندسی جاتی ہے

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ وہ تغیرات ہوا کی جو انکے قدرتی ہوں یا غیر قدرتی ہوں بہر حال ایسے تغیرات ہوای جید کو بگاڑ دیتے اور تمام اوقات کو دافع ہوتے ہیں اور کبھی احوال فصول وہ حالت ہے کہ ہر فصل اپنی طبیعت پر موجب حالت فصل میں خلاف طبع تغیر پیدا نہ ہوتا

چھٹی فصل کیفیات ہوا سے جو افعال صادر ہوتے ہیں اونکے بیان میں

ہو جاتا ہے بہ نسبت اور اعضا کے۔ اور اگر ہوا مین گرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے تو بند ڈھیلے ہو جاتے ہین اور رطوبات تحلیل ہو کر پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہے اور تحلیل بدنکی ہو کر قوت ساقط ہو جاتی ہے ہضم جید نہین ہوتا اسلیے کہ مادہ غریزی یعنی خون جو اندر بدن کے ہے اور طبیعت کی دست افعال کا وہی آلہ ہے تحلیل ہو جاتا ہے اسی سبب سے رنگت مین زردی آجاتی ہے کہ رنگ سرخ کرنیوالے اخلاط تحلیل پاتے ہین اور صفرا سب اخلاط پر غالب ہوتا ہے اور قلب مین گرمی غیر طبعی پیدا ہوتی ہے اور اخلاط مین روانی پیدا ہو کر عفونت آجاتی ہے اور جو تحلیل اندر وقی ہین اور جو اعضا ضعیف ہین انکی طرف تمام اخلاط میل کرتے ہین۔ ہوای گرم ایسی ہیضہ حق مین اون بدنون کی جو خوش حال ہین البتہ کبھی سستی علاج اصحاب کزاز بارد و نزلہ بارد و تشنج رطوبی اور لقوہ کو مفید ہوتی ہے۔ ہوا سے بارد حار غریزی یعنی روح اور نفسان کو اندر جسم کے محصور اور بند کرتی ہے جبتک اوس مین سقط افراط ہو کر تمام باطن مین حار غریزی کو بجھاوے کہ اس سے موت واقع ہوتی ہے اور جب ہوا سرد مین افراط ہو مواد کو سیلان سے باز رکھتی ہے مگر اوس سے نزلہ پیدا ہوتا ہے اور پٹھون مین ضعف ہوتا ہے اور قصبہ ریہ کو ضرر شدید ہوتا ہے اور سبب برودت ہوا مین اس سے کم ہضم کو قوی کرتی ہے اور تمام افعال باطنی کو قوت دیتی ہے اور اشتہا مہیت اور اشتہاء طعام کو قوت ظاہر کرتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ تندرست آدمیون کو ہوا سرد بہت مناسب ہے بہ نسبت ہوا زیادہ گرم کے۔ ہوای سرد کے ضرر اون افعال مین ہین جو متعلق پٹھون سے ہین اور مسامات کو بند کرتی ہے اور ہڈیون کے اندر جو رطوبت بھری ہوئی ہے اوسکو نچوڑ لیتی ہے۔ ہوا سے مرطوب اکثر مزاجون کے موافق ہے رنگ اور جلد کو درست کرتی ہے اور نرمی پیدا کرتی ہے اور مسام کو بحال اور کشادہ کرتی ہے مگر عفونت پر آمادگی پیدا کرتی ہے۔ ہواے خشک کے افعال بالکلیہ ہوا مرطوب کے خلاف ہین

فصل دسوین ہواؤن کے اصلی طبیعت کے بیان مین

ہم نے حالات ہوا کے از قسم تغیرات سمیت بیان کیے مگر اب ہمارا ارادہ ہے کہ بہ نسبت ہواؤن کے اونکے ایک قول جامع دوسری ترتیب پر کہین اور باد شمالی سے شروع کرین۔ پس ہم کہتے ہین کہ باد شمال قوت دیتی ہے اور بدن کو مضبوط کرتی ہے اور سیلان رطوبت کا جو ظاہر بدن مین ہوتا ہے اوسکو منع کرتی ہے اور مسامات کو بند کرتی ہے اور ہضم کو قوی کرتی ہے اور فی الحال شکم بند کرتی ہے اور بول مین زیادتی پیدا کرتی ہے ہوای وبائی کی عفونت کو زائل کرکے اوسکو درست کر دیتی ہے۔ اگر پہلے باد جنوب چلے اور بعد اوسکے باد شمال چلے تو ہوای جنوبی سے سیلان رطوبت پیدا ہوتا اور ہوا سے شمالی اوس رطوبت کو کھینچ کر بطرف باطن جسم کے لیجاتی ہے اور کبھی اوس رطوبت کو کھول کر بطرف خارج دفع کرتی ہے اسواسطے ایسے وقت سیلان مواد کا سر سے زیادہ ہوتا ہے اور بیماریان سینہ کی بہت ہوتی ہین جو بیماریان باد شمالی سے پیدا ہوتی ہین اونکی تفصیل یہ ہے پٹھون مین درد ہونا۔ منع مثانہ رفع جسم خسر بول سرفہ درد پہلو اور پسلی اور سینہ اقشعریرہ پہلوؤن مین۔ ہوای جنوبی بدن کی سستی پیدا کرتی ہے مسامات کھول دیتی ہے۔ اخلاط مین جو ہیجان ہوتا ہے اونکو بطرف منافذ جلد دفع کرتی ہے۔ سر مین گرانی پیدا کرتی ہے قروح مین فساد پیدا کرتی ہے۔ امراض مین نکس پیدا کرتی ہے۔ بدن مین ضعف پیدا کرتی ہے۔ قروح اور نقرس مین ایک قسم کی خارش پیدا کرتی ہے۔ درد سر کا ہیجان ہوتا ہے۔ نیند مین غلبہ پیدا ہوتا ہے۔ حمیات مین عفونت پیدا ہوتی ہے مگر حلق مین خشونت اس ہوا سے پیدا نہین ہوتی۔ جنوبی ہوا اگر آخر شب اور اول دن مین چلے تو اوس ہوا سے ٹھنڈک آتی ہے جس مین اعتدال بذریعہ آفتاب کے ہوتا ہے اور لطافت پیدا ہو جاتی ہے اور رطوبت کم ہو جاتی ہے۔ پھر اس وقت کی ہوا آخر شب کی لطیف ہوتی ہے۔ اور اگر آخر روز اور اول شب مین یہ ہوا چلے اوسکا حکم خلاف اس حکم کے ہے یعنی سرد تر غلیظ ہوتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ یہ ہوا آفتاب سے بہر حال [illegible] اگر اول روز اور آخر شب مین چلے تو آفتاب کی حرارت اوسمین کچھ تغیر نہین کرتی اس سبب سے کثیف اور غلیظ ہوتی ہے۔ اور اگر آخر روز اور اول شب مین چلے اوسکا حکم برعکس ہے

فصل گیارھوین طبائع مساکن کے موجبات کا بیان

تغیرات ہوا کے بیان مین کچھ حالات مساکن اور بلاد کے بھی ہم بیان کر چکے مگر اب ہم چاہتے ہین کہ ایک کلام مفصل دوسری ترتیب پر بیان کرین اور اسکا لحاظ نہین کیا گیا کہ مضامین گذشتہ کی تکرار ہوگی کیونکہ بدون تکرار کے اداے مطلب نہین ہو سکتا ہے۔ پہلے یہ جاننا لازم ہوگا کہ مساکن اور بلاد کے حالات بہ نسبت بدن انسان کے بلندی اور پستی اور دریا اور پہاڑون کی وجہ سے جو گرد بلاد کے

ہون مختلف ہوتی ہین — اور یہ بھی بیان ہوچکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب و ہوا مین اختلاف پیدا کرتی ہے اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا [illegible] مین قوت معدنی ہو ان سبکی تاثیر بدن
انسان مین جدا جدا ہے — اور پانی کا زیادہ اور کم ہونا اور درختون کا گرد شہر کے ہونا یا نہونا یا معادن اور قبرون کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مردار چیزین متعفن سڑی
ہوئی گرد شہر کے ڈالنا ان اسباب سے بھی مزاج مین شہر کے تغیر عظیم واقع ہوتا ہے — اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ مزاج ہواؤن کے بنسبت ہر ملک اور مٹی اور قرب پہاڑ اور
دریاؤن سے اور خاص نظر ان ہواؤن کے جو اوس ملک مین چلتی ہین کیونکر دریافت کیا جاتا ہے — الغرض جو ہوا بہت جلد سرد ہوجاوے بوقت غروب آفتاب اور گرم ہوجاوے
بوقت طلوع آفتاب کہ وہ لطیف ہوا ہے اور جو ہوا اسکے مخالف ہو وہ کثیف ہے — پھر سب ہواؤن مین بدتر وہ ہوا ہے جو دل مین تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے —
اب ہر ایک مسکن کا حال جدا جدا ہم بیان کرتے ہین جس شہر مین گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہے — اور بال پیچدار مثل [illegible] مرچ کے ہوجاتے ہین —
ہضم مین ضعف ہوتا ہے — اگر اس ہوا مین تحلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبات کم ہون پیری جلد تر عارض ہوتی ہے جیسے حبش کے لوگ کہ تیس برس کی عمر مین بڈھے
ہوجاتے ہین دل مین اونکے خوف بہت ہوتا ہے اسلیے کہ روح مین تحلیل زیادہ ہوتی ہے — اور گرم بلاد کے لوگون کے بدن نرم ہوجاتے ہین — ساکن سرد کے لوگ
قوی اور شجاع ہوتے ہین ہضم اونکا بہت درست ہوتا ہے جیسا اوپر بیان ہوا — پھر اگر برودت کے ساتھ رطوبت بھی ہو تو جسیم ہوتے ہین — اور رگین گوشت سے بند ہوتی ہین
— مفاصل اپنی جگہ پر نہین ٹھہرتے — اور نرم اندام اور نازک بدن ہوتے ہین — اور رطب مقامات کے لوگ [illegible] اور جلد اونکی نرم [illegible] اونکے اعضا مین ریاضت کرنے سے
جلد آجاتا ہے — فصل صیف انکی بہت گرم نہین ہوتی اور زمستان مین انکی برودت غالب ہوتی ہے کہ جس سے رطوبت ہو اونکے بدن منفعل ہوتے ہین اور [illegible]
[illegible] اور اسہال اور نکلنا خون حیض [illegible] کثرت ہوتا ہے — [illegible] اور قلاع اور صرع کی اونمین کثرت ہوتی ہے — بلاد یابسہ کے آدمیون کو
یبوست عارض ہوتی ہے کہ اونکے مزاج مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور اونکی جلد مین [illegible] عارض ہوکر جلد پھٹ جاتی ہے — اور یبوست اونکی دماغ تک پہنچ جاتی ہے —
صیف کی فصل اونمین بہت گرم ہوتی ہے اور شتا مین سردی کی زیادتی ہوتی ہے — بلند زمین کے مکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور [illegible] اور عمرین بڑی بڑی
ہوتی ہین [illegible] بلاد کے رہنے والے [illegible] اور پانی [illegible] خصوصا اگر پانی اونکے شہر مین [illegible] جاری
ہو خواہ زمین شورہ زار ہو — [illegible] بلاد کے پانی [illegible] ہوجاتی ہین — جو بلاد زمین سنگلاخ مین آباد ہون اور کھلے ہوے زیر آسمان ہون
پہاڑ یا درخت وغیرہ سے اونکی ہوا [illegible] ان بلاد کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہے اور شتا مین سرد ہوجاتی ہے اور [illegible] بدن سخت ہوتے ہین اور بد مزاج اور بال
بہت اور مفاصل قوی اور یبوست اور بیداری [illegible] غالب ہوتی ہے اور بد خلق اور متکبر [illegible] دماغ مین [illegible] آزمودہ کار صناعات مین
ذکی الطبع اور تیز [illegible] پہاڑون کی آبادی [illegible] لوگون کا حکم مثل بلاد باردہ کے ہے [illegible] بلاد مین ہوا بہت چلتی ہے جبتک برف نہین پگھلتی ہے ہوا پاکیزہ
ہوتی ہے [illegible] اگر پہاڑ ایسی جانب مین ہون کہ شہر مین ہوا آنے کو روکین گرم ہوکر [illegible] جاتی ہے — دریائی بلاد کا یہ حال ہے کہ وہان کی حرارت اور برودت
معتدل ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت ان بلاد کی انفعال مین [illegible] ہوتی ہے اور جو چیز رطوبت مین نافذ ہونے والی ہے وہ اسکے نفوذ کو قبول نہین
کرتی ہے مگر کیفیت رطوبت کی ان بلاد مین غالب ہوتی ہے — اگر یہ بلاد شمالی ہون قرب دریا کا اور نشیب زمین کا انکی تعدیل کریگا — اور اگر جنوبی ہون اور
ہوا وہان کی نظر عرض بلد سے گرم ہو اور موقعیت قرب دریا اور نشیب زمین کا اونکے اعتدال کو مضر ہے بلکہ ان دونون کی ضد مین اعتدال حاصل ہوتا ہے
یعنی ارتفاع مکان اور بعد دریا ان بلاد کا اعتدال قائم کریگا — شمالی بلاد احکام و فصول مین ان بلاد باردہ کے مثل ہین جنمین امراض [illegible] احتقانات
[illegible] کثرت ہوتی ہین [illegible] ان بلاد مین کثرت باطن مین جمع ہوتے ہین — مقتضا ان بلاد کا یہ بھی ہے کہ ہضم جید ہوتا ہے اور [illegible] طویل ہوتی
ہے [illegible] کثرت عارض ہوتا ہے اسلیے کہ امتلا بدن مین زیادہ ہوتی ہے اور تحلل کم ہوتا ہے [illegible] رگین پھٹ جاتی ہین — صرع ان بلاد مین عارض
نہین ہوتی اسلیے کہ [illegible] جسم مین [illegible] ہوتی ہے اور [illegible] کی باطن مین کثرت ہوتی ہے پھر اگر کسیکو صرع عارض ہو تو نہایت قوی ہوگی

تھوڑا تھوڑا متحلل ہوا ہے جو دفعۃً نہو کبھی حرکت روح کی ایک ہی وقت میں داخل اور خارج دونوں طرف ہوتی ہے جس وقت ایسا امر عارض ہو جسکو دونوں باتیں
لازم ہیں مثلاً ہم کہ اوسکے ساتھ کبھی غصہ اور حزن دونوں ہوتے ہیں پس دونوں حرکتیں مختلف پیدا ہوتی ہیں یا خجالت کہ اوس وقت پہلے حرکت روح کی
طرف باطن کے ہوتی ہے پس سب قبل اور بچہ ملتی ہے اور انقباض خاطر میں انبساط پیدا ہوتا ہے روح کی حرکت بطرف خارج کے ہوتی ہے اور رنگ
سرخ ہوجاتا ہے کبھی انفعال بدن کا ایسی ہیات نفسانی سے ہوتا ہے جو مغائر ان انفعال کے ہیں جنکا ہمنے ذکر کیا مثلاً تصورات نفسانی
ایسے امور طبعی برانگیختہ کرتے ہیں جو ایسی … کبھی اوس صورت کا پیدا ہوتا ہے جس صورت کا خیال نزدیک جامعت کے ہوا اوسکا رنگ … اوس رنگ کے ہوتا ہے
جو لون … بوقت انزال کے لازم ہو … یہ احوال ایسے ہیں کہ انکے تبدیل کرنے سے ایک قوم کی طبیعت متنفر ہوتی ہے اور وہ ایسی باتیں صحیح نہیں سمجھتے
اونکے انکار کی وجہ یہی ہے کہ باریک آثار وجود پر انکو اطلاع نہیں ہے لیکن وہ لوگ جو بیان حقائق اشیا میں ڈوبے ہوئے ہیں ایسی باتوں کا انکار
مثل انکار محالات کے نہیں کرتے ۔ اسی قبیل اتباع حرکت خون کی ہے اوس شخص کے بدن میں جو … حرکت خون کا جسوقت کہ سرخ چیزوں کی طرف
بکثرت نظر کرے اور اونمیں زیادہ تامل کرے جیسے سرخ چیزوں کے دیکھنے سے … ہوجاتا ہے یا آشوب چشم پیدا ہوجاوے ۔ اسی قبیل دانتوں کا کند ہونا جسوقت
کسی غیر کو کوئی ترش چیز کھاتا ہوا دیکھے یا کسی عضو میں جسوقت کسی دوسرے شخص کے عضو کو متالم پاوے اور اوسکا خوف ہو ۔ اسی قبیل مزاج کا بدلجانا
بوقت تصور … اکثر چیزوں کے یا سرد … والی چیزیں **فصل نہم … موجبات ماکول و مشروبات کے بیان میں** کھانے پینے کی
چیزیں انسان کے بدن میں تین طرح عمل کرتی ہیں کبھی انکا عمل محض انکی کیفیت کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور کوئی عمل اونکا بذریعہ عنصر یا مادہ کے ہوتا ہے اور ایک
فعل اونکا بجمیع جوہر ذاتی سے صادر ہوتا ہے … اور معانی ان الفاظ کے بسبب احتمال متفاوت اہل لغت کو قریب قریب ہیں لیکن ہم اسکے
استعمال میں ایک اصطلاح خاص مقرر کرتے ہیں … ہم اشارہ کرتے ہیں سے جو فاعل کہ محض اپنی کیفیت سے کوئی فعل کرے اور اسکی
شان سے یہ بات ہوتی ہے کہ جب بدن انسان میں داخل ہو گرم ہوجاوے یا سرد ایسی چیزیں کی گرمی سے گرمی اور سردی سے سردی پیدا کرتی ہے مگر …
بدن انسان کے نہیں ہوجاتی ۔ اور جو فاعل بمادہ اپنے عنصر اور مادہ کے فعل کرتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی طبیعت کا استحالہ ہوجاتا ہے پس وہ بھی عضو
اعضاے بدن انسان سے غذا کی صورت قبول کرتا ہے لیکن اوسکا عنصر … صورت مذکورہ کرتا ہے کبھی اوسمیں ایک ابتدا استحالہ میں جبتک کہ
انتہا اور تشبیہ تمام ہوا اوسکی اصلی کیفیت ثانیہ کا باقی نہیں رہتا ہے اگرچہ کیفیت کیفیات بدن انسان میں باقی ہوتی ہے لیکن اوس تشبیہ کی
باقیماندہ کیفیت بدن انسان کی کیفیت سے شدید ہوتی ہے جیسے خون … سے پیدا ہو اوس سے مراد ایک برودت ایسی ہوتی ہے جو مزاج
انسان کی برودت سے زیادہ ہے اور یہ برودت اوس وقت تک باقی رہتی ہے جبتک کا ہو خون کیطرف تحلیل ہو کر صلاحیت اسباب کی رکھے کہ …
… ہوجاوے ۔ یا جو خون کہ لہسن سے پیدا ہوتا ہے اوسمیں برخلاف خون متولد کاہو سے ایک قسم کی حرارت باقی رہ جاتی ہے جو حرارت بدن انسان سے
زیادہ ہوتی ہے ۔ جو فاعل کہ بجمیع اجزا سے جوہری سے عمل کرتا ہے اوسکے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی صورت نوعیہ کے ذریعہ سے کرتا ہے جسکی وجہ سے اسکی
ماہیت حاصل ہوتی ہے اور اوسکا وجود خاص … ہوا ہے … کسی کیفیت خاص کے ذریعہ سے جو داخل اسکی ماہیت میں نہیں ہے …
سرد نہیں ہوتا ہے خواہ وہ کیفیت مشابہ بدن انسان کے ہو یا نہو … کیفیت سے مراد ہماری ایک کیفیت ہے چاروں کیفیات حرارت اور برودت
اور رطوبت اور یبوست سے ۔ سو فاعل بذریعہ کیفیت … اوسکا مادہ کو اوس فعل میں کچھ دخل نہیں ہے اور جو فاعل بذریعہ عنصر کے ہے اوسکا
یہ حال ہے کہ جب اوسکا … جوہر اصلی سے بذریعہ قوت بدن انسان کی تحلیل ہو چلے تو قائم مقام اوس چیز کے ہوتا ہے جو بدن انسان سے
متحلل ہوتی ہے اور وہ یا تو حرارت غریزی اور اسکا تیز کرکے خون میں زیادتی ہے ۔ اور کبھی اسکا کوئی فعل بذریعہ باقی کیفیت کے …

اور اسیطرح تمام استعمال آب سرد کے بھی ہنکو ہم بیان کرینگے ذکر ہو جبات تعفن شمس کا اور ریگ میں مدفون ہونا اور اوسمین لوٹنا اور تیل مین بھیگنا اور پانی مونہہ پر چھڑکنے کا بیان دہوپ کا اثر خصوصاً جلنے مین علی الخصوص جب حرکت شدید ہو جیسے جلد چلنا یا دوڑنا اس سے تحلیل فضول کی اقوییت اور بنا نیہ عرق کے ہوتی ہے اور تنفیخ زیادہ کند ہوتا ہے - اور اورام کی تحلیل ہو جاتی ہے - اور فربھی اور استسقا بھی دفع ہوتا ہے - اور ربو اور انتصاب النفس کو نفع ہوتا ہے - اور صداع بارد مزمن دفع ہو جاتا ہے - اور سدہ دماغ جسکا مزاج بارد ہے قوی ہو جاتا ہی - جبتک دہوپ مین بدن تر نہو بلکہ خشک رہے ہوے اور گردہ اور اوجاع مفاصل اور امتلاءات رحم کو نافع ہے - اور رحم پاک ہو جاتا ہی - اگر دہوپ مین بدن کہولکر بیٹھے تو کہال سمٹ جاسنے گی اور تیل کو مانند سیاہ ہو جاسے گی اور مسامات کو مونہہ پر مثل داغ دہبے کے نشان پڑ جائینگے اور تحلیل بخار بیطرف ہو جاسے گا - دہوپ مین کہڑا رکہنا جگہ ہوا ہو کے جالنے مین زیادہ اثر کرتا ہے نسبت بیٹھنے کے اور تحلیل اوسمین بہت کم ہوتا ہے - سب قسم کی ریگ مین قوی تر ریگ دریا والے کے خشک کرنے والا بابت اطراف جلد کے ہے کبھی اسکے اندر بیٹھتے ہین جسوقت کہ گرم ہو - اور کبھی اسمین دفن کر دیتے ہین - اور کبھی بدن پر تھوڑی ڈالتے ہین - پس اوجاع اور امراض مذکورہ بالا کے تحلیل کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ تخفیف شدید بدن مین پیدا کرتی ہے - تیل مین ڈوبنا جیسے روغن زیتون مین کبھی بیٹھنا بدن مین ماندگی ہوتی ہے یا وہ لوگ جنکو حمیات طویل باردہ عارض ہون نافع ہے - اور ان لوگون کو بھی نفع کرتا ہے جنکے حمیات کے ساتھ اعصاب اور مفاصل مین درد ہوا ہو اور اعصاب تشنج اور کزاز اور احتباس بول کو مفید ہے مگر شرط یہ ہے کہ تمام سے باہر گرم کیا جاسے اور اگر روغن زیت مین ثعلب یعنی لومڑی اور ضبع یعنی کفتار کو جو سطرح ہم آگے کہین گے پکائین تو اعصاب اور اوجاع مفاصل اور نقرس کے واسطے عمدہ علاج ہے - مونہہ بھگونا اور اوسپر پانی چھڑکنا اور اوس آب کو تیز کر دینا ہے جو بوجہ کرب اور التہاب حمیات کے سست ہو گئی ہو - اور بیہوشی غشی کے بھی ہوشیاری پیدا کرتا ہے خصوصاً آفتاب اور سرکہ - اور تشنج شہوت کو صحیح اور برانگیختہ کرتا ہے جو لوگ نزلہ یا درد سر مین مبتلا ہون اونکو مضر ہے جملہ دوسرا تعلیم دوسری کا شمار ایک ایک سبب کا جو ہر ایک عوارض بدنیہ کے واسطے ہوتا ہے اور اوسمین اونیس فصلین ہین فصل پہلی سخونات کے بیان مین سخونات یعنی گرم کرنے والی چیزین کئی قسم کی ہین جیسے غذا ایسی معتدل مقدار مین یا حرکت معتدل اور اوسمین ریاضات معتدل بھی داخل ہین اور اسکے معتدل یعنی مالش اور غمز معتدل یعنی دبانا اور وضع محاجم بلا شرط یعنی خالی سینگی لگوانا اسلیے کہ سینگی لگانے سے بسبب خون کھنچنے کے برودت حاصل ہوتی ہے اور ایضاً حرکت کہ شدید اور تھوڑی سی اوسمین کثرت ہو اور حد افراط کو نہ پہونچے اس سے بھی تسخین پیدا ہوتی ہے اور غذا ایسے کہ گرم اور تند اور گرم اور حمام معتدل یعنی وہ حمام کہ جسکے پانی اور ہوا کی گرمی کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہو - اور صناعات سخونہ جیسے حدادی اور طباخی اور سلاخی وغیرہ اور اصلاحات گرم کرنے والی چیزون کی بشرطیکہ تسخین با فراط نکرین جیسے ہوا اور ضماد وغیرہ اور بیداری اور نوم معتدل مین شرط ہے جو فصل تیرہوین جملہ اول تعلیم دوسری مین بیان ہوئی اور غضب تاک ہونا ہر حال مین تسخین پیدا کرتا ہے اور ہم یعنی اندوہ جبتک با فراط نہو اور اگر بافراط ہو تو برودت حاصل ہوگی اور فرح معتدل اور ایضاً عفونت سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہے اور اسکی خاصیت فقط یہی ہے کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور قبل اوس حرارت کا تسخین مطلق اور احراق نہین ہے اسلیے کہ تسخین احراق سے ضرور کم ہوتی ہے - اور کبھی تسخین واقع ہوتی ہے اور عفونت نہین ہوتی - اور کبھی قبل عفونت کے تسخین ہوتی ہے اسواسطے کہ عفونت اکثر اسیطرح واقع ہوتی ہے کہ بعد مفارقت اوس سبب کو جو صحن خارجی ہے ایک عفونت خارجی مادہ رطب مین قبول رہتی ہے اور اس رطوبت کو کیفیت صلاح سے متغیر کر دیتی ہے بجہت اثر مزاج اوس جوہر کے کہ یہ رطوبت اوسمین بھری ہے بدون اسکے کہ اس مادہ کو کسی دوسرے مزاج کیطرف پہیرے جسکی نوع اس مادہ کی نوع سے جدا گانہ ہو خلقت کا فعل اسیطرح ہے - اور کبھی یہ مادہ رطب کہ جدا ہوتا ہے اپنے صلاح حال سے متغیر ہو کے دوسرے نوع کیطرف لیجاتی ہے اسکا تعفن نہین بلکہ ہضم

ہوا ہو مزاج اصلی کو مخالف اور اوسکے ضد ہو مثلاً نسبت اصلی مزاج کے گرم یا سرد زیادہ ہو اور وقت تو شاید کہ بہت درد اس مزاج کا مر منافی طبیعت کو حس کرے
سبب اوسکا الم پہنچے اسلیے کہ الم کے معنی یہی ہین کہ موثر منافی کو بطور منافی کے دریافت کرے ۔ سوء مزاج متفق یہ ہے کہ اوسمین احساس الم کا بالکل نہین ہوتا اسوجہ سے
کہ مزاج مخالف طبیعت کو جو ہر اعضاء اصلی مین استقرار و تمکن ہو جاتا ہے کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہے اور یہی مزاج مخالف بمنزلہ اعضاء اصلی کے ہو جاتا ہے اور اسی مزاج
متفق سے درد نہین پیدا ہوتا کہ محسوس نہین ہے حس تو اوسی چیز کی ہوتی ہے جس سے حس کا اثر ہو قوت حاسہ منفعل ہوا اور طبیعت بدنکی ایسی حالت متمکنہ سے جو اوسمین تغیر
حال مین پیدا ہو اسے منفعل نہین ہوتی بلکہ انفعال اوس وقت ہوتا ہے جو طبیعت مین ایسا تغیر ہو کہ اوسکی حالت اصلی سے دوسری طرف پھیرے اسی جہت سے
دق کے مریض کو گرمی تپ کی محسوس نہین ہوتی جسقدر صاحب حمای یوم کو حرارت اپنے تپ کی محسوس ہوتی ہے یا صاحب حمای غب کو باوجودیکہ گرمی دق کی ان
دونون تپ کی گرمی سے بہت زیادہ ہے سبب یہی ہے کہ حرارت دق کی مستحکم اور جو ہر اعضاء مین ایسی بیٹھ جاتی ہے کہ بمنزلہ حرارت اصلی کے ہو جاتی ہے ۔ اور غب کی حرارت
بوجہ تعفن سبب [illegible] کے اور اخلاط مین حرارت پیدا ہوئی تو محسوس ہوتی ہے کہ اصل عضو مین مستحکم نہین ہوتی بلکہ اعضا ابھی تک اپنے مزاج اصلی پر باقی ہوتے ہین
کہ جسوقت [illegible] اعضا [illegible] اپنی حالت اصلی پر آجاتے ہین اور اونمین [illegible] کی حرارت باقی نہ رہے ہان اگر یہ تپ غب بطرف دق کے منتقل ہو گئی ہو
اور اوس وقت بعد دور ہونے خلط کے حرارت عضو مین باقی رہیگی سوء مزاج متفق آہستہ آہستہ عضو مین ٹھہر جاتا ہے کبھی اسکے ٹھہرنے کی مثال حالت صحت مین بھی واسطے
سمجھانے کے اسطرح دیجاتی ہے کہ شخص جاڑون مین نہاتا ہے گرم پانی سے یا نیم گرم سے اس نہانے سے ایک تنفر اور اذیت پیدا ہوگی اسلیے کہ بدنکی کیفیت مخالف
کیفیت پانی کے ہے پھر جب بار بار پانی بدن پر ڈالا جائیگا رفتہ رفتہ ایک لذت پانی کی اوسکو معلوم ہوتی ہے یہانتک کہ جسقدر اسکے بدن سے سردی ہوا کی کیفیت دفع
ہوتی جاتی ہے اوسیقدر اسکو لذت حاصل ہوتی جاتی ہے پھر جب ایک گھنٹہ تک حمام مین بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدن اسکا گرم ہو جاتا ہے اور تنے ہی گرم پانی
سے جو اسنے نہانے مین گرم استعمال کیا تھا پھر [illegible] پانی اوسکے بدن پر گرانا شروع کرتا ہے بدن مین قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اوسکو بار بار گرائے سبب یہ بات کہ یہی
ابتداء مین مزاج مناسبت کی اور [illegible] ابتدا مین سوء مزاج متفق کی [illegible] کہتے ہین کہ اگرچہ وہ جنس مین ہی ایک جنس اسباب الم کی سوء مزاج مختلف ہے
مگر ہر ایک سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک چیز جو بالذات یا بالعرض خواہ رطب ویابس بالعرض کو ضرور نہین ہے کہ الم پہونچا سکے اسلیے حار اور بارد بالذات کیفیت
فاعلی ہین اور رطب ویابس دو کیفیت منفعلہ ہین قوام اونکی ماہیت کا ایسا نہین ہے کہ اونکی جہت سے ایک جسم دوسرے جسم مین اثر کرے بلکہ رطوبت اور یبوست انہی دو
کیفیتین ہین کہ اونکا سبب ہو ایک جسم دوسرے جسم سے اثر قبول کرے ۔ یابس چیز جو الم پہونچاتی ہے اوسکا الم پہونچانا بالعرض ہوتا ہے اسلیے کہ یبوست کو ایک سبب
[illegible] ہوتا ہے [illegible] تفرق اتصال ہے کہ یابس کی بہت شدت تقبض کرتی تفرق اتصال کا سبب ہوتا ہے اور جالینوس نے تحقیق اپنے مذہب کے اس
طرح [illegible] کیا ہے کہ سبب ذاتی وجع کا فقط تفرق اتصال ہے اور کوئی چیز نہین ہے ۔ اور حار کبھی جو وجع پیدا کرتا ہے اسوجہ سے سبب وجع ہے کہ تفرق اتصال ہے ۔ اور بارد بھی
جو وجع پیدا کرتا ہے اسی سبب کہ اوسکا تفرق اتصال لازم ہوتا ہے اسلیے کہ بارد بوجہ شدت تکثیف اور جمع کرنی اجزا اسکے اوسکو یہ بات ضرور لاحق ہوتی ہے کہ اجزا کا خلاف
مقام [illegible] کی ہو جاوین [illegible] کھینچے اجزا آتی ہین وہان پر تفرق اتصال ہو جائیگا ۔ اس راہ مین جالینوس نے یہانتک مبالغہ کیا ہے
کہ بعض مقالون مین [illegible] کہ تمام محسوسات سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اسیقدر ایسے ہی محسوسات ہین کہ اونکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے مثلاً سیاہ چیز
[illegible] الم پہنچاتی ہے کہ جمع کرنا اجزا کا اوسمین [illegible] ہے ۔ اور سپید چیز اسوجہ سے اذیت دیتی ہے کہ اوسمین تفرق بہت زیادہ ہے اور تلخ اور
نمکین اور ترش [illegible] الم پہنچاتی ہے کہ تفرق [illegible] مین زیادہ ہے ۔ اور بدبو [illegible] چیزین [illegible] زیادہ ہے اوسکو تفرق اتصال لازم
ہوتا ہے [illegible] آواز [illegible] ہوا کی [illegible] پردہ صماخ کے تیز ہوتی ہے ۔ صحیح اور حق اس مسئلہ
[illegible] کہ تغیر مزاج کو بمنزلہ [illegible] کے قرار دین کہ وہ بذاتہ خود سبب وجع کا ٹھہرایا جاوے اگرچہ اوسکے ساتھ کبھی تفرق اتصال بھی عارض ہو ۔ اور تحقیق بیان

جس سے نفوذ یا اعضا کا ہوتا ہے بروقت سعوک کے نہین پایا اس بات کو دلالت اسی پر ہے کہ یہ مزاج اوسکا طبعی ہے — اور اگر یہ پچھلی علامتین ہزال
سمین اور شحم اور ترہل بدن کے معلوم جاننا چاہیئے کہ یہ مزاج اوسکا غیر طبعی ہے بلکہ عرضی اکتسابی ہے — سمین اور شحم مین کمی حرارت پر دلالت
کرتی ہے اسلیئے کہ ان دونون کا مادہ خون کی دسومت سے ہے اور علت فاعلی ان دونون کی برودت ہے اسیواسطے جگر پر انکی کمی ہوتی ہے
اور ہاتھ پاؤن پر زیادتی — اور قلب پر سمین اور شحم کی زیادتی بہ نسبت جگر کے بسبب مادہ کے ہے نہ بوجہ مزاج اور صورت کے اسلیئے کہ قوت جذب کا
اسی مادہ سے متعلق ہے سمین اور شحم کا بدن پر نمودار ہونا کم وبیش بسبب قلت وکثرت حرارت کے ہوتا ہے — جو بدن لحیم ہو اور لاغر سمین کثرت
سمین اور شحم کی منھو اوسکا مزاج گرم وتر ہوتا ہے — اور اگر گوشت سرخ زیادہ ہو اور سمین اور شحم کم ہو افراط رطوبت پر دلیل ہے اور اگر یہ
دونون زیادہ ہون افراط برودت اور رطوبت پر دلیل ہے اور اس بات پر کہ بدن بارد رطب ہے — زیادہ تر ضعیف بارد یابس بدن ہوتا ہے
— اوسکے بعد حار یابس ہو اوسکے یابس جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اوسکے بعد بدن حار جو رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو قسم
تیسری جو دلائل بالون کی جہت سے لیئے جاتے ہین اور ان مین لحاظ استنے امور کا ہوتا ہے ۱ جلدی نکلنا یا دیر مین ۲ کثرت بالون کی یا
قلت ۳ باریک ہونا یا گندہ ہونا ۴ سیدھا ہونا یا پیچدار ہونا ۵ رنگ بالون کا اس استدلال مین ایک قاعدہ مستحکم ہے — جلدی بالون کا نکلنا یا
دیر مین یا نہ نکلنا اس سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہے کہ جسکے بال دیر مین نکلین یا نہ نکلین اور اوسکے بدن مین ایسے علامات ہون کہ سمین خون
کم ہے معلوم کرنا چاہیئے کہ اسکا مزاج نہایت مرطوب ہے — اور اگر جلد نکل آئین تو بدن اوسکا تمام رطوب نہوگا بلکہ مائل بہ یبوست ہوگا مگر اوسکے
مزاج کی حرارت اور برودت پر استدلال اور دلائل سے کرنا چاہیئے جسکا ذکر ہوچکا ہان اگر بدن مین حرارت اور یبوست جمع ہو بہت جلد بال
نکلین گے اور ان مین کثرت اور گندگی ہوگی اسکی دلیل یہ ہے کہ بالون کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہے اور گندہ ہونا کثرت
کے ساتھ اسکو دلالت دخان کی زیادتی پر ہے جیسے جوانون مین سوا لڑکون کے اسلیئے کہ لڑکون کا مادہ بخاری ہے دخانی نہین
ہے اور ان دونون باتون کی ضد یعنی برودت اور رطوبت سے دیر مین بال اوگتے ہین اور دقیق اور کم ہوتے ہین — اور استدلال
شکل سے بالون کی اس طرح ہے کہ جعودت یعنی پیچدار ہونا حرارت اور یبس پر دلالت کرتا ہے — اور کبھی اسکو دلالت ہوتی ہے کہ منافذ
اور مسام پیچدار ہے اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہین بدلتی ہے — اور حرارت اور یبوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہے — اور سیدھا
ہونا بالون کا پیچدار ہونے کے ضد پر دلالت کرتا ہے — رنگ کے ذریعہ سے اسطرح استدلال کیا جاتا ہے کہ سیاہی بالون کی حرارت پر
دلالت کرتی ہے — اور میگون ہونا بالون کا برودت پر دلالت کرتا ہے — اور اشقر ہونا اور سرخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہے —
اور سفید ہونا یا برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہے جیسے پیری مین یا نہایت خشکی پر جیسے کمالس کو بروقت خشکی کے جب اوسکی
سیاہی جاتی رہے ایک سفیدی عارض ہوتی ہے اور وہ رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہے — اور یہ بات آدمیون کو بعد اون امراض
کے عارض ہوتی ہے جنسے خشکی پیدا ہوتی ہے سبب پیری کا نزدیک ارسطاطالیس کے استحالہ ہے طرف لون بلغم کے
اور نزدیک جالینوس کے پھپھوند لگنا جو غذا کو لازم ہے بروقت بال بنجانے کے اگر غذا سرد ہو اور بطی الحرکت ہو جبتک کہ
مسام مین نفوذ کرتی ہے — اور اگر ارسطاطالیس اور جالینوس کے اقوال مین تامل کیا جائے تو قریب قریب مسلم
ہینگے اسلیئے کہ بسبب بلغم کے سفیدی کا اور علت سفید ہوجانے جسم متکرج یعنی پھپھوند لگی ہوئی کی ایک ہی چیز ہے — اور تحقیق
اسکی صبیات مین ہے — اور بعد اسکے جاننا چاہیئے کہ ابدان اور موادون کو بالون مین تاثیر ایسی ہے کہ اوسکی رعایت کرنی

مناسب ہے جبکہ شی سے امید نہیں کہ اوسکے بال اشقر ہون تاکہ اوسکے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جاسے وہ مزاج معتدل ہو اور اوسکے صنف کے واسطے ہے — اور صقالبی سے سیاہ بالون کی امید نہیں ہے تاکہ اوسکے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جاسے یعنی وہ مزاج جو اوسکی صنف خاص کے واسطے ہے — سن کو بھی بالون مین تاثیر ہے پس جوانون کا حال مثل سکان اقلیم جنوبی کے ہے اور لڑکون کا مثل شمالی کے اور کہول متوسط ہین — کثرت بالون کی لڑکون مین دلالت کرتی ہے کہ مزاج اونکا سوداوی ہونا ضرور ہے جب بڑا ہوا اور بڈہا ہو گو کثرت بالون کی اس بات پر دلیل ہے کہ بالفعل سوداوی مزاج ہے — **چوتھی قسم** وہ دلائل ہین جو رنگ بدن سے متعلق ہین — سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے کہ خون بدن مین نہین ہے یا کم ہے اور برودت مزاج پر دلیل ہین اسلیئے کہ اگر اوسکے ساتھ حرارت اور غلبۂ صفراوی ہوتی ہر آئینہ رنگ زرد ہو جاتا — سرخ رنگ بدن کا کثرت خون اور حرارت پر دلیل ہے — اور زردی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہین مگر زردی کو صفراوی پر زیادہ دلالت ہے — اور اشقر کو خون پر اور خون کو صفراوی پر — اور کبھی زردی خون کے فوت ہونے پر دلیل ہوتی ہے اگرچہ صفرا بھی نہو جیسے بعد نقاہت مرض کے رنگ زرد ہو جاتا ہے — تیرگی رنگ کی شدت برودت پر دلالت کرتی ہے پس اسکے سبب سے خون بدن کا کم ہو کر منجمد ہو جاتا ہے اور بطرف غلبۂ سودا کے مستحیل ہو جاتا ہے اور رنگ جلد کو سیاہی کی طرف بدل دیتا ہے — گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہے — اور داغی ہونا یبوست اور برودت پر دلیل ہے اسلیئے کہ یہ رنگ سوداے خالص کے تابع ہوتا ہے — جصی یعنی چونے کا رنگ صریح برودت اور رطوبت پر دلالت کرتا ہے — رصاصی یعنی سیسہ کا رنگ برودت اور رطوبت پر مع کسیقدر سوداویت کے دلالت کرتا ہے اسلیئے کہ اس رنگ مین سفیدی تھوڑی سبزی کے ساتھ ہوتی ہے پس سفیدی تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی — اور سبزی تابع خون جامد کے جو مائل بسواد ہو جسمین بلغم کی شرکت ہے کہ اوسنے اوسکو سبز کر دیا — عاجی یعنی ہاتھی کے دانت کا سا رنگ بدن کا برودت بلغم پر جسمین تھوڑا صفرا ملا ہو دلالت کرتا ہے اکثر تغیر رنگ کا سبب جگر کے طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے اور بسبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی کے — اور امراض بواسیری مین طرف زردی اور سبزی کے مگر یہ حکم دائمی نہین ہے بلکہ اسمین کبھی اختلاف بھی واقع ہوتا ہے — زبان کے رنگ سے استدلال بدن کے ساکن گون کے حال پر قوی ہے — آنکھ کے رنگ سے استدلال مزاج دماغ پر قوی ہے — کبھی ایک ہی مرض مین دو عضو کو مختلف دو رنگ ہو جاتے ہین جیسے سپیدی زبان کی بحالت بیماری یرقان کے جو بسبب شدت سوزش حرارت کے عارض ہو تمام بدن مین اور جلد چہرہ کی سیاہ ہو جاتی ہے — **پانچوین قسم** وہ دلائل جو بلحاظ ہیئت اعضا کے معتبر ہوتے ہین — گرم مزاج کا سینہ چوڑا ہوتا ہے — اور بدن کی اطراف اور اونکا امتداد ہونا بے تنگی اور کوتاہی کے اور رگون کا کشادہ اور ظاہر ہونا نبض کا عظیم اور قوی ہونا عضلات کا عظیم ہونا اور اوسکا مفاصل سے قریب ہونا یہ علامات گرم مزاج کی ہین اسلیئے تمام افعال نشو و نما اور حیات کی حرارت اور برودت سے تمام ہوتے ہین — اور تابع حرارت کے اضداد ان امور کے ہوتے ہین اسلیئے کہ قواے طبعی بسبب حرارت کے تمیم افعال سے پیش اور اتمام خلقت سے قاصر رہتے ہین — خشک مزاج کے تابع خشکی اور مفاصل کا ظاہر ہونا اور غضروف کا چہرہ و ابنی مین نمودار ہونا اور ناک کا سیدہا اور پتلا ہونا ہے — **چھٹی قسم** وہ دلائل ہین جنکا اعتبار بوجہ انفعال دلائل اعضا کے ہوتا ہے اگر کوئی عضو بہت جلد گرم ہو جاسے سبب اسکے کہ اوسکو زیادہ استعمال یا مزاولت یعنی لگاتار حرارت کی حاجت ہو وہ حار المزاج ہے یعنی جو بدن تھوڑی سی گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اوسکا مزاج حار ہے اسلیئے کہ استحالہ جنس مناسب مین آسان ہوتا ہے بہ نسبت استحالہ کے طرف کیفیت مخالف کے — اور اگر بہت جلد سرد ہو جاسے امر بالعکس ہوگا — دلیل بعینہ وہی ہے جو مذکور ہوئی — اگر کوئی معترض کہے کہ دونون مقام پر امر بالعکس ہونا چاہیئے اسلیئے کہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ ہر شے مین اثر اوسکی ضد کا زیادہ ہوتا ہے اور یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ اسمین کسیطرح کا شبہ نہین ہے اور تمہارا کلام کہ جنس مناسب کیطرف استحالہ آسانی ہوتا ہے اس بات کو لازم کرتا ہے کہ انفعال شبیہ سے

اول اور سختی یا ہوا وغیرہ سے کم ہو۔ اسکا جواب ہم یہ دینگے کہ جو شبیہ منفعل نہین ہوتی ہے اپنی شبیہ سے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی کیفیت
اور اوسکی شبیہ کی کیفیت نوع مین واحد ہوتی ہے جیسے طبیعت مین۔ اور بعض شبیہ ایسے نہین ہے بلکہ دو گرم چیزین بھی کہ ایک اونمین کا
بنسبت دوسرے کے زیادہ گرم ہو مختلف ہوتی ہین اور اونمین ایک دوسرے کا شبیہ نہین ہوتا پس جو چیز بہت گرم نہین ہے بقیاس بہت
گرم چیز کے سرد ہے۔ اور اسی جہت سے کہ ان دونون مین تضاد مشہوری پایا گیا بسبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے سے
منفعل ہوتی ہین پس جسمین گرمی کم ہے اوسکا انفعال اسی جہت سے ہوتا ہے کہ وہ بنسبت بہت گرم کے بارد ہے نہ اس لیے کہ دونون حار
ہین۔ اسیطرح جو نہایت سرد ہے اوس سے بھی جسمین کم برودت ہے منفعل ہوتا ہے اور اوس سے بھی انفعال بوجہ تضاد کے ہوتا ہے
لیکن ایک ان دونون کا جو بہت گرم ہے غیر یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑہا دیتا ہے یعنی جو اونمین سے تیز ہے اوسکی کیفیت مین ہوتی
اور دوسرے کی کیفیت کا جسمین نقصان ہوتا ہے پس استحالہ اسکا طرف اوس چیز کے جسکی کیفیت بڑہی ہوئی ہے اور اوسکی کیفیت اسکے مین
ہوتی ہے آسان تر ہے مثلاً ہم کہتا ہے فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہے اور اسکو ایک شیر گرم پانی سے ملائین تو ضرور دونون کی شیر گرمی
اور گرمی مین تغیر ہوجائیگا لیکن محسوس تغیر اوسی پانی کی کیفیت کا ہوگا جو شیر گرم تھا۔ دونون پانی مین دو کیفیتین متضاد تھین یعنی حرارت اور
شیر گرم ہونا اور یہ ظاہر نہین اسیطرح شیر گرم پانی مین کسیقدر حرارت ضعیف محسوس بھی تھی اور گرم پانی مین کسیقدر برودت مخفی تھی ضعیف
حرارت شیر گرم پانی کو قوی حرارت گرم پانی کی بڑہا دیگی اور ضعیف برودت شیر گرم پانی کی مثل حرارت گرم پانی سے ملکر اکتساب حرارت کا
کریگی مگر یہ استحالہ بطرف ضد حقیقی کے نہین ہے بلکہ استحالہ شیر گرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی استحالہ ایک شئی کا طرف ضد مشہوری کے سہل
بھی ہے اور آسان بھی علاوہ یہ ہے کہ اس مقام پر ایک اور چیز ہے جو متعلق بعض مشارکات کیفیت مین ہے اور وہ اونمین ناقص بھی ہے مثلاً
گرم مزاج براہ طبیعت کے جو بسبب قبول تاثیر حار مدد کرتا ہے اس جہت سے کہ حار مزاج تاثیر اپنے ضد کی ذکر وہ برد مانع ہے واسطے زیادتی
تسخین حرارت موثرہ خارجیہ کی یہ باطل کرتا ہے۔ سبب یہ دونون یعنی حار مزاج اور حرارت خارجی ملکر اوسکی برودت مانعہ کو باطل کرینگے ایک دوسرے
کے معین تسخین پر ہوتے ہین اوسکے بعد دونون کیفیتون مین اشتداد تمام پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت حار خارجی قصد کریگا کہ اعتدال باطل
ہوجائے حار غریزی جو اندر بدن کے ہے اوسکے اس ارادے کی مقاومت کرتا ہے اور اس فعل کو خوب روکتا ہے حتی کہ گرم زہر کی مقاومت
اور اوسکی دفع مضرت اور اوسکے جوہر کا فساد کرنا سوائے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہین ہوتا پس حرارت غریزی طبیعت کے واسطے
ایسا آلہ ہے کہ ضرر اوس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو دفع کرتی ہے اس طرح پر کہ روح کو اوسکا دفع پر حرکت دیتی ہے اور حار خارجی
کے بخار کو ہٹا کر اوسکی تحلیل کرتی ہے اور مادۂ حار کو دور کر دیتی ہے۔ اسیطرح شئے بارد جو خارج سے وارد ہو حرارت غریزی بسبب تضاد
کے اوسکے ضرر کو دفع کرتی ہے۔ اور یہ خاصیت برودت غریزی کی نہین ہے اسلیے کہ برودت فقط حار خارجی کی حرارت کو بوجہ تضاد کے منع
کرتی ہے اور برودت خارجی کی برودت کو منع نہین کرتی۔ حرارت غریزی ایسی چیز ہے کہ رطوبات غریزی کی حفاظت کرتی ہے اس
بات سے کہ حرارت غریبہ اوسپر غالب ہو اسی وجہ سے جسوقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہے طبیعت اوسکے ذریعہ سے رطوبات مین
تصرف نضج اور ہضم کرنے پر قادر ہوتی ہے اور اونکو صحیح رکھنے پر محافظ ہوتی ہے پس رطوبات کو بطور اپنے تصرف کے طبیعت
متحرک کرتی ہے اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہے اسی وجہ سے رطوبات مین عفونت نہین آتی ہے۔ اور جس وقت
حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہے رطوبات کے تصرف سے طبیعت الگ ہوجاتی ہے اسلیے کہ جو آلہ فعل طبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا

اور جبکہ توسط سے عدم میلان طبیعت اور رطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا اور ضعیف ہو گیا ہے پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہر جاتی ہے اور بسا اوقات رطوبات
سے حرارت غریبہ کا اشتعال ہوتا ہے کہ حرارت غریزی کا تصرف رطوبات میں نہیں ہوتا اس سبب سے حرارت غریبہ ان رطوبات کو تصرف میں
لا کر تمام ہو جاتی ہے اور ان رطوبات پر غالب آکر حرکت غریبہ انکی تحریک کرتی ہے پس عفونت پیدا ہو جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ حرارت غریزی آلہ
جمیع قوتوں کا ہے اور برودت سب قوتوں کے منافی ہے اسکا نفع اصلی مطلق نہیں ہے بالعرض اسیقدر نافع ہے جسطرح فصل تیسری تعلیم دوسری میں
بیان ہوا – اسی وجہ سے دوا با ہے حرارت غریزی اور برودت غریزی کوئی نہیں کہتا – اور نہیں نسبت دیجاتی ہیں طرف برودت کے جیسے کہ گاہے حالات
بدن کی بھی نسبت دیجاتی ہے طرف حرارت کے ساتویں قسم حالت خواب و بیداری کی – ان دونوں کا اعتدال اعتدال مزاج پر دلالت
کرتا ہے خصوصاً دماغ کے اعتدال پر زیادتی نوم کی رطوبت اور برودت سے ہوتی ہے – اور زیادتی بیداری کی حرارت اور یبوست سے ہوتی ہے خصوصاً
دماغ کی حرارت اور یبوست سے آٹھویں قسم وہ دلائل ہیں جو بلحاظ افعال کے معتبر ہوتے ہیں – اگر افعال کا استمرار مجریٰ طبعی پر ہو اور ہر ایک
فعل تام اور کامل ہو اکیسے اعتدال مزاج پر دلیل ہوگا – اور اگر تغیر افعال کا بطرف حرکات مفرطہ کے ہو حرارت مزاج پر دلیل ہے – اسیطرح افعال
میں سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہے جیسے نشو و نما میں سرعت یا بالوں کا جلدی نکل آنا اور دانتوں کا جلدی برآمد ہونا – اور اگر افعال میں بلادت
اور ضعف ہو کسل اور ماندگی اور سستی رہا کرے برودت مزاج پر دلیل ہوگی اگرچہ کبھی افعال کا ضعف اور بلادت اور سستی بسبب حرارت مزاج کے
بھی عارض ہوتی ہے تاہم تغیر مجریٰ طبعی سے خالی نہیں ہے بشرطیکہ ضعف ہو – کبھی بسبب زیادتی حرارت کے بھی اکثر افعال طبعی فوت ہو جاتے
ہیں اور بعض میں نقصان پیدا ہوتا ہے جیسے نوم کہ اکثر بسبب حرارت مزاج کے باطل یا کم ہو جاتی ہے اسیطرح بعض افعال طبعی بسبب برودت
کے کبھی زیادہ ہو جاتے ہیں جیسے نوم مگر یہ افعال افعال طبعی میں علی الاطلاق داخل نہیں ہیں بلکہ انکا شمار افعال طبعی میں کسی شرط اور سبب کی وجہ
سے ہوتا ہے – نوم کیواسطے حاجت حیات اور صحت کو علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ روح شغل افعال سے خالی ہو کر آرام
پاسکے تاکہ جو تعب اوسکو حالت بیداری میں بوجہ شغل ما افعال کے عارض ہوا ہے نوم میں بوجہ سکون کے زائل ہو جاسکے یا اس وجہ سے کہ روح کو
احتیاج ہضم کرنے میں غذا کے توجہ زائد کی ہے – اور حالت بیداری میں دونوں فعل یعنی ہضم غذا اور دیگر افعال کے پورا کرنے میں حاجت ہے –
پس حالت نوم میں چونکہ روح افعال سے معطل ہو جاتی ہے توجہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہے – اس سے یہ ثابت ہوا کہ نوم کا محتاج الیہ ہونا بسبب
کسیقدر عجز کے ہے – اور حاجت ہونا روح کا یا نیند ایک امر غیر طبعی ہے اور خارج طبیعت سے ہے اگرچہ یہ خروج طبعی ہے بایں سبب کہ اسکی
ضرورت ہے اسلئے طبعی کا اطلاق ضروری پر باشتراک لفظی ہوتا ہے – اس قسم کی دلالت بالتخصیص مزاج معتدل پر ہے بایں طور کہ افعال
معتدل ہوں اور تمام ہوا کریں – اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست پر انکی دلالت تخمینی ہے – منجملہ قوی دلائل کے حرارت مزاج پر
آواز کا قوی اور بلند ہونا اور کلام میں جلدی اور سلسلہ کلام کا منقطع ہونا غصہ کا جلد آنا حرکات میں جلدی خصوصاً آنکھ کی حرکت اگرچہ ان امور کا
ظہور کبھی بسبب تمام نہیں ہوتا بلکہ ایسے سبب سے ہوتا ہے جو کسی عضو سے خاص ہے نویں قسم دفع فضول بدنی اور کیفیت اوس
چیز کی جو دفع ہوتی ہے پس یہ نوع اگر مستمر ہو تو جو چیز براہ بول و براز اور عرق وغیرہ خارج ہوتی ہے تیز ہو اور اوسکی بو اور رنگت تیز اور قوی ہو
اگر وہ رنگین ہوتا ہے اور بریان اور پختہ ہو اگر اوسکی شان سے بریان اور پختہ ہونا ہے تو وہ مزاج گرم ہے – اور جو فضول اوسکے مخالف
ہیں برودت مزاج پر دلیل ہیں دسویں قسم بلحاظ افعال اور انفعالات قوائے نفسانی کی معتبر ہوتی ہے مثلاً ہر ایک کام میں کوشش
زیادہ کرنی – اور تھوڑی سی بات ناگوار خاطر ہو فی الفور کیاست اور فہم کا تیز ہونا کمالات میں دست اندازی – اور بڑے کاموں کیطرف

توجہ کرنا ۵ اور سلیقہ شعری ۶ اور حسن ظن ۷ اور امید قوی ہر چیز میں رکھنی ۸ اور جسارت قلبی ۹ اور نشاط ۱۱ اخلاق مردانہ ۱۲ اور کسل میں
کمی ۱۳ اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہیں — اور ان باتون کی اضداد برودت پر دلیل ہیں — ثابت رہنا غضب کا اور برقرار
رہنا رضا کا اور جو چیز خیال میں آسکے اوسکا ثبات اور جو حافظہ میں ہو اور سوا اسکے اور چیزون کا ثابت اور برقرار رہنا خشکی مزاج پر دلالت
کرتا ہے — زوال انفعالات کا بسرعت رطوبت پر دلیل ہے — از قبیل احلام و منامات یعنی بدخوابی اور اچھا خواب دیکھنا کہ جس شخص کے
مزاج میں حرارت غالب ہو اکثر اوسکو ایسے ہی خواب ہوتے ہیں کہ مثلاً آگ کے سامنے ہے اور دھوپ میں جلتا ہے — اور جسکے مزاج پر
برودت غالب ہو وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ برف میں ٹھرا ہوا ہے یا سرد پانی میں ڈوبتا ہے — اسیطرح ہر ایک خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط
کی چیزون کو خواب میں دیکھتا ہے — یہ سب دلائل جنکا ہم نے ذکر کیا خواہ اکثر ان دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہیں لیکن
مزاج غریب عارضی اگر عارض ہو اور سبب اشتعال حرارت کا بدن میں موذی ہونا اور حمیات سے اذیت پانا اور بوقت حرکت کے قوت کا
ساقط ہونا بسبب ثوران حرارت کے اور پیاس میں افراط ہونی اور فم معدہ میں التہاب اور منہ میں تلخی اور نبض میں ضعف اور سرعت
شدید اور تواتر اور گرم چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی اور مبردات کے استعمال سے تسکین اور گرمی کی فصل میں زبون حالی اوس پر دلالت
کریگی — اور دلائل مزاج بارد غیر طبعی کے قلت ہضم اور قلت عطش اور استرخاء مفاصل اور کثرت حمیات بلغمی کی اور نزلہ سے ایذا پانی
سرد چیزون کے استعمال سے گزند پہونچنا گرم چیزون کے استعمال سے تسکین ہونی جاڑون کی فصل میں زبون حالی — اور دلائل مزاج رطب
غیر طبعی کے مناسب دلائل برودت کے ہیں مگر اونکے ساتھ بدن کا ڈھیلا ہونا لعاب کا بہنا ناک یعنی رینٹ کا نکلنا اور روانی طبیعت کی تر
تر چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی کثرت نوم کی ہونی پپوٹون کا پھولنا — اور دلائل مزاج خشکی غیر طبعی کی تقشف یعنی سوختگی — بیداری
— لاغری جو عارضی ہو — خشک چیز کے استعمال سے ایذا پانی — خریف میں زبون حالی — مرطب کے استعمال سے تشفی — گرم پانی — اور روغن
رطوبت کو فی الحال جذب کر لینا اور انکو بہت زیادہ قبول کرنا

فصل چوتھی خلاصۂ علامات معتدل کے بیان میں

جتنے اچھے علامات اوپر گذر چکے ہیں اون سب کو یکجا کیجیے علامات مزاج معتدل اسطرح حاصل ہوتے ہیں ۱ لمس حرارت اور برودت اور
رطوبت اور یبوست اور سختی اور نرمی میں معتدل ہو ۲ رنگ سپیدی اور سرخی میں معتدل ہو ۳ سمنی کا اعتدال نہ بہی اور لاغری میں
اور مائل بطرف فربہی کے ۴ رگیں نہ بہت چھپی ہوئی ہون اور نہ بہت ابھری ہوئی گوشت پر اور گوشت سے جدا ہون ۵ بال
کثرت اور قلت میں بلکہ موٹے بالون میں اور گرہ دار اور سیدھے ہونے میں معتدل ہون — لڑکپن میں رنگ بالون کا اشقر اور
مائل بسیاہی سن شباب میں ۶ خواب اور بیداری میں اعتدال ہو ۷ درست ہونا اعضا کا حرکات اور چلنے میں ۸ قوت تخیل اور تفکر
اور تذکر کی ۹ اخلاق کی افراط اور تفریط میں متوسط ہونا مثلاً تہور اور جبن میں توسط یا غضب اور خوف میں توسط ۱۰ سنگدلی اور
نرم دلی میں توسط ۱۱ اضطراب افعال اور وقار میں توسط ۱۲ تکبر یعنی غرور اور فروتنی میں توسط ۱۳ کل افعال صحت تمام ہون ۱۴
اور جودت اور سرعت نمو میں عمدہ نشو ۱۵ سن وقوف کا زمانہ دراز تک ہو ۱۶ خواب لذیذ دیکھے کہ جسمین خوشبو اور خوش آوازیان
اور مجمع سرور اور خوشدلی سے استیناس ہو ۱۷ محبوب ہونا اوسکا ہر ایک کے نزدیک ۱۸ کشادہ رو اور ہشاش بشاش رہنا ۱۹
خواہش طعام اور شرب کی معتدل ۲۰ معدے میں ہضم جید اور جگر اور عروق میں اور منافذ تشریحی میں تمام بدن کے ۲۱ معتدل
حال نکالنے میں فضول کے مجاری معتاد سے

فصل پانچوین بیان علامات اوس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہو

یہ وہی شخص ہے جسکے اعضا کا مزاج متشابہ نہو بلکہ اوسکے اعضاے رئیسہ مین تغیر بوجہ خروج کے اعتدال سے ہوا ہو کہ ایک عضو اوسکا طرف ایک قسم
مزاج کے اعتدال سے خارج ہوا اور دوسرا طرف ضد اوس مزاج کے ہو پھر اگر بناے اعضا غیر متناسب ہوا اسکا مزاج بہت ردی ہوگا یہانتک کہ
اسکے فہم و عقل مین بھی خرابی ہوگی جیسے کوئی شخص کہ پیٹ اوسکا بڑا ہوا اور انگلیان چھوٹی پھر گول سر اندازہ مناسب سے بڑا یا چھوٹا پیشانی اور
منہہ اور گردن اور دونون پاؤن پر گوشت ہون گویا اوسکا چہرہ نصف دائرہ ہے اگر دونون کان اوسکے کرسی الشکل ہون اوسکے مزاج
مین اختلاف زیادہ ہوگا۔ اسیطرح اگر سر اور پیشانی گول ہو مگر منہہ اوسکا بہت لانبا اور گردن بہت موٹی دونون آنکھون مین بلادت و حرکت
وہ شخص نیکی سے بہت دور ہے **فصل چھٹی علامات امتلا کے بیان مین** امتلا کی دو قسمین ہین ایک امتلا بحسب ظروف
اخلاط ہوتی ہے **دوسری** بحسب قوت۔ امتلا بحسب ظروف یہ ہے کہ اخلاط اور ارواح اگرچہ کیفیت مین درست ہون مگر مقدار مین زیادہ
ہوجانا اونکا تمام مقامات ایسے بھر جائین اور اونمین تمدد پیدا ہو ایسا شخص بر وقت حرکت کے خطرہ مین ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر بوجہ امتلا کے
رگین پھٹ جاتی ہین اور اوس مین سیلان یہانتک ہوتا ہے کہ دم گھٹنے لگتا ہے اور خناق اور صرع اور سکتہ پیدا ہوتا ہے۔ علاج ایسے شخص کا
بہت جلد فصد کر دینا۔ قوت کا امتلا اسطرح معلوم ہوتا ہے کہ اخلاط سے اوسکو اذیت بوجہ مقدار اخلاط کے نہ پہونچے بلکہ بوجہ ردی ہونے
کیفیت اخلاط کے کہ اسوجہ سے اخلاط قوت کو مغلوب کرتے ہین اور ہضم اور نضج مین مطیع نہین ہوتے ہین ایسے امتلا کا آدمی امراض عفونت مین
گرفتار ہوتا ہے۔ علامات جملہ امتلاے اوعیہ کے یہ ہین۔ اعضا مین گرانی پیدا ہو۔ چلنے پھرنے مین کسل اور ماندگی۔ رنگ سرخ ہو جاے۔
جلد پھول جاے اور تمدد پیدا ہو۔ نبض مین امتلا۔ قارورہ مین غلظت۔ اشتہا مین کمی۔ بصارت مین کوتاہی۔ اور ایسے خواب نظر آئین جو گرانی پر
دلالت کرین مثلاً دیکھے کہ اوسمین حرکت کی طاقت نہین ہے یا اوٹھنے کی۔ یا بار گران اوٹھا لیا ہے۔ کلام کرنے پر بوجہ لوجھ کے قادر نہو جیسے
خواب مین اوڑتے ہوے آپکو دیکھنا۔ اور بسہولت حرکت کرتے ہوے۔ اخلاط رقیق اور اونکی مقدار معتدل پر دلالت کرتا ہے۔ علامات امتلا کے
بسبب قوت یہ ہین کسل۔ اور ثقل۔ اور قلت شہوت مثل اول کے اسمین بھی ہوتی ہے۔ اور اگر امتلا بسبب قوت کے تنہا ہو۔ رگون مین انتفاخ
اور بدن مین زیادہ تمدد نہوگا۔ اور نبض مین امتلا اور عظم۔ اور بول مین زیادہ غلظت اور رنگ مین زیادہ سرخی نمایان ہوتی۔ اور بدن ٹوٹنا
اور ماندگی ہوتی ہے۔ اور تہیج بعد حرکت اور تصرفات بدنی کے ہوتا ہے۔ خواب اوسکے۔ خارش۔ اور لذع۔ اور احتراق۔ اور بوے بد کے
زیادہ ہوتے ہین۔ اور جو اخلاط غالب ہون اونپر خاص دلائل ہر ایک خلط کے جنکا آئندہ ذکر ہوگا دلالت کرتے ہین۔ اکثر اوقات امتلا بحسب قوت
قبل اسکے کہ تمام اپنے دلائل کے مرض پیدا کرتا ہے **فصل ساتوین علامات غلبہ ہر ایک خلط کے بیان مین** خون اگر بدن مین
غالب ہوا اوسکے علامات امتلاء اوعیہ کے علامات کے قریب ہین۔ اور اسوجہ سے کہ غلبہ خون سے ثقل بدن مین اور دونون آنکھون کی جڑ مین
اور سر اور دونون کنپٹیون مین پیدا ہوتا ہے۔ انگڑائی۔ جمائی۔ متلی۔ پینکی جو ہر وقت لازم رہے۔ اور کدورت حواس۔ اور بلادت فکر
اور ماندگی بدون تعب سابق کے۔ اور شیرینی منہہ کی ہر وقت بیوقت پیدا ہو۔ سرخی زبان کی۔ اور بدن پر دبل۔ اور زبان مین چھالے
نکل آئین۔ اکثر ان مقامات سے جو بآسانی پھٹ جاتے ہین جیسے نتھنا اور مسوڑھا اور مقعد وغیرہ سے خون نکلا کرے۔ کبھی غلبہ خون پر مزاج
دموی۔ تدبیر گذشتہ۔ سن۔ بلد حاضر۔ عادت۔ ایسے زمانہ سے فصد نہ کرانا دلالت کرتا ہے۔ خواب جو غلبہ خون پر دلالت کرتے ہین ایسے
ہوتے ہین سرخ چیزون کو دیکھنا۔ یا اپنے بدن سے خون بہتا نظر آئے۔ یا خون مین آپکو آلودہ دیکھے۔ ازین قبیل اور علامات جو مشابہ
انکے ہین۔ غلبہ بلغم کے علامات۔ رنگ مین زیادہ سپیدی ہونا۔ بدن ڈھیلا ملمس نرم اور سرد۔ لعاب دہن کی کثرت اور لزوجت۔

پیاس میں کمی نہ ہو گی کیونکہ بلغم شور ہوا سوقت پیاس میں کمی نہ ہو گی خصوصاً اس شیخوخت میں پیاس بہت کم ہو گی ضعف ہضم — ترشی آروغ — سپیدی بول — کثرت نوم — کسل — استرخا اعصاب — بلادت ذہن — نرمی نبض مائل بطرف بطو اور تفاوت کے — اسکے بعد سن — عادت — تدبیر گذشتہ — پیشہ — بلد بھی علامت بلغم کی ہوتی ہین — خواب مین پانی — نہرین — برف — باران — اولے — رعد وغیرہ نظر آتے ہین — علامات غلبہ صفرا — زردی رنگ بدن خصوصاً آنکھون کی — تلخی دہان — خشونت زبان اور خشک ہونا اوسکا — نتھنون مین خشکی — لذت پانا نسیم سرد سے — شدت عطش — نبض مین سرعت — ضعف اشتہاے طعام — متلی — قے صفراوی زرد یا سبز — براز رقیق جسمین لذع ہو — بدن مین قشعریرہ ایسا ہو جیسے سوئیان چبھتی ہین — اوسکے بعد — تدبیر متقدم — عادت — مزاج — بلد — فصل — سن — پیشہ بھی دلیل ہوتا ہے — خواب مین شعلہ اور شگفتہ ہوے نظر آنا — اور جھنڈے زرد نظر آنا — اور جن چیزون مین زردی ہو نظر آئین — اور التہاب اور حرارت مثل حمام اور آفتاب — وغیرہ نظر آئے — علامات غلبہ سودا خشکی بدن — تیرگی اور سیاہی خون اور اوسکا غلیظ ہونا — زیادتی وسواس و فکر — سوزش فم معدہ — اشتہاے کاذب — بول مین تیرگی اور سیاہی اور سرخی قوام مین غلظت — رنگ بدن کا سیاہ ہونا اور بدن پر بال بکثرت ہونا — کیونکہ غلیظ سودا سے ایسا بدن جسمین بال کم ہون پیدا ہوتا ہے — ایضاً علامات سودا کے بہق اسود کا پیدا ہونا — اور قروح خبیثہ کا — اور نیز امراض طحال کی کثرت — اور سن — مزاج — عادت — بلد — پیشہ — فصل — تدبیر متقدم بھی اسپر دلیل ہین — خواب ہولناک مثل تاریکی — اور گڑھے — اور سیاہ چیزین ہولناک دیکھے

فصل آٹھوین علامات دلالت کرنے والی سُدّون کی جسوقت احتقان مواد کا اندر جسم کے ہو اور اوسپر دلائل قائم ہون اور سدہ محسوس ہو اور دلائل امتلا کے تمام بدن مین محسوس ہون اس صورت مین سدے ضرور ہونگے — سدون کی وجہ سے ثقل سبب محسوس ہوتا ہے کہ وہ سدے ایسے مجاری مین پڑین جنمین جاری ہونا مواد کا ضرور ہو جیسے جگر مین اسلیے کہ جو غذا بطرف جگر کے جاتی ہے اگر کوئی مانع اوسکی راہ مین ہو اور قسم سدے سے بہت سی غذا مجتمع ہو کر محتبس ہو جاے گی اور ثقل زائد پیدا کرے گی کہ اتنا ثقل ورم مین نہین ہوتا — فرق ثقل ورم اور ثقل غذا مین شدت ثقل اور تپ کے ہونے سے کیا جاتا ہے — لیکن سدے اگر ایسے مجاری مین پڑین ثقل محسوس نہ ہوگا بلکہ اعتبار نفوذ خون کا بسبب تمدد کے محسوس ہوگا — اکثر جبکہ رگون مین سدے پڑین اوسکا رنگ زرد ہو جاتا ہے اسلیے خون اوسکے مجاری مین پھیل کر ظاہر بدن تک نہین آتا ÷

فصل نوین علامات دال بر ریاح ریاح پر کبھی استدلال بسبب اوس درد کے کیا جاتا ہے جو اعضاے ذی حس مین پیدا ہو اور یہ درد مانع ہوتا ہے اوس تفرق اتصال کے جو ریاح سے پیدا ہوتے ہین — اور کبھی استدلال ریاح پر اون حرکات سے کیا جاتا ہے جو [illegible] اعضا مین پیدا ہون — اور آوازون سے بھی استدلال ریاح پر کیا جاتا ہے — اور بذریعہ لمس کے بھی استدلال ہوتا ہے — اور درد سے [illegible] استدلال ہوتا ہے کہ وجع ممدد ریاح پر دلالت کرتی ہے خصوصاً جسوقت خفت کے ساتھ ہو — اور اگر وجع ایک مقام سے حرکت کرے تو اوسکی دلالت ریاح پر تمام ہو جاتی ہے — یہ حرکت اور درد اوسوقت ہوتا ہے کہ تفرق اتصال اعضاے ذی حس مین ہو لیکن مثل ہڈی یا گوشت [illegible] کے اگر ریاح پیدا ہون اونمین درد ظاہر نہین ہوتا — کبھی ہڈی مین ایسے ریاح پیدا ہوتے ہین کہ اوسکو توڑ ڈالتے ہین اور پاش پاش کر ڈالتے ہین مگر درد نہین ہوتا ہے — لیکن بوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اوس عضو کو جو اوس ہڈی کے متصل ہے [illegible] ہوتی ہے — استدلال ریاح پر بوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہے کہ ریاح پیدا ہو کر متحرک ہوتے ہین اور اونکی حرکت [illegible] انقلاب اور تحلل کے ہوتی ہے — استدلال بذریعہ اصوات کے اسطرح ہوتا ہے کہ کبھی آوازین خود ریاح پر دلالت کرتی ہین جیسے قراقر وغیرہ یا جیسے طحال مین آواز محسوس ہوتی ہے اگر وجع ریحی پیدا ہو کر اوسوقت طحال اندر کو دبا جاتا ہے — [illegible]

اوسکے ٹھہرنے اور سمانے سے آرام پیدا ہو جیسے درمیان استسقاء زقی اور طبلی کی آواز سے تمیز کیجاتی ہے — اور استدلال بذریعہ لمس کے اسطرح ہوتا ہے
کہ لمس کے ذریعے سے تمیز درمیان نفخہ اور سلعہ یعنی تہیج کے ہوتی ہے — اسطرح کہ نفخہ مین تمدد ہوتا ہے اور دبانے سے گڑھا پڑتا ہے اور رطوبت
سیلان اور طبلی ہوتی نہین ہوتی — یا خلط ایسی اسلیئے کہ لمس ان دونون مین تمیز کرتی ہے — اور فرق درمیان نفخہ اور ریح کے ذاتی نہین ہے بلکہ
ریح صورت حرکت کے ٹھہرنے اور چلنے مین فرق ہوتا ہے **فصل دسوین علامات دلالت کرنے والے اورام کے** ظاہری
اورام پر حس اور مشاہدہ دلالت کرتا ہے — اور باطنی اورام اگر گرم ہون اور تپ لازم دلالت کرتی ہے — اور ثقل محض دلالت کرتا ہے اگر عضو متورم
مین حس نہو — اور ثقل مع درد ناخس کے دلیل ہوتا ہے اگر عضو متورم ذی حس ہو — یا اگر کوئی آفت اس عضو کے افعال مین پیدا ہو وہ بھی دلالت
ورم پر کرتی ہے — یا معین دلالت مین ہوتی ہے — اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہے کہ بجانب اس عضو کے کسیقدر انتفاخ محسوس ہو
بشرطیکہ اوس انتفاخ سے حس متعلق ہو سکے — ورم بارد کے تابع درد بالضرور نہین ہوتا اور اوسکے علامات کلی کیطرف اشارہ کرنا دشوار ہے —
اور اگر ہم اسکا بیان آسان تجویز کرین ایسے کلام کی حاجت ہوگی جو ہمارا اور اوس کلام کے سمجھنے والے کو عاجز کردیگی — پس مناسب یہی ہے کہ اورام
بارده کا بیان مباحث امراض جزئیہ مین جہان ایک ایک عضو کا جداگانہ ذکر ہوگا کیا جائے — اس مقام پر ہم اسیقدر کہتے ہین کہ جسوقت کوئی گرانی
کسی مقام پر پیدا ہو اور درد محسوس نہو اور ساتھہ دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائین تجویز کرنا چاہیے کہ یہ ورم بلغمی ہے — پھر اگر اسکے ساتھہ غلبہ خلط
سودا کا ہو تو وہ سوداوی ہے خصوصاً اگر لمس کرنے مین صلابت پائی جائے کہ صلابت اور ثقل دلائل سوداوی سے ہے — اگر اورام گرم اعصاب مین
ہون تو شدید اور حمیات قوی ہونگے اور بہت جلد تمدد اور اختلاط عقل مین ڈالدیتی ہین اور حرکات قبض وبسط مین آفت شروع ہو جاتی ہے
جمیع اورام احشا کی باریکی اور لاغری مراق مین پیدا کرتے ہین — اور جسوقت مادہ ورم احشا کا جمع ہونے لگتا ہے اور نوبت خراج یعنی پھوڑے
ہونے کی پہنچتی ہے درد اور تپ مین شدت اور زبان مین خشونت شدید پیدا ہوتی ہے — بیماری بڑہ جاتی ہے — اعراض عظیم اور پرخطر ہوجاتی ہین
ثقل زیادہ ہوجاتا ہے — اکثر صلابت اور گرانی محسوس ہوتا ہے — بیشتر بدن مین لاغری بہت جلد پیدا ہوجاتی ہے — دونون آنکھین اندر کو
بیٹھی جاتی ہین — جسوقت ہم پڑتی ہے تیزی تپ اور درد اور زبان کی ٹھہر جاتی ہے — اور بجائے درد کے ایک چیز مثل کھجلی کے پیدا
ہوتی ہے — اور اگر ورم جمع ہو یا صلابت ہو جو مین خفت اور صلابت مین نرمی پیدا ہوتی ہے — اور جو اعراض الم دہندہ ہین سب مین سکون ہوجاتا ہے
گرانی انتہا سے زیادہ پیدا ہوتی ہے — پھر جب ورم شگافتہ ہوتا ہے پہلے اوس سے لرزہ بسبب لذع ریم کے عارض ہوتا ہے پھر بسبب لذع
مادہ کے تپ عارض ہوتی ہے — اور نبض مرتعش ہوجاتی ہے بسبب استفراغ مادہ کے — اور اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہے — اور ضعف اور بیہوشی
اور ہذیان اور تفاوت عارض ہوتا ہے — اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہے — اکثر اطراف مین گرمی آجاتی ہے — مادہ ورم کا اپنی جہت مناسب
مین دفع ہوتا ہے خواہ بطریق نفث یا براہ بول خواہ بطریق براز — جبکہ علامات بعد شگافتہ ہونے ورم کے بالکل تپ مین سکون پیدا ہونا اور
تنفس مین آسانی اور قوت مین درستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب مین — کبھی انتقال مادہ اورام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے
عضو کے ہوتا ہے — اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہے اور کبھی برا ہوتا ہے — انتقال جید یہ ہے کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے
منتقل ہو جیسے اورام دماغ کا مادہ لیکر گوش کے — یا ورم جگر کا طرف کش ران کے — اور انتقال ردی یہ ہے کہ عضو خسیس سے منتقل ہوکر طرف
عضو شریف کے جائے — اور جیسے یہ بات عارض ہوتی ہے اوسسے ظاہر ہے بہ نسبت کم ہوتا ہے جیسے مادہ ذات الجنب طرف قلب کے یا
ذات الریہ کے منتقل ہو — واسطے انتقال اورام باطنی کے و نیز انتقال بہ خراجات باطنی کے بجانب تحت یا فوق کے علامات ہوتے ہین کہ

یہ مواد جس وقت متوجہ انتقال کے بجانب تحتانی ہوتے ہیں شراسیف میں تمدد اور ثقل ظاہر ہوتا ہے - اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہیں تب بدحالی
تنفس کی اور ضیق النفس اور عسر النفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہے - اور ایک التہاب نیچے سے شروع ہو کر اوپر کی جانب جاتا ہے -
اور گرانی جانب تر تو وہیں پیدا ہوتی ہے - اور درد سر عارض ہوتا ہے - اور بیشتر اثر اس انتقال کا بازو اور مونڈھے میں ظاہر ہوتا ہے - اور
جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہے اگر دماغ میں جا گزین ہوتا ہے بہت ردی ہوتا ہے اور اوس میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے - پھر اگر بطرف اوس گوشت
کے جو پیچھے دونوں کانوں کے ہے مائل ہوا امید خلاص کی ہوتی ہے - رعاف ایسے مقام پر دلیل جید ہے - تمام اورام و امثال میں رعاف
بہت عمدہ دلیل ہے - اور پوری بحث اورام کی بنسبت آئندہ ابحاث میں ملاحظہ کرنی چاہیے جہاں ہم ایک ایک عضو کے ورم کو بیان کریں گے

فصل گیارہویں علامات تفرق اتصال کے بیان میں تفرق اتصال اگر اعضائے ظاہری میں عارض ہو حس اوسکو
واقف ہوتی ہے - اور اگر تفرق اتصال اعضائے باطنی میں ہو تو نتیجہ تاتب یا ناخس یا آکال اوس پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تفرق اتصال کے
ساتھ تپ نہو - اکثر تابع تفرق اتصال کے روانی کسی خلط کی ہے جیسے نفث الدم یا گرنا خون کا کسی عضو سے جو سینہ میں یا نکلنا مادہ خواہ ریم کا اگر اعراض
علامات ورم اور اوسکے نضج کے ہوتا ہے - اور جو تفرق اتصال بعد ورم کے واقع ہوتا ہے اکثر اوسکو دلالت شگافتہ ہونے پر بوجہ نضج کے
ہوتی ہے - اور کبھی نہیں ہوتی ہے - اگر نضج سے منفجر ہوا ہو بعد شگافتہ ہونے ورم کے تپ میں تسکین ہوگی - اور سپید نکل جاوے گی -
اور گرانی میں سکون اور خفت ہوگی - اور اگر بدون نضج کے شگافتہ ہو درد میں شدت اور زیادتی ہوگی - کبھی استدلال تفرق اتصال پر
اعضا کے اپنے مقام سے اوکھڑ جانے اور ہٹ جانے سے کیا جاتا ہے - اگرچہ بالکل جدا نہو جاوے جیسے فتق میں - اور کبھی نکلنے والی چیزوں کے
بند ہونے سے اور اپنے مجاری میں نہ پہونچنے سے استدلال کیا جاتا ہے - اور بیشتر سبب ایسی چیزوں کے مجاری بند ہو جاتے ہیں ان مواد کا
انصباب ایسی جگہ ہوتا ہے جس جگہ تفرق اتصال ہو جاوے اور مسالک طبعی سے الگ نہیں ہوتا جیسے کسی شخص کی آنتیں پھٹ جائیں اور
براز اوسکا بند ہو جاوے - بیشتر تفرق اتصال ایسا مخفی ہوتا ہے کہ اوس پر آگاہی نہیں ہو سکتی - اور بیانات کلی جو اوپر مذکور ہوئے تفرق اتصال
کی شناخت میں کافی نہیں ہو سکتے بلکہ محتاج بیانات تفصیلی اور مباحث جزئی کی اونکی شناخت میں ہے کہ بنسبت ایک ایک عضو کے
جدا گانہ ذکر کیا جاوے - اور یہ واسطے ہے کہ مثلاً کوئی عضو پٹھے سے ہو خواہ شامل اوس رباط کا ہو جو اوس سے جا ملی ہو یا اوس میں گنجائش
اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی ہو یا کسی عضو پر اوسکا ایسا اعتماد ہو کہ اوسکے اوکھڑ جانے سے یہ اپنی جگہ سے ہٹ جاوے - یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ اورام میں حدت اعراض اور اسیطرح تفرق اتصال میں حدت اعراض زیادہ تر اوس وقت ہوتے ہیں کہ ورم یا تفرق اتصال
اعضائے عصبی میں جنکی حس زیادہ ہے واقع ہوں کہ یہ اورام اور تفرق اتصال اکثر مہلک ہوتے ہیں - اور غشی اور تشنج تو انہیں ہمیشہ لاحق
رہتا ہے غشی بوجہ شدت درد کے - اور تشنج بسبب عصبی ہونے عضو کے - ان اورام اور تفرق اتصال کے ابتدا اور منتہی ہونے کے اوقات
میں شدت ہوتی ہے جو مفاصل پر ہوتے ہیں اسلئے کہ وہ علاج کو دیر میں قبول کرتے ہیں اسواسطے کہ مفاصل میں حرکت زیادہ ہوتی
ہے اور جو فضا ان کے مفاصل کے ہے انصباب مواد کی استعداد اوس میں زیادہ ہے - اسیطرح نبض اور بول بھی علامات کلیہ دال
بدن سے ہیں مناسب ہے کہ تھوڑی سی کیفیت انکی بھی بیان کیجاوے **جلد پہلا قسم تیسرا فن دوسرا** اور اوسمیں [illegible]
فصلیں ہیں **فصل پہلی بیان کلی نبض کا** نبض حرکت اون اعضا کی ہے جنمیں روح تحریکی ہوتی ہے اور وہ [illegible]
کہلاتے ہیں - اور یہ حرکت مرکب دو متضاد حرکات انبساط اور انقباض سے ہوتی ہے - انبساطی حرکت وہ ہے جسکے سبب نبض اوپر [illegible]

آٹھوین جنس لی جاتی ہی باعتبار استوا اور اختلاف نبض کے نوین جنس ماخوذ ہی باعتبار انتظام نبض کے اختلاف مین یا نیک اور سوء انتظام سے کے
دسوین جنس معتبر ہی باعتبار وزن سے کے ۔ مقدار نبض کو باعتبار اقطار ثلاثہ یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہی پس احوال نبض سے باعتبار
مقدار کے نو انواع ہین بسیط ۔ اور مرکب بسیط کی نو قسمین ہین ۔ طویل قصیر معتدل باعتبار قطر طولی کے ۔ عریض ضیق معتدل باعتبار قطر
عرضی کے ۔ منخفض مشرف معتدل باعتبار قطر عمق کے ۔ طویل وہ نبض ہی کہ اسکے اجزا طول مین مقدار طبعی سے علی الاطلاق زیادہ ہون اور وہ
مزاج معتدل حقیقی ہی یا بمقدار طبعی خاص جبکہ اسی شخص سے طول مین اجزای نبض کے زیادہ ہون ۔ اور معتدل وہی ہی جو اس شخص خاص کو واسطے
چاہیئے ۔ ان دونون اعتدال کا فرق اوپر بیان ہو چکا ۔ قصیر طویل کی ضد ہے یعنی مقدار معتدل حقیقی یا شخصی سے اجزا اوسکے طول مین کم ہون
۔ اور معتدل وہ نبض ہی جو درمیان طویل اور قصیر کے ہی ۔ علی ہذا القیاس تینون قسمین عرض کی ۔ اور تینون قسمین باعتبار قطر عمق کے بھی بلحاظ
زیادتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے معتبر ہوتی ہین ۔ ان اقسام بسیطہ سے جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہین بعض کے لیے خاص نام مقرر ہے اور بعض کا
کچھ نام نہین ہی ۔ جو نبض طول اور عرض اور ارتفاع تینون مین زیادہ ہو اوسکو عظیم کہتے ہین ۔ اور جو اقطار ثلاثہ مین کم ہو اوسکو صغیر کہتے ہین ۔
اور درمیان عظیم اور صغیر کے معتدل ہی ۔ اور جو نبض عرض اور شہوق مین زیادہ ہو اوسکو غلیظ کہتے ہین ۔ اور جو عرض اور شہوق مین کم ہو اوسکو
دقیق کہتے ہین ۔ اور درمیان ان دونون کے معتدل ہے دوسری جنس جو باعتبار قرعات کے معتبر ہے اوسکی تین قسمین ہین ۔ قوی اور اس
نبض کو کہتے ہین جو لمس کی انگلیون پر قوت حرکت انبساط کا اس درجہ کی کہ گویا انگلیون کو ہٹا دیگی ۔ اور ضعیف مقابل ہی قوی کے کہ جسکے
انگلیون مین اسکا کم محسوس ہو ۔ اور معتدل وہ ہی جو درمیان ضعف اور قوت کے ہی ۔ تیسری جنس ماخوذ باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت
کے ہے اوسکی بھی تین قسمین ہین ۔ سریع وہ نبض ہی جو مسافت اپنی حرکت کی تھوڑی دیر مین طے کرے ۔ اور بطی اوسکے ضد ہے ۔ اور معتدل وہ ہے
جو درمیان سریع اور بطی کے ہو چوتھی جنس باعتبار قوام آلہ کے معتبر ہوتی ہی اوسکی بھی تین قسمین ہین ۔ لین وہ نبض ہی جو انگلی کے دبانے سے آسانی و سہولت
کی قابلیت رکھے ۔ اور صلب وہ ہی جو اوسکے ضد ہو ۔ اور معتدل درمیان لین اور صلب کے ہے پانچوین جنس کا اعتبار باعتبار اوس مادہ کے
ہوتا ہی جو رگ کے اندر موجود ہو اوسکی بھی تین قسمین ہین ۔ ممتلی وہ نبض ہی کہ اوسکے اندر رطوبت بھری ہوئی محسوس ہو یعنی جثہ سے اور خالی
معلوم نہو ۔ اور خالی وہ ہی جو اوسکے ضد ہو اوسکو فارغ کہتے ہین ۔ اور معتدل وہ ہی جو درمیان ممتلی اور فارغ کے ہی چھٹی جنس کا اعتبار باعتبار
ملمس نبض کے ہوتا ہے اوسکی بھی تین قسمین ہین ۔ حار بارد معتدل ساتوین جنس باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہی اور اوسکی بھی تین قسمین
ہین ۔ متواتر وہ نبض ہی کہ جسکے وقوع مین زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اسی سبب سے اسکو متکاثف بھی کہتے ہین ۔ اور متفاوت متواتر کی ضد
ہے اور اوسکو متراخی اور متخلخل بھی کہتے ہین ۔ اور معتدل درمیان متواتر اور متفاوت کے ہی ۔ یہ زمانہ سکون کا بحساب انقباض کے شمار کیا جاتا
ہے اور اگر انقباض مطلق دریافت نہو اس زمانہ کا شمار بحساب اوسکے کیا جائیگا جو زمانہ درمیان دو حرکت انقباض کے واقع ہو ۔ اور اگر زمانہ انقباض کا
محسوس ہو سکے تو اوسکا اعتبار باعتبار زمانہ طرفین کے کیا جائیگا اور دو طرفین سے انبساط اور انقباض ہین آٹھوین جنس جسکا اعتبار باعتبار
استوا اور اختلاف کے ہوتا ہے اس اعتبار سے یا نبض مستوی ہے یا مختلف یعنی غیر مستوی ۔ استوا یعنی تشابہ ہو یا جمیع حرکات انبساطی انقباضی
سبھون کا یا صرف ایک جزو کا اجزا سے ایک نبض کے یا ایک جزو کا اجزا نبض واحد سے پانچ چیزون مین معتبر ہوتا ہے ۔ عظم و صغر ۔ قوت و ضعف ۔
سرعت و بطو ۔ تواتر و تفاوت ۔ صلابت و لین ۔ تا اینکہ نبض واحد کبھی ایسی ہوتی ہے کہ آخر انبساط اوسکا سریع تر ہوتا ہی بلحاظ پہلے حرکت
کے یا ضعیف تر ہوتا ہے بہ نسبت اول کے ۔ اگر کوئی چاہے کہ اس قسم مین زیادہ بسط کرے اور استوا اور اختلاف کا اعتبار بہ نسبت تشابہ و تفاوت

— اور بعض اسباب قوام نبض مین داخل نہین ہین اونمین سے ایک قسم اسباب غیر لازمی کی ہو کہ جو بوجہ اپنے اقسام نبض مین تغیر احکام دیتے ہین — اور ایک قسم
غیر لازمی ہے — اور انکو مغیر علی الاطلاق کہتے ہین — اسباب ماسکہ تین ہین ۱۔ قوت حیوانی جو نبض مین حرکت پیدا کرتی ہے اور مقام اسکا قلب مین ہے
اور اسکا بیان تیسری فصل چوتھی تعلیم پہلی فن اول مین ہو چکا ہے ۲۔ دوسرا سبب آلہ ہے اور وہ رگ نبض کی ہے جسکا ذکر تشریح اعضا مین ہو چکا ہے
۳۔ تیسرا سبب احتیاج طرف بجھانے حرارت قلب کے ہے اور یہی خواہش واسطے مقدار معلوم اطفاے حرارت سے ہوتی ہے اور باندازہ حرارت اوسکی معین
ہوتی ہے کہ زیادہ اشتعال حرارت مین احتیاج اطفا کی زیادہ ہوتی ہو اور کمی مین کم اور اعتدال حرارت مین معتدل — اسباب ماسکہ کے افعال بسبب اقتران
کسی سبب اسباب لازمہ مغیرہ علی الاطلاق کے متغیر ہو جاتے ہین

فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان مین

جب قوت
اور آلہ یعنی شریان نبض اوسکی نرمی کے مطیع ہو اور قوت قوی ہو اور حاجت اطفاے حرارت کی شدید ہو نبض عظیم ہوگی — اور حاجت اطفاے حرارت کی ان تینون
مین زیادہ تر معین نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہے پھر اگر قوت مین ضعف ہو نبض لامحالہ صغیر ہو جائیگی — اور اگر رگ مین نبض کے صلابت ہو اور حاجت
اطفاے حرارت کی کم ہو نبض مین نہایت صغر پیدا ہوگا — اور صلابت رگ کی فقط نبض مین صغر پیدا کرتی ہے لیکن جو صغر بسبب صلابت کے پیدا ہوتا
اوسمین اور اوس صغر مین جو بوجہ ضعف کے پیدا ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ پہلی صورت مین نبض صغیر صلب ہوتی ہے اور ضعیف نہین ہوتی اور نہ بحد افراط
قصیر اور منخفض یعنی پست ہوتی ہے جیسے بوقت ضعف قوت کے — کمی احتیاج اطفاے حرارت سے کبھی نبض مین صغر پیدا ہوتا ہے مگر اسوقت نبض مین
ضعف اور صلابت اور افراط قصر اور انخفاض کا اسقدر نہین ہوتا ہے کہ صغر بمقدار صغر ضعف ہو سکے اور صغر صلابت مع القوت زیادہ ہے نسبت اوس
صغر کے جو کمی حاجت اطفاے حرارت سے مع القوت پیدا ہوا ہے اسلیے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اطفاے حرارت کے اعتدال مین زیادہ کمی نہین کرتی اسواسطے
کہ اوس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت انبساط سے نہین ہوتا البتہ بکثرت عدم احتیاج اطفاے حرارت کی مائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کی ہوتی ہے
یعنی اگر عدم حاجت اطفا کی زیادہ ہو زیادہ اعتدال نبض باقی نہین رہتی اور نہ زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہین ہے — اگر حاجت اطفاے حرارت کی
زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان نبض کی بوجہ صلابت کے مطیع عظم مین نہو اسوقت ضرور ہے کہ نبض مین سرعت پیدا ہو تاکہ جسقدر انبساط بوجہ
نہونے عظم کے فوت ہوا ہے سرعت سے اوسکا تدارک کیے — اور اگر قوت ضعیف ہو اوسوقت نہ نبض عظیم ہوگی اور نہ سریع بس ضرور ہے کہ متواتر ہو جاے
تاکہ جو چیز بوجہ نقصان عظم اور سرعت کے فوت ہوئی ہے تواتر سے اوسکا تدارک ہو اور مرات کثیرہ نبض متواتر کے تا بمقام ایک حرکت نبض عظیم یا دو حرکت
سریع کے ہو اس نبض کی مثال ایسے شخص سے دیجاتی ہے جسے حاجت ایک بھاری چیز اوٹھانے کی ہو کہ اگر اوسکی قوت ایک مرتبہ اوٹھا لینے مین
اوس بار عظیم کے کافی ہے تو ایک ہی مرتبہ مین اوٹھا لیتا ہے ورنہ اوس بوجھ کے دو حصہ کرکے اوٹھانے مین جلدی کرتا ہے خواہ چند حصہ کرکے اوٹھاتا
ہے مگر جتنے حصہ زیادہ کرتا ہے اوسیقدر اوٹھانے مین عجلت بھی ہوتی ہے اور ہر قسم کو بقدر اپنی طاقت کے بدرپا بعجلت اوٹھا لیتا ہے اور
ہر ایک حصہ کے اوٹھانے کے بعد دوسرے حصہ کے اوٹھانے مین باز نہین آتا اور تامل نہین کرتا اگرچہ ہر ایک حصہ کو اوٹھا کر دوسرے جگہ
پہونچانے مین ڈھیلی ہو ہان اگر نہایت درجہ ضعیف ہو اوسوقت دوبارہ اوٹھانے مین بھی سستی کرتا ہے اور دوسری جگہ پر بوجھ پونہچانے مین
مشقت زیادہ ہوتی ہے اور وہان سے دیر مین پلٹتا ہی — اگر قوت قوی ہو اور آلہ مطیع ہو مگر حاجت اطفاے حرارت کی شدید ہو کہ حد اعتدال
سے اوسمین شدت زیادہ ہو اوس وقت نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہے — اور اگر حاجت اطفاے حرارت کی اوس سے بھی زیادہ ہو اور قوت
سریع عظیم متواتر ہوتی ہے — طول نبض مین حقیقتا اسباب عظم سے پیدا ہوتا ہے — اگر اسباب عظم نبض کے پائے جائین اور جہت عرض
اور اعماق مین مثلا صلابت مانع زیادتی کی ہو یعنی نبض کے عرض سے صلابت منع کرے اور کثافت جسم اور صلابت کے شہوق سے مانع ہو اور بالعرض

یعنی

کہ بہت آمادہ انبساط اور انقباض پر کرتی ہے اور جسم سخت اور خشک کے ایک جزو کی حرکت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہے — اور سبب علم دوسرا اطبا میں یہ بات مانی ہے کہ ایک جزو اوسکا قبول حرکت کرنے اور اسکے قبول سے دوسرا جزو منفعل ہو کیونکہ ایسا جسم انفعال کو جلدی قبول کرتا ہے اور بہت جلد دوسرا ہو جاتا ہے — اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہے — وجودی اور رسالی نبض کا سبب شدت ضعف ہوتا ہے تا اینکہ طبیعت اور قوا اثر اور اختلاف اجزا نبض میں محتاج ہو جاتا ہے اسلیے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط پیدا کرنے کی دفعہ واحد میں نہیں ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا انبساط اجزا میں پیدا کرتی ہے — نبض مدی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان میں وزن خراب ہونا یا دقی حاجت ترویح کی ہے — اور اگر احوال زمان حرکت میں مدی الوزن ہو اوسکا سبب زیادتی ضعف کی ہے خواہ حاجت اطفاے حرارت کی ہو یا نہ ہو — اور نقصان زمانہ حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اور اسکا سبب مفاتاس سبب کے ہے — نبض متلی اور فالی اور حار اور بارد اور مشارق اور متفقش کے اسباب ظاہر ہیں والله اعلم بالصواب

فصل ساتوین نبض اسنان اربعہ زن و مرد کے بیان مین

مردون کی نبض چونکہ قوت انکی شدید ہوتی ہے اور حاجت ترویح کی انکو زیادہ ہوتی ہے اعظم اور اقوی ہوتی ہے — اور چونکہ انکی حاجت بذاتہ عظیم ہونے کے تمام ہوتی ہے اسلیے انکی نبض بہت دور تون کے زیادہ بطی اور بشدت متفاوت اکثر اوقات ہوتی ہے — پھر چونکہ ہر ایک نبض جسمین قوت تام ہو متواتر ہو جاتی ہے اسلیے واجب ہے کہ اوسمین سرعت بھی پیدا ہو اسواسطے کہ سرعت کا وجود تواتر سے بیشتر ہوتا ہے لہذا چونکہ نبض مردون کی بہت بطی ہوتی ہے اوسمین تفاوت بھی شدید ہوتا ہے — لڑکون کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت نرم ہوتی ہے اور ضعیف ہے اور بشدت متواتر اسلیے کہ حرارت انکی قوی ہے اور قوت قوی نہیں ہے اسواسطے کہ ابھی وہ کمال نشو نما پر نہیں پہونچے ہین مگر انکی نبض اعتبار اونکے جثہ کے عظیم ہوتی ہے کیونکہ بدن اونکے مقدار مین چھوٹے ہین ہان انکی نبض بذاتہ نبض اون لوگون کے جو نشو و نما کا انتہا پہونچ چکے ہین عظیم نہین ہے مگر سرعت و تواتر مین شدید ہوتی ہے بوجہ حاجت زائدہ کے اسلیے کہ لڑکون مین بخار دخانی کا اجتماع بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہے اور قوت اونکی ہضم مین حاضر ہوتی ہے اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور ترویح حار غریزی کی اونمین زیادہ ہوتی ہے — جوانون کی نبض عظم مین زائد ہوتی ہے اور سرعت و تواتر مین ناقص — اور تفاوت مین بدرجہ نہایت پہونچتی ہے مگر اول شباب کی نبض عظیم تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہے — ہم فصل تیسری تعلیم تیسری فن اول مین ثابت کر چکے ہین کہ حرارت صبیان اور شبان کی قریب قریب تشابہ کے ہے پس حاجت ترویح کی بھی دونون مین قریب قریب ہو گی لیکن چونکہ قوت شبان مین زیادہ ہے لیکن نبض عظیم ہو کر سرعت اور تواتر سے مستغنی ہو جاتی ہے — مدار کار نبض کے عظیم ہونے مین قوت پر ہے اور حاجت ترویح کی عظم پر داعی ہوتی ہے اور اعتدال جرم شریان کا اسمین ہوتا ہے — کہول کی نبض مین صغر زیادہ ہوتا ہے بسبب ضعف کے اور سرعت بھی اسی وجہ سے کم ہوتی ہے اور بوجہ عدم حاجت ترویح کے اور اسی جہت سے اوسمین تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہے — شیوخ جنکا سن حد کو پہونچ گیا ہے نبض اونکی صغیر اور متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور بیشتر بسبب رطوبات غریبہ کے نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہے نہ بوجہ رطوبت غریزی کے

فصل آٹھوین نبض امزجہ کے بیان مین

گرم مزاج کو حاجت ترویح کی زیادہ ہوتی ہے پس اگر قوت اور آلہ مساعدت کرے نبض عظیم ہوتی ہے اور اگر قوت یا آلہ دونون مین کوئی مساعد نہو موجب تفصیل مذکورہ بالا کے نبض دقیق یا صغیر ہو گی — اور اگر حرارت بوجہ سوء مزاج کے نہو بلکہ طبعی ہو اور سوء مزاج قوی صحیح ہو گا اور قوت بہت قوی ہو گی — ایسا گمان نکرنا چاہیے کہ حرارت غریزی کی زیادتی قوت مین ضعف کے نقصان پیدا کرتی ہے بلکہ جتنی حرارت غریزی بڑھتی جاتی ہے قوت جوہر روح مین

زیادہ کرتی ہے اور جو اکثر وہی نقص ہیں ۔ اور جو حرارت تابع سوء مزاج کے ہوتی ہے جسقدر بڑھتی ہے قوت میں ضعف پیدا کرتی ہے ۔ فرق بارد کی نبض حیات نقصان کی طرف مائل ہوتی ہے جیسے صغر خصوصاً بطور اور تفاوت اگر جرم شریان نرم ہو عرض نبض کا اور بطور اور تفاوت زیادہ ہوتا ہے ۔ اور اگر سخت ہو اس سے کم ہوتا ہے ۔ ضعف نبض کہ اوسکو سوء مزاج بارد پیدا کرتا ہے بہت زیادہ ہوتا ہے بنسبت اوس ضعف کے جو سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ حار بہت مناسب حرارت غریزی ہے ۔ مزاج رطب کی نبض میں موجیت اور استعراض زیادہ ہوتا ہے اور خشک مزاج میں تنگی اور صلابت ۔ پھر اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو تو اقلہ ضیق اور تشنج اور ارتعاش پیدا ہوگی ۔ ناظرین سکتا ہے بذاتہ امور مذکورہ بالا کو یاد کر کے مرکب مزاج کی نبض پیدا کر سکتے ہیں ۔ کبھی ایک ہی شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہے اور نصف سرد اس وجہ سے اوسکے دونوں جانب کی نبض میں ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہے جیسا حرارت اور برودت جانبین کی مقتضی ہو پس اوسکی نبض گرم جانب کی مثل حار مزاج کے ہوتی ہے اور سرد جانب کی مثل بارد مزاج کے ہوتی ہے ۔ اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انبساط اور انقباض نبض کا طریق جذب اور دفع قلب کے نہیں ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شریان سے علیحدہ پیدا ہوتا ہے

فصل نویں نبض فصول کے بیان میں

بچے کی نبض معتدل ہر چیز میں ہوتی ہے اور قوت میں زیادہ ۔ اور ضعیف میں نبض متواتر اور سریع ہوتی ہے کہ حاجت ترویح کی زیادہ ہے اور صغیر اور ضعیف بوجہ استحالہ قوت کے ہوتی ہے اسلیے کہ بسبب حرارت خارجی کے جو باقراط غالب ہوتی ہے تحلیل ہو جاتی ہے ۔ جاڑوں میں نبض کا تفاوت اور بطور اور ضعف بشدت ہوتا ہے باوجودیکہ قوی ہوتی ہے اسلیے کہ قوت بعض ابدان میں ضعیف ہو جاتی ہے ۔ اور حرارت غریزی اندر جسم کے منتقل ہو کر مجتمع ہوتی ہے پس قوت قوی ہو جاتی ہے اور بہار کے اول وقت میں قوی ہوتی ہے کیونکہ طبیعت میں حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ میں قادر ہو اور برودت کا زیادہ قبول نکرتا ہو کیونکہ ربیع وقت برودت اور بدن کے داخل ہونے کی ہے اور خریف میں نبض مختلف اور مائل بضعف ہوگی ۔ اختلاف بسبب کثرت استحالہ مزاج کے جو خریف میں عارض ہوتا ہے کہ کبھی گرم ہو جاتا ہے اور کبھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے اسلیے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت میں زیادہ ایذا پہونچتی ہے بہ نسبت مزاج متشابہ اور مستوی کے اگرچہ متشابہ اور مستوی ردی حالت میں ہو اور نیز خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی سے متناقض ہے اسلیے کہ خریف میں ضعف اور یبس زیادہ ہوتا ہے یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہو سکتی ہے ۔ اور جو فصول درمیان فصول چارگانہ کے ہوتی اونکی نبض مناسب دو فصلوں کی کیفیت کے ہوتی ہے جنکے بیچ میں یہ فصل واقع ہے

فصل دسویں نبض بلاد اور شہروں کے بیان میں

بعض بلاد اور شہر معتدل ہوتے ہیں اور بعض ربیعی اور انکے خواص آب و ہوا کے مناسب فصل ربیع کے ہوتے ہیں ۔ اور بعض بلاد حار صیفی ہوتے ہیں ۔ اور بعض برودت میں مثل شتا کے ۔ اور بعض میں مثل خریف کے ہوتے ہیں ۔ پس احکام نبض کے ہر بلاد میں قیاس اون احکام کے ہونگے جنکا بیان نبض فصول میں ہو چکا

فصل گیارہویں اوس نبض کے بیان میں جو کھانے پینے سے حادث ہوتی ہے

کھانے پینے کی چیزیں نبض کے حال کو اپنی کیفیت اور کمیت کی وجہ سے متغیر کرتی ہیں ۔ کیفیت کا تغیر اس طرح پر کہ جسقدر مائل بگرمی یا سردی ہوں موافق اوسی کیفیت کے نبض میں تغیر پیدا ہوتا ہے ۔ اور کمیت میں اس طرح پر کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظم اور سرعت اور تواتر میں زیادتی پیدا ہوگی اسلیے کہ قوت اور حرارت میں زیادتی حاصل ہوتی ہے ۔ اور یہ تاثیر دیر تک ثابت رہتی ہے ۔ اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض میں اختلاف غیر منتظم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ طعام قوت پر گرانی پیدا کرتا ہے ۔ اور جب ایک گرانی موجب اختلاف نبض کی ہوتی ہے اور کا نا نہیں صف

کہا ہے کہ سرعت نبض اس سرعت قوات سے زیادہ ہوتی ہے — اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہے کیونکہ اسکا سبب دیر تک نہ ٹھہرے — اور اگر ماکول و
مشروب اس مقدار سے کم ہو اختلاف منتظم پیدا ہوگا — اور قلت مقدار میں نبض کا اختلاف اور عظم اور سرعت کم ہوتا ہے اور تغیر اوسکا کثرت
کم سے بہت نہیں رہتا اسلیے کہ مادہ کم ہے بہت جلد ہضم ہوجاتا ہے — پھر اگر قوت میں کمی اور ضعف بسبب زیادتی یا کمی ماکول و مشروب سے ہو
دونوں صورتوں میں نبض صغر اور تفاوت میں آخر کو مشابہ ہوجاتی ہے — اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہو کر استیلا غذا کا کر دیتی ہے بلکہ
نبض معتدل ہوجاتی ہے — شراب میں ایک خصوصیت زائد ہے کہ مقدار کثیر اوسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہے مگر اس قدر
اختلاف کہ معدہ بہ ہوا اور غذا سے کثیر پیدا بہ مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہے وہ اختلاف شراب نہیں پیدا کرتی — یہ خاصیت
بسبب تحلل جوہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے اسمیں ہوتی ہے لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزیں
بالفعل نبض میں پیدا کرتی ہیں شراب بھی پیدا کرتی ہے — مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کر دیتی ہے — اور یہ تغیر نبض میں
بسبب سرعت نفوذ شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہے — پھر جسوقت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہے شاید یہ تغیر جو بوجہ برودت
الفعلی کے پیدا ہوا تھا زائل ہوجاتا ہے — اور شراب بدن میں جسوقت نفوذ کرتی ہے دران حالیکہ وہ گرم ہو اوسکی حرارت بوجہ بعید
حرارت غریبی سے نہیں ہوتی اور تحلل فوراً عارض ہوتا ہے — اور اگر شراب سرد بالفعل بدن میں نافذ ہوتی ہے اسکی ایذا دہی اسقدر
ہوتی ہے کہ اور سرد چیزیں اتنی موذی نہیں ہیں اسلیے کہ اور سرد چیزیں بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہیں اور سریع النفوذ نہیں ہوتیں
بخلاف شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کر جاتی ہے اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے خصوصاً ایسے ابدان میں جو
مستعد ایسے ضرر کے ہیں اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اسقدر نہیں ہے اگر بحالت گرمی نفوذ کر جاوے اسلیے کہ اوسکی تسخین اول
ملاقات میں اتنی نہیں ہوتی کہ ایذا کامل دے سکے تاکہ طبیعت اوسکو قبول کرسکے اور اوسکی صدمہ مناسب پر تقسیم کرکے تفریق اور
تحلیل کرتی ہے — اور سرد شراب اگر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھا اوسکی حرارت بجھا دیتی ہے قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور
تحلیل کے قائم ہو — یہ وہ تغیر نبض کا ہے جو بنظر کثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت اعتبار
تقویت کا کیا جاوے اوسکے واسطے احکام اور بھی ہیں اسلیے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیوں کی مقوی ہے اور قوت غریزی کو بہت بڑا
کرتی ہے کہ جو بہر سعت میں بہت جلد زیادتی پیدا کرتی ہے جو تبرید اور تسخین شراب سے پیدا ہوتی ہے اگرچہ بنسبت اکثر ابدان
کے مفید ہے پھر بھی یہ تبرید اور تسخین کبھی کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہے کیونکہ جو چیزیں بارد ہیں جن لوگوں کو سوء مزاج حار ہے
اونکی قوت کو بڑھاتی ہیں جیسا جالینوس نے ذکر کیا کہ آب انار محرور المزاج کو مدام تقویت دیتا ہے اور ماء العسل ہمیشہ بارد المزاج
کی قوت بڑھاتا ہے — اور شراب ایسی ہے حالانکہ وہ بالطبع حار یا بارد ہے کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہے اور دوسرے گروہ میں ضعف
پیدا کرتی ہے مگر ہمارا کلام اس وقت شراب کے اس فعل میں نہیں ہے بلکہ اس وقت ہم شراب کی اوس قوت میں بحث کرتے ہیں
جسکے قدامیت اسکا امتلا اور ابدان روح کے جلد تر ہوجاتا ہے کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہے — پھر اگر شراب کی اعانت
بدن کی حرارت یا برودت کرے تقویت اوسکی زیادہ ہوجاتی ہے — اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کی ہو
اس تقویت میں نقصان بسبب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہے پس تغیر نبض کا بسبب اسی قوت شراب کے ہوتا ہے اگر قوی ہو
نبض کی قوت زیادہ کرتی ہے — اور اگر ضرورت سے زیادہ ہو نبض میں حاجت ترویح کی بڑھاتی ہے — اور اگر سرد ہو مقدار حاجت سے کم

اوسوقت نبض مائل بطرف عظم اور سرعت کے آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور اپنی حالت اصلی اور طبعی تک پہنچ جاتی ہے ــ اور جو شخص دفعۃً کسی ناگہانی
سبب سے بیدار ہوا اوسکی نبض مین یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ سست ہو جاتی ہے اور رک رک کر چلتی ہے جیسے یہ بیدار ہوا اسلیے کہ قوت بسبب ناگہانی
سے منقبض ہو جاتی ہے اور پھر اوسکی نبض عظیم سریع متواتر ہو جاتی ہے اور ارتعاش مین مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ
حرکت غضب ہی کے ہے کہ التہاب حرارت بھی پیدا کرتی ہے ــ اور چونکہ قوت دفعۃً بطرف اوس چیز کے جو بالطبع عارض ہوئی ہے متحرک ہوتی ہے
حرکات مختلف پیدا ہوتے ہین پس نبض مرتعش ہو جاتی ہے مگر چونکہ یہ کیفیت باقی نہین رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہے اسلیے
کہ سبب اوسکا اگرچہ قوی ہے لیکن تھوڑا اور کم ہے اور شور اوسکے بطلان کا بہت جلد ہے

فصل تیرہوین احکام نبض ریاضت کے بیان مین

ابتداے ریاضت اور جبتک ریاضت معتدل ہے نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ حار غریزی مین
زیادتی ہوتی ہے اور قوت حار غریزی کی محرک ہوتی ہے ــ ایضاً ابتداے ریاضت اور اعتدال ریاضت مین نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت
ترویح کی بسبب حرکت کے زیادہ ہو جاتی ہے ــ پھر اگر ریاضت کی مداومت ہو جاوے اور بے اندازہ رہے خواہ ریاضت طولانی کرنے کے یکبارگی
اوسمین بہت کمی واقع ہو وہ فوائد جو موجب قوت ہین باطل ہو جاوینگے پس نبض اوسوقت ضعیف اور صغیر ہو جاتی ہے اسلیے کہ حار غریزی کا انحلال
پیدا ہوتا ہے مگر سرعت اور تواتر بسبب لازم ہونے شدت حاجت ــ اور بقدر قوت اس بات کے کہ نبض کے عظیم کرنے مین کافی ہو ــ پھر
ہمیشہ سرعت کم ہوتی جاویگی اور تواتر بڑھتا جاویگا ــ پھر اخیر مین اگر ریاضت پیوستہ رہے اور ناتوانی بڑھ جاوے نبض نملی ہو جاتی ہے بسبب ضعف
اور شدت تواتر کے اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت مین افراط ہو نوبت ہلاکت کی پہنچتی ہے اور جسقدر آثار انحلال کے ہین سب پیدا ہو جاتے ہین
پس نبض نملی ہو جاتی ہے بعد اوسکے نہایت مائل بہ تفاوت ہو کے بطور دودی ضعف اور صغر کے پیدا ہوتا ہے

فصل چودہوین احکام نبض نہانے والون کے بیان مین

استحمام یا گرم پانی سے ہوتا ہے یا سرد پانی سے ــ گرم پانی سے نہانا اسلیے تو قوت اور حاجت کو زیادہ کرتا
ہے مگر اوسوقت بافراط تحلیل کرتا ہے نبض مین ضعف پیدا ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ اسوقت مین نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہو جاتی ہے
ــ مین کہتا ہون کہ ضعیف اور صغیر کرنا نبض کا ایسے استحمام سے ضرور صادر ہوتا ہے مگر آب گرم جسوقت باطن بدن مین تسخین بوجہ حرارت عرضی کے پیدا
کرتا ہے اکثر بعد تھوڑی دیر کے پانی بمقتضاے طبیعت اوسکی یعنی تبرید غالب ہوتی ہے ــ اور اکثر تھوڑی دیر تک وہی کیفیت حرارت عرضی کی باقی
رہتی ہے پس اگر یہی کیفیت عارضی کا ہو نبض سریع اور متواتر ہو جاتی ہے ــ اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب آئے کہ نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے ــ
اور اگر حرارت عرضی کی تسخین اس افراط سے تحلیل قوت کرے کہ نوبت غشی کی پہنچ جاوے اوسوقت بھی نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے ــ سرد پانی سے
نہانے مین اگر برودت پانی کی اندر بدن کے پہنچ جاوے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور تفاوت اور بطو بھی پیدا ہوتا ہے ــ اور اگر اندر بدن کے برودت
نہ پہنچے بلکہ حرارت کو اندر جمع کرے قوت زیادہ ہو کر اوسکے عظیم ہو جانے کی اور سرعت اور تواتر کم ہو جاتا ہے ــ جو پانی حمامات مین یعنی مین کبریتی وغیرہ مین ہو
ہین اون مین سے جنکے مزاج مین خشکی غالب ہو اونسے استحمام کرنے سے نبض مین صلابت زیادہ ہوتی ہے اور عظم مین کمی ہو جاتی ہے ــ اور جو پانی
حمامات کے سخن مین نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہین مگر یہ کہ تحلیل قوت زیادہ کرین پس اوس وقت وہی اعراض نبض مین پیدا ہونگے جنکے بیان سے
ہم فارغ ہو چکے یعنی ضعیف نبض کے اجناس نملی دودی وغیرہ پیدا ہونگے

فصل پندرہوین زنان حاملہ کی نبض کے بیان مین

حاجت ترویح کی زنان حاملہ مین بہت مشارکت ولد کے زیادہ ہوتی ہے گویا کہ ایسی عورتین دوہری حاجت رکھتی ہین
اور ایک مرتبہ سانس لینا اونکا بمنزلہ دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہے اور قوت ایسی عورتون کی زیادہ تو یقیناً نہین ہوتی اور بہت کم بھی نہین

ہوتا ہے ۔ اور حمیٰ البقر یعنی اونچی بین امراض میں سے ہے جنمیں رنگ بول کا زیادہ اور نہایت بادامی ہوتا ہے تیسرا طبقہ سبزی کا ہے جیسے وہ بول کہ
مائل پستئی یعنی پستئی ہو بعد اسکے زنگاری اور آسمانی اور نیلا اور بعد اسکے کراثی یعنی گندنے کا رنگ پستئی رنگ بول کا دلالت برودت پر کرتا ہے
اسی طرح جس رنگ میں سبزی ہو سوائے زنگاری اور کراثی کے کہ یہ دونوں احتراق شدید پر دلالت کرتے ہیں مگر کراثی بہ نسبت زنگاری کے اسلم ہے
۔ اور زنگاری بعد تعب اور مشقت کے دلالت تشنج پر کرتا ہے ۔ لڑکوں میں سبز بول تشنج پر دلالت کرتا ہے ۔ اور آسمانی رنگ برودت شدید پر
دلالت کرتا ہے اکثر اوقات میں اور اس سے بیشتر سبز رنگ کا بول ہوتا ہے ۔ بعض اطبا یہ کہتے ہیں کہ آسمانی رنگ کا بول زہر پینے پر دلالت
کرتا ہے ۔ اگر سبب اس بول کے ساتھ امید حیات کی ہو سکتی ہے ورنہ خوف ہلاکت صاحب بول کا قوی ہے ۔ زنگاری رنگ کا بول ہلاکت پر
زیادہ دلالت کرتا ہے چوتھا طبقہ سیاہ رنگ کا ہے ایک قسم بول سیاہ کی وہ ہے جسکی سیاہی زعفرانی رنگ کے بعد ہوتی ہے جیسے یرقان
میں اور اس رنگ کی دلالت شدت کی کثافت اور احتراق پر بلکہ اس خلط سوداوی پر ہوتی ہے جو خلط صفراوی سے پیدا ہوا اور یرقان پر بھی اسکو
دلالت ہوتی ہے ۔ ایک بول سیاہ وہ ہے جسکی سیاہی آخر سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سوداے ردی پر ہوتی ہے ۔ اور ایک سیاہی
بول کی سبزی اور نیلگوں سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سوداے خالص پر ہوتی ہے ہر گونہ بول سیاہ یا شدت احتراق پر دلالت کرتا ہے
یا شدت برودت پر یا فناے حرارت غریزی اور اسکے سبب یا ہونے پر یا بحران پر جو واسطے دفع فضول سوداوی کے طبیعت سے واقع ہو ۔ احتراق سے
جو بول سیاہ ہوا ہو اسپر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اس بیان میں احتراق شدید موجود ہو اور اس سے پہلے زرد اور سرخ بول ہو چکا ہو اور
قبل اس بول میں پیاس [illegible] ہو اور [illegible] مجتمع [illegible] سیاہی میں کثرت نہ ہو بالکل زعفرانی اور سفیدی اور [illegible] کے ہو ۔
اگر مائل زردی ہو اگرچہ یرقان پر دلالت کریگا ۔ اور جو بول سیاہ بوجہ برودت کے ہو اوسپر استدلال اس طرح کرتے ہیں کہ پہلے اس بول سے
سبز یا نیلا بول ہو چکا ہو اور قبل [illegible] اسکی [illegible] ہوا ہے اور خلط سوداوی اس بول میں خالص ہوتی ہے ۔ کبھی ان دونوں قسم کے بول میں
اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ اگر بول سیاہ میں رائحہ تیزی ہو تو بہ نسبت برودت حرارت پر دلالت کریگا اور اگر کچھ بو نہ ہو خواہ کم ہو برودت پر دلیل ہوگا
اسلیے کہ طبیعت کا زور جب بہت گھٹ جاتا ہے اور [illegible] کامل نہیں کر سکتی بول میں مطلق رائحہ نہیں رہتا ۔ سقوط قوت غریزی سے سیاہی
بول پر اس طرح استدلال کر سکتے ہیں کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہے اور تحلیل قوی کی ہوتی جاتی ہے ۔ دفع طبیعت اور بحران کے
ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح [illegible] آخر میں [illegible] خواہ [illegible] تحلیل پانے امراض طحال اور وجع [illegible] اور [illegible] خواہ [illegible] سوداوی
ہماری ہوں یا [illegible] انحلال آفات [illegible] خواہ احتباس [illegible] سے [illegible] ہو خواہ احتباس سے اس چیز کے جسکی جاری ہونے کی عادت تھی
خصوصاً ایسے اوقات میں اگر طبیعت یا صاحب [illegible] اور [illegible] اعانت کرے کہ اس وقت دفع بحرانی کی [illegible] ہوتا ہے اسی طرح دفع بحرانی
بول سیاہ سے [illegible] کو ہوتا ہے جنکا حیض بند ہو گیا ہو اور طبیعت نے فضلہ خون کو بول [illegible] ۔ اور شناخت بول [illegible] کی یہ ہے
کہ بول سیاہ سے پیشتر بول مائی بلا نضج خارج ہو ۔ اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورہ بالا میں لکھا گیا خفت مرض میں پیدا ہوتی ہے
اور یہ بول مقدار میں کثیر اور [illegible] ہوتا ہے اور اگر یہ باتیں [illegible] نہ ہوں بول سیاہ علامت ردی ہے خصوصاً امراض حادہ میں علی الخصوص
اگر مقدار میں کم ہو ۔ پس اسکی علت سے معلوم ہوتا ہے کہ رطوبت کو احتراق نے فنا کر دیا ہے جسقدر بول سیاہ غلیظ ہوتا ہے اتنا ہی
برا ہوتا ہے اور [illegible] ہو اور [illegible] حرارت کم ہوتی ہے ۔ کبھی [illegible] شراب کے جو سیاہ یا [illegible] ہو اور طبیعت [illegible] اور [illegible] میں
[illegible] بول سیاہ یا [illegible] ہوتا ہے کہ شراب [illegible] سیاہ بول خارج ہو جاتی ہے اور اوسمیں کچھ خطرہ نہیں ہے ۔ اکثر بول سیاہ

دلیل بحران صالح کی امراض حادّہ میں بھی ہوتا ہے جیسے بول سیاہ کسی مریض کا رقیق ہو اور اسمیں ثفل مختلف اطراف میں پایا جاوے پس یہ بول
اکثر سرسام یا سہر یا صمم یا اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے خصوصاً اگر تھوڑا تھوڑا نکلے اور زمانہ طویل میں واقع ہو اور نبض اسکی تیز ہو اور حمیات
میں ایسا بول خارج ہوا ہو اس وقت میں اس بول کو درد سر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہوگی۔ اور اگر باوجود تپ کے سہر اور صمم
اور اختلاط عقل اور درد سر موجود ہو رعاف آئندہ پر دلیل ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بول سیاہ سنگ گردہ کا سبب ہو حکیم روفس نے ذکر کیا ہے
کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ میں بہتر ہے اور نیز اون امراض میں جنکا ہیجان اور شدت اخلاط غلیظہ سے ہوا ہو اور بول سیاہ امراض
حادّہ میں مہلک ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ میں بھی ردی ہے اگر احتراق شدید ہمراہ ان امراض کے پایا جاوے اور
وقت اور سب علامات میں تامل کرنا چاہیئے۔ بول سیاہ مناسب اور لائق مشائخ کے نہیں ہے بنا بر اون قواعد کے جو اوپر معلوم ہو چکے
اور اسکا واقع ہونا مردان جوان [illegible] مشائخ میں اور [illegible] عورتون میں ممکن نہیں ہے۔ بول سیاہ بعد [illegible] وقت سے [illegible]
دلیل ہوتا ہے۔ [illegible] بول سیاہ ابتداسے حمیات میں قاتل ہے اور انتہا سے حمیات میں بھی اگر اسکے ہمراہ خفت مرض میں ظاہر ہو تو ہلاکت
سے اور بحران [illegible] پر دلیل نہیں ہے **پانچواں طبقہ بول سفید کا۔** بول سفید سے دو معنی سمجھے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ خفیف اور
شفاف ہو اسلیے کہ عوام الناس شفاف کا بھی ابیض نام رکھتے ہیں جیسے [illegible] شیشہ یا صاف بلور کو بھی سفید کہتے ہیں۔ دوسرے حقیقت
میں سفید جیسا رنگ برف اور پنبہ یا دودھ اور اسکا غلظ اور یہ ابیض شفاف نہیں ہوتا ہے کہ [illegible] اسلیے کہ شفاف
حقیقت میں [illegible] اقسام الوان کے معدوم ہونے کو کہتے ہیں۔ اگر بول سفید یعنی شفاف [illegible] دلیل [illegible] ہے
کہ نضج اخلاط سے یاس ہے۔ اور اگر بول شفاف غلیظ ہو [illegible] پر دلالت کریگا۔ بول ابیض حقیقی [illegible] کے نہیں ہوتا اسکے بعض
اقسام کی سفیدی مثل [illegible] کے ہوتی ہے اور کثرت بلغم خام پر دلالت کرتی ہے۔ اور بعض اقسام کی سفیدی مثل [illegible] کے ہوتی ہے
یعنی مشابہ [illegible] چکنائی کے جو بدن انسان میں ہے اور [illegible] چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہے۔ اور بعض قسم کی سفیدی مثل
چربی کے ہوتی ہے اور یہ بول [illegible] پر دلالت کرتا ہے یا پگھلنے پر کسی عضو کے جو واقع ہو چکا ہے یا قریب واقع ہونے والا ہے۔ اور
بعض قسم کی سفیدی [illegible] یعنی [illegible] اور [illegible] بول پر دلالت
کرتا ہے۔ اور اگر [illegible] ہو تو ایسی سفیدی کی [illegible] کے جو خام ہو پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اسکے ساتھ سنگ مثانہ کا مرض
بھی ہوتا ہے۔ بعض قسم کی سفیدی بول مشابہ منی کے ہوتی ہے اور بیشتر بحران امراض بلغمیہ اور [illegible] اون امراض کا جو
بلغم خام [illegible] سے پیدا ہوتے ہیں ایسے بول سے ہوتا ہے۔ لیکن جس وقت بول مشابہ منی کے بعد بحران اور [illegible] امراض بلغمیہ کے
[illegible] ہوتا ہے۔ اگر بول سفید [illegible] اوقات میں تپ کے [illegible] نہیں کہ وہ [illegible]
کے منتقل ہو جاوے۔ بول [illegible] رنگ کا [illegible] مہلک ہے۔ اور [illegible]
پیشاب کی امراض حادّہ میں کسی قسم کی ہو بعد رنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ [illegible] یا
اسہال [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] اسی طرح جس وقت بول حمیات میں رقیق نکلتا ہو اور [illegible]
سفید ہو جاوے اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے [illegible] ہونے والا ہے [illegible]
نضج پر دلیل ہوگا۔ اور چربی کے رنگ کا پیشاب [illegible] روغن زیتون کے ہو حمیات حادّہ میں موت کی خبر دیتا ہے یا دق کی

ہوتا ہے — اور کبھی بوجہ کثرت خون کے کہ اکثر ضعف جگر ہی سے ہوتا ہے — جو سوء مزاج جگر پر کیون نہ غالب ہو — اور اس ضعف جگر
ضعف قوت اور اسحلال اوسی قوت کا دلالت کرتا ہے پھر اگر قوت قوی ہو بیشک یہ بول کثرت خون سے ہوگا اور خون مین
زیادتی اوس مقدار سے بڑھ جاسکے گی جتنی مقدار تک قوت ممیزہ تمیز کامل ثابت سے کر سکے — اور منجملہ الوان مرکب کے
زیتی ہے اور یہ وہ زردی ہے جسمین دہنیت یعنی چکنائی کی آمیزش ہو — اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہے — اور
کسیقدر شفاف چمکتا ہوا جسمین چکنائی کی چمک ہوتی ہے — اور قوام اوسکا تنقام مائل بغلاظت ہوتا ہے — اور اکثر
احوال مین یہ بول شہر سیدلیل ہوتا ہے اور بہتری اور نضج اور صلاح حال پر دلالت نہین کرتا ہے — اور کبھی بند رہنے استفراغ
مواد دموی چشمین دسومت ہو بسبیل بحران دلالت کرتا ہے — یہ بات اوس وقت ہوتی ہے کہ جب اس بول کے بعد
علامت پیدا ہو — اور مہلک اس قسم مین وہ بول ہے جسمین مواد دسومت کے ہو سے بدبو خصوصاً جب تھوڑا تھوڑا ہو —
اور جب اس بول مین کوئی چیز مشابہ تخساے گوشت تازہ کے ملتی ہو نہایت ردی ہے — اور یہ بول اکثر استسقا اور سل اور
قولنج رودی مین ہوتا ہے — اور اکثر بعد بول سیاہ کے بول زیتی ہوتا ہے دوران حالیکہ بول سیاہ مقدم ہو اوس وقت
یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہے — اور بیشتر بول زیتی چوتھے دن مرض کی دلالت کرتا ہے کہ مریض ساتوین دن موت
پاسکے گا اوسکے بشرطیکہ وہ مریض امراض حادہ سے ہو — یا جب بول زیتی کا تہ نشین مین ہو یا تمام مقدار اوسکی چکنی ہو یا نیچے کے
اجزا چکنے ہون یا اوپر کی سطح چکنی ہو — ایضاً یا زیتی بول رنگ مین مثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل مین خصوصاً ابتدائے
سل مین — یا بغلظ قوام مین زیتی ہو — یا دونون مین جیسے امراض گردہ مین یا کمال شدت اور آخر درجہ سل مین ہو — اور منجملہ
الوان مرکب کے ارغوانی ہے کہ وہ ردی اور قتال ہے اسلیے کہ دلالت کرتا ہے کہ احتراق دونون مرہ کا ہوا یعنی مرۂ سودا
اور مرۂ صفرا کا — کبھی سرخ رنگ ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین سیاہی کی آمیزش ہوتی ہے اس بول کو دلالت حمیات مرکبہ پر
اوران حمیات پر جو اخلاط غلیظ سے پیدا ہوتا ہوتی ہے — پھر اگر سیاہی مین صفائی آتی جاسے اس طرح پر کہ سیاہی بول کی
اوپر چڑھتی جاسے اور نیچے سے صاف ہوتا جاسے خلاصی اجنبیہ پر دلالت کرے گا

فصل تیسری قوام بول اور اوسکی صفائی اور کدورت کے بیان مین

قوام بول کا غلیظ ہوتا ہے یا رقیق یا معتدل —
بہت رقیق عدم نضج پر ہر حال مین دلالت کرتا ہے مرض کے اوقات ابتدا مین سے کوئی وقت کیون نہ ہو — اور اسی
طرح بول رقیق سے رقیق کے ہست دن یعنی خواہ ضعف گردہ یا ضعف مجاری بول پر دلالت کرتا ہے — اگر ضعف
قوت جاذبہ مین ہے تو سواسے مقدار رقیق کے غلیظ اسکا جذب نہین ہوتا — اور اگر دافعہ مین ضعف ہے فقط رقیق کو جو مطیع
دفع ہے خارج کرے گی — ایضاً بول رقیق بکثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہے — اور ایسے مزاج پر جسمین برودت
شدید ہو — اور امراض حادہ مین بول رقیق ضعف قوت ناضجہ پر دلالت کرتا ہے — اور عدم نضج اکثر
[illegible] دلیل ہوتا ہے کہ آب شرب مین [illegible] نہین کرتی ہے بلکہ جیسا پانی پیا جاتا
ہے ویسا ہی بول [illegible] آتا ہے — ایسا بول [illegible] ردی ہے بہ نسبت جوانون کے
اسلیے کہ لڑکون کا بول [illegible] بہ نسبت جوانون کے غلیظ ہوتا ہے [illegible] ہوتی ہے اور اون کے

ہوا ہو ۔ یا صفراے محض اگر اوسکا رنگ مائل بزردی ہو ۔ اور اگر بول مین کوئی رنگ مثل تحلیل پانے بلغم زجاجی پر دلالت کریگا ۔
اور یہ بات اکثر مصروع کے بول مین پیدا ہوتی ہے ۔ جو بول رقیق کہ اوسمین رنگ بکثرت ہو جاننا چاہیے کہ اوسکا رنگ لوجہ نضج
کے نہین ہے اسلیے کہ اگر نضج اوسمین ہوتا قوام مین بھی کسیقدر ظاہر ہوتا یعنی فعل نضج کا پہلے قوام کو درست کرتا لیکن
یہ رنگ مثلاً بسبب ملنے مرۂ صفرا کے بول مین ہوا ہے اسواسطے کہ اول فعل انضاج کا یہی ہے کہ قوام درست ہو بعد اوسکے
رنگ بہتے اسی وجہ سے اگر بول رقیق زرد رنگ تمام مدت مرض مین خارج ہوا کرے شر اور فساد پر دلالت کریگا اور رفتہ رفتہ
قوت ہاضمہ پر ۔ جسوقت بول رقیق ایسا نظر آئے کہ اوسکے اجزا مین سرخی اور زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیے کہ صاحب
بول کو کسیطرح کا تعب جس سے التہاب حرارت ہوتا ہے عارض ہوا ہے ۔ اور اگر بول رقیق مین کچھ اشیا مثل سبوس کے
نظر آئین اور مثانہ مین کوئی مرض نہو یہ کیفیت بسبب احتراق بلغم کے ہوگی ۔ بول غلیظ امراض حادہ مین ہر حال کثرت اخلاط پر
دلالت کرتا ہے اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل ہوتا ہے ۔ اور ذوبانی بول وہ ہے کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دین منجمد اور غلیظ
ہو جائے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ بول کی کدورت یا تو اجزاے ارضی کے جسمین ریح بھی شامل ہو کر اجزاے مائی سے مختلط ہو پیدا
ہوتی ہے جسوقت یہ تینون چیزین مجتمع ہون کدورت حاصل ہوتی ہے ۔ اور جب ان تینون مین سے ایک دوسرے سے جدا
ہو جائے صفائی حاصل ہوتی ہے ۔ اور اوسکے یہ بھی ضرور ہے کہ بول کے تین حالون مین نظر کیجائے پہلی حالت یہ ہے
کہ بوقت خروج کے بول رقیق ہو اور بعد اوسکے غلیظ ہو جائے ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ طبیعت
کوشش کر رہی ہے اور انضاج مین مصروف ہے لیکن مادہ نے ابھی ہر طرح کی اطاعت نہین کی کسیقدر قبول اثر ہوا ہے
۔ اور کبھی ایسا بول ذوبان اعضا پر دلالت کرتا ہے جب اسکے علامات موجود ہون ۔ دوسری حالت یہ ہے کہ بول بوقت
خروج کے غلیظ ہو اور بعد اوسکے صاف ہو جائے اور شفاف غلیظ بول سے جدا ہو کر رسوب اور تہ نشین ہونے کے متمیز ہو جائے
یہ بول دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو مسخر کر دیا ہے اور خوب نضج دیا ہے ۔ اور جسقدر اسکی صفائی بڑھتی جائے
اور رسوب زیادہ ہوں اور جلد پیدا ہون نضج پر زیادہ تر دلیل ہوگا ۔ تیسری حالت متوسط ہے درمیان اول اور دوم کے
یعنی بوقت خروج بول کے قوام اوسکا نہ غلیظ ہو اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت مین قوت بحال خود ثابت ہو
گمان ہوگا کہ نضج تام کو پہونچ جائیگا ۔ اور اگر قوت بحال خود ثابت نہو خوف اس بات کا ہوگا کہ نضج سے پہلے مریض ہلاک
ہو جائیگا ۔ اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسط پر زائد مدت تک رہے اور کسیطرح کی علامت خوف دہندہ از قسم ضعف
قوت وغیرہ پیدا نہو منذر بعد الطبع ہوگا اسلیے کہ یہ بول ثوران مادہ اور ریاح بخاری پر دلالت کرتا ہے ۔ جو بول پہلے رقیق ہو کر
غلیظ ہو جائے جیسے حالت اول مین بیان ہوا اور یہی کیفیت اوسکی مستمر رہے بہتر ہے بہ نسبت اوس بول کے جو غلیظ قوام پر
اکثر اوقات خارج ہوا کرے اور اوسکی غلاظت مین کمی و بیشی نہو ۔ اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے بوجہ سقوط قوت کے
نہ بوجہ دفع طبیعت کے ۔ جو بول مائی خارج ہوتا ہے اور مائیت پر باقی رہے البتہ عدم نضج پر دلیل ہے ۔ بہت عمدہ بول
غلیظ وہ ہے جسکا نکلنا آسانی ہو اور اوسکے اجزا نکلنے کے ساتھ ہی جدا ہو کر بیٹھ جائین یہی بول فالج کو دور کرتا ہے اور نیز
اورام باطنی کو ۔ جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہو اور بعد اسکے اوس مین رقت بتدریج شروع ہو اور کثرت سے برامد ہوا کرے

دلالت کرتا ہے ۔ اور کبھی ایسا بول اگر ہمیشہ رہے لیثر غش پر دلالت کرتا ہے ۔ جو بول کہ اوسکا رنگ مشابہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آنا
ایسے بول کا دلیل ہے کہ مرض اوسی عضو مین ہے ۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر نیچے بول کے ایک شئے مشابہ ابر یا دخان کے ہو مرض مین
طول ہوگا ۔ اور اگر تمام مرض مین بول اسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہے ۔ خام اور مادہ جو بول مین نکلتا ہے اوسمین تفرقہ از روے
عملوں کے کیا جاتا ہے کہ وہ مادہ مین ہوتی ہے ۔ جو بول مختلف الاجزا ہو جسقدر اجزا بڑھے اوسمین زیادہ ہون دلالت کریگا کہ فعل طبیعت کا
پورا ہے اور طبیعت نضیج پیدا رہے ہے اور مسامات خوب کھلے ہوے ہین ۔ جس بول مین ذرے سے نظر آئین اور بعض اونکا بعض سے ملا ہو
جاننا چاہیے کہ وہ بول معدہ جات کے خارج ہوا ہے ۔

فصل چوتھی رائحہ بول کے دلائل کے بیان مین

اطبا کہتے ہین کہ
کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہین دیکھا گیا جسکی بو موافق رائحہ بول صحیح آدمی کے ہو ۔ ہم کہتے ہین اگر بول مین کسیقدر بو یقینا نہو بہ بدت
مزاج اور افراط خامی پر دلالت کرتا ہے ۔ اور اکثر امراض حادہ مین موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے ۔ اور اگر بول مین بو سے بدبو
اور اوسکے ساتھ دلائل نضیج کے موجود ہون سبب اس بول کا قارش اور زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیے اور اسپر استدلال
خاص علامتون سے جنکا بیان آئندہ کیا جائیگا کرنا چاہیے ۔ اور اگر نضیج نہو یہ کبھی سبب ہو سکتا ہے کہ جرب اور قروح وغیرہ موجود
ہون ۔ اور یہ کبھی جائز ہے کہ بسبب عفونت کے پیدا ہوا ہے ۔ اگر ایسا بول حمیات حادہ مین ہو اور سبب آفت اعضا کے بول نکلا
ردائت پر ہے ۔ اگر بول مین بو سے ترش آئے دلالت کریگا کہ عفونت اخلاط باردہ مین ہے مثل بلغم اور سوداء کے اور اون پر حرارت
غریبہ مستولی اور غالب ہوئی ہے ۔ لیکن اگر مرض حاد ہو تو بو سے ترش بول کی موت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ بو اس وقت دلالت کرتی ہے
حرارت غریزی کی موت پر اور استیلا سے برودت طبیعت پر باوجود حرارت غریبہ کے ۔ بو سے بول جو مائل بحلاوت ہو غلبہ خون پر دلالت
کرتی ہے ۔ اور جس بول مین بو سے بد زیادہ ہو غلبہ صفرا پر دلیل ہے اور بو سے بد مائل بہ ترشی غلبہ سودا ہے ۔ بول بدبو جسوقت
صحیح آدمیون کو ہمیشہ آیا کرے اون حمیات پر دلالت کریگا جو عفونت سے پیدا ہوتی ہین ۔ یا اوس عفونت کے کم ہونے پر اور
نکلجانے پر دلالت کریگا جو اونکے بدن مین محتبس ہو عفونت کے نکل جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکے بعد خفت پیدا ہو گی
جس وقت امراض حادہ مین بدبو بول برابر ہوتے ہوتے زوال اس بو سے بد کا اوس سے ہو جاوے اور یہ زوال بتدریج نہو بلکہ
دفعتہ ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہو یہ بول علامت سقوط قوت کی ہوگا

فصل پانچوین اون دلائل کے بیان مین جو باعتبار زبد کے ماخوذ ہین

زبد کی پیدایش رطوبت اور اوس ریح سے جو پانی کے اندر گھسی
ہوئی ہے بذریعہ دفع کے مع خروج بول کے ہوتی ہے ۔ جو ریح خارج بدن سے ہمراہ بول کے ہو اوسکو جسم بول مین کسیقدر
اعانت زبد پیدا ہونے مین ہوتی ہے خصوصا جس وقت کہ ریح تمام بدن مین غالب ہو جیسے وہ لوگ جنکے بدن مین تمدد بوجہ نفاخات کثیرہ
کے ہوتا ہے ۔ زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہے جیسے زبد سیاہ یا اشقر یرقان پر دلالت کرتا ہے ۔ اور کبھی زبد کی
دلالت بسبب چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہے ۔ بڑا ہونا کف کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے ۔ اور کبھی دلالت بسبب قلت اور کثرت
کے ہوتی ہے کثرت زبد کی لزوجت اور ریح کثیر پر دلالت کرتی ہے ۔ یا زبد کے بدیر بیٹھنے یا جلد بیٹھ جانے سے دلالت ہوتی
ہے ۔ دیر مین بیٹھنا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے ۔ بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو دیر تک باقی رہین امراض گردہ مین طول
مرض پر دلیل ہوتے ہین اسلیے کہ اونکی دلالت ریاح اور لزوجت پر ہے ۔ حاصل یہ ہے کہ خلط لزج امراض گردہ مین ردی ہے کہ اخلاط

نوعی اور بیرودت پر دلالت کرتا ہے **فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب کے بیان مین** پہلے ہم یہ بات کہتے ہین کہ استعمال
اطبا لفظ رسوب اور ثفل کا عرف لغت کے مخالف ہے اسلیئے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور ثفل کا خاص اوس چیز پر نہین کرتے جو بیٹھ
جاسکے اور تہ نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام غلیظ ہو اور مائیت سے متمیز ہو جاسے اگرچہ بیچ مین ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجاسے اوسکو
رسوب اور ثفل کہتے ہین بعد اسکے ہم کہتے ہین کہ رسوب کے ذریعہ سے استدلال کئے طور پر ہوتا ہے جوہر رسوب سے اور اوسکی
مقدار اور کیفیت اور وضع اجزا اور اوسکے ٹھہرنے کی جگہ اور زمانہ اوسکے خروج کا اور کیفیت اوسکے آمیزش کی اجزا سے بول مین
جوہر رسوب سے دلالت اس طرح ہوتی ہے کہ رسوب طبعی ہو اور محمود یعنی بہتر ہضم اور نضج طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب وہی ہے
جو سفید رنگ تہ نشین اجزا مین اتصال اور اجزا یکسان اور برابر رکھتا ہے — اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہر ایک جزو کی شکل مستدیر یعنی گول
اور املس یعنی چکنی اور ہوا یہ بلیغ مشابہ رسوب گلاب کے ہو — نسبت دلالت کرنے رسوب کے نضج مادہ پر تمام بدن مین مثل
نسبت اوس مدہ کے ہے جو سفید اور چکنا متشابہ القوام ہو نضج ورم پر لیکن وہ کثیف ہوتا ہے اور رسوب لطیف — رسوب اور ثفل دلیل جید ہے
اگرچہ رنگ اور استوا سے قوام نہو — استوا سے قوام نزدیک قدما سے اطبا کے نضج پر زیادہ دلالت کرتا ہے بنسبت بیاض کے اسلیئے
کہ مستوی القوام جو استقدر سفید نہو مائل باحمرار یا نی ہو خوب تر ہے اوس ابیض سے جسمین نشونت اور ناہمواری ہو — اکثر رسوب بے رنگ بول
ہوتا ہے اور بہت عمدہ رسوب کہ ابیض ہو سب سے پہلے رسوب احمر ہے اوسکے بعد رسوب زرد اور اوسکے بعد رسوب زرنیخی — اور ابیض
کی ابتدا مادہ سمی ہوتی ہے — اور لوگ جو کہتے ہین اوسکی طرف التفات نکرنا چاہیئے اسلیئے کہ بیاض کبھی عدم نضج سے ہوتا ہے اور
استوا بدون نضج کے نہین ہوتا — اور بعض سمرکا بیاض بوجہ زیادتی آمیزش ریح کے رسوب مین ہوتا ہے — رسوب ردی بوجہ
قابل مذمت کے ہے اوسکا متفرق اور پراگندہ ہونا بہتر ہے استوا اور یکجا ہونے سے — رسوب ردی کی شناخت بخوبی عنقریب
بیان ہوتی ہے — رسوب جید کہ جسمین ہم اسوقت کلام کر رہے ہین کبھی مدہ رقیق اور خام رقیق سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن مدہ
مین اور رسوب مین بدبو کا فرق ہے یعنی مدہ مین بو سے بد آتی ہے اور خام مین اور رسوب مین استواری اجزا کا فرق ہے یعنی
خام کے اجزا مستوا اور یکجا ہوتے ہین — اور رسوب ان دونون کے مخالف لطافت اور خفت مین ہوتا ہے — اور یہ رسوب
جسکا ذکر ہو رہا ہے خاص امراض مین اسکا پیدا ہونا مطلوب ہے — حالت صحت مین اسکی خواہش نہین ہے اسلیئے کہ بعض
اشخاص اور عورتون مین احتباس مواد ردی کو بخوبی پچاتا ہے اور اوس مین شک نہین کرتا — اگر مواد مین نضج نہو منافی پر دلالت
کرے گا — اور صحیح کو ہمیشہ یہ ضرور نہین ہے کہ جو فاضل اوسکے بدن سے خارج ہوتی ہے پچایا نا کرے بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ
رسوب اگر صحیح مین پیدا ہوا ایسے فضول پر دلالت کرتا ہے جو غذا سے بغیر نضج سے جدا ہوسکتے ہین — اوسکے بعد ایک ایسی چیز
زیادہ ہوکر تہ نشین بول مین ہوتی ہے نضج یافتہ ہو یا غیر نضیج ہو — لاغر اندام کے بول مین بحالت صحت ثفل رسوب کم
ہوتا ہے فربہ و ماندہ لوگ منکو ریاضت کی فراوانیت ہے — اور جو ارباب پیشہ ایسے ہین کہ اونکو اپنی صناعت مین تعب زیادہ
ہوتا ہے — یہ رسوب بکثرت بول مین ایسے فربہ آدمیون کے ہوتا ہے جو آسودہ حال اور بے فکر و اندیشہ ہون — اسی لیے یہ
واجب نہین ہے کہ لاغر آدمیون کے بول مین بحالت مرض ایسے رسوب کی اسقدر کمی ہو سے جتنی دیکھی فربہ اندام کے بول مین
ہوسکتی ہے اسلیئے کہ لاغر اندام کے اوراق اکثر دفع ہو جاسکتے ہین اور کس قدر رسوب اونکے بول مین پیدا نہین ہوتا — اور

اکثر اگر ایسا ہوتا ہے تو نشین نہیں ہوتا بلکہ تھوڑا سا رسوب اسکے بول میں یا طافی بالائے بول پر ہوتا ہے یا معلق بیچ میں رہتا ہے — یہ بات
کچھ ضرور نہیں ہے کہ وہ بول خارج ہو پڑا رہے اور فوراً رسوب پیدا ہو البتہ جس بول کا نضیج بخوبی ہو چکا ہو اوسمین رسوب کا فوراً پیدا ہونا
ضرور ہے بلکہ واسطے امتیاز اور معرفت رسوب کے واجب ہے کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر صبر کریں اور دیکھا بھالا کریں — رسوب
غیر طبیعی کی کئی قسمیں ہیں — خراطی — سحالی — کرسنی — شیشی — شبیہ نہ نیچ سرخ — زرد گہرا — کمی — دمی — نازنی — فتالی — شبیہ
پارہ ہائے خمیر جو پانی میں تر کئے گئے ہوں — دمومی ملقی — اسمین سے شوری — رملی — صدیدی — اور اوسمین سے رمادی — خزافی —
قشوری — اسمین سے صفائحی جسکے اجزا بڑے بڑے سفید اور سرخ ہوں یہ قسم اکثر دلالت کرتی ہے کہ اعضائے قریبہ مجاری بول سے
جدا ہوتی ہے — اور قشر ابیض دلالت کرتا ہے کہ مثانہ سے بسبب قروح مثانہ یا جرب مثانہ کے یا بوجہ تاکل اور شریانہ مثانہ کے جدا ہوا ہے
— اور قشور احمر بھی دلالت کرتے ہیں گردہ سے آتے ہیں — اور کبھی صفائحی میں ایسے ٹکڑے برابر ہوتے ہیں جنکا رنگ تیرہ گون اور
سیاہ ہوتا ہے اور مشابہ فلس ماہی کے ہوتا ہے یہ نہایت ردی ہے — جتنے اعضا سے رسوب غیر طبیعی کے آسکے ذکر ہو چکے ہیں — سب سے زیادہ
اسکی ردارت ہے اور صفات اعضا سے اصابت کے گھلنے پر دلالت کرتی ہے — پہلی دو قسمیں یعنی خراطی اور سحالی اکثر بعض غذائیں
مثانہ کو پاک کرتی ہیں — نفیس الطباء نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص نے فزار پیچ جو ایک حیوان زہرناک ہے کھا لیا اوسکے بول میں
سفید چھلکے برابر ہوتے مشابہ انڈے کے اور اس چھلکے کے جو نیچے پوست سخت کے ہوتا ہے یہ چھلکے سوقت پانی میں گھل جاتے
تھے گھلجاتے تھے اور رنگ سرخ پیدا کرتے تھے غرض بعد اس بول کے وہ شخص اچھا ہو گیا اور زندہ رہا — خراطی کی ایک قسم
وہ ہے جو عرض میں ان دونوں قسموں سے کم ہے اور قوام میں غلیظ زیادہ ہے — اگر سرخ رنگ ہو اوسکا نام کرسنی یعنی رنگ
اوسکا مثل کرسنے کے ہوگا اور اگر سرخ نہو اوسکو سحالی کہتے ہیں — کرسنی اگر سرخ ہو کبھی اوسمین اجزا جگر کے محترق ہو کر آتے ہیں —
اور کبھی خون سوختہ جگر کا اسمین ہوتا ہے — اور کبھی گردہ سے ہوتا ہے لیکن گردہ سے جو آتا ہے اوس میں اتصال کمی زیادہ
ہوتا ہے — اور جو جگر سے آتا ہے وہ مشابہ اوس رسوب کے زیادہ ہوتا ہے جو گھی منجمد اور تفتیت اور پارہ پارہ ہونے کی
قابلیت زیادہ رکھتا ہے — اور اگر زردی ائل زیادہ ہو گردہ سے ہو گا اسواسطے کہ جگر سے جو آتا ہے اوسمین کسیقدر سیاہی سرخی
کے ساتھ ہوتی ہے — اور کبھی اس رسوب کے ساتھ وہ بھی رسوب ہوتا ہے جسکے اجزا جگر سے آتے ہیں — سحالی یعنی جسکی شکل
مثل بھوسی کے ہوتی ہے کبھی جرب مثانہ سے ہوتا ہے اور کبھی اعضا کے ذوبان یعنی گھلنے سے — ان دونوں میں فرق یہ ہے
کہ اگر بیچ قضیب میں خارش اور بول میں بو سے بدبو تو وہ رسوب جرب مثانہ اور قروح مثانہ سے ہوگا خصوصاً اگر اس بول سے
پہلے بول ردی ہو چکا ہو علی الخصوص اگر تمام دلائل نضیج کے موجود ہوں اوس وقت مثانہ کے اوپر کی رگون کا صحیح المزاج
ہونا یقینی ہے اور اون میں کسی طرح کا تغیر یا سوء مزاج واقع نہیں ہے بلکہ مرض نفس مثانہ میں ہے لیکن اگر رسوب سحالی
کے ساتھ التہاب اور ضعف قوت اور سلامت اعضا سے بول باقی رہ جائے اور اوسکا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوب ذوبان
اعضا سے ہوگا — اور رسوب قی یعنی شیشی جسکی صورت مثل سنڈہ کے ہو اکثر اوسکا رنگ احتراق سے خون کے ہوتا ہے اور
وہ مائل بسرخی ہوتا ہے اور اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہے یا اون میں حرارت کی وجہ سے اگر مائل بہ سفیدی ہو — اور
کبھی جرب مثانہ سے بھی پیدا ہوتا ہے — ناظر کتاب ہذا شیشی کی ان دونوں قسموں میں جو ذوبان اعضا اور جرب مثانہ سے

جزو ہی شروع ہوا اسکا مدار بدلی و پارہ وغیرہ کی کیا جاسے گی — دوسرا فن کتاب اول کا فن طب مین تمام ہوا اور اس مین اکتیس فصلین تھین

فن تیسرا حفظ صحت کا بیان کلی اور اس مین ایک فصل اور پانچ تعلیمین هین فصل مفرد سبب صحت اور مرض اور ضرورت موت کے بیان مین

علم طب کا بہ نسبت اوّل دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہے — جزو نظری — اور جزو عملی — اور دونون قسمین عملی اور نظری هین یعنی قوت نظری اور فکر منطقی دونون سے متعلق ہے لیکن مقصود یہ ہا ہم نظری وہی قسم ہے جسمین افادہ علم آرا یعنی علم قیاسات کا ہوتا ہے اور احکام کلیہ فقط بیان ہوتے هین — اور علم کسی عمل کا اوس مین نہین بیان ہوتا ہے جیسے وہ علم طب کا جسمین بیان مزاج — اور اخلاط — اور قوی — اور اقسام امراض اور اعراض — اور اسباب کا کیا جاتا ہے — اور مقصود ہم سے باسم عملی وہ جزو ہے جسمین افادہ علم کیفیت عمل اور تدبیر کا ہوتا ہے جیسے وہ جزو جسمین تعلیم اس بات کی ہوتی ہے کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہیے اور معالجہ ایک بدن کا جسمین ایسا ایک مرض ہے کس طرح کیا جاوے — یہ گمان کبھی نہ کیا چاہیے کہ جزو عملی سے یہی مراد ہے کہ اوسمین مباشرت اور عمل درکار ہے بلکہ مراد جزو عملی سے وہ قسم ہے جسمین تعلیم علم مباشرت اور عمل کی کیجاتی ہے — شاید ہمنے اوسکو اوائل کتاب مین سمجھا بیان کیا فن اول اور ثانی مین قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے ہم فراغت پا چکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقیماندہ جزوئین قسم عملی کی اوسی طب سے بتوجہ کلی متوجہ کرتے هین اور یہ کہتے هین کہ جزو عملی طب کی دو قسمین هین — ایک قسم مین علم تدبیر ابدان صحیحہ کا ذکر ہے [illegible] حفظ صحت کیونکر کیا جاسکے [illegible] حال خود باقی رہے [illegible] اور اسکا نام علم حفظ صحت ہے — دوسری قسم مین علم تدبیر بدن مریض کا ذکر ہے [illegible] اوسکا نام علم علاج ہے — ہم اس قسم عملی کو شروع کرتے هین [illegible] اور کہتے هین کہ ہرگاہ مبدا اول ہمارے ابدان کے تکون اور پیدایش کی دو چیزین هین ایک منی مرد کی اور صحیح اوسکی نسبت یہ ہے کہ وہ قائم مقام سبب فاعلی ہمارے ابدان کی ہے جیسے کہ فصل مفرد تعلیم پانچوین فن اول مین بیان ہو چکا — دوسری شے منی عورت کی ہے اور خون حیض کا اور صحیح راے اسکی نسبت یہ ہے کہ قائم مقام جزو مادی کی ہے — دونون چیزین اس بات مین شریک هین کہ ہر ایک انمین کا جوہر سیال اور رطب ہے اگرچہ بعد اس خاصیت کے اور امور مختلف هین — اور مائیت اور ارضیت خون حیض اور منی عورت مین زیادہ تر — اور ناریت اور ہوائیت مرد کی منی مین غالب ہے — ہماری تکون کا سبب ہوا کہ پہلا انعقاد ان دونون چیزون کا رطوبت کے ساتھ ہوگیا ارضیت اور ناریت بھی مادہ تکون مین موجود تھین اور ارضیت مین جو صلابت تھی اور ناریت مین جو قوت انضاج تھی ان دونون نے ایک دوسرے کی اعانت کرکے نطفہ منعقد مین سختی اور بستگی پیدا کی مگر یہ سختی اور بستگی اوس درجہ تک نہین پہونچی ہے جیسے اجسام سخت مثل پتھر اور شیشہ وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے هین کہ اوس مین سے کوئی شے فعل اور انفعال حرکت کی اور سیلی سے متحلل نہین ہوتی یا ایسی چیز متحلل ہوتی ہے جو محسوس نہین ہوتی ایس یہ چیزین آفات عارضہ سے جو بوجہ تحلل دائمی اور طول زمانہ کے عارض ہوتا ہے محفوظ اور امان مین رہتی هین اور نطفہ بستہ کا حال ایسا نہین ہے اسی جہت سے ہمارے ابدان دو قسم کی آفات مین مبتلا رہتے هین — اور ہر ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی ہوتا ہے +

پہلی آفت تحلیل اوس رطوبت مستوی کی ہے جس سے ہماری خلقت ہوئی ہے اور یہ تحلیل بتدریج اور رفتہ رفتہ

غریزی ہین جو بمنزلہ مادّہ یا روغن چراغ کے ہین سے پیدا ہوتی جاتی ہے اسلیے کہ چراغ کے واسطے بھی دو رطوبتین ہین پانی اور روغن سے روغن کے باقی
رہنے تک چراغ روشن باقی رہتا ہے — اور پانی کی جہت سے بجھ جاتا ہے جیسے گلاس وغیرہ کی روشنی مین دیکھا جاتا ہے مترجم کہتا ہے کہ
اس مقام پر پانی سے مراد وہ رطوبت نہین ہے جسکی جہت سے اجزا روئی وغیرہ کے جس سے فتیلہ چراغ بنایا جاتا ہے متصل ہوتے ہین اور جسکے
فنا ہونے سے فتیلہ خاکستر ہوتا جاتا ہے جیسا کہ حمیات کے بحث دق مین اوسکی تفصیل آتی ہے کہ اسکا شیخ نے اوس مقام پر تعبیر رطوبت
فرض کیا ہے بلکہ یہان پانی سے وہ پانی مراد ہے جو گیلاس وغیرہ مین بھرا ہوتا ہے اور تیل اوسکے اوپر رہتا ہے جیسے آملی وغیرہ نے بھی تصریح
کی ہے بلکہ اسیطرح حرارت غریزی کا قیام بسبب رطوبت غریزی کے ہوتا ہے اور اختفان اس حرارت کا بسبب رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے
— اور رطوبت غریزی کا بڑھ جانا بسبب عفونت بلغم وغیرہ کے ایسا خیال کیا جاتا ہے جیسے رطوبت مائی چراغ کی بڑھ جاوے پس اگر فتیلہ باقی رہے
تو ہو جسکے کیفیتی اور یہ بائی اشتعال چراغ مین پیدا ہوتی ہے کہ کبھی روشنی دیتا ہے اور کبھی قریب بجھنے کے ہو جاتا ہے — اور حرارت ناری
اوس رطوبت مائی کو مختلف صورتون سے جدا کرتی ہے — ایسا ہی حال ہمارے جسم کا اور ہماری حرارت غریزی کا بسبب رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے
کہ اوس وقت بسبب عروض سوء ہضم اور تخمہ وغیرہ کے چراغ حیات قریب بجھنے کے پہونچتا ہے تا اینکہ طبیعت تصرف کامل کرکے فنا اُس
رطوبت کا کسی قسم کے استفراغ سے کر دے — آخر کار جب یہ تخفیف تمام ہوتی ہے اور رطوبت اصلی فنا ہو جاتی ہے اوس وقت موت طبعی
واقع ہوتی ہے — اور بدن ہمارا جبتک باقی رہتا ہے اوسکی بقا کا سبب یہ نہین ہے کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتدا سے خلقت سے ہے اور
اوّلی ہے اوسنے مقابلہ حرارت عالم کا جو اور آفتاب سے اور حرارت اپنے بدن کا جو اوسکی طبیعت مین ہے کیا ہے اور مقابلہ اوس چیز کا
جو اپنی حرکات مین اس مقاومت شدیدہ کو پیدا کرتا ہے بھی کیا ہے اسلیے کہ طبیعت اس مقابلہ مین بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدل
ما یتحلل اس رطوبت کا جو بذریعہ غذا اور غیرہ کے ہوتا رہا ہے اوسنے اس رطوبت کو واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے برپا اور قائم کیا ہے
— پھر ہمنے بیان کیا ہے کہ غذا مین قوت تصرف کرتی ہے اور اوسکا استعمال ایک حد مین آکر رہتی ہے نہ ہمیشہ — اور صناعت حفظ صحت کی
ایسی ضامن نہین ہے کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے بچاتی رہے اور نہ ایسی ضامن ہے کہ ہر ایک بدن کو عمر طبعی تک جو منتہا
نوع انسان کے علی الاطلاق ہے پہونچا دے بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزون کی ضامن ہے — رطوبت مین عفونت نہ آنے دے اور رطوبت
کی حمایت ایسی کرے کہ اوس مین تحلل جلد نہ آنے پاوے ہان رطوبت کی قوت مین یہ بات ہے کہ اوس حد تک باقی رہے جسکو بسبب
اپنے مزاج اوّلی کے یہ رطوبت مقتضی ہے اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے مین اوس حد تک بتدبیر صائب پوری ہو سکتی ہے وہ
تدبیر یہ ہے کہ استبدال بدل ما یتحلل کا بقدر امکان ہوا کرے اور جتنے اسباب موجبات تخفیف پیدا کرنے والے ہین اونکا غلبہ ہونے پاوے
نہ یہ کہ اسباب تخفیف کے مطلق پیدا ہونے پائین اور ایسی تدبیر کیجاوے کہ جو تولید عفونت سے بچا کر حفاظت اوس حرارت بدن کی غلبہ
حرارت غریبہ سے خارجاً اور داخلاً کیجاوے اسواسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی مین برابر نہین ہین بلکہ اسبابات
مین ابدان مختلف ہین پس ہر ایک بدن کے واسطے ایک حد معین ہے کہ اوسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اوس خشکی اور جفاف کا
کر سکتا ہے جو خشکی بلحاظ مقتضاے مزاج اور حرارت غریزی اور رطوبت غریزی اوس بدن کی واجب ہے اور اوس حد سے بڑھکر مقابلہ
نہین کر سکتا لیکن کبھی اوس حد سے پیشتر اور اوس زمانہ سے پہلے بسبب وقوع ایسے اسباب کے جو معین تخفیف یہ ہون یا بوجہ
دیگر مہلک ہون بعض ابدان کو تاب مقاومت کی ساقط ہو جاتی ہے یعنی وہ حد معین وقت معین طبعی سے پہلے آجاتی ہے — اور

بہت سے آدمی کہتے ہیں کہ اجل طبعی یہی ہے کہ قبل از وقت طبعی بسبب فنا سے حرارت غریزی کے پیدا ہو جاسے اسباب خارجی سے
اور اجل عرضی اور غیر طبعی دوسری قسم کی ہے پس صناعت حفظ صحت کی یہی ہے کہ بدن انسان کو بہ تندرستی اس حد میں تک لے
اس میں حق کا ہے کہ اجل طبعی نام ہے پہونچا دے اور جو چیزیں مناسب اس جسم کی صحت کے ہیں اون کی حفاظت کرے اور مخالفت
کی منافی اور نہ تو یہ دو چیزیں ہیں کہ طبیعت اونکی دائم تقدیر کیجاتی ہے — ایک طبیعت ہے اور یہ قوت فاعلہ ہے کہ بدن میں بدل ما یتحلل
اوس جوہر سے جو مائل ارضیت اور مائیت کی طرف ہے بنا کر محفوظ رکھتی ہے — دوسری قوت حیوانی ہے اور یہ قوت نابضہ ہے کہ
شرائین کی حرکت دیتی ہے اور واسطے ترویح قلب کے تاکہ بخار دخانی کو روح سے جسکا جوہر ہوائی اور ناری ہے — اور چونکہ
غذا بالتشبیہ متدارک کے بالفعل نہیں ہوتی اسواسطے ایک قوت اور پیدا کی گئی کہ غذا کو بالفعل مشابہ مغتذی کی یعنی اوس عضو کے
جسکی یہ غذا ہے کی کرے تاکہ اوس غذا کو غذا سے بالفعل بنا دے — اور حقیقت اس فعل کے تمام ہونے کے واسطے بہت سے
آلات اور مجاری پیدا کیے گئے کہ اونکے ذریعہ سے جاذب اور ماسک اور ہاضم تمام ہوتا ہے پس ہم کہتے ہیں کہ منتہا اسکا یہ صناعت حفظ
صحت کا درستی اور تعدیل اون اسباب ضروریہ کی ہے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے — اور اکثر توجہ اس صناعت کا ساتھ چیزوں کی
تعدیل میں ہوتا ہے اول اصلاح مزاج دوسرے اختیار ماکول اور مشروب تیسرے تنقیہ فضول چوتھے حفظ ترکیب
پانچوین اصلاح ہوا چھٹے اصلاح ملبوس ساتوین تعدیل حرکات بدنی و نفسانی — آٹھوین ساتوں کے بعض اقسام
مین نوم و یقظہ بھی داخل ہے — یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ جو اعتدال کی ایک حد خاص مقرر نہیں ہے اور نہ واسطے صحت کے
ایک ہی حد معین ہے — اور یہ بات ہے کہ ہر ایک مزاج کا اس بات مین داخل ہے کہ اوسکے واسطے صحت کسی طرح کی یا اعتدال کسی
قسم کا علی الاطلاق ثابت کیا جائے بلکہ ایک اور چیز اوس کی مدد اور اون کے پایا جاتا ہے یعنی بعض افراد پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اون پر
غالباً صحت یا اعتدال کا اطلاق کیا جاتا ہے — اور بعض مزاج صحت مین اس حکم کے داخل نہیں ہوتا ہے یا تو وہ لائق صدق نقیض
اس قضیہ مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ کے ہے یعنی وہ مزاج ہمیشہ غیر صحیح اور غیر معتدل ہوتا ہے — سالبہ جزئیہ دائمہ کا صدق
ہے جسکو موجبہ معدولۃ المحمول لازم ہے اسلیے کہ موضوع اوسکا موجود ہے — یا کبھی اس مزاج پر صحت اعتدال کی کوئی قسم
صادق آتی ہے — اور کبھی مرض سے متصف ہوتا ہے — پس چاہیے کہ شروع کرین ہم پہلے تدبیر اوس مولود کی جسکا مزاج ہوتا ہے
بہت معتدل ہے

تعلیم پہلی فن تیسرا تدبیر مولود کے بیان میں

جو وقت تولد پیدا ہوتا ہے تا وقتیکہ
کوشش ہونے کی طاقت آئے — تدبیر اون حالات اور تون کی جو ترتیب پر ولادت ہون معہ شرح امراض جزئی مین بیان ہوگی —
اور اونکا معتدل المزاج جسوقت پیدا ہو اوسکی تدبیر بموجب قول ایک جماعت حکما کے یہ ہے کہ سب سے پہلے اوسکی
ناف کاٹین چار انگلیوں سے زیادہ چھوڑ کر اور کاٹنے کے مقام کو ایک پاکیزہ ڈورے سے باندھین جو بال کے بنا ہوا ہو اون
وغیرہ سے تاکہ گزند نہ پہونچاسکے اور اوسی مقام پر ایک کپڑا روغن زیتون مین ڈبو کر رکھین — ناف کے تراشنے مین بہتر یہ
تجویز ہے کہ ہلدی اور دم الاخوین اور انزروت اور زیرہ اور اشنہ اور مر سب چیزین ہموزن پیسکر اوسکی ناف پر چھڑکین
اور بہت جلد اوسکے بدن کی تملیح کرین یعنی پانی مین نمک پیسا ہوا گھول کر اوسکے بدن پر ملین تاکہ جلد اوسکی سخت اور
قوی ہو جائے — بہت اچھا نمک وہ ہے جس مین کسیقدر شادنج اور قسط اور سماق اور حلبہ اور تھوڑا اور زنجبیل اور گندنا

تملیح نکرین — تبتھ اوسکے بدن کو سخت کرنا اسواسطے تجویز کیا ہے کہ ابتداے ولادت مین لڑکا ہر ایک چیز سے جو اوسکے بدن سے
ملتی ہے اذیت پاتا ہے خواہ وہ چیز گرمی پیدا کرے یا سردی اسلیے کہ جلد اوسکی رقیق اور گرم ہوتی ہے پس ہر ایک چیز بنسبت اوسکے
بدن کے سرد اور سخت اور خشن ہے — اگر ضرورت ہو تو مکرر تملیح کرینگے اور ضرورت یہ ہے کہ اوسکے بدن مین میل اور رطوبت
زیادہ ہو بعد تملیح کے نیم گرم پانی سے اوسکو نہلائین اور اوسکے دونون نتھنے ہمیشہ اون انگلیون سے جنکے ناخن ترشے ہوے
ہون پاک کرتے رہین اور آنکھون مین روغن زیتون ٹپکائین اور اوسکے مقام پیاند کو انگشت خنصر سے دبائین تا اونکا کھل جائے
اور ہر قسم کی بدروت سے اوسکی حفاظت کرین جب اوسکی ناف گر جاے یہ اکثر بعد تین یا چار دن کے واقع ہوتا ہے — تدبیر
مناسب یہ ہے کہ اوسپر خاکستر صدف یا خاکستر عرقوب یعنی پاشنہ گوسالہ یا خاکستر قلعی اس مین سے جسکو چاہین شراب مین
ملا کر چھڑکین — اور جسوقت ہم چاہین کہ اوسکے دست بند اور پابند کو گہوارے مین باندھین پس ضرور ہے کہ قابلہ شروع کرے
کہ اوسکے اعضا کو بہ نرمی دبائے تاکہ ہر عضو قابل چوڑے ہونیکے ہے چوڑا ہو جاے اور جسقدر باریک ہونا ہے باریک
ہو جاے اور ہر عضو اپنی عمدہ شکل پر آجائے — یہ سب افعال نہایت نازکی سے کرنے چاہئین کہ قابلہ اونگلی کے سرون سے
اوسکا چھوے اور نرم نرم دبائے اور چند روز متواتر ایسے ہی افعال کی مداومت کرے — اور دونون آنکھین مولود کی
پارچہ ریشمی وغیرہ سے پاک کرتے رہین اور اوسکے مثانہ کو دبایا کرے تاکہ اخراج بول کا آسانی سے ہو بعد اوسکے دونون ہاتھ
مونڈھے وغیرہ پر پھیلا کر دونون کلائیون کو دونون زانون سے ملا دے اور عمامہ سر پر باندھے یا ٹوپی قسب دار اوڑھا دے
— اور ایسے مکان مین جسکی ہوا معتدل ہو سلائے اور وہ مکان سرد نہونے پاوے — اور یہ بھی ضرور ہے کہ وہ مکان سایہ دار
اور خوب تاریک ہو کہ اوس مین کسی قسم کی شعاع کا گذر نہو — اور اوسکا سر فرش خواب مین تمام بدن سے اونچا رہے —
اور اوسکی گردن یا اطراف اور پشت کسی طرح بھی بہ سیدھے پن پھٹکنے نپائین اسلیے کہ ٹیڑھے ہو جائینگے — اور معتدل پانی سے فصل
گرما مین اور ماہ کانون جاڑے مین گرم پانی سے نہلانا چاہیے کہ تیز نہو جاڑون مین اور اوسکے نہلانے کا عمدہ وقت اور اوسکے نہانے کا بھی
یہ ہے کہ جب وہ دیر تک سوکر اوٹھے — اور ایک دن مین دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہے جبکہ میل اور پسینے کی کمی اور بیشی ہو
— اور مناسب ہے کہ پانی رفتہ رفتہ شیر گرم کیا جاے اگر فصل گرمی کی ہو — اور جاڑون مین اعتدال حرارت پانی کا ملحوظ
رہے اور اسقدر نہلائین کہ بدن اوسکا گرم اور سرخ ہو جاے خصوصاً جاڑون مین بعد اوسکے حمام سے اوسکو باہر
نکالین اور اوسکا بخوبی لحاظ رکھین کہ پانی اوسکے کان کے پردے تک نہ پہونچنے پائے اور ہر وقت نہلانے کے واجب ہے
کہ مولود کو اس طرح لیٹیں کہ اوسکا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائین کلائی پر رکھا ہو اور مولود سینہ کے بہل لیٹا ہو اور پشت اوسکی اوپر
کیجانب ہو تا کہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اوسکے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے — اور اس بات مین کوشش
کیجائے کہ ہر وقت نہلانے کے اوسکی دونون ہتھیلیان پشت سے اور دونون قدم سر سے بہ نرمی و آسانی ملائین
بعد اوسکے نرم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کر لین مگر پاک کرنے مین بھی نرمی کا لحاظ رہے پھر اوسکو پیٹ کے بل
لٹائین اوسکے بعد پیٹھ کے بل اور ہمیشہ ہر وقت چت اور پیٹ لٹانے کے بدن پونچھتے جائین اور بدن کو دبا تے
جائین اور اوسکے اعضا کی شکل درست کرتے جائین اور اوسکے بعد اوسکو لٹا دین اور ایک کپڑے مین باندھین اور اسکا

مجنون عورت سے دودھ پلوانے کو منع فرمایا ہے — ایک یہ بھی حکمت اس حکم کی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
علاوہ بدخلق ہو جانے لڑکے کے سمجھ میں آتی ہے کہ مجنون عورت کو سبب اتفاقی لڑکے کی پرورش میں اور لڑکی اور اسکی ملازمت
بہت کم ہوتی ہے اس سے وہ بخوبی تیمار نہیں ہوتا ہے — پستان میں یہ شرط ہے کہ دونوں سخت ہوں اور پستان بڑے
ہوں اور بہت بڑے بھی نہ ہوں کہ لٹکتے ہوں — اور یہ بھی اچھا نہیں ہے کہ بہت بڑے ہوں سختی اور نرمی میں معتدل ہونا بہت
ضروری ہے — دودھ کی شرط یہ ہے کہ قوام اور مقدار اوسکی معتدل ہو اور رنگ مائل بسفیدی تیرہ اور سبز یا زرد اور سرخ
نہ ہو خوشبو اچھی ہو اور بو اوس میں ترشی اور عفونت نہ آنے کہ شیرین ہو اور تلخی اور نمکینی اور ترشی نہ ہو اور بہت
پتلا بہت ہو اور اجزا اوسکے متشابہ ہوں — پھر اس وقت بہت رقیق اور سیال یا بہت غلیظ مثل پنیر کے نہ ہو اور نہ اوسکے
اجزا اس قسم اور غلظت میں مختلف ہوں اور مقدار اوسکی بہت زیادہ نہ ہو — کبھی اوسکے قوام کا تجربہ یہ ناخن پر ٹپکا کر کیا جاتا ہے
اگر بہہ جائے رقیق ہے اور اگر ناخن کی طرف جھکتا ہوا ٹھہر جائے وہ غلیظ ہے — اسی طرح شیشہ میں بھر کر تجربہ کرتے ہیں
اوس میں کسیقدر مُر یعنی بول ڈال کر انگلی سے ہلاتے ہیں کہ اس ذریعہ سے مقدار اوسکی جبنیت اور مائیت کی دریافت
ہوتی ہے اسلیے کہ اچھا دودھ وہی ہے جس میں جبنیت اور مائیت برابر ہو — اگر باضطرار ایسے دودھ پلانے کی حاجت پڑے
جس میں یہ اوصاف نہوں اوس وقت پلانے کی تدبیر اور علاج مرضعہ سے اوس دودھ کی اصلاح کرینگے — پلانے کی تدبیر
مصلح یہ ہے کہ غلیظ دودھ جو کہ بدبو ہو اوسکا دودھ کہ جو امین کہ رقیق ہو جائے اور اپنے بد نکالا جائے — اور جس میں آزار
زیادہ ہو اوسکو نہار منہ پلانا مطلقاً جائز نہیں ہے — اور علاج مرضعہ کا یہ ہے کہ اگر اوسکا دودھ گاڑھا ہو تو سکنجبین بزوری ہمیشہ اور
لطفاست کے ساتھ مثل فودنج اور زوفا اور حاشا اور صعتر جبلی وغیرہ سکے پلائی جائے — اور خورش اوسکی ماہی طریخ
وغیرہ سے مقرر کیجائے اور کسیقدر مولی بھی اوسکی غذا میں داخل رہے اور سکنجبین میں گرم پانی ملا کر دایہ کو
قے کرائیں اور معتدل ریاضت کا اوسے خوگر کریں — اور اگر مزاج دایہ کا گرم ہو سکنجبین ہمراہ شراب رقیق
کے پلائیں الگ الگ خواہ دونوں ملا کر — اور اگر دودھ اوسکا رقیق ہو اچھی غذا سے آسودہ حالی اوسکی کیجائے
اور ریاضت سے منع کریں اور جو چیزیں خون غلیظ پیدا کرتی ہیں غذا میں تجویز کیجائیں — اگر تپ وغیرہ کوئی مانع نہو
شراب شیرین یا دوشاب انگور کا استعمال کرتے رہیں — اور زیادہ سونے کا خوگر کریں — اور اگر دودھ اوسکا رقیق اور
کریہ الرائحہ ہو کھانا اوسکا خوشبودار چیزوں سے جیسے دارچینی زعفران قرنفل وغیرہ معطر کریں — اور اگر دودھ کم ہو
اوسکے سبب کو سوچیں اور دریافت کریں کہ دودھ میں کمی بسبب سوء مزاج تمام بدن کے ہے یا فقط پستان کے
سوء مزاج سے دودھ میں کمی ہوئی ہے — اور اوسکی شناخت اون علامات سے جو اوپر تحریر ہو چکے ہو سکتی ہے — اور
لمس پستان سے بھی دریافت ہو سکتا ہے اگر دلیل سے پیدا ہو کہ اوسکے پستان میں حرارت ہے یا مزاج میں آش جو
اور پالک وغیرہ سے غذا مقرر کریں — اور اگر برودت مزاج کی ثابت ہو یا شدہ یا ضعف قوت جاذبہ کا دریافت
ہو غذا اسے لطیف مائل بحرارت زیادہ کیجائے — اور نیچے پستان کے سینگیاں لگائیں مگر بہت سخت نہوں
اور ایسی ہی صورت میں گاجر کے بیج اور خردل کا ضماد منفعت عظیم پیدا کرتی ہے — اگر دودھ کی کمی کا سبب کمی غذا کے وضعف ہو

اوسکی غذا حریرہ جو کہ جو اور سبوس گندم اور حبوب مناسب سے طیار کرتی ہین مقرر کرین — اور واجب ہے کہ اوسکی حریری اور غذا مین بیخ رازیانہ اور تخم اوسکا
اور تخم شبت اور کلونجی وغیرہ شریک کرین — بعض کہتے ہین کہ پستان بعض یعنے بھیڑ اور ماعز یعنے بکری کا کھانا بجہت اسکے کہ اوسمین دودھ رہتا ہے دودھ
زیادہ کرنیمین نافع ہے اسلیے کہ اوسمین مشاکلت اور مشابہت ہے دودھ سے اور بالخاصیت بھی اثر ہے — تجربہ مین آیا ہے کہ ایک درہم ارضہ یعنے دیمک
باجزا طین خشک کرکے اوسکو چند روز متواتر کھلائین البتہ یہ نہایت سودمند ہے — اسی طرح تسلافہ یعنے قنبرہ کہ وہ جھلی سے کمر کا سوکی
کی پانیمین ملاکر پلائین — منجملہ اون چیزون کی جنسے دودھ مین افزایش ہوتی ہے یہ ہے کہ ایک اوقیہ روغن گاؤ لیکر اوسپر تھوڑی سی شراب خالص ڈالکر
پلائین — یا آرد کنجد شراب مین ملاکر صاف کرکے پلائین اور پستان پر فلفل ناردین مع روغن زیتون وشیر یا دوغ سے ضماد کرین یا ایک اوقیہ بھونا ہوا
بکنون چھلکا اوتارکر شراب مین چھانکر پلائین — یا سبوس گندم اور مولی شراب مین جوش دیکر پلائین — ایک اور قوی دوا یہ ہے شبت تین اوقیہ
تخم خندقوقی یعنے گاؤ چینا تخم گندنا سر واحد ایک اوقیہ اور رطبہ یعنے خندقوقی بری اور حلبہ یعنے میتھی سر واحد دو اوقیہ سبکو عصارہ رازیانہ اور شہد اور سکہ
مین ملاکر قدری کھلائین — اگر دودھ بجہت کثرت کی ایذا دیتا ہو اور [illegible] اور ایسی چیزون کو کھانا
سے جنمین غذائیت کم ہو — اور سینہ اور پستان پر زیرہ اور سرکہ بیکا ضماد لگانے سے کم ہوجاتا ہے — [illegible] سرکہ یا سوت سرکہ مین لگائی
جائے اور اسکا ضماد کیا جائے اور شوربا لی ابدیماد لگانے سے کیا جاسے تب بھی دودھ کم ہوجائیگا — اسی طرح پودینہ کا بکثرت استعمال کرنا اور بکثرت
مالش دینا پستان کا دودھ کو زیادہ کرتا ہے جس دودھ مین بو بدآتی ہو شراب ریحانی کے پینے سے [illegible] کا علاج کرنا چاہیئے
— مرضعہ کی مدت وضع حمل کی یہ شرط ہے کہ تھوڑے دن اوسکو وضع حمل سے گذرے ہون کہ بہت کبھی نہون بلکہ [illegible] گذرے ہون
— اور لڑکا پیدا ہوا ہو نہ لڑکی اور پوری مدت طبیعی یعنے نو مہینہ پر لڑکا پیدا ہوا ہو اور اسقاط نہوا ہو اور [illegible] اس عورت کو عادت اسقاط کی نہو
یہ بھی ضرور ہے کہ مرضعہ کو ریاضت معتدل کرائی جاوے اور گیہوں جیسی [illegible] والی غذا کھلائی جائے — اور زمانہ رضاع مین اوسکے ساتھ مجامعت
نکیا جائے کہ اس سے خون حیض مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور دودھ کی اوکم ہوجاتی ہے اور بگڑجاتا ہے بلکہ اکثر پیٹ سے رہجاتی ہے اسمین ان
لڑکون کا ضرر ہوتا ہے دودھ پینے والے کو دودھ کم ملتا ہے اونمین کو پوری غذا نہین ملتی ہے — [illegible] وقت دودھ پلانیکے خصوصاً پہلی مرتبہ
واجب ہے کہ تھوڑا سا دودھ دوہکر پھینک دین اور پستان سے منھ کو دبائے دودھ سے [illegible] لڑکے کے منہ مین دینا چاہیے اگرچہ تو نہین
اوسکو وقت ایسی تدبیر سے کہ آلات حلق اور مری مین الم ہو نجذ و اپنے کام سے بیکار ہوجاتا ہین اور تشنج پیدا ہوجائے — اور یہ بھی لازم ہے
کہ ہمیشہ ہر وقت دودھ پلانے کے تھوڑا سا شہد چٹایا کرین کہ بہت نافع ہے اور شہد مین اگر تھوڑی سی شراب ملادین بہت بہتر ہے — بہت سا
دودھ ایک مرتبہ پلانا مناسب نہین ہے بلکہ صواب یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا چند مرتبہ کرکے پلائین پھر اگر ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلایا جائیگا
بیشتر تمدد اور نفخ اور کثرت ریاح اور بیاض بول عارض ہوجاتا ہے — اگر یہ عوارض پیدا ہوجائین تو اوسکو دودھ نہ پینا چاہیے اور بہت [illegible]
رکھین اور سلائین اتمام کرین یہانتک کہ ہضم ہوجائے — اکثر اوقات ایام ولادت مین تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا اچھا ہے — اور اونہین
دنون مین سوا ماں کے اگر کوئی مرضعہ دودھ پلائے بہتر ہوگا جیسا ہم اوپر کہہ چکے — ایسطرح اگر دائی کے مزاج مین کوئی فساد پیدا ہو یا کوئی مرض
اندازہ خواہ اسہال کثیر یا احتباس مواد عارض ہو تو مناسب یہ ہے کہ دوسری سے دودھ پلائین جب تک اوسکا مزاج درست ہوجائے
اسی طرح اگر بنظر ضرورت کے مرضعہ کو کسی دوا کے پلانے کی حاجت ہو کہ اوسکے واسطے ایک کیفیت خاص اور قوت غالب ہو اوس وقت بھی اوس
سے دودھ نہ پلوائین — اگر دودھ پینے کے بعد لڑکا سوجائے تو بہت زور زور سے گہوارے کو نہ ہلائین کہ اس حرکت سے معدے مین دودھ بل جائے

بلکہ آہستہ آہستہ پلانا چاہیے ۔ دودہ پینے سے پہلے رونا لڑکے کا اچھا ہے اور مفید ہے ۔ مدت طبعی دودہ پلانے کی دو برس ہے ۔ اگر لڑکے کی
خواہش اس دو برس کے اندر کسی اور چیز کے کھانے کی ہو رفتہ رفتہ دینا چاہیے اور اس بارہ مین اوسپر تشدد نکرنا چاہیے پھر جب اوسکے دانت
نکلنے شروع ہون غذای قوی کیطرف آہستہ آہستہ لانا چاہیے مگر کوئی سخت چیز جسکا چبانا دشوار ہو نہ دینی چاہیے ۔ سب سے پہلے یہی بہتر ہے
کہ نرم ٹکڑا روٹی کا منہ مین چبا کر لڑکے کو کھلائے بعد اوسکے پانی یا شہد یا شراب یا دودہ مین بھگو کر دینا چاہیے اور بعد اسکے تھوڑا سا پانی پلانا
چاہیے اور اکثر اوقات پانی مین شراب ملا کر دینی چاہیے اور درمیان اسکے اور کھانے کے اتنا تھوڑا فاصلہ بھی نہونے پائے کہ اوسکا معدہ ممتلی ہو جاے
پھر اگر لڑکے کو بجہت امتلاے طعام کے اور نفخ شکم اور بیاض بول عارض ہو تو ہر چیز کے کھانے سے اوسکو باز رکھین ۔ بہتر بہ نسبت غذا دینے
لڑکے کے یہی ہے کہ پہلے تمریخ یعنے مالش دہن وغیرہ کی کرلین اور نہلا لین اوسکے بعد غذا دین ۔ جب دودہ چھوٹنے کا زمانہ آئے اور دودہ
چھوٹ جائے بہتر ہے کہ اوسکو از قسم حریرہ اور شک گوشت کا خوگر کرین ۔ اور دودہ چھڑانا لڑکے کا یکبارگی مناسب نہین ہے ۔ بلکہ آہستہ
آہستہ چھوڑانا چاہیے اور آٹے اور شکر کی لاٹہی اور گول کھجور مین پکا کر چوسانا چاہیے ۔ اگر دودہ چھوٹنے مین بہت مچلے اور تنگی کرے اور
کسی طرح نہ چھوڑے چاہیے کہ ایلوا اور حرف ایکدرہم پیسکر پستان پر طلا کرین دودہ چھوٹ جائیگا ۔ خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اطفال کی بنظر مناسبت آج
کے بذریعہ ترطیب کرنا چاہیے اسلیے کہ ترطیب مناسب مزاج کے ہے اور تغذیہ اور نمو مین اسکی حاجت ہے اور ریاضت معتدل جبکے
اعتدال مین زیادتی ہو لڑکون کے واسطے درکار ہے اور یہ ریاضت گویا امر طبعی اونکے واسطے ہے اور طبیعت اسکی متقاضی ہے اسلیے
کہ دفع فضول بوجہ ریاضت کے بخوبی ہوتا ہے ۔ جسوقت لڑکے سن طفولیت سے تجاوز کرکے سن [illegible] کو پہونچین اور سیدہے
کھڑے ہونے لگین اور حرکت اونکے ابتدا اون مین پیدا ہو مناسب نہین ہے کہ حرکات سخت و شدت کا انہین تحمل کرایا جائے
اور یہی بات نہین ہے کہ چلنے پھرنے اور بیٹھنے کا تحمل اوسکو قبل ظاہر ہونے اوسکی خواہش طبعی کے کرایا جائے ۔ اگر بدون خواہش طبعی کے اوسے
نشست و برخاست کی تکلیف دیجائیگی اوسکی پنڈلیون اور پشت مین آفت پہونچیگی پس واجب ہے کہ پہلے پہل جب وہ بیٹھنے لگے اور زمین پر
اپنے بدن کا زور ڈالے ایک ٹکڑا چمڑے کا چکنا بچھائین اور اوسپر اوسکو پھسلنے دین تاکہ زمین کی خشونت سے اوسکی جلد کو اذیت نہ پہونچے ۔ اور اوسکے
سامنے سے لکڑی اور چھری وغیرہ جو بدن مین گڑتی یا چبہتی یا کاٹ ڈالتی ہے ہٹا دین ۔ اور اونچی جگہ سے اوسکو پھسلنے نہ دین ۔ جب دانت
اوسکے بخوبی برابر ہون مناسب ہے کہ کوئی چیز سخت چبانے نہ دین ورنہ جو جبڑا [illegible] دانت پیدا ہوتے ہین بگڑ جائیگا اوسوقت مناسب ہے کہ خرگوش کا بھیجا اور مرغ کی چربی
او مقام پر ملین جو بوجہ ابہرنے دانت کے پہول گیا ہو اسی تاسانی پہوٹ نکل آئیگا اور [illegible] اور گردن مین لڑکے کی زیت منفعول گرم پانی مین ملا کر ملین اور تھوڑا سا
روغن زیت کانون مین ٹپکائین ۔ جب یہ دانت اسقدر طاقتور ہو جائین کہ اونسے کاٹ سکے اوسوقت لڑکا اپنی انگلی کو مونہہ مین لیکر
کاٹنے لگتا ہے اوسوقت واجب ہے کہ ایک ٹکڑا ماہی کا جو ابھی خشک نہوئی ہو اوسکو دیا جائے کہ دانتون سے کاٹے اور یہ دوا بہت نافع ہے
اور آیندہ قروح اور اوجاع مسوڑھے کے واسطے سدباب کرتی ہے ۔ اسی طرح یہ بھی ضرور ہے کہ اوسکے مونہہ مین شہد اور نمک کی مالش
کرین تاکہ مسوڑہونکا درد پیدا نہو جاے ۔ پھر جسوقت یہ دانت مضبوط ہو جائین اور تمام و کمال برابر ہون تھوڑا سا رب السوس خواہ
اصل السوس جو بہت سخت نہو اوسکے منہ مین رکھنا چاہیے اور گردن مین بوقت نکلنے دانتون کے زیت شیرین خواہ اور کوئی شیرینی
ملنا چاہیے ۔ اور جب بولنا شروع کرین ہمیشہ دانتون کی جڑونمین مالش کرنی چاہیے

فصل تیسری بیان مین معالجہ ون

امراض کے جو لڑکون کو عارض ہوتے ہین لڑکون کے علاج مین مقدم تدبیر حفظ صحت مرضعہ کے ہے تاآنکہ اگر

مبتلون ہو کر معدہ کے بدن مین امتلاے خون سے فصد یا حجامت کرائی جاوے ۔ اور اگر امتلا کسی اور خلط کی معلوم ہو خاص اوسی خلط کا
استفراغ کرانا چاہیے ۔ یا حاجت جنس طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی طرف سر کے یا اصلاح اعضاے تنفس کی یا تبدیل کسی اور
سوء مزاج کی ہو ایسی چیزون سے علاج کیا جاوے جو مناسب اور موافق اوسی سوء مزاج کے ہون ۔ پھر اگر معالجہ اوسکا بذریعہ اسہال کے ہو یا
اسہال خود بخود عارض ہو یا علاج بذریعہ قے کے کیا جاوے یا خود بخود قے ہو کر قوی ہو پس مناسب یہ ہے کہ اوسدن کوئی اور عورت
دودھ پلاوے ۔ اب ہم امراض جزوی لڑکون کی جو اکثر عارض ہوا کرتی ہین بیان کرتے ہین ازانجملہ وہ اورام ہین جو مسوڑھون مین بروقت نکلنے دانتون کے
پیدا ہوتے ہین ۔ یا وہ اورام ہین جو اونکے بجانب لحیتین پیدا ہوتے ہین اور تشنج اونمین اوتارین بروقت نکلنے دانتون کے پیدا ہوتا ہے
جسوقت یہ ورم خواہ تشنج عارض ہو چاہیے کہ اونگلی سے اوس مقام کو دبائین بہت نرمی کے ساتھ اور جو روغن دانت کے اوگنے کے مقام مین مذکور
ہو چکی ہین اونکی مالش کرین اور شہد کو روغن بابونہ خواہ ہمراہ علک البطم کے ملین اور سر پر نطول پانی کا جسمین بابونہ اور شبت
جوش دیا گیا ہو کرین ۔ ازانجملہ لڑکون کو دست بروقت نکلنے دانتون کے بکثرت آتے ہین ۔ بعضون کا یہ گمان ہے کہ سبب اس اسہال
کا یہ ہوتا ہے کہ لڑکا ایک فضلہ شور تیز مسوڑھون سے ہمراہ دودھ کے چوستا ہے اسیوجہ سے اسہال عارض ہوتا ہے ۔ اور یہ بھی ہے کہ سبب
اسہال کا یہ نہو بلکہ چونکہ طبیعت بیدا ایسے مین ایک مادہ کے زیادہ مصروف ہوتی ہے اسوجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہین کرتی اور یہی چونکہ
درد مسوڑھون مین عارض ہوتا ہے یہ بھی ایک سبب بدہضمی کا ایام ضعیفہ مین ہو سکتا ہے ۔ اسہال لڑکون کا اگر کم ہو تو اوسکے علاج کیطرف
نہ مشغول ہونا چاہیے اور اگر افراط کا خوف ہو تو اوسکا تدارک اس طرح کرین کہ زیرہ اور گل سرخ کو سرکہ مین بھگو کر پیٹ کو سینکین یا جیرہ
جو تھوڑے سے سرکہ مین پکایا جاوے اوس سے تکمید کرین اگر اس سے فائدہ نہو تو انفحہ (یعنے معدہ بچہ بزغالہ) ... پانی مین گھستہ
بھیڑ کا ایک دانگ سرد پانی مین ملا کر پلائین اور بروقت اسہال کے اسباب کی احتیاط رکھین کہ دودھ اوسکے معدہ مین بگڑنے نہ پاوے
وہ احتیاط اسطرح ہو سکتی ہے کہ دودھ کے قائم مقام کوئی اور غذا تجویز کرین جیسے زردی بیضہ نیمبرشت اور لب الخبز یعنے گودا روٹی کا آب
بکار یا ستو یا نیمین ملا کر کھلائین ازانجملہ لڑکون کو بعض تکلم عارض ہوتا ہے اس عارضہ سے نجات اونکو بذریعہ تلیک ہونے کے یا اور شتو
مین ملا کر شیاف طیار کرین ہوتی ہے خواہ یہ دونون جزو اور فودنج اور اصل السوس ... یا جالا شیاف کرین یا تھوڑا سا بابونہ
خواہ مرا ہر بیجے کے علک البطم کھلائین اور نرم نرم روغن زیتون کی مالش کرین اور اوسکی ناف ... کا اور ... مرہم ملا کر لگائین ازانجملہ
لڑکون کے مسوڑھون مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پس روغن اور موم اور چربی اور نمکین گوشت ... ان چیزون کی کمیاب نفع کرتی
ہے ازانجملہ لڑکون کو تشنج عارض ہوتا ہے اکثر سبب اس تشنج کا فساد ہضم یا وجود شدت ضعف ... کہ ہوتا ہے خصوصا جو لڑکا کہ تو
تازہ ہوا اور بدن مین اوسکے رطوبت زیادہ ہو اسکا علاج روغن ابرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن خیری یعنے شب بو سے
کیا جاتا ہے ازانجملہ اکثر لڑکونکو کزاز عارض ہوتا ہے اوسکا علاج قثاء الحمار کو پانی مین جوش دیکر یا بذریعہ روغن بنفشہ مع روغن قثاء الحمار
کے کیا جاتا ہے اگر اسکا احتمال ہو کہ جو تشنج اسکو عارض ہوا ہے بعد حمیات اور اسہال سخت کے اور تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہے تو اوسکے
مفاصل کو تنہا فقط روغن بنفشہ مین ڈبو دینا چاہیے خواہ روغن بنفشہ مین موم صاف کیا ہوا ملادین اور اوسکے دماغ پر روغن زیتون
اور روغن بنفشہ وغیرہ بہت سا ٹپکائین ۔ اسی طرح اگر اونکو کزاز یابس عارض ہو ازانجملہ اونکو کھانسی اور زکام عارض ہوتا ہے اوسکے
علاج مین ہم تجویز کرتے ہین کہ بہت سا گرم پانی اوسکے سر پر ڈالا جاوے اور زبان پر اوسکے شہد ملا جاوے بعد اوسکے بیخ زبان انگلی سے دبائین

یا کرتی لمبی ہوجائے اور صحت پائے — یا صمغ عربی اور کثیرا اور رب السوس قند سفید کا سفوف بنا کر دودھ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پلائین
ازانجملہ کبھی اطفال کو سوء نفس عارض ہوتا ہے اسوقت دونون کان کی جڑ کو اور زبان کی جڑ کو روغن زیتون سے ملنا چاہیے اور
دبا کر اوسے گرانا چاہیے — اسیطرح روغن مذکور سے مالش کرے اوسکی زبان اندر کے کھینچی جائے کہ وہ بھی نفع کرتی ہے — اور گرم پانی
اوسکے منہ مین ٹپکانا چاہیے اور بعد تخم کتان اور عسل کا بناکر استعمال کرنا چاہیے ازانجملہ قلاع بھی لڑکونکو بکثرت عارض ہوتا ہے اسواسطے
کہ جھلی اونکے موبند اور زبان کی بہت نرم ہے کہ آہستہ چوسنے کی بھی متحمل نہین ہے چہ جائیکہ ثابت لبن اوس جھلی مین چھالا پیدا کرتی ہے
یہ چھالا اونکو اذیت دیتی ہے اور صورت قلاع کی ہوتی ہے بدترین قلاع جو لڑکون کو عارض ہو وہ ہے جسکا رنگ مثل کوئلے کے سیاہ
ہو کہ یہ اکثر قاتل ہوتا ہے — اور اسلم اقسام قلاع جسمین لڑکا جانبر ہوتا ہے وہ ہی جو سفید یا سرخ رنگ ہو مناسب ہے کہ سبک دوا اوس
قلاع سے جو امراض جزوی مین مذکور ہوچکی استعمال کیجائے — اکثر لڑکے کو لیسا ہوا بنفشہ تنہا خواہ اوسکے ساتھ تھوڑی سی زعفران ملا کر دینا
کافی ہوتا ہے اور کبھی تنہا خرنوب نبطی — اور کبھی عصارہ برگ کاہو برگ عنب الثعلب اور برگ خرفہ کافی ہوتا ہے — اگر قلاع زیادہ قوی ہو تو
اصل السوس پیسکر دینی چاہیے — اور اگر مسوڑہون کے ورم اور قلاع کو مرکی اور بادرد اور فقشور کندر پیسکر عسل مین ملا کر استعمال کرین
— اور اکثر رب توت شرش اور رب انگور قلاع اطفال مین کافی ہوتا ہے — اور کبھی دھونا اوسکا شراب عسل یا ماء العسل سے
اور اوسکے بعد استعمال کسی شے معفص کا جو ابھی مذکور ہوچکا ہے استعمال کرنا نافع ہوتا ہے — پھر اگر اس سے قوی تر دوا کی ضرورت ہو
چاہیے کہ عروق فقشور رمان یعنے پوست اندرونی انار اور گلنار اور سماق ہر ایک الکیل ماشہ مازو چودہ ماشہ تخم شبت ثمات ماشہ پیسکر
پارچہ بیز کرکے چھڑکین ازانجملہ کبھی لڑکون کے کان سے رطوبت بہتی ہے اسلیے کہ اونکے بدن خصوصًا دماغ مین رطوبت زیادہ ہے
چاہیے کہ ایک کپڑا شہد اور شراب ملا کر تر کرین جسمین تھوڑی سی پھٹکری اور زعفران اور نطرون ملی ہو کان مین رکھین اور شراب کہنہ یا فقط
شراب عفص یعنے مازو جسمین تھوڑی سی زعفران شریک ہو بھگو کر کان مین رکھنا کافی ہوتا ہے ازانجملہ اکثر لڑکون کے کان مین درد ریحی خواہ رطوبی
پیدا ہوتا ہے اوسکا علاج رسوت صعتر اور [illegible] طیرز داور مسوسر اور مرکی اور اندراین سکنجبین اور ماء العسل اسمین سے جسکو چاہین تیل مین ملا کر
کان مین ٹپکائین ازانجملہ لڑکون کے دماغ مین ورم گرم پیدا ہوتا ہے جسکا نام عطاش ہے کبھی اس ورم کا درد آنکھ اور حلق تک پہونچتا اور چہرہ کا
رنگ زرد ہوجاتا ہے اسوقت واجب ہے کہ تبرید اور ترطیب دماغ کی پوست کدو اور خیار سے کرین یا کاہو یا عصارہ برگ خرفہ سے علاج کرین اور روغن گل
تھوڑا سا سرکہ مین ملا کر اور زردی بیضہ کی ہمراہ روغن گل کے بھی نافع ہے — ان دواؤن سے بدل بدل کر ہمیشہ استعمال کرتے رہین ازانجملہ
لڑکے کے سر مین کبھی پانی بھر جاتا ہے اسکو ہمنے امراض سر مین کتاب سوم مین بیان کیا ہے ازانجملہ کبھی آنکھین لڑکون کی پھول جاتی ہین
اور سپیدہ [illegible] دودہ ملا کر چلانا چاہیے بعد اوسکے طبیخ بابونہ اور آب بادرنجبویہ سے دھونا چاہیے ازانجملہ کبھی بسبب زیادہ رونے کے
چشم لڑکونکی سفید ہوجاتی ہین اسکا علاج عصارہ برگ عنب الثعلب سے کیا جاتا ہے ازانجملہ سلاق یعنی پلکونکا موٹا ہوکر سرخ ہوجانا اور موٹا ہونا بسبب [illegible] پیدا ہوتا ہے اسکا بھی
علاج برگ عنب الثعلب ہے ازانجملہ حمیات لڑکونکو عارض ہوتی ہین انکی حمیات کی عمدہ تدبیر ہے کہ علاج مرضعہ کا کیا جاوے اور مرضع کو آب انار ترش جسمین شہد کو ملائی جاوے یا عصارہ
خیار قدری کا فوراور شکر ملاکر دینا چاہیے بعد اسکی نکالنے کی تدبیر کرین اسطرح کہ عصارہ قصب یعنی سرکنڈہ کو بجوش کر سر اور پانو پر لگائین اور کچھ اوڑھادین کہ اس
ذریعہ سے تعریق لڑکے کی ہوجاتی ہے ازانجملہ کبھی پیٹ مین لڑکون کے پیچ ہوتا ہے پس اینٹھتے ہین اور روتے ہین چاہیے کہ انکے پیٹ کی تکمید آب
گرم اور بہت سا روغن گرم اوسمین تھوڑا موم ملا کر کرین ازانجملہ کبھی اونکو عطاس یعنے چھینک متواتر آتی ہے اگر یہ مرض بسبب ورم

جسوقت تک اعضا مین نرمی پیدا نہو یا جبتک شمی احمرار کی جہ اس مالش کے زائل ہو کر باکل سختی اور درشتی نہو جاوے اسیوقت تک اس مالش کو
استعمال کرنا چاہیے ورنہ اعضا مین سختی پیدا ہو جاویگی - لڑکون مین یہ مالش نشو و نما سے مانع ہوتی ہے - اور بالغین مین اوسکی مضرت کمتر ہے اگر یہ
غلطا یہ مالش مائل بصلابت ہو تو بہ نسبت اسکے کہ یہ مالش غلطا مائل بنرمی ہو اسواسطے کہ تحلیل شدید کی تلافی باسانی ہو سکتی ہے بہ نسبت اوس فساد کے
جسکی آمادگی بدن کو بذریعہ دلک نرم کے ہوتی ہے - علاوہ یہ ہے کہ دلک سخت اور زیادہ سخت اگر لڑکا ہو اعضا کو قصیر اور ضعیف بنادیتا ہے ان مین نشو و نما کا مانع ہوتا ہے
عنقریب اسکا بیان اور بقیہ شرایط بعد بیان وقت [illegible] کو کیا جائیگا اب ہم دلک استرداد کے بیان سے فارغ نہین ہوئے ہین - دلک استرداد
حقیقت مین گویا آخری جزو ریاضت کا ہے لہذا واجب ہی کہ اسکی ابتدا روغن سے تقویت کیجاوے بعد اوسکے اعضا بلطف ملائمت سے پکڑے جائین اور درجہ لیت
سختی مین ختم کیا جاوے اور متعدد ہاتھون سے یہ مالش کرائی جاوے - جسکے بدن کی مالش ہوتی ہے وہ اپنے اعضا کو بعد مالش کے تانے اور دراز
کرے تاکہ فضول اوس سے نکل جائین بعد اوسکے ایک تھا لیتنا اپنی اطراف پر اعضا کے پھیرا جاوے اور ہر وقت پھیرنے کے جہانتک ممکن ہو
سانس روکے رہے خصوصاً عضل بطن کو ڈھیلا کرکے اور عضل سینہ کو کھینچا اور تانا کرے اگر یہ بات آسان ہو اور آخر مین عضل بطن کو بھی
کھینچ لے تھوڑا سا تاکہ ہو سکے اثر دلک استرداد کا احشا کا اور میان زمانہ ان افعال کے لیٹے جب تک سانس روکے ہے اور عضل بطن تانے ہے
سمٹے اور چت لیٹا اور دونون پانون اپنے مالش کرنے والے کے پاون پر رکھے - جو لوگ کم مشاق ہین تمام زمانہ ریاضت مین سانس روکے رہتے
ہین - اور بیشتر وہ لوگ دلک استرداد کا استعمال اثنای ریاضت مین کرتے ہین پس ریاضت کو قطع کرکے بعد دلک استرداد کے پھر ریاضت شروع کرتے
اگر ریاضت کا اثر باقی اور نہین ظاہر ہوتا ہے - بکثرت مالش کی حاجت اوس شخص کو نہین ہی دلک استرداد مین جسے اپنے بدن مین کوئی حالت زبون
اور خراب پائی جاوے اور [illegible] اور بعد دلک کے ریاضت کرنا ہو بلکہ اگر کسی طرح کی ماندگی پائے تو ہی تیل کی مالش اوس طور پر کرے
جسطرح ہم آگے بیان کرینگے اور اگر کسی طرح کا تغیر بدن مین پایا جاوے اعضا کی مالش مین زیادہ اہتمام کیا جاوے تاکہ تمام اعضا مین یہ بات پیدا ہوگا
کبھی مالش اور دبانا [illegible] ہر وقت لازم ہے کہ [illegible] ہوتا ہے بدن مین خشکی پیدا کرکے رطوبت کو فاضل کی طرف روان ہو کر آنے سے منع
کرتا ہے

فصل پانچوین بیان مین استحمام اور حمام کے

فصل سابق مین جس شخص کے واسطے ریاضت کے احکام مذکور ہو
اوسکو حاجت استحمام معتدل کی نہین [illegible] کا نہانا حمام وغیرہ مین جس سے تحلیل فضول کی حاصل ہو نہین ہے اسلیے اوسکا بدن فضول سے پاک
ہے - حمام کی حاجت اس غرض سے ہوتی ہے کہ بدن کو فائدہ حرارت لطیف کا حاصل ہو اور ترطیب معتدل کا فائدہ ہو اسی جہت سے
واجب ہی کہ یہ لوگ جیسا اوپر ذکر ہو چکا ہے بہت دیر تک حمام مین نہ رہین بلکہ آبزن کا استعمال اتنا کرین کہ اونکی جلد سرخ ہو کر پھول جاوے
اور جب تحلیل شروع ہو یعنی جلد پسینے لگے ترک کردین - ہوا مین ندارت یعنی تری [illegible] پیدا ہوتی ہے کہ آب شیرین گرد اونکے گرایا جاوے چاہیے کہ یہ لوگ
ہمیشہ بیٹھ کر نہا کر حمام سے باہر نکل آئین - ریاضت یافتہ کو چاہیے کہ [illegible] حمام مین داخل ہو تاکہ اوسکا استراحت بدرجہ تمام اوسکو حاصل ہو - حمام
کے حالات اور شرائط خوبی اور بدگی کی اور مقامات مین بخوبی بیان ہوئے ہین اس مقام کے مناسب اسقدر ہے کہ حمام کے نہانے والون کو چاہیے
کہ درجہ بدرجہ حمام کے مکانات مین داخل ہون اور انکا وجہ جو ابتدا گرم ہوتا ہے اوسمین اسقدر ٹھہرین جبتک کہ [illegible] اور اذیت پیدا نہو اگر
بوجہ تحلیل فضول کے راحت حاصل ہو اور بدن کو آمادگی قبول غذا کی پیدا ہو اور ضعف کے پیدا ہونے سے احتراز کرین اور یہ بات ہو کہ [illegible]
شدید اور قوی [illegible] حمیات کے پیدا نہو جائین جس شخص کو اپنے بدن کی فربہی مطلوب ہو چاہیے کہ حمام مین [illegible] کھانا کھانے کے داخل ہو
اگر [illegible] ہو [illegible] اگر [illegible] سکنجبین کا استعمال کرے تاکہ [illegible] سے منع کرے اور اگر [illegible] مزاج

المس کے اور رنگ اور حرارت سے تکلیف آتی ہے۔ کہ وہ بخارات آب سرد بدن مین داخل ہوتے ہین۔ جس شخص کا ارادہ اسکے استعمال کا ہو چاہیے
کہ بتدریج اسکی ابتدا کرے بہار یا جون گرمیون مین سب سے زیادہ گرم ہو اوسکی ٹھیک دوپہر مین اسکا استعمال کرے مگر خیال رہے کہ
اوس دن ہوا نہ چلتی ہو اور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اور بعد قے یا کسی دوسرے استفراغ کے اور بعد ہیضہ کے ایضاً بعد بیداری مفرط کے استعمال جایز نہین ہے اور بھی بہت
ضعیف ہو بدن یا سوء ہضم اور بعد ریاضت مناسب نہین ہے مگر اوس شخص کو جو نہایت قوی ہو وہ البتہ آب سرد سے غسل موجب بیان بالا کریگا۔ آب سرد سے نہانا جس طرح
بیشک ہوا حرارت غریزی کو بطرف اندرون جسم کے دفعةً داخل کرتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اوسکے بعد تقویت حرارت غریزی کے سبب استعمال
اور ظاہر ہے کہ دو چند بہ نسبت ضعف کرتا ہے یعنے جسقدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے اوس سے دو چند قوت پیدا ہوتی ہے

فصل چھٹی بیان مین تدبیر ماکول کے

جو شخص اپنی حفظ صحت کا طالب ہو اوسکو واجب ہے اس بات مین کوشش کرے
کہ اوسکی غذا کوئی شے غذاے دوائی سے نہو جیسے ترکاری اور فواکہ وغیرہ اسلیے کہ ایسی غذائین جو لطیف ہین خون کو جلا دیتی ہین اور جو غلیظ
ہین بلغم پیدا کرکے بدن مین گرانی بڑھاتی ہین بلکہ واجب ہے کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے خصوصاً گوشت بکری کا یا گوسالہ یا بچہ گاو کا اور
روٹی گیہون کی ایسے گیہون جو اور چیزون کی آمیزش سے پاک ہون اور ایسے کیفیت کہ گیہون ہون جنمین کوئی آفت نہ پہنچی ہو اور ساری ہو وے
سو ہو میٹھی چیز مزاج کے مناسب ہے اور شراب جو خوشبودار اور پاکیزہ ہو اسکے سوا اور کوئی چیز کھانے پینے مین استعمال نکرنی چاہیے اسبب علاج
بالتقدم بالحفظ کے اپنے پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی۔ فواکہ مین جو چیز بہت مشابہ غذا ہے انجیر اور انگور جو خوب پختہ ہوگیا ہو اور چھوہارا ان
مقامات مین جو ان چیزون کے کھانے کے عادی ہون اگر ان چیزون کے کھانے سے بدن مین فضول پیدا ہون اوسکا استفراغ بہت
جلد کرنا چاہیے کھانے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ جب خوب بھوک معلوم ہو اوسوقت کھانا چاہیے اور بھوک کو ٹالنا نچاہیے اور تکلیف بھوک
کی اوٹھانا البتہ طبیعی بھی بھوک ہو اچھا نہین ہے اور مست اور بیہوش لوگون کے ایسی جھوٹی بھوک نہو یا تخمہ والون کی سی بھوک نہو اسلیے
کہ بھوک پر صبر کرنا معدے مین اخلاط ردی اور صفرا بیدی پیدا کرتا ہے۔ جاڑے مین گرم کھانا اور گرمیون مین سرد یا ایسا کھانا جو تھوڑا
گرم ہو مناسب ہے۔ گرم یا ٹھنڈا ہونا کھانے کا باندازہ تحمل اور گوارا ہونیکے ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ طیار بدن کے واسطے شکم
سیر ہونے سے بدتر کوئی چیز نہین ہے ایسا آدمی شکم سیر اگر ہمیشہ رہے آخرکار بروقت قحط سالی کے جوع کلبی پیدا ہوتی ہے۔ اور دبلے آدمی کا
بھوکا رہنا اسی طرح برا ہے مگر اسکی برائی زیادہ ہے۔ ہمنے ایک جماعت کثیر ایسی دیکھی ہے کہ قحط سالی مین کھانیکی اونکو تنگی ہوئی پھر جب
قحط برطرف ہوا اور کھانا بالفراغت اونہین میسر ہوا بدن اونکے اخلاط سے بھر گئے اور مر گئے علاوہ بران پرخوری اور بشدت امتلاے معدہ
ہر وقت مین قاتل ہے کھانے سے ہو یا شراب سے پس بہت سے آدمیون کو دیکھا ہے کہ بوجہ امتلاے معدہ خناق مین مبتلا ہوے اور مر گئے
اگر براہ خطا کوئی غذای دوائی سے مستعمل ہو اوسکے ہضم اور پختہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جس سوء مزاج کے واقع ہونے کی امید ہو
اوسکا دفع باستعمال ضد اوس چیز کے جسکا استعمال غذاے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذاے دوائی کا ہضم ہو جائے۔ مثلاً غذاے دوائی اگر
سرد ہو جیسے ککڑی اور کدو اوسکی تعدیل گرم چیز سے جیسے لہسن اور گندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذاے دوائی گرم ہو سرد چیز سے
اوسکی تعدیل کرنی چاہیے جیسے ککڑی اور بقلة الحمقا یعنے خرفہ سے اگر غذای دوائی ایسی ہو کہ اوسکے استعمال سے سدے پڑنے کا خوف ہو
بعد اوسکے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو تفتیح سدہ کی کرے اوسکا اخراج کردے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دیر بھوکا رکھنا چاہیے
کہ اوسی زمانہ مین کوئی چیز نکھاے۔ جو شخص آرزومند اپنی صحت کا یقیناً ہو چاہیے کہ بے اشتہاے صادق کے کچھ نکھاے اور جبتک اوسکا

معدہ اور اوپر اوسکی آنتون غذای اول ہنوز باقی ہو بائین اسلیے کہ بہت مضر حال بدن یہی ہو کہ ایک غذا پر دوسری غذا داخل کرین کہ ابھی پہلی غذا پختہ اور
ہضم نہوچکی ہو۔ اسطرح کوئی چیز مضر تخمہ سے زیادہ نہین ہو خصوصًا جو تخمہ غذای ردی سے پیدا ہوا اسلیے کہ تخمہ جو غذای غلیظ سے پیدا ہوتا ہے وجع مفاصل
اور درد گردہ اور ربو اور نقرس اور خرابی طحال او جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہے اور اگر تخمہ غذای لطیف سو پیدا ہو حمیات حادہ خبیثہ اور امراض
ورم ردی پیدا ہوتے ہین۔ کبھی بنظر ضرورت کہ ایک طعام دوسرے طعام خواہ ایسی چیز جو ساتھ طعام کے ہو داخل کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے
کوئی شخص تیز غذا خواہ شور کا استعمال کرے اوسکے پیچھے بعد اتنے زمانہ کے کہ ابھی پہلی غذا کا ہضم کامل نہوا ہو غذای مرطب شیرین پیچھے کہا لیتا ہو اسلیے
تدبیر سے پہلی غذا کا کیموس درست ہوجاتا ہے ایسے شخص کو یہی تدبیر کافی ہوتی ہے اور اوسکو ریاضت کی کچھ حاجت نہین ہوتی ہے بخلاف اسکے حال
اوس شخص کا ہے جو ایسی غذای سریع الہضم اور تیز کے غذا سے غلیظ کا استعمال کرے۔ خفیف حرکت کرنا لیکن بعد غذا کو معدہ سے پیچھے اوتر جاتا ہے
معدہ میں احسن سمجھو کہ ارادہ ہو کر بعد کہانے کے سو رہے۔ جو افعال نفسانی یا حرکات بدنی کرا و لیے گرانی تو پیدا ہو ہضم میں اکو منع کرتے ہین اور اب
کہا جائین ایسی غذا جسمین غذائیت کم ہے کہائی جانے جیسے ترکاری تاکہ وہی غذا اس فصل مین کہائی جائیے جسمین غذائیت زیادہ ہو وہ
ہو سب سے پہلی کہائی جانی چاہیے اور ایسی غذا کو اوسکا کثیف نہ دن بدن زیادہ ہو جیسے بدن مین خوب چسپیدہ ہو۔ اور کہہ ہو ہین غذا اوسکے پہلے
چاہیے اوسکے بعد واجب ہو کہ دونون مین کی غذا سے بالکل معدہ کو ممتلی کرلے کہ اوس سے زیادہ کی جگہ باقی نہ رہے بلکہ کہانے سے اوسوقت
ہاتہ کہینچنا چاہیے کہ ابھی تہوڑی سی بہوک باقی ہو۔ تہوڑی سی بہوک بعد کہانے کے باقی رہنا مقتضای جوع سے ہے بعد ایک گھنٹہ کے جاتی رہتی
ہے۔ یہی ضرور ہے کہ غذا مین عادت کا لحاظ رکھے اسواسطے کہ بد ترین چیز یہ ہے جس سے معدہ بھاری ہو جاوے اور بد ترین شراب وہ ہے
کہ پہلی غذا اعتدال سے باہر کردے ہیجان پیدا کرے اگر ایک دن کہانے پینے مین زیادتی ہو دوسرے دن بہوکا رہنا چاہیے اور
ایسے مکان مین سونا چاہیے جسمین گرمی اور سردی نہو اگر نیند نہ آئے آہستہ آہستہ ٹہلے اور ٹہلین ٹہلتے ٹہلتے ٹہر جائے بعد استراحت کرے
تہوڑی سی شراب پینا احسن ہے۔ **روفس حکیم کا قول** ہے کہ مین ایسے چلنے اور ٹہلنے کو پسند کرتا ہون خصوصًا بعد اوس غذا کے
جو صبح کو کہائی جاوے کہ ایسی غذا حرکت اچھی طرح سے مقامات [illegible] نامی رگ کو ہضم غذا پر آمادہ کرتی ہے۔ واجب ہو کہ کہانے کے بعد
تہوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹے اور اوسکے بعد بائین کروٹ لیٹکر سوئے بعد اوسکے داہنی کروٹ لے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چادر اوڑھنا لیٹنا اور
تکیہ سرہانے رکھکے زمین سے بلند سونا ہضم پر معین ہے۔ حاصل یہ ہے کہ وضع اعضا کی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنی سرہانا اونچا اور پائنتی
نیچی ہو۔ مقدار کہانے کی بسبب عادت اور قوت کے مختلف ہے۔ صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہے کہ بعد کہانے کے اوسکے جسم میں
گرانی پیدا نہ ہو اور اسپیت مین تمدد عارض ہو نہ پیٹ مین نفخ اور قراقر اور نہ پیٹ بالکل پر ہو جاوے اور نہ بعد کہانے کے متلی عارض ہو
اور نہ شہوت کلبی اور نہ سقوط اشتہا اور نہ کندی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کہانے کی بو ڈکار مین بعد تہوڑی دیر کے اور جس غذا کا مزا
بعد زمانہ دراز کے ڈکار مین پایا جائے وہ غذا بہت بری ہے۔ کبھی طعام کے معتدل ہونے پر اسطرح پر بھی دلالت ہوتی ہے کہ بعد کہانے
کے نبض عظیم اور نفس صغیر نہو جائے اسلیے کہ اکثر بسبب مزاحمت معدہ کے واسطے حجاب کے نفس مین تنگی ہوتی ہے پس متواتر ہو جاتا
اسی جہت سے قلب کو حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہے پس نبض عظیم ہو جاتی ہے لیکن اگر قوت ضعیف ہو اوسوقت نبض کا عظیم ہونا ظاہر
نہین ہوتا جس شخص کو بعد کہانا کہانے کے کسی طرح کی گرمی عادت ہو چاہیے کہ دفعۃً کہانا نکہائے بلکہ تہوڑا تہوڑا کہائے تاکہ بسبب امتلا کے
لرزہ کی کیفیت پیدا نہو اور اوسکے پیچھے گرمی قوی تپ کے مانند عارض نہو جسوقت کہانے مین گرمی ہضم کی پیدا ہو۔ اور جو شخص قدرے

ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو چند اوقات مین تھوڑی تھوڑی غذا اوسکو کہانی چاہیے۔ سوداوی مزاج کا آدمی غذائے گرم رطب کا محتاج زیادہ
ہوتا ہے اور زیادہ گرم غذا اوسکو کہانی چاہیے۔ اور صفراوی مزاجکی غذا سرد و تر ہونی چاہیے۔ اور جس شخص کے بدن مین خون گرم پیدا ہوتا ہو
اوسکو ایسی غذا چاہیے جسمین تھوڑی سی سردی ہو اور غذائیت اوسمین کم ہو۔ اور جس شخص کے بدن مین خون بلغمی پیدا ہوتا ہو
ایسی غذا چاہیے جسمین گرمی اور تلطیف ہو اور غذائیت کم ہو۔ ہر ایک غذا کے واسطے ایک ترتیب خاص ہے کہ اوسکی مراعات حافظ صحت
کو واجب ہے کہ رقیق سریع الہضم غذا کو بعد قوی اور سخت غذا کے نکہائین اسلیے کہ سریع الہضم قوی غذا سے پیشتر ہضم ہو کر اوسپر تراتی سبیلی
اور اوسکو راہ نفوذ کی نملے گی پس متعفن ہو کر خود بھی فاسد ہو جائیگی اور جو چیز اس سے ملی ہوئی ہے اوسکو بھی فاسد کر دیگی البتہ ایک خاص طور پر
ایسی غذا کا استعمال بعد بطی الہضم غذا کے ہو سکتا ہے جو ہم آگے لکھتے ہین ایضاً ایسا کہانا جکنا سریع الہضم نکہانا چاہیے کہ اوسکے پیچھے بہت جلد
قوی اور سخت کہانا کہایا جاے اسلیے کہ بوجہ اسکے دہنیت کی یہ تو اسقدر ہضم ہو کر اوتر آئیگا اور سخت اور بطی الہضم کہانا قبل ہضم جید کے
بوجہ دہنیت کر اوسکے ساتھ اوتر آئے گا اور باعث فساد کے ہوگا۔ مچھلی وغیرہ بعد ریاضت کے جس سے تعب پیدا ہو کہانی چاہیے کہ خود وہ
ہو جاتی ہے اور اخلاط کو فاسد کر دیتی ہے۔ بعض لوگ ایسے ہین کہ اونکو قابض چیز کا استعمال قبل طعام کے جائز ہے جیسے وہ شخص کہ اوسکے
معدے مین رخاوت یعنی ڈھیلا پن ہو ایسا کہ اوسکے معدے سے طعام بہت جلد اوتر جاتا ہو اور بقدر زمانہ ہضم ہونے کے نہ ٹھہرتا ہو۔ یہ بھی
واجب ہے کہ ہمیشہ معدے کا حال اور اوسکے مزاج مین تامل صحیح کیا جاے۔ بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اونکے معدے مین غذاے لطیف
سریع الہضم فاسد ہو جاتی ہے اور قوی غذا بطی الہضم اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہے یہ وہی شخص ہے جسکا معدہ آتشی مزاج ہے یعنی گرم
ہے اور بعض آدمیونکا حال اسکے برعکس ہے یعنے بطی الہضم غذا اوسکے معدے مین فاسد ہوتی ہے اور سریع الہضم بخوبی ہضم ہو جاتی ہے
ہر ایک کی تدبیر موافق اوسکی عادت کے کرنی چاہیے۔ شہرون کو بھی بہ نسبت غذا کے خصوصیت ہے۔ ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو
جو خصوصیت اقسام غذا سے ہے اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہے لیکن اوسکو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جاننا چاہیے
اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہے اوسمین ایک قسم کا ضرر ہوتا ہے بہ نسبت اوس غذا کے جو عمدہ ہو اور اوسکی عادت نہو
ہر ایک سن اور مزاج صحیح کے واسطے ایک غذا مناسب ہے جو اوسکے مشابہ ہے اگر تبدیل دونون کی منظور ہو یہ بات بالضد حاصل
ہوتی ہے۔ بعض آدمیون کو بعض قسم کی اچھی غذائین مضر ہوتی ہین جو شخص بری غذا کہا کر اوسکو ہضم کر لے چاہیے کہ اپنی قوت
معدے پر نازان نہو کہ عنقریب بعد تھوڑے زمانے کے اوسکے بدن مین ایسے اخلاط ردی پیدا ہونگے جن سے مہلک بیماریان قاتل
عارض ہونگی۔ اگر وہ شخص جسکے بدن مین اخلاط ردی ہون اچھی غذاون کے کہانے کا مجاز ہوتا ہے خصوصاً اگر بہت ضعف کے
متحمل اسہال کا نہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحلل بآسانی ہوتا ہو واجب ہے کہ اوسکو غذاے تر سریع الہضم دیجاے علاوہ یہ ہے
کہ جن بدنون مین تخلخل ہوتا ہے اونکو تحمل غلیظ اور مختلف غذاون کا زیادہ ہوتا ہے اور اندرونی اسباب بدن سے اونکو ضرر کمتر پہونچتا ہے
اور اسباب خارجی سے ضرر اونکو زیادہ پہونچتا ہے۔ اور جس شخص کے بدن مین گوشت زائد ہو اور تناوری اور آسودہ حالی مین ہو چاہیے
کہ فصد کی عادت ڈالے۔ اور اگر مزاج اوسکا مائل بہ برودت ہو جوارشات اور اطریفلات گرم کا اکثر استعمال کرتا ہے اور ان چیزونکا
کا خاصہ یہ ہے کہ معدہ اور امعا اور وہ جداول جو قریب ان دونون کے ہین اونکا تنقیہ کرتی ہین۔ بدترین امور یہ امر ہے کہ مختلف
غذا اونکو ساتھ ہی کہائے اور اسکے بعد یہ بھی زیادہ برا ہے کہ کہانا کہانے کی مدت طولانی ہو اسلیے کہ جو شخص کہانا دیر تک کہایا کرتا ہے

جرم معدہ اور غذا کے جدائی پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بجھا دے بلکہ پانی پینے مین بعد غذا کے اتنی انتظار کرنا چاہیے کہ غذا
معدے سے اوتر جاوے ۔ اسکی شناخت اس طرح ہوتی ہے کہ پیٹ کا اوپر کے اعضا سبک ہو جاتے ہین اور اگر پیاس کی وجہ سے
بیتابی ہو چاہیے کہ چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پیے اور جتنا سرد زیادہ ہوگا تھوڑی مقدار اوسکی پیاس بجھانے مین کافی ہوگی ۔ اتنی
قلیل مقدار سے قوت معدے کی خوشحال اور مجتمع ہو جاتی ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر کھانا کھانے کے بعد پانی پیے نہ درمیان اوس مدت
کے جس مین کھانا کھاتے ہے بلکہ بعد فارغ ہونے کے اوسوقت اسیقدر پانی پینا چاہیے جو حمام کے واسطے نافع ہے ۔ بھوک پر
صبر کرنا اور نیند بغیر کھانا کھانے کی اون لوگونکو مفید ہے جنکا مزاج سرد تر ہے ۔ اور جنکا مزاج گرم ہے اونکو مضر ہے ۔ اسیطرح بھوک پر صبر
کرنا بنسبت دونون کے ۔ گرم مزاج والونکو بھوک پر صبر کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ صفرا اونکے معدے پر گرتا ہے جس سبب کھانا اونکے
معدے مین فاسد ہو جاتا ہے اونکو خواب اور بیداری مین وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو اوپر بیان ہوئی اوس شخص کی حالت
جسکے معدے مین غذا فاسد ہو جاتی ہو ۔ ایضاً اشتہای طعام بھی انکی فاسد ہو جاتی ہے اوسوقت ایسی چیز کا پینا واجب ہے جو اس خرابی سے
بچاوے اور طبیعت مین نرمی پیدا کرے اور خود بھی سبک ہو جیسے آب بجارا یا تھوڑی سی شیرخشت جب اشتہائے طعام بحال خود عود کرے
اور پوری ہو جاوے اوسوقت انکو کھانا کھانا چاہیے ۔ علاوہ یہ ہے کہ جنکا مزاج اصلی مرطوب ہین تخلخل اونکے بدن مین بہت جلد ہوتا ہے اور
اونکو بھوک پر صبر بنسبت خشک مزاج والون کے کم ہوتا ہے ہان اگر رطوبت زائد رطوبت اصلی سے انکے اعضا مین بھری ہو اور وہ
رطوبت اچھی ہو اور انکے بدن کے موافق ہو اوس رطوبت کو طبیعت انکی بدن کی غذای تام بالفعل کر دے اوسوقت البتہ مرطوب
مزاج بھوک پر صبر کرسکتا ہے ۔ شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہے اسلیے کہ شراب سریع الہضم ہے اور بہت جلد نفوذ کرتی ہے
یہ خود ہضم ہو جائیگی اور کھانا ہضم نہوگا اس جہت سے سدے پڑ جائین گے اور عفونت پیدا ہوگی ۔ علاوہ اس کی جہت سے بہت جلد سدے
پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کر لیتی ہے اور سدے پڑنے سے اکثر امراض پیدا ہو جاتے ہین منجملہ اونکے استسقا ہے ۔
ہوا اور پانی کا غلیظ ہونا خصوصاً گرمیون مین طعام کو فاسد کر دیتا ہے ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہین ہے خواہ گرم پانی ہو
خواہ اور مصطگی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے ۔ جس شخص کے احشا گرم اور قوی ہون جسوقت طعام غلیظ کھاتا ہے اکثر کھانے کے بعد ریاح پیدا ہوتی ہین
جو معدے مین اور گرد معدے کے تمدد پیدا کرتے ہین اور مرض مراق اسی قسم سے ہے کہ غذا مین دخانیت کی بہت سی ریاح پیدا ہوتی ہین ۔ جسکا معدہ
خالی ہو اگر کوئی شے لطیف کھاوے فوراً معدہ اوسکو قبول کر لیگا پھر اگر اسکے بعد کوئی غذا غلیظ کھائے معدہ اوس سے متنفر ہوگا اور ہضم نکریگا پس
فاسد ہو جائیگی ہان اگر لطیف اور کثیف کے درمیان مین کسیقدر مہلت ہو بہتر یہ ہے کہ ایسے وقت خالی معدے مین غذای غلیظ کو مقدم کرے اور تھوڑی
تھوڑی کھائے پس معدہ اسوقت مین غذای لطیف سے نفرت نکریگا اگر کوئی شخص کھانے مین افراط کرے اور جب غذا معدے مین پہونچتی ہے اوسکو کوئی
حرکت قوی ہلاوے یا بوجہ استعمال شربت کے اوسمین تشویش پیدا ہو جاوے چاہیے کہ فوراً قے کرے اگر قے نہوسکے یا نکرے گرم پانی تھوڑا سا پیے
اسکی جہت سے ابتلای سے طرف ہو جائیگی اور غذا منحدر ہوگی اور آنکھ جھپکنے لگی چاہیے کہ لیٹ کر سو رہے جتنی دیر تک چاہے اگر اس تدبیر سے
بھی آرام نہو یا میسر نہو تامل کرے اگر طبیعت کو ایسا پائے کہ اس کیفیت کو دفع کر دے گی اوسی پر قناعت کرے اور نہین تو طبیعت کی اعانت
ایسی چیز سے کرے جو باسانی روانی شکم پیدا کرے ۔ گرم مزاج اطریفل مسہل یا گلقند اور بعض مربے یعنے پروردہ اور سرد مزاج مثل معجون کمونی اور
معجون شہریاران اور معجون تمری کا استعمال کرین ۔ پینے کی چیزون سے اگر بدن مین امتلا پیدا ہو بہتر ہے بنسبت اسکے کہ کھانے کی چیزون سے

بہتر یہ ہے کہ زیادہ کھانے کے بعد تھوڑا ایارج فیقرا تین حبے کے یا نصف درم ایلوا اور نصف درم مصطکی ملا کر نہار لیوے گوندنی کی درخت کا ایک انگشت
لیور داروہی کا استعمال کرے — اور اس سے بھی سکتا ہے دوا ہو کہ وہ بادیان چینی کے برابر علک البطم اور کبھی اسکے برابر بورہ ارمنی بھی شریک کرتے ہیں
سب سے بہتر یہ ہے کہ تھوڑی سی افتیمون ہمراہ تھوڑی سی شراب کی استعمال کریں اگر انہیں سے کوئی چیز میسر نہو تو دیر تک سویا کرے اور ایک دن غذا ترک
کرے پھر بہتر ہے کہ لطیف سا چلا کرے گرم پانی سے خواہ حمام میں نہانے اور سینک کرے اور لطیف غذا کا استعمال کرے اگر باوجود ان تدبیرات کے
ہضم نہو اور ثقل اور تمدد اور کسل باقی رہے جاننا چاہیے کہ فضول غذا کی رگوں میں بھر رہے ہیں اسلیے کہ جو غذاے کثیر با فراط ہو اگرچہ معدہ میں ہضم ہو جاتی
ہے مگر رگوں میں کمتر ہضم ہوتی ہے بلکہ رگوں میں خام باقی رہ کر تمدد پیدا کرتی ہے اور اکثر رگوں کو شگافتہ کر دیتی ہے اور کسل اور انگڑائی اور جمائی پیدا کرتی
ہے پس چاہیے کہ علاج انکا ایسی چیزوں سے کریں جو رگوں سے بذریعہ اسہال کے اس فضول کو دفع کرے پھر اگر غذا میں اسقدر افراط نہو کہ یہ اعراض پیدا ہوں
بلکہ فقط ایک قسم کی اعیا یعنی ماندگی پیدا ہو جاوے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے حال پر ٹھہرا رہے اور کسی قسم کی حرکت بند او جلدی کرے تاکہ یہ اعیا
چھوڑ دے بعد اوسکے اوس قسم خاص ماندگی کا علاج کرے جس طریق سے ہم آگے بیان کرینگے جس شخص کا سن زیادہ ہو جاوے اوسکا معدہ
اوتنی غذا نہ قبول کریگا جو بر وقت جوانی کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول اسکے غذا میں زیادہ پیدا ہونگے پس چاہیے کہ بمقدار عادت ایام شباب کے
کھاوے بلکہ اوس سے کم — جو شخص خوگرفتہ تدبیر غلیظ یعنی زیادہ کھانے کا ہو جس وقت تدبیر لطیف کرے اور کم کھاوے جتنی غذا کم کی تھی اوتنی ہوا اتنا
بدن میں داخل ہوگی — پھر جب یہ شخص دوبارہ تدبیر غلیظ کریگا سدے اسکے بدن میں پیدا ہونگے — گرم غذاؤنکی مضرت کا تدارک سکنجبین سے
ہوتا ہے خصوصاً اگر سکنجبین بزوری ہو اسلیے کہ اقسام سکنجبین میں یہ بہت مفید ہے اگر شکر سے بنائی جائے اور اگر شہد سے بنے سکنجبین سادہ کافی ہے
سرد غذاؤن کی مضرت دفع کرنے کے واسطے بعد غذا کے ماء العسل یا شراب العسل اور معجون کمونی کا استعمال کرتے ہیں — غلیظ غذا اگر بعد
حار مزاج ایسی سکنجبین بزوری کا استعمال کرے جسکے بزور قوی ہوں اور سرد مزاج معجون فلافلی اور فودنجی کا استعمال کرے — لطیف غذا
سے حفظ صحت زیادہ ہوتی ہے اور قوت کی اعانت اور بدن کی کم اعانت ہوتی ہے — اور غذاے غلیظ اوسکی ضد ہے جس شخص کو
حاجت سختی اعضا کی بدن میں پیدا کرنیکی ہو اور اسکی جہت سے ایسی غذاؤن کا محتاج ہو جنکا کیموس قوی ہوتا ہے چاہیے کہ [illegible]
کا انتظار کرے اور بعد ایسی بھوک کے اون غذاؤن میں سے بہت زیادہ نہ کھائے تاکہ خوب ہضم ہو جائیں — ریاضت کرنے والے آدمی اور
جنکو تعب کثیر ہوتا ہے غذاے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہیں اور ایسی غذاؤن کی ہضم پر اونکے نوم قوی اور گہری نیند معین ہوتی ہے لیکن
چونکہ اونکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے اور تحلل اونکے بدن میں زیادہ ہوتا ہے اونکی جگہ غذا سے قبل ہضم کو جذب کرتے ہیں جبتک کہ
بخوبی ہضم نہووے پس وہ لوگ آمادہ ہوتے ہیں واسطے امراض مہلک کے آخر خواہ اول عمر میں خصوصاً چونکہ وہ بجہت اپنے ہضم کامل کے
جو نوم طویل سے پیدا ہوتا ہے اوسپر فریفتہ ہوتے ہیں اور وہ نیند باطل ہو جاتی ہے اگر آخر کار میں بیماری متواتر پیدا ہو خصوصاً جس وقت وہ
سن شیخوخت کو پہونچتے ہیں — فواکہ رطب تعب اور مشقت والے آدمیوں خواہ ریاضت والوں کو یا جو لوگ زرد رنگ صفراوی مزاج ہوں ان
ایسے ہی لوگونکو مفید ہیں اور انکو قبل طعام کھانا چاہیے جیسے خوبانی اور توت اور خربزہ اور آڑو اور آلو بخارا — اور اگر انکے سوا
اور چیز بارد رطب سے تدبیر کریں بہتر ہے اسلیے کہ یہ سب چیزیں خون میں مائیت پیدا کرتی ہیں اوسکی جہت سے خون کو بدن میں جوش
پیدا ہوتا ہے جیسا آب فواکہ خارج میں جوش کھا جاتا ہے اور اگر ایسی پر پسینے بالفعل کسیقدر فائدہ بھی مرتب ہوتا ہے لیکن خون کو آمادہ
عفونت کرتی ہے اسی طرح جو چیز خون کو خلط خام سے بھر دے جیسے کھیرا اور ککڑی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذائیں بکثرت کھاتے ہیں حمیات

ہین ہضم نا ہوسکتے ہین اگرچہ بہت دیر مین اونسے برودت حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ غذا مائی ہین کبھی یہ بات
عارض ہوتی ہے کہ اوسکا صدید بنجاتا ہے اور یہ اوسوقت ہوتا ہے کہ مائیت متحلل ہو اور رگونمین اوسی طرح باقی رہے۔ یہ لوگ اگر استعمال
ریاضت کا قبل اجتماع اس مائیت کے رگونمین کرین بلکہ جسوقت استعمال فواکہ کا کرین ریاضت بھی کرلیا کرین تحلل ان مائیات کا ہوجائیگا
اور حذر انکا کم ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر خون مین بلغم خام پایا جائے موجود ہو بدن سے وہ خون نہ مل سکیگا اور اوس خون سے
بدن کی غذا کم بنیگی۔ جو شخص فواکہ کھاتا ہے اوسکو سزاوار یہ ہے کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیر مشی کرے اور بعد چلنے کے پھر کھائے
تاکہ غذا معدے سے بعجلت اوتر جاے۔ جو غذائین مائیت پیدا کرین یا اخلاط غلیظ یا لزوجت یا اخلاط صفراوی اونسے حمیات پیدا ہوتے
ہین اسلیے کہ مائیت پیدا کرنے والی غذا سے خون مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بالزوجت اور غلیظ غذا سے مجاری اور گذرگاہ اندرونی
سدے پڑتے ہین اور صفرا پیدا کرنے والی غذا سے بدن مین سخونت یا گرمی پیدا ہوتی ہے اور خون مین حدت۔ جن شخص کا یون
صفرا پیدا ہوا اکثر اونکا استعمال جاڑون مین نافع ہے جیسے کہ ترکاری گرمیون مین فائدہ کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص ایسی حالتین
گرفتار ہو کہ بدون استعمال غذای ردی کے چارہ نہو چاہئے کہ ایسی غذا کو چند مرتبہ کھانے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نکرے اور
ایک غذا کے ساتھ دوسری غذا مخالف اوسکو مزاجکی ملالے۔ پس اگر ایسی میٹھی غذا کھائے اوسکے اوپر کھٹا سرکہ یا آب انار ترش یا سکنجبین [illegible]
سفرجلی وغیرہ پی لے اور استفراغ کی عادت ڈالے۔ اور جس شخص کو اذیت ترش کھانیکی ہو اوسکے اوپر شہد یا شراب کہنہ کا استعمال
کرے اور استعمال قبل نضج اور ہضم کے جائز ہے۔ چکنی غذا کے ہضم کا تدارک کھٹی چیز سے کرنا چاہیے جیسے شاہ بلوط اور حب الآس اور جوز
شامی اور سیر جو کچا ہو اور نعنع و ریحان پودینہ دشتی اور کڑوی چیز سے بھی اوسکی اذیت رفع ہوتی ہے جیسے راسن تلخ اور نمکین اور ترش چیز
بھی اوسکی اذیت زائل ہوتی ہے جیسے نانخواہ اور کرفس اور پیاز اور ان چیزون کی مضرت چکنی چیز سے دفع ہوتی ہے۔ جس شخص
کے بدن مین اخلاط ردی ہون اور رقیق بھی ہون اوسکی غذا اچھی زیادہ کرنی چاہیے۔ اور جس شخص کے بدن مین تحلل آسانی سے ہوتا
اوسکو غذای سریع الہضم دینی چاہیے جالینوس کہتا ہے کہ غذای ترسے ایک کیفیت آسانی پیدا ہوسکتی ہے گو ایسی غذا
بمزہ ہے نہ میٹھی نہ کھٹی نہ کڑوی نہ تیز نہ قابض اور نہ نمکین۔ جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اوسکو غذای غلیظ کا تحمل بنسبت اوس شخص کے
جسکا بدن سمٹا اور رکھا ہوا ہو زیادہ ہوتا ہے۔ خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا قوت کو ساقط اور رنگ کو فاسد کرتا ہے اور طبیعت مین
خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور چکنی غذا سے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہے۔ اور کھٹی غذا سے پیری بہت جلد عارض ہوتی ہے۔ اسیطرح تیز
غذا جیسے مرچ وغیرہ۔ اور نمکین غذا معدے کو مضر ہے اور اگرچہ کوئی چکنی غذا جو بترکیب مناسب ہو اگر ابتدا اوسکے غذای ردی کھائی
فاسد ہو جائیگی۔ جس غذا مین لزوجت ہو وہ دیر مین ہضم ہوتی ہے اسی جہت سے [illegible] چھلکون سے کہ بہت جلد ہضم ہوتا ہے
چھیلے ہوئے کے اور روٹی اوس آٹے کی جسمین بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہے بنسبت چھنے ہوئے آٹے کے۔ جس شخص کو
اور مشقت عارض ہوتی ہے جسوقت تدبیر لطیف کرکے غذای غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد [illegible]
خون مین حدت اور جوش پیدا ہوگا اور محتاج رفع فضول کا بذریعہ فصد کے زیادہ ہوگا اگرچہ بہت قریب زمانہ فصد [illegible] کو گذرا ہو
یہی حکم اوس شخص کا ہے جسکو غضب عارض ہو اور غذای غلیظ کو تناول کرے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کبھی غذا کو طبیعت قبل
نضج اور ہضم کے جذب کرلیتی ہے پس خون کو فاسد کردیتی ہے۔ کبھی غذا اونکی بنظر ترکیب اور منفعت کی مخالف احکام اور خواص عارض

ہوتے ہین — ہندوستان کے اہل تجربہ نے یہ کہا ہے کہ دودھ کے ہمراہ کھٹائی کھانا نہ چاہیے اور مچھلی دودھ کے ہمراہ کھانی چاہیے کہ ان دونون غذاؤن سے امراض مزمنہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہین — یہ بھی اونکا قول ہے کہ دہی مولی کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ دہی پرندے کے گوشت کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ ستو چاول کے ساتھ — اور کھانے مین وہ تیل اور چکنائی نہ ڈالین جو تانبے کے برتن مین رکھی ہوئی ہو — اور جو کباب انجیر کی لکڑی سے کوئلہ سے بھونا گیا ہو وہ بھی نہ کھانا چاہیے — مختلف قسم کے کھانے دو طرح سے مضر ہوتے ہین اول تو اونکے ہضم مین اختلاف ہوتا ہے سہل ہضم اور دیر ہضم کا اختلاف پیدا ہوتا ہے دوسرے ممکن ہے کہ مختلف طور کی غذاؤن کے کھانے مین بہ نسبت طعام واحد کے کوئی دوسرا طعام زیادہ کھایا جاوے — قدیم زمانے کے ارباب مختلف غذاؤن کے کھانے سے گریز کرتے تھے اور صرف گوشت پر ونکو اور روٹی پر بوقت عشا شب کے قناعت کرتے تھے — افضل اوقات غذا کی فصل گرمی مین وہ وقت ہے جو سب سے زیادہ ٹھنڈا ہو — بھوک کا ٹالنا اکثر معدہ مین رطوبات ردیہ کی بھر دیتا ہے جس سے بدحالی پیدا ہوتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کباب اگر ہضم ہوجاوے بہت زیادہ غذائیت اسمین ہے مگر یہ دیر مین ہضم ہوتا ہے اور معدہ مین باقی رہتا ہے — شوربا بھی غذای جید ہے اگر اوسمین پیاز ملی ہوئی ہو ریاح کو توڑ دیتا ہے اور اگر پیاز نہو ریاح برانگیختہ کرتا ہے بعض آدمی ایسا خیال کرتے ہین کہ عنب اپنی آلو کو تنبیہ ہوئے کا یہ کھانا بہتر ہے اور یہ گمان صحیح نہین بلکہ بہت ردی ہے اسیطرح نیند بلکہ ہر سبزہ کہ کلیسے اور مثل دانہ انار کے بلا فصل اختیار کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تیہو خشک مزاج ہے اور طبیعت مین خشکی پیدا کرتا ہے اور جوزون مین رطوبت ہوتی ہے اس سے بہت سی طبیعت نرم رہتی ہے بہتر مرغ کو ٹھنا ہوا دہ ہے جو پیٹ مین لکڑی یا بچہ گائے کے بھونا جاوے تو اوسکی رطوبت محفوظ رہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شوربا جوزون کا اخلاط کے اوبل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت شوربای مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے مین غذائیت زیادہ ہے اور جوزون اور بالخصوص بھی اون بہت ہے لیکن اوسکا ساکن ہوتا ہے اور تیل میٹھے بہ گرم اور پاکیزہ ہے اسیلئے کہ اوسکی بدبوکی چیز کھل جاتی ہے اور زیرہ گرم مزاج کو بند زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈالکر دینا مناسب ہے اور حلاوات یعنے حلوے اگر شکر سے بنائی گئی ہون اونکا استعمال نہ چاہیے اسواسطے کہ سدہ پیدا کرتی ہین اور پیاس زیادہ ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روٹی اگر ہضم نہو تو بہتر بلکہ زیادہ ہو اوسکی ضرت زیادہ ہے اور گوشت اگر ہضم نہو اوسکی کم ہے

فصل آٹھوین تدبیر مین پانی کے استعمال و شراب کی اور جو چیز متعلق دونون کے ہو

مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہے جو شدت برودت مین معتدل ہو یا بذریعہ برف کے سرد کیا ہو کسی برتن مین کہ جیسے صراحی مین پانی بھرکر برف مین جھلتے ہین الغرض جرم برف کا استعمال بہرحال بسبب خصوصاً اگر برف خراب ہوا اور یہی حال ہے اگر برف اچھی ہو اسیلئے کہ کھلی ہوئی برف جلد ہی تہیا اور اعضائے عصبی کو ضرر پہونچاتی ہے اور تمام احشا کو بھی اوسکا ضرر پہونچتا ہے — اور سوا ہے اوس شخص کے جسکا مزاج دموی ہوا اور کوئی متحمل نہین ہوسکتا اور اگر فی الحال یہ پانی مضر نہوگا بہت دنون کے بعد جب سن زیادہ ہوگا ضرر مضر ہوگا — اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کنوین اور نہر کا پانی ساتھ ہی پینا چاہیے جب تک ایک ہضم نہو لے — پانی کی عمدہ قسم کا اختیار کرنا ہم اوپر بیان کرچکے ہین اسی طرح بگڑے ہوئے پانی کا درست کرنا بھی مذکور ہوچکا ہے سرکا پلانا پانی کی اصلاح کرتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نہار منھ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا حمام کے خصوصاً پیٹ خالی ہو بہت برا ہے — اسی طرح جھوٹی پیاس جو رات کو ست اور خمار کو آتی ہے اوس مین پانی پینا جسوقت طبیعت مشغول ہضم غذا پر ہو اور پینا اوس سے بعد سیراب ہونے کے پانی کا جو پانی پینا بہت مضر ہے اگر بہت پیاس شدت کی ہو مین تھوڑا تھوڑا پانی ہو گلی کرے پھر جب اس تدبیر سے [illegible] یہ پانی [illegible] زیادہ [illegible]

تدبیر نافع ہوتی ہے اور بیشتر اگر نہار منہ اسطرح پانی پیئے مضر نہین ہوتا ہے۔ جو شخص نہار منہ پانی پینے سے بے صبر ہو اور ضرورتًا کرے اسکو خصوصًا
بعد ریاضت کے چاہیے کہ قبل پانی کے تھوڑی شراب مین گرم پانی ملا کر پیے۔ جیسے جھوٹی پیاس لگتی ہو اسکو یہ بات جاننی چاہیے کہ سونا
اور پیاس پر صبر کرنا اوسکی پیاس مین تسکین پیدا کرتا ہے اسلیے کہ طبیعت اسوقت تحمل اوس مادہ کا جس سے پیاس جھوٹی پیدا ہوتی ہے کر لیتی ہے
خصوصًا اگر پیاس پر صبر کر کے سو رہین۔ اور جسوقت طبیعت ہضم غذا کر رہی ہو اور پیاس معلوم ہو تو سے پانی پی لے پھر پیاس معلوم ہوگی
اسلیے کہ یہ خلاف باعث عطش کی ہو وہ برقرار ہے۔ ہر شخص پر واجب ہے خصوصًا جھوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیے
بہت سرد پانی پینا برا ہے اگر بے سرد پانی پیے کی چاہ ہو تو بعد طعام کے بمقدار کافی ہو آب سرد پینا چاہیے۔ نیم گرم پانی سے متلی پیدا ہوتی ہے اور
بہت گرم پانی اگر زیادہ پیا جاوے معدے کو ڈھیلا کرتا ہے۔ اور اگر کبھی کبھی پیا جاوے معدے کو دھو ڈالتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے شراب
اگر سفید اور رقیق ہو گرم مزاج والونکو موافق ہے اور درد سر نہین پیدا کرتی ہے بلکہ بیشتر بوجہ ترطیب کے جو درد سر التہاب معدہ سے پیدا ہوا ہو
اوسمین تخفیف کر دیتی ہے۔ اور جس شراب مین کالچہ اور روٹی بھگوئی گئی ہو قائم مقام سفید اور رقیق کے ہے خصوصًا اگر پینے سے دو گھنٹے پیشتر
بھگوئین۔ شراب غلیظ شیرین جو شخص بدن کی فربہی اور قوت چاہے اوسکے مناسب ہے لیکن اوسکے سدے پڑنے سے پر خطر ہے۔ پرانی سرخ
شراب سرد اور بلغمی مزاج کو موافق ہے۔ ہر قسم کے کھانے پر شراب پینا برا ہے جسکا سبب ہم اوپر بیان کر چکے ہین پس بدون ہضم طعام اور اوسکے معدہ سے
ہو اگر نہ پینی چاہیے۔ جو طعام ردی الکیموس ہو اوسپر شراب پینی ہر وقت کھانے یا بعد ہضم کے بھی بری ہے اسلیے کہ کیموس ردی کو اطراف بدن تک
روانہ کر دیتی ہے اسیطرح فواکہ پر خصوصًا خربزہ پر شراب کا پینا برا ہے۔ چھوٹی پیالیون سے ابتدا کرنا بہتر ہے بہ نسبت بڑی پیالون کے لیکن اگر کھانا کھا کر
اور دو تین پیالی پیے تو کچھ ضرر نہین ہے۔ اسی طرح بعد نیند کے صحیح آدمی کو مضر نہین ہے۔ محرورین کو فائدہ شراب کا بہت ادرار کے اور صفرا کے دفع مین
کو بوجہ انضاج رطوبت کے ہوتا ہے۔ اور جسقدر عطریت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہے۔ شراب بہت اچھی چیز ہے جو غذا کو تمام بدن
مین نافذ کر دیتی ہے اور بلغم کو قطع کرتی ہے اور جلا دیتی ہے اور صفرا کا بول وغیرہ کیطرف سے اخراج کر دیتی ہے۔ خلط سوداوی مین ازلاق پیدا کر کے آسانی
اخراج کرتی ہے اور اوسکی مضرت کو بسبب ضد مزاج کے چونکہ گرم تر ہے توڑ ڈالتی ہے اور جو چیز بدن کے اندر بستہ ہو جسمین گرمی بہت
نہو اور وہ شے غریب ہو اوسکو بدن سے نکال لیتی ہے اور ایسی شے کے اقسام ترتیب ہین کہ ہم اپنے مقام پر بیان کرین۔ جس شخص کے
دماغ مین قوت ہوتی ہے بہت جلد مست اور مدہوش نہین ہوتا ہے اور اوسکا دماغ اون بخارات ردی کو جو شراب سے چڑھتی ہین قبول نہین
کرتا اور سوای اوس حرارت مناسب کے جو دماغ پر چڑھتی ہے اور کوئی اثر شراب دماغ کو شراب سے نہین ہوتا پس اوسوقت اوسکا ذہن لطیف صاف
ہو جاتا ہے اور وہ فتور نہین الباصرات نہین ہوتا۔ اور جسکے دماغ مین ضعف ہو اوسکا حال اس شخص کے برخلاف ہے۔ اور جس شخص کے سینے مین کسی
طرح کی سستی یا ناتوانی ہو کہ جاڑے نہین اوسکی سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے پس وہ کثرت سے شراب خواری نہین کر سکتا ہے۔ جس شخص کا ارادہ استفراغ
شراب کا ہو کھانا پیٹ بھر کھائے اور اونکو کھانے مین اوس چیز کو اختیار کرے جس سے ادرار پیدا ہو۔ اگر بوجہ طعام شراب کے امتلا پیدا ہو جاے
کو ڈکار لاوے اور لازم ہے کہ ماء العسل پیکر قے کرے اور منہ کو سرکہ اور شہد اور چہرے کو سرد پانی سے دھو ڈالے۔ جسکو اذیت شراب سے بسبب نفوذ
حرارت کے پہونچی ہو اوسکو غذا حصرمیہ وغیرہ اختیار کرے اور نقل انار ترش اور چوکے سے کرے۔ جسکو اذیت شراب کی جانب سر مین پہونچی ہو وہ گلکم
کو سرکے اور پانی ملا کر خواہ روئی بھگو کر استعمال کرے اور اوسکے اوپر نقل بہی کا کرے۔ اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو تب املاس ترش
کیا ہوا استعمال کرے اور کسیقدر کافور چوسے یا وہ چیز جسمین قبض اور ترشی ہو۔ اور اگر بوجہ برودت شراب کی اذیت ہو تو نقل نا گرم ہو نہ اور

لونگ اور پوست اترج کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے شراب کہنہ حکم میں اوس دوا کے ہے جو قلیل الغذا ہو اور نئی شراب جگر کو
مضر ہے اسہال کبدی بوجہ نفخ کے پیدا کرتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہترین شراب وہی ہے جو معتدل ہو کہنگی اور تازگی میں
اور صاف ہو اور سفید مائل بسرخی ہو اور خوشبو دار ہو اور مزے میں معتدل نہ ترش اور نہ شیرین ۔ عمدہ شراب جسکا نام معتدل ہے وہ ہے کہ تین حصہ
شیرہ انگور اور ایک حصہ پانی ایک ملائیں اور جوش دیں تا اینکہ جو تہا حصہ اوسکا کم ہو جاوے ۔ جس شخص کو بعد شراب پینے کے کسی طرح کا لذع پیدا
ہوتا ہو چاہیے کہ بعد شراب کے انار اور رب سرو جوشت کے طور پر استعمال کرے اور شراب افسنتین دوسرے دن کی صبح کو اور حمام کا استعمال کرے
بعد اسکے کہ کچھ تہوڑا سا کہالیا ہو ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی ملی ہوئی شراب معدہ کو ڈہیلا کرتی ہے اور سکر یعنی مستی بہت
جلد پیدا کرتی ہے اسلیے کہ رقت کی وجہ سے اوسکا نفوذ بہت جلد ہوتا ہے ۔ جس شخص کی طبیعت میں تشنگی ہو تو چاہیے کہ شراب پینے سے
پرہیز کرے اور قبل اسکے کہ پانی کا اثر پورا کل اعضا میں پہونچ جاوے مرطوبین کو استعمال شراب کا اجتناب کرنا چاہیے یا پہر حرکت مفرط کے
اسلیے کہ ان پہلی دو صورتوں میں دماغ اور پٹہہ کو اذیت پہونچتی ہے اور تشنج اور اختلاط عقل میں ڈالتی ہے ۔ حالت مرض میں بہی شراب پینا نہ
چاہیے ۔ اور فصل گرمی میں بہی متواتر پیوں رہنا بہت برا ہے اسواسطے کہ جگر اور دماغ کے مزاج کو فاسد کرتا ہے اور پٹہہ کو ضعیف کرتا ہے اور امراض
عصب اور سکتہ اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہے شراب کثیر اکثر صفرا ردی کی طرف بعض معدوں میں تحلیل ہو جاتی ہے اور بعض معدوں میں
سرکہ تند اور ترش ہو جاتی ہے اور ضرر ان دونوں کا بہت برا ہے ۔ بعضوں کی تجویز یہ ہے کہ مستی شراب کی اگر مہینے میں ایک یا دو مرتبہ ہو تو
نفع کرے گی اس جہت سے کہ قوائے نفسانی کو سبک کرتی ہے اور راحت دیتی ہے اور ادرار بول اور تحلیل فضول کرتی ہے ۔ یہ بہی معلوم رہے کہ نہایت
ضرر شراب کا دماغ میں ہوتا ہے ضعیف الدماغ کو چاہیے کہ سوائے مقدار قلیل کے کہ اوسمیں پانی بہی ملا ہو اور قسم کی شراب نہ پیوے ۔ اور نہ چاہیے
اوس شخص کو اسلیے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ کہ فوراً اوسکو قے لائے اگر آسانی سے ہو جاوے بہتر ہے ورنہ بہت سا پانی تنہا یا شہد ملا کر پیوے
اور قے کے بعد بطور آبزن کے استحمام کرے اور بہت سے تیل کے مالش بدن کرکے سو رہے ۔ لڑکوں کے حق میں شراب کی یہ کیفیت ہے
کہ جیسے تہوڑی سی لکڑی پر آگ رکہی جاتی ہے ۔ بڈہوں کو اگر تحمل ہو تو شراب پلانی چاہیے ۔ جوانوں کو شراب کی تعدیل موافق ہے مگر اونکو چاہیے
ہے کہ پرانی شراب میں آب انار یا آب سرد ملا کر پئیں ۔ سرد مقامات کے اہل تو متحمل شراب کے ہو سکتے ہیں اور گرم مقام کے آدمی متحمل نہیں
ہو سکتے ہیں ۔ جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پی جا سکے بہت کہانا اور شیرینی مطلق نہ کہائے بلکہ تہوڑا سا چکنا شوربا پی لے اور تہوڑی
سی روٹی ٹکڑے ٹکڑے کرکے چکنی ملا کر کہائے یا گوشت مرغن اور حرکت و سکون میں اعتدال کرے اور زیادہ تعب اور نیند سے بچے
اور بادام اور مسور کو نمکین کرکے نقل کرے اور کاشنی کا استعمال کرے اور اگر پیاسا ہو اور زیتون الماء وغیرہ کا استعمال کرے نفع کریگی اور مستی دفع
کریگی ۔ اسیطرح جو چیز کہ مجابات کو سبک کرے تخم کرنب نبطی اور زیرہ اور سداب خشک اور فودنج اور ملح نفطی اور اجواین کہ جو غذا میں کہاوے
لزوجت اور لعزجت کے سبب ہوگی ہے اکثر بیمار شراب کو ہضم کرتے ہیں جیسے چکنی مٹہائی نہیں لزوجت ہو اسلیے کہ یہ مستی کو منع کرتے ہیں اگر چہ برا
اکثر کو قبول نہیں کرتیں اسواسطے کہ ردی ہیں مانند بہری ہیں اور مستی کا جلد آنا یا بسبب ضعف دماغ کے ہوتا ہے یا بوجہ کثرت انبار اوسکی کے یا بسبب تیزی کے
شراب کے یا بسبب قلت غذا کے یا اوسمیں ہو تو پرہیز کرنے سے یا جس چیز کا استعمال متصل غذا کے ہو ۔ ضعف دماغ کی وجہ سے جو مستی
کا پیدا ہونا اوسکا علاج مثل علاج نزلہ کہنہ کے ہے اور ان لطوفات سے جو باب نزلہ میں مذکور ہیں ۔ اور ایسا شخص اگر شراب پیوے اور ہی
قسم کی تہوڑی سی پیوے جو دیر میں مستی پیدا کرتی ہو اور چاہیے کہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور آب انار ترش ایک حصہ اور سرکہ

نصف حصہ ملا کر جوش دین اور ایک درم اور ایک دانق سے کم قبل شراب کے پیوے۔ ایضاً نمک شداب زیرہ سیاہ سے گولی بنا کر خشک کرے اور کہا رین
ایک گولی اسکے بعد دوسری گولی کہاے۔ ایضاً تخم کرنب زیرہ بادام تلخ مقشر تخم کرفس افسنتین ناخواہ شداب یا انیسون اسمین سے دو درم پیوے
شکم نہار سونے وہ شخص جسے بسبب خوف حرارت کے ضرر کا ہو۔ چاشت کے وقت بیہوش آدمی پانی اور سرکہ تین مرتبہ پیوے یہ بات بہی کا آزمودہ
ترش دہی پیے اور کافور سونگھے اور سر پر اپنے سرد چیزین جو اوسکو مانع ہوں جیسے روغن گل اور سرکہ لگا کے۔ علاج شراب خوار کا امراض جزئی مین
ہم ذکر کرینگے۔ جسکا ارادہ ہو کہ بسرعت بیہوش ہو جاے اور کچھ ضرر نہ ہو بچے شراب مین اشنہ اور عود ہندی بہگو کر پیوے۔ اور جسکا ارادہ ہو
کہ بنظر کسی احتیاج کے مثلاً شدید بغرض علاج کسی عضو کے جسمین درد زیادہ ہوتا ہو پیدا کرے چاہیے کہ شراب مین شیلم یعنی شتمنا داخل کرے یا شاہتم
اور افیون اور بہنگ ہموزن نصف نصف درم لیکر اور جوزبوا اور مشک اور عود خام ایک ایک قیراط شراب مین ڈالکر بقدر حاجت پیوے یا بیخ اسپغول
یعنی بہنگ سیاہ اور پوست بیروج پانی مین ڈالکر جوش دیوے اور شکر شراب مین ملا کر

فصل نوین خواب و بیداری کے بیان مین

سبب نوم طبعی اور سبات اور ان دونون کی ضد یعنی یقظہ اور ارق کا اور جو کچھ ہر ایک کے پیدا کرنے مین درکار ہے یا ہر ایک کو دفع کرتی ہین
ہر وقت ایذا پہونچنے کے ضرور ہوتا ہے کسقدر اوپر اپنے مقام مین مذکور ہو چکا ہے۔ اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ ہر ایک ان مین سے کس چیز پر دلالت
کرتا ہے اور باقی ماندہ ان چیزون کی حالات امراض جزوی مین بیان ہونگے۔ اس مقام پر جسقدر مناسب ہے وہ اسقدر ہے کہ نوم معتدل سے
قوت طبعی کو اپنے افعال مین قدرت بڑھتی ہے اور قوت نفسانی کو راحت پہونچتی ہے اور جوہر روح مین کثرت ہوتی ہے تا اینکہ
اکثر پہونچتی اعضا پیدا کرنے نوم کے تحلیل روح مین ایک نوع پیدا ہوتا ہے جو روح کیون نہو۔ اسی فائدہ نیند کی جہت سے ہر ایک قسم کا
ہضم جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اچھی طرح ہو جاتا ہے اور ہر ایک قسم کے تحلیل کا ضعف برطرف کیا جاتا ہے خواہ ضعف بسبب ماندگی کے ہو یا بسبب
جماع اور غضب کے ہو۔ نوم معتدل ہر وقت اعتدال اخلاط کے مقدار اور کیفیت مین رطوبت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور مشایخ
کے واسطے بہت نافع ہے اسواسطے کہ انکی رطوبت کو محفوظ رکہتی ہے اور پہیر لاتی ہے اسیواسطے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ شخص جسکو
قبل سونے کے تہوڑا سا کاہو خوشبو کر کے کہا لیتا ہے۔ کاہو کا استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اوسکا اس فائدہ کیواسطے
کہ اوسکی تبرید کا تدارک کرے۔ کہتا ہے کہ مین آجتک سونے پر حریص ہون یعنے باوجودیکہ اب مین بڈہا ہو چکا پہر بہی سونا مجکو مفید ہے
اور جو تدبیر طبیب بذریعہ نوم کے پیدا ہوتی ہے وہ مجکو نافع ہے۔ یہ بہت اچھی تدبیر ہے اوس شخص کیواسطے جسے نیند نہ آتی ہو اور اگر سونے
سے پیشتر حمام کرے بعد ازان کہ ہضم کامل اوس غذا کا ہو چکے جو اسنے کہائی ہے اور بہت سا گرم پانی سر پر ڈالے یہ بہی واسطے نیند پیدا
کرنیکے امداد گار ہے۔ جو تدبیر بہ نسبت اسکے قوی ہے اوسے ہم معالجات مین ذکر کرینگے۔ صحیح آدمیون پر واجب ہے کہ امر نوم کی بخوبی
مراعات کرین۔ اور چاہیے کہ باعتدال اور وقت مناسب مین سوئین اور سونے مین افراط نکرین۔ بیداری کی ضرر سے اپنے دماغ اور
تمامی قوی کو بچائین۔ اکثر کسی آدمی کو بیداری کی تکلیف دیجاتی ہے اور نیند اوس سے دور کیجاتی ہے جسوقت خوف غشی اور سقوط قوت کا
ہوتا ہے۔ افضل نوم وہی ہے جو گہری ہو ایضاً افضل وہ نیند ہے جو بعد انحدار طعام کے بطن اعلی سے یعنی معدہ سے پیدا ہوا اور بعد
ٹہر جانے اون اعراض کے جو تابع ہضم اول کے ہین نفخ اور قراقر سے اسلیے کہ سونا اس حالت مین بچند وجوہ مضر ہے نہ خوشنودی مزاج
کی پیدا ہوتی ہے اور نہ متصل نیند آتی ہے اور نہ تکمل یعنے نیند کی آمد کی سچی ہی اور نہ تغلب یعنی نیند کا غلبہ ایسے وقت کہ سونے سے برطرف
ہوتا ہے باوجودیکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہے ایذا بہی دیتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ تہوڑی مشی کرے اگر انحدار غذا مین دیر ہو

اوسکے سوئے ۔ حالت گرسنگی مین سونا برا ہے قوت کو ساقط کرتا ہے امتلا مین بھی ثقل انحدار کے بطن اعلی سے برا ہے اسلیے کہ ایسے
وقت گہری نیند پیدا نہین ہوتی بلکہ ایسے وقت نیند کے ہمراہ ثقل ہی ہوتا ہے اسواسطے کہ طبیعت جیسی نیند پیدا کرنے مین مشغول ہوتی ہے
اوسی طرح ہضم غذا مین مصروف ہوکر دونو فعل مین طبیعت کو معارضہ پیدا ہوکر ایسی بیداری جو بےچینی اور حیرت پیدا کرے عارض ہوتی ہے
اسوجہ سے طبیعت کند ہوجاتی ہے پس ہضم مین فساد پیدا ہوتا ہے ۔ دن کو سونا بہت برا ہے اکثر امراض رطوبت اور نزلات پیدا
کرتا ہے رنگ فاسد کرتا ہے طحال کے امراض پیدا ہوتے ہین پٹھے ڈھیلے ہوجاتے ہین کسل عارض ہوتا ہے اشتہا مین ضعف پیدا
ہوتا ہے اورام اور اکثر تپین پیدا ہوتی ہین ۔ منجملہ آفت نوم کے جلدی اوسکا برطرف ہوجانا اور کند ہونا طبیعت کا بوجہ مصروف ہونے
کسی دوسرے فعل کے ۔ فضائل نوم شب سے ایک یہ بھی بات ہو کہ رات سے صبح تک مستمر ہے اور گہری ہو ۔ علاوہ یہ ہے کہ جس شخص کو
دن کے سونے کی عادت ہوا اوسپر ضرور نہین ہے کہ دفعتہ بلاتدریج اوس عادت کو ترک کرے ۔ افضل ہیئت سونے کی یہ ہے کہ پہلے داہنی
کروٹ لیٹین اوسکے بعد بائین کروٹ پھر جائین اور یہ ہیئت باتفاق قواعد طب اور احکام شرع کے افضل ہے اور جس وقت پیٹ کے
بھل لیٹ کر سونا شروع کرے یہ ہیئت ہضم پر بخوبی اعانت کرتی ہے کہ بوجہ ثقل کے حار غریزی اندر مختنق ہوتا ہے اور بند ہوجاتا ہے پس حرارت
غریزی مین کثرت پیدا ہوتی ہے ۔ چت لیٹ کر سونا بہت برا ہے کہ اکثر امراض ردی مثل سکتہ اور فالج اور کابوس وغیرہ کو آمادہ و عود
کرتا ہے اسلیے کہ یہ صورت فضول کو مائل بطرف پشت کے کرتی ہے پس جو مجاری فضول آگے کی جانب مین ہین بند ہوجاتے ہین جیسے ناک
اور حنک وغیرہ ۔ چت لیٹکر سونا ضعیف بیمارون کی عادت ہوجاتی ہے اسلیے کہ اونکے فضول کے نکلنے مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور
اعضا بھی اونکے ضعیف ہوتے ہین بوجہ اس ضعف کے داہنی یا بائین کروٹ پر لیٹنے کا اونمین تحمل نہین ہوتا بلکہ بہت جلد چت لیٹ جاتے
ہین پیٹھ پر زور دیکر ۔ واسطے کہ پیٹھ مین قوت بہ نسبت پہلو کے زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر منہ کہولکر سوتے ہین کہ جس فعل کے
ذریعے سے فک اعلی اور فک اسفل کو جمع کرتے ہین اوسمین ضعف پیدا ہوتا ہے ۔ اور اس حکم خاص کا بیان امراض جزوی مین
بخوبی کیا جائیگا **فصل دسوین اوس چیز کا بیان جسکا تحقق اسباب کو بیان کرکے تفصیل اوسکی دوسرے
مقام پر کرنی چاہیے** بموجب عادت اطبا کے اس مقام پر جماع کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور اوسکا اعتدال [illegible] کیا اور اوسکے
ضرر کا تدارک بھی بیان ہوتا ہے ۔ ہم اس بیان کو باب معالجات جزوی پر حوالہ کرتے ہین البتہ اطبا اس مقام پر کیفیت [illegible]
کی اور اونکے ضرر کا تدارک بیان کرتے ہین ۔ اور ہم اس بات کو بھی [illegible] معالجات مین ذکر [illegible]
مین کلام کرینگے لکھین گے ۔ لیکن اتنا اس مقام پر ضرور لکھتے ہین کہ حفظ صحت پر واجب ہے کہ [illegible] اسہال اور ادرار
تعریق اور نفث کی [illegible] واجب ہے [illegible]
اور اپنے مقام پر وہ بیان کی جائیگی **فصل گیارہوین ضعیف اعضا کی تقویت اور اونکا ضرر [illegible]
جسم سے [illegible] کا بیان** جو اعضا ضعیف ہون [illegible]
[illegible]
اور ریاضت [illegible]
مین داخل ہے [illegible]

حکم کرتے ہین کہ تھوڑا سا اوڑھے اور دلک معتدل کرے اور ملا رفت کا اوسی حالت مین کرے پھر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت
مین زیادتی کرے اور تیسرے دن دلک بمقدار ریاضت مین زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگون کا وسیع ہو جانا اور ان مین مواد کا اوترنا ظاہر ہو
پس جس عضو مین گمان حدوث ورم کا ہو اوسکے مخالف تدبیر چاہیے اور جذب اتصالی کی اوس عضو خاص کو پہونچنے والی مواد سکے مخالف تدبیر کرنی
چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوالی اور داء الفیل کا ہو جب تمین سے کسی کے آثار ظاہر ہون تو ریاضت پہلے کی جاتی ہو اور مین اور
مین کمی کرین بلا دستہ ٹہراکے اور الٹا کر پاؤن اونچے کرے کے عضو مخصوص کی مالش کرینگے مثلاً جو ساق دبلی ہو اوسکے پاؤن کو ملین گے اور برعکس مالش اول
کو کرینگے یعنے انگلیون کی طرف سے شروع کرینگے اور پیچ ران تک مالش کرین گے اور اگر بیماری ایسی عضو کے واسطے درکار ہو جو قریب اعضاء تنفس کے ہے اور مثلاً
وہ سینہ ہو چاہیے کہ اوسکے نیچے ایک تہا لپیٹ کرین جنکی کشش متوسط ہو اور عرض اوسکا معتدل ہو اور اوسکو حکم کرینگے کہ وہ دونون ہاتھون کی ریاضت
کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکے اور چیخے اور بڑی آواز نکالے اور مالش نرمی کرے اتنی تدبیر یہان بیان ہوئی
آیندہ کتاب زینت مین اسکی پوری تفصیل بیان ہوگی جو لوگ فربہ ہین اکثر انکو بسبب بیہودت اور بیہودست کے یہ عارضہ عارض ہوتا ہے اسکی تدبیر
وہی ہے جو دفع شیخوخت کی تدبیر ہے اور اوسکی تدبیر کا اشارہ کتاب الزینت مین کیا جائیگا **فصل بارہوین اوس ماندگی کے
بیان مین جو ریاضت کے بعد عارض ہوتی ہے** ماندگی کی تین قسمین ہین اور چوتھی قسم اوسپر بڑہائی جاتی ہے۔ اور ماندگی
کے پیدا ہونے کی دو صورتین ہین۔ تین قسمین پہلی ماندگی کی یہ ہین۔ قروحی۔ تمددی۔ ورمی۔ اور چوتھی جو اوسپر بڑہائی جاتی ہے اوسکا نام
یبسی تقشفی **اعیاء قروحی** اوس ماندگی کو کہتے ہین جو ظاہر جلد مین محسوس ہو مشابہ اسکے کہ قروح کو کسی نے چھو لیا ہے یا جلد کے اندر
محسوس ہو اور اسکا غار کے ہونے اندر کی طرف ہون اور کبھی تھپیڑنے سے بھی محسوس ہوتے ہین اور صاحب اس ماندگی کا بوقت حرکت کے اسکا
احساس کرتا ہے اور کبھی اسطرح محسوس ہوتی ہے جیسے کانٹے چبھتے ہین اور یہ لوگ حرکات کو ناپسند کرتے ہین تا اینکہ انگڑائی بھی انکو ناگوار ہوتی
ہے اور اگر انگڑائی لیتے ہین تو بہت ضعیف جسوقت اس ماندگی مین شدت ہوتی ہے تو بخار بھی چھریری سی پیدا ہوتی ہے اگر اس سے بھی زیادہ ماندگی
پیدا ہو لرزہ آ جاتا ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے سبب اس ماندگی کا کثرت ایسی فضول کی ہے جو رقیق اور گرم ہون یا گھلنا گوشت اور
چربی کا بسبب شدت حرکت کے خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اخلاط ردی اس ماندگی کے سبب ہوتے ہین کہ اگر کہین وہ اخلاط منتشر ہوئے اچھے خون کو
انکی آفت خراب کرتی ہے مگر چونکہ بوجہ ریاضت کے یہ اخلاط تہ ہوجاتے ہین تو جلد کی طرف آتے ہین انکی اذیت بھی جلد تک آجاتی ہے۔ کمتر اذیت انکی یہی
ہے کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کرین پھر اگر تھوڑی سی حرکت انمین پیدا ہو تو قشعریرہ پیدا کرینگے اگر اس سے زیادہ حرکت کرین لرزہ پیدا ہوگا کبھی
ان اخلاط مین سے تیز اخلاط بطریق جلد کے دفع ہو جاتے ہین اور خام کچھ نہین باقی رہ جاتے ہین اور کبھی خام گوشت مین بھی باقی رہتی ہے **اعیاء
تمددی** مین صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا بدن اوسکا پاش پاش ہو گیا تا اینکہ انگڑائی تک بھی اسکو ناگوار ہوتی ہے خصوصاً اگر
یہ ماندگی بوجہ تعب کے ہو اور بہت ادن فضول کے جو فضول ان عضلات مین پیدا ہو لیکن یہ فضول بہت ردی نہین ہوتے انکا جوہر اچھا ہوتا ہو
اور انمین لذع نہین ہوتی۔ اور کبھی یہ قسم ماندگی کی بسبب سرایت کے پیدا ہوتی ہے ان دونون قسم کی ماندگی مین فرق بنظر خفت اور ثقل کے کیا جاتا
ہے اکثر یہ ماندگی اپنی تنہائی سے کبھی پیدا ہوتی ہے اور اگر بعد ریاضت کے یہ ماندگی پیدا ہو اور اس شخص کو بدن مین اور قسم کا امتلا نہ ہوگا اور وہ
ماندگی بدترین اقسام ہے اور اوسکا اعادہ بار بار ہوتا ہے جو فضل کے لئے مشکل ہے تقسیم اونمین ہوتا ہے **اعیاء ورمی** اس طرح پیدا ہوتی
ہے کہ بدن انسان مین حرارت غریزی حد سے زیادہ پیدا ہو جسکا سبب وہ تعلیم ہے جس سے بدن مین تغیر پیدا ہو اور چھوٹے اور حرکت سے اذیت پہونچے اور اس

اور بابونہ وغیرہ اور جوشاندہ بیخ چقندر روغن مین ڈالکر دوسرے برتن مین طیار کرین اور روغن بیخ خطمی او بیخ کرپا اور بیخ فاشرا یعنے ہزار جشان
اور روغن شبت بہتر ہے ۔ اسی طرح سے جس روغن مین شبت داخل کیا جاوے وہ مفید ہے ۔ اعیاء تمددی کے معالجہ سے غرض ڈہیلا کرنا ہیئت
کا بذریعہ مالش نرم کے لیے روغن نرم سے جو آفتاب مین گرم کیا گیا ہو ہوتی ہے اور نہانا بگرم پانی سے اور اوسمین دیر تک ٹہرنا بہی اسی ارادہ کو
پورا کرتا ہے جیسے کہ اگر ایک دن مین دو تین مرتبہ آبزن کیا جاے جائز ہے اور نہانے کے بعد تیل لگانا چاہیے ۔ اور اگر بسبب عرق کی پونچہنی
کے کہ اوسکے ساتہ تیل بہی پونچہ جاتا ہے حاجت دوبارہ تیل لگانے کی ہو لگانا چاہیے اور غذا اسکو مرطوب قلیل المقدار کہلائی جاے اسلیے کہ اعیاء
تمددی مین تقلیل غذا کی حاجت بہ نسبت اعیاء قرحی کی زیادہ ہے اس ماندگی کو فقط ریاضت او ماندگی کا رفع ہونا دور کردیتا ہے اگر اسکا عرض
بنا بر بوجہ فضول کے ہو بدون استفراغ کے چارہ نہوگا اور اگر بجہت ایسی ریاح کے پیدا ہو جس سے تمدد حاصل ہوتا ہو پس وہ شاہ زیرہ اور انیسون
سے رفع ہو جاتیگی ۔ اعیاء ورمی کا علاج تین امور کی واسطے کیا جاتا ہے جس عضو مین تمدد ہوا ہو وہ ڈہیلا ہو جاے اور جس مقام پر
گرمی پیدا ہوئی ہو اوسکی تبرید او جو فضلہ جمع ہوا ہو اوسکا استفراغ ۔ اور یہ تدبیر بہت سے روغن بگرم او نرم مالش سے پوری ہوتی ہے
او دیر تک ٹہرنا اوس پانی مین جو بالکل معتدل ہو او بعد ان تدابیر کے راحت دینا یہ بہی باتین اس ماندگی کے علاج مین درکار ہین
اعیاء قشفی کے علاج مین جو تدبیر حفظ صحت میں آدمیون کی واسطے کیجاتی ہے اوسمین کچہ تغیر نہین ہوتا لیکن جس پانی سے نہلاتے ہین اوسمین گرمی
زیادہ درکار ہے اسلیے کہ آب گرم جسکی گرمی زیادہ ہو اوسمین تکثیف جلد کی بہی زیادہ ہوتی ہے اور باینہمہ آب گرم مین کچہ مضرت نہین ہے
مثل آب سرد کے اسلیے کہ آب سرد بہی اگرچہ تکثیف جلد کی کرتا ہے مگر اوسمین خوف نفوذ برودت کا بہی اندر اوس بدن کے ہوتا ہے جو نحیف
او ناتوان ہو رہا ہے ۔ او کبہی بسبب نحافت بدن کا جلد کا تخلخل او ڈہیلا ہونا ہوتا ہے بلکہ اکثر سبب نحافت کا یہی ہوتا ہے پس اسوقت
نفوذ برودت آب سرد کا خوف یقینی ہوگا بعد اس تدبیر کے دوسرے دن استعمال ریاضت استرداد کا شروع کرنا چاہیے اور حمام کا استعمال مثل
بیمارون کے بتدریج رہے او اسکو اجازت دی جاے کہ سرد پانی مین وقفہ بیٹہ جاے تاکہ اوسکی بدن مین تکثیف پیدا ہو اور تخلخل کم ہو جاے
اور رطوبت اوسکی بدن مین محفوظ رہے او تدہین کیا جاے بدن اوس چیز سے جو مقابل حرارت کا ہو کیونکہ بہالکہ اوسمین تکثیف پیدا ہو چکی ہے
او یہ دونون باتین یعنی حرارت او تکثیف مضرت برودت کے رفع کرنے مین بہت معین ہوتی ہین خصوصا اگر سرد پانی مین اوتر کر فورا باہر نکل آئے
او اوسمین ٹہرے نہین اسلیے کہ ٹہرنے کے بعد پیدا ہونے سے خوبی باقی نہین رہتی ہے او غذا اوسکی دوپہر کے وقفہ کوئی چیز مرطوب ٹہوڑی سی
بخوبی کہلانی چاہیے لیکن ممکن ہے کہ او وقت غروب مالش دوبارہ کیجاے تو اسوقت مناسب ہے کہ فقط اوسی رات کو کہلایئے ۔ اس شخص کی کوشش کی جاے
کہ انتشار فضول الطف ہو کر او بعض ثقل کی مالش آپ ہی کی ایسے کہ پیٹ مین ثقل نکلتا جاے کہ سبب اسکا اس ماندگی کا فضل لیطن
پایا جاے او اسوقت بہتری و آسانی او تسکین کی مثل پائی جاتی ہے ۔ فقط ایسی اس شخص کو توزیع کرنا چاہیے او غذا ترش بانی چاہیے مگر یہ بہی خیال رہے
کہ حرارت غذا زیادہ نہو یہ ماندگی جسمین حرارت پیدا ہوئی ہو بسبب حرکت کے بوقت ابتدا ظاہر ہو اسلئے ماندگی کے اوسکو پیدا ہونیکو منع
کرتا ہے سواے اسکے بعد استعمال ریاضت استرداد کا کیا جاتا ہے تاکہ حرکت معتدل ہو او کو جو باقیہ ہے اسکو رفع کرے او علاوہ اسکے سواد کو مالش
تحلیل کرتی ہے وہ مالش جو درمیان سکون او حرکات ریاضت وغیرہ کی کیجاتی ہے یعنی جسوقت ریاضت کرتے کرتے ٹہر جائین او اسوقت
مالش کرنی چاہیے ۔ تجربہ اسکے حال کا استحمام سے کیا جاتا ہے اگر حمام سے لرزہ پیدا ہو تو پس یہ ماندگی اوس حد سے بڑہ گئی ہے کہ انہین خفیف
تدبیر سے رفع ہو جاے خصوصا اگر استحمام سے تپ پیدا ہو اسوقت نہلانا حمام مین درست نہین ہے بلکہ استفراغ مادہ کا کرکے اصلاح مزاج

کی کرنی چاہیے اور اگر حمام مین نہانے سے لرزہ وغیرہ پیدا ہو البتہ ایسی تدبیر خفیف سے نفع ہوگا بشرطیکہ حرارت آب حمام کے معتدل ہو
۔ اگر کوئی صاحب ماندگی کے اخلاط خام ہون ابتدا مین ماندگی کی تدبیر کرنی چاہیے جیسے مناسب ہو بعد اوسکے اخلاط خام کا تنقیہ اور
تلطیف اور اخراج کرنا چاہیے پھر اگر اخلاط زیادہ ہون حکم سکون اور ترک ریاضت کا دینا چاہیے اسلیے کہ سکون زیادہ تر ہضم کرتا ہے اور فصد کو
ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ فصد سے اکثر اچھا خون نکلتا ہے اور خام باقی رہتا ہے اور مسہل کا بھی استعمال قبل انضاج کے نکرنا چاہیے اسلیے
کہ اس سے فائدہ زیادہ ہوتا ہے اور نہ کچھ اذیت ہوتی ہے البتہ ادرار کا مضایقہ نہین ہے ۔ اور زیادہ گرم چیز بھی نہ دینی چاہیے کہ خام کو تمام بدن مین
منتشر کردیگا اور چاہیے کہ استعمال گرم چیز کا ایسے شخص کے واسطے بنرمی اور آسانی ہو اور واجب ہے کہ اوسکی غذا مین فلفل اور کبر اور زنجبیل
اور سرکہ جسمین کبر پڑا ہو اور سرکہ جسمین لہسن داخل ہو اور سرکہ جسمین اوشنہ اور انجرہ ملا ہو اور جرم ان دواؤنکا بھی استعمال کیے جائین
اور وہ ہوا جسمین جوشاندہ ہو بقدر مناسب دے اور جب ظاہر ہو نضج اور ظاہر ہو رسوب کا بول مین اور نضج پاوے اخلاط غالب کو استعمال شراب کا کرنا
چاہیے اور ادرار مناسب ہو اور چاہیے کہ شراب لطیف اور رقیق ہو اور اوسکا استعمال نکرنا چاہیے۔

فصل پندرھوین چند احوال کے بیان مین جو بعد ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین

اکثر بعد ریاضت وغیرہ کے تھکان اور ثقل اور
ترطیب زاید اور یبس مفرط پیدا ہوتا ہے ۔ ہمکو مناسب ہے کہ پہلے ان احوال کو بیان کرینگے اوسکے بعد اوس ماندگی کی تدبیر کرین جو خود بخود
پیدا ہوتی ہے ۔ منجملہ ان احوال کے کبھی ثقل بدنکو عارض ہوتا ہے اور بیشتر اسکا عارض ہونا اوس وقت ہوتا ہے جب تھوڑی سی مالش سختی
کے ساتھ بذریعہ روغن قابض کرین ۔ منجملہ ان احوال کے تکاثف ہے کہ بوجہ برودت یا استعمال شئے قابض کے یا بجہت کثرت فضول
اور اونکی غلاظت اور لزوجت کے اسوجہ سے اختناس فضول کا مسام جلد مین ہوجاتا ہے عارض ہوتا ہے ۔ ایضا بسبب ایسی ریاضت
کے جو اخلاط اندر سے باہر کھینچ لاسکے بدون اس بات کے کہ پہلے سے کچھ اور اسباب تکاثف کو موجود ہون بھی تکاثف عارض ہوتا ہے کبھی
سبب تکاثف کا کوئی شئے غباری ہوتی ہے جو بدن پر جم جاتی ہے ۔ یا مالش قوی اور سخت موجب تکاثف ہوتی ہے ۔ جو تکاثف بوجہ برودت
اور قبض کے پیدا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ رنگ بدن کا سفید ہوتا ہے اور گرمی دیر مین قبول کرتا ہے اور پسینہ بھی دیر مین نکلتا ہے اور
رنگ کا بدلنا بھی دیر مین ہوتا ہے بوقت ریاضت کے یہ لوگ اگر گرم حمام مین نہائین اور دیر تک حمام مین ایسے مقام پر بیٹھے ہوے ہین جنکی حرارت
معتدل ہے اور پھر اسقدر لوٹین کہ پسینہ آجاوے اور لطیف گرم روغنونکی مالش کرین انکے حق مین بہت بہتر ہوگا ۔ جو لوگ تکاثف مین بعد ریاضت
کے پھنسے ہون اونکی علامت نمودار اس علامت کا ہے جو تکاثف برودت کی مذکور ہوئی اور جلد کا میلا ہونا یہ علامت خاص ہے ۔ علاج
اس تکاثف کا نکال ڈالنا مادہ کا ہے اگر فصد موجب ہو بعد اوسکے استعمال اوس چیز کا جو تحلیل کرے دائم ہو یا تیل کی مالش ہو جن لوگونکے
بدن مین تکاثف بجہت گرد وغبار کے پیدا ہو یا بوجہ قوت مالش کے اونکو حاجت حمام کی زیادہ ہے بہ نسبت تیل کی مالش کے۔ اور چاہیے کہ مالش بعد قبل حمام یا بعد حمام
کے کرین کبھی بعد افراط ریاضت کے بجہت قلت مالش کے ضعف اور تخلخل پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ تحلیل مفرط کے اور بسبب تھوڑا مادہ کے نکلنے کے بھی تخلخل
عارض ہوتا ہے ۔ ایسے لوگونکا علاج بالخصوص بتدریج درست اور خشک مالش [illegible] ہونا چاہیے اور روغن قابض کا بھی استعمال ہونا چاہیے [illegible] اور غذا
ایسی کہانی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور بمقدار کم ہو اور حرارت اور برودت مین معتدل ہون کہ اوسکے قبل چاہے ہوا ایسی ہی تدبیر کرین اگر
ضعف یا بیداری یا غم عارض ہو یا خشکی بجہت غضب کے پیدا ہو پھر اگر ان لوگونکو کبھی عارض ہو ریاضت اسیطرح ایسی قسم کی ریاضت
کرینگے کبھی بجہت زیادتی دسم کے یا کثرت استعمال غذا اور شراب کے یا زیادہ آسودگی اور خوشحالی کہانے اور پینے مین حاصل ہونی ہو اسکا

ہوپونچے۔ اور زیادہ دیر تک سکون کرنا اوسکے بعد حمام ایسے پانی سے جسکی حرارت معتدل ہو اونکو بالالتزام کرانا چاہیے۔ اور معجون خودبخی بھی اونکو کہلانی چاہیے۔ لیکن معجون کا استعمال قبل از طعام اور ریاضت کے واجب ہے۔ اگر بعد طعام کے کسی دوائی ہاضم کی حاجت ہو دوائی قوی جو کہ بہت قوت نفوذ کی رکھتی ہو جیسے خودبخی نہ دینی چاہیے بلکہ مثل معجون کمونی اور فلافلی کے مناسب ہے۔ اور ان دونوں میں سے جسکا استعمال کریں مقدار میں تہوڑی ہونی چاہیے۔ اور معجون سفرجلی بھی جائز ہے اسکے مقدار فلافلی اور کمونی کے مقدار سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے مگر اسقدر تامل کر لینا چاہیے کہ بدنمین التہاب حرارت عارضی بروقت استعمال ان دواؤں کے ہو۔ ان لوگوں کو ملنا روغن بابونہ اور شبت اور قرنفل بخوش وغیرہ کا تنہا یا ہمراہ موم کے بہی نافع ہے یا ان روغنوں کو اشیع اور رانیانج سے جب بارد گئے ہوں روغن نہایت کے قوی کرنا چاہیے اگر یہ دریافت ہو جاوے کہ اخلاط اندر اور باہر رگوں کے دونوں جگہ میں قصد اصلاح سوء مزاج یا آفت عظیم کرکے جس سے آفت پیدا ہو اوسے چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر ضرر دونوں سے برابر ہو پہلے قصد اسہال کا تنہا کیا جاوے کہ او دوا ہاضمہ مثل فلافلی کے استعمال کریں۔ اور اگر اس معجون پر فقط اسہالوں ہموزن انیسون کے زیادہ کریں تاکہ ادرار بہی ہو ممکن ہے۔ اور اگر اسمیں تہوڑی سی معجون خودبخی ملائیں از انکہ مقدار شربت معجون خودبخی ملائیں بعد از انکہ مقدار شربت معجون کمونی اور فلافلی کی کم کریں جائز ہے اور بتدریج ایسا کرنا چاہیے کہ آخر میں فقط خودبخی باقی رہجاوے یعنے جسوقت اخلاط اندرونی عروق کا ہضم ہو کر اخراج ہو جاوے اور فقط تدبیر اون اخلاط کی باقی رہے جو باہر رگوں کے ہوں معجون خودبخی اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہے جیسا او پر بیان ہوا۔ اور اندرونی رگوں کے اخلاط کی نسبت مضر ہے۔ اور جو لوگ جنمین دونوں باتیں جمع ہیں اونکے واسطے مناسب ہے کہ اقتصار کریں کل ایسی چیزوں سے جو بشدت طرف خارج بدن کے جذب اخلاط کریں یا بشدت اندر کیطرف اخلاط کو جذب کریں اسیواسطے انکے حق میں جاری تدبیر ہے اور استعمال کی جائز نہیں ہے جبتک کہ پہلے تلطیف اور تقطیع اور انضاج نہو لے انکے حق میں ریاضت کثیر بہی مناسب نہیں ہے۔ جسوقت ماندگی میں سکون پیدا ہو اور رنگ بدن کا اچھا ہو اور انکے اور بول میں نضج دریافت ہو پس بخوبی انکے بدن کی مالش کرنی چاہیے اور تہوڑی سی ریاضت کرانی چاہیے بعد اوسکے تجربہ کرانا چاہیے اگر دلائل ریاضت سے کسیقدر مرض عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے انکا استمرار بسبب عادت رفتہ رفتہ کرنا چاہیے تاکہ انکی قوت مستحکم ہو اور تیل کی مالش اور دلک ریاضت واجبی کو پہونچے اور آخرکو روغن قوی کا استعمال کرنا چاہیے۔ پہر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی میں مبتلا ہو جاویں اور اوسکے ساتھ قروح کا بہی احساس کریں تدبیر مذکورہ بالا کو دوبارہ کرنا چاہیے۔ اور اگر دوبارہ کی ماندگی میں احساس قروح کا نہو تدبیر ایسی بعد استفراغ اوسکے کرنی چاہیے۔ اور اگر دلائل ظہور ماندگی اور احساس قروح میں اختلاف اور ترکیب ہو اور ماندگی قوی محسوس نہو اوسوقت مریض کو فقط راحت دینی چاہیے۔ اعیاء تمددی کا سبب اس مقام پر فقط امتلاء بدون رداءت خلط کے ہوتا ہے اور اسکا علاج اون اعیاء میں جنکا مزاج ردی ہے فصد اور تدبیر تلطیف سے کرنا مناسب ہے۔ اور جس بدن کا ہم ذکر کر رہے ہیں اوسکی تدبیر یہ ہے کہ فقط ابتدائی بدن کو مناسب ہے بعد اوسکے اعانت ایسے امور سے کیجاوے جو مناسب ہوں۔ اعیاء ورمی کا علاج یہ ہے کہ بہت جلد اوس رگ کی فصد لیں جو مناسب ہے اوس عضو کے جسمیں ماندگی زیادہ موجود ہو اور پہلے ظہور ماندگی کا جسمیں ہوا ہو۔ اور اگر ماندگی میں سب اعضا برابر ہوں فصد اکحل لینی ہفت اندام کی لیجاوے۔ اور بیشتر حاجت ہوتی ہے کہ دوسرے دن بہی بلکہ تیسرے دن فصد لی جاوے۔ پس پہلے دن جسوقت ظہور ماندگی کا ہو فوراً فصد کرنی چاہیے اور تاخیر نکرنی چاہیے تاکہ ماندگی تسکین اور تمام بدنمین ٹھہر جاوے اور دوسرے اور تیسرے دن شب کو فصد لینا چاہیے۔ پہلے دن غذا آب جو یا مثل اسکے اور کا دینا چاہیے اگرچہ حاجت نہو اور فقط آب جو اور دوسرے دن [illegible]

معتدل جیسے روغن بادام شریک کر کے کھلائین — اور تیسرے دن وہ غذائین جسمین کا ہو اور کدو شوربا ہو اور ماء الشعیر اور حماضی کا استعمال کرین اور مثل سماک یعنی خراطین کے بطور اسفیدباج کے پکا کر کھلائین اور اندنون مین تا امکان پانی پینے سے منع کرین لیکن اگر تیسرے دن اونکو پیاس پر صبر نہو سکے اور نہ غذا اچھی طرح ہضم ہو ماء العسل پلانا چاہیے یا شراب سفید رقیق پانی ملی ہوئی شراب بھی چاہیے — اور اس بات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ بعد ان استفراغات کے دفعتاً اونکو اتنی غذا دیجائے جو بقدر اونکی حاجت کے ہو اسواسطے کہ اگر پوری غذا دینگے غذا غیر منہضم کا جذب بطرف رگون کے ہو جائیگا تین وجہون سے پہلی وجہ یہ ہے کہ غذا جسوقت قلیل ہوتی ہے معدہ اوسکو گرفت کر لیتا اور باہر نکلنے نہین دیتا اور قوت اسکی معدہ کی قوت جاذبہ کبد سے مقابلہ کرتی ہے اور جسوقت غذا زیادہ ہوتی ہے معدہ اوسکو نہین گرفتا بلکہ بیشتر معدہ بجذب کبد کی اپنی قوت دافعہ سے اعانت کرتا ہے اور یہی حال ہر ایک طرف مقدم غذا کا ہے بہ نسبت اپنے مابعد کے دوسری وجہ یہ ہے کہ غذائے کثیر معدے مین بخوبی ہضم نہین ہوتی تیسری وجہ یہ ہے کہ بوقت کثرت غذا کے رگون تک بھی زیادہ غذا پہنچتی ہے رگین بھی اوسکے ہضم سے عاجز ہوتی ہین فصل ساتوین بیان تدابیر اون ابدان کا جنکے مزاج اچھے نہین ہین یہ بدن یا مختلطی ہین یا از راہ خلقت کے ممنوعہ ہین مختلطی سے وہ بدن مراد ہین جنکے مزاج اصل خلقت مین اچھے ہین مگر فی الحال بوجہ خطائے تدبیر کے اونکے مزاج مین برائی پیدا ہوئی ہے اور تدبیر مین استمرار طول ہوا ہے کہ اب گویا بمنزلہ عادت کے ہو گئی ہے اور اون بدنون جاگزین ہوئی — اور ممنوعہ اون بدنکو کہتے ہین جنکا مزاج اصل خلقت مین نادرست ہو یہ بدن مختلطی کی شناخت خطائے تدبیر کی کمیت اور کیفیت سے ہو جاتی ہے تاکہ علاج اونکا بالضد کیا جائے — اور یہی حال ممنوعہ کا بھی اوس پر دلیل ہوتا ہے — اور ممنوعہ بدان مین فساد مزاج یا ابتدائے خلقت سے ہو یا ابتدا سے اون مین کہ جسمین اب ہمارا یہ سخن تمام ہوا اور بیان معالجات ابدان ممنوعہ کا ابدان مشایخ سے کرتے ہین تعلیم تیسری فن تیسرا اسمین چھ فصلین ہین فصل پہلی بیان عام تدبیر مشایخ کا مجملی تدبیر ان لوگون کی استعمال اوس چیز کا ہے جس سے ترطیب اونکی ہو ساتھ ہی حاصل ہو اور تسخین کا بھی کہ یہ ترطیب زیادہ ٹھہرنا بہ نسبت جوانون کے — غذائین اونکو اہتمام کرنا اور استحمام — مشروبات منا سب حال تجویز کرنا — سیکنا اور ادرار بول اور اخراج بلغم کا اونکے معدون سے ہمراہ شانہ اور ادرار کے کرانا — اور ہمیشہ اونکی طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے — مالش جو معتدل کمیت اور کیفیت مین ہو صبح روغن کے بعد اور بیکے بعد مشی کرنا یا سوار ہونا اگر مشی سے ضعف پیدا ہو انکو بہت مفید ہے — اور جو شخص ضعیف ہو اور بیکے بدنکی مالش دوبارہ بھی کرنا چاہیے — واجب ہے کہ تلف ہو جاتا جسکے گرمی معتدل ہو بالالتزام استعمال کرین — مالش تیل کے بعد نوم کے کرنے سے قوت حیوانی مین الٹی اور بیماری پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے استعمال سواری اور مشی کا کرنا چاہیے فصل دوسری غذا اے مشایخ کے بیان مین غذا انکو متفرق اوقات مین تھوڑی تھوڑی دینی چاہیے اور دو یا تین مرتبہ بسبب ہضم قوت کے کہلانی چاہیے پہلی تیسری گھنٹے مین دن کے کچھون سے روٹی بہت اچھی قسم کی ہمراہ شہد کے کہائین اور ساتوین گھنٹے مین بعد استحمام کے اوس چیز کا استعمال کرنے جو لینن ہو جیسا ہم ذکر کرینگے اسکے بعد قریب شب کی الیا الطعام جسمین غذا اچھی تجویز کیا جائے کہانی چاہیے — اگر یہ شخص قوی ہو رات کو غذا مین کچھ زیادتی کرنی چاہیے — جو غذا کہ اوس سے تولید سودا یا بلغم کے ہو اسطرح سے جو چیز تیز اور تلخ ہو مثل پیاز تری اور فلفل یعنی مصالحہ گرم کے ہو اوس سے پرہیز کرنا چاہیے یا یہ جبل ورا کے ہمراہ گران چیز نہین کہ جو اونکے لائق نہین ہے استعمال کرنا چاہیے کہ قسم اول یعنی غذائے غلیظ ہو اور سوداوین سے کوئی شوربہ کاری یا بینگن یا مسور یعنی گوشت بریان اور شکار کیے ہوئے جانور کا گوشت یا وہ مچھلی جسکا

گوشت سخت ہو اور تربوز اور کہیرے کا استعمال کرین — اور اگر دوسری قسم مین سے اندرونے خناق کے کوئی چیز استعمال کرین جیسے وہ
چیزین جو حاد اور حریف ہین اور نہ پیچ کو اسپیغ یعنے نانخواہ مین اسفنار یعنے انیسون جو ایک مرکب چیز ہے کہل اور سرکہ وغیرہ سے بنائی جاتی ہے یا جیسے
ایک نانخواہ تیز اور نمکین ہے اوسکا استعمال کرین چاہیے کہ اس خطا کا علاج بالضد کیا جاوے بلکہ واجب ہو کہ استعمال ملطفات کا اونکے واسطے
تجویز کیا جاے جسوقت معلوم ہو کہ اونکے بدن مین فضول پیدا ہوئے ہین — پہر جسوقت تنقیہ ہو چکے مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور بعد اسکے
تغذیہ کے کبہی کبہی کوئی چیز ملطف ہمراہ غذا کے ہی تجویز کرنی چاہیے جیسا ہم آگے بیان کرینگے — دودہ سے اس سن مین وہی لوگ منتفع ہوتے ہین
جنہین بخوبی دودہ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسیطرح کا تمدد بطرف جانب البطن کے پیدا ہو اور نہ کسی قسم کی خارش اور نہ درد محسوس
ہو اگر یہ باتین نہون دودہ کا استعمال بیشک مفید ہے اسلیے کہ غذا ہی بدن بہی ہوتا جاتا ہے اور ترطیب بہی کرتا ہے — بہترین دودہ گوسفند کا
اور مادہ خر کا ہے — مادہ خر کے دودہ مین یہ بات ہے کہ وہ بہت کم معدہ مین مثل پنیر کے نہین ہو جاتا ہے — اور بہت جلد معدہ سے اوترتا
ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ شہد اور نمک ہو مگر اوسکے چراگاہ کی خبرگیری کرنی چاہیے تاکہ کوئی چیز بہی غذا تیز یا ترش یا شور چرنے نپائے —
ترکاریان اور فواکہ جنکو مشائخ کہا سکتے ہین وہ یہ ہین جیسے چقندر اور تہوڑا سا گندنا اوسکو مری اور زیت سے خوشبو کرکے خصوصاً قبل طعام
کے اگر استعمال کرین تو انکی طبیعت پر چین ہوگا جسوقت استعمال لزوم کا کسی وقت مین کرین اور اوسوقت سونے کی عادت بہی ہو اور
سے فائدہ پاتے ہین — زنجبیل پروردہ ایسی دوا ہے جو انہین موافق ہین اور اکثر گرم مربے کا ہی استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے
گرمی پیدا ہو اور ہضم ہو جاے نہ اسقدر کہ جو بدن مین خشکی پیدا کرنے — پس واجب ہے کہ اونکی غذا ایسی مرطب ان ہیات سے بطریق
ہضم او تسخین کے اثر پذیر ہون اور تجفیف کا اثر قبول نکرین — واسطے تلیین طبیعت کے سمجہا اون چیزون کو جو لائق اونکے بدن کے ہین
فواکہ مین سے انجیر تر اور آلو ... اگر میوہ ہین — اور انجیر خشک جو ماء العسل مین پکایا جاے جائز نہین — مگر یہ سب چیزین قبل طعام کے اونکو واسطے
تلیین طبیعت کی دینی چاہئین ایضاً لبلاب ... پانی اور نمک مین جوش دیا جاوے اور مری اور روغن زیتون سے خوشبو کیا جاے
اور زنجبیل بسبانج اگر شوربا مرغ مین ڈالین یا شہد یا چقندر یا کرنب مین شریک کرین وہ بہی مفید ہے — اگر اونکی طبیعت کا یہ حال ہو کہ
ایکدن نرم رہے اور بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن نہو اوسوقت مسہل اور مزلق چیز کی اونکو حاجت نہین ہے — اور اگر ایکدن نرم رہے
اور دو دن قبض ہو فقط آب کرنب اور لبلاب اور لباب قرطم یعنے شیرہ کسم کا آب مرغ مین شریک کرکے کافی یا بمقدار ایک یا دو چمچہ کے ساتھ
اور زیادہ مقدار اوسکی تین جزو ہے کہ بالخاصیت ملین ہے اور احشا مین جلا پیدا کرتی ہے بدون کسی اذیت کے ایضاً اونکو وہ دوا مفید
ہے جو مرکب نبات قرطم سے ہو اور ... گوند لباب قرطم سے اوسمین انجیر خشک پڑا ہو مقدار شربت اسکی ایک ...
کرنا بہی مفید ہے کہ اسمین باوجود قوت استفراغ کے تلیین احشا کی ہی ہے — خصوصاً نباتات شیرین جو قند کی ... تیز چقندون سے ان کو
بچایا جاوے کہ انکی آنتون مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور حقنہ جسمین روغن داخل ہو مشائخ کو بہت نافع ہے جسوقت چند روز اونکی طبیعت مین قبض
پیدا ہو ایضاً اور بہی واسطے مشائخ کے ادویہ ملین طبیعت ہین جنکا ذکر قرابادین مین ہم ... واسطے اونکے کرینگے — واجب ہے کہ تنقیہ
کہول اور مشائخ کا تا امکان فصد سے نکیا جاے — اسہال معتدل اونکے واسطے مناسب ہے **فصل تیسری شراب مشائخ
کے بیان مین** بہترین شراب انکو واسطے شراب کہنہ سرخ ہے تاکہ ادرار او تسخین ساتہ ہی کرے — اور نئی شراب جو سفید ہو اوس
سے پرہیز کرنا چاہیے ہان بعد غذا کے اگر استشمام کرین اور پیاس معلوم ہو اوسوقت تہوڑی سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہین تاکہ وہ ...

پانی کے سبب — خیر بین شراب اور اونکی جیزین مثل شربت پینے سے سدہ پڑنیکا خوف ہو چاہیے کہ اوس سے پرہیز کرین **فصل چوتھی تفتیح سدہ مشائخ کے بیان مین** اگر مشائخ کے بدن مین سدے پڑجائین اور آسان تر اخراج اون سدون کا ہے جو بوجہ پینے شراب کے پیدا ہون — واجب ہے کہ تفتیح اون سدون کی معجون فودنجی اور فلافلی سے کیجاے اور استعمال فلافل کا شراب کے اوپر اختیار کیا جاے اور اگر اونکی عادت استعمال تریاق اوسین کی ہو تو جاری رکھین — تریاق بھی اونکو بہت فائدہ کرتی ہے خصوصاً جسوقت سدے پیدا ہون — اسیطرح اثاناسیا اور امروسیا جو اس قسم کی خاص دوائین مرکب ہین لیکن واجب ہے کہ ترطیب اونکے بدن کی بعد استعمال ان چیزون کے بذریعہ حمام اور مالش روغن کی و نیز بذریعہ استعمال مرطب غذاؤن کے مثل ماء اللحم خندروس اور جو کے ساتھ کیجاے — شراب العسل کا بھی استعمال اونکو نافع ہے سدون کے پیدا ہونے اور رجوع مفاصل سے امان مین رہنا چاہیے بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سدے کے کسی عضو مین یا مستعد ہونے کسی عضو کے اسباب پر کہ سدہ پیدا ہو ماء العسل مین ایسی چیزین ملائی جائین جو رفع سدہ کیواسطے مخصوص ہین جیسے تخم کرفس کہ اعضاء بول تک تر شراب العسل کا پہونچا دین — اور اگر سدہ عضوی ہو یعنی بشکل پتھری کے ہون کرفس سے قوی تر کوئی دوا مثل فطراسالیون کے شراب العسل مین جوش دینی چاہیے — اگر سدہ ریہ مین ہو اوسوقت زوفا پرسیاوشان سلیخہ وغیرہ ملانا چاہیے **فصل پانچوین دلک مشائخ کے بیان مین** مالش مشائخ کے بدنکی معتدل مقدار اور کیفیت مین کرنی چاہیے — اور جو اعضا اونکے بدن مین ضعیف ہین یا مالش سے اونکو گزند پہونچتا ہے اونکی مالش ترک کرنی چاہیے — اور اگر چند مرتبہ مالش کیجاے [illegible] پارچہ پاک [illegible] سے یا خالی ہاتھون سے کرنی چاہیے یہ تدبیر اونکو نافع ہے — اور اونکے اعصاب کی امراض کی نوائب کو منع کرتی ہے — اور حمام ہمراہ دلک کے یقیناً مفید ہوتا ہے **فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان مین** ریاضت مشائخ کے بسبب حالات اونکے مختلف ہوتی ہے یعنی جیسے اونکے بدن کے حالات ہون اور جیسی بیماریان اونکو عارض ہوتی ہون اور جیسی عادت اونکو ریاضت مین ہو ویسی ہی ریاضت بھی اونکی مناسب ہوتی ہے — اگر اونکے بدن نہایت درجہ اعتدال پر ہون ریاضت معتدل اونکو موافق ہوگی — پھر اگر کوئی عضو اونکے بدن کا اپنے افضل حالات پر نہ ہو اوس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرنی چاہیے مثلاً اگر سر مین دوار یا صرع عارض ہو یا سر ہوا و بخارات [illegible] ہون خواہ سر کی طرف اکثر بخارات چڑھتے ہون ایسی ریاضتین اونکو مفید نہونگی جسمین سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن انسب ہے کہ ریاضت بذریعہ [illegible] اور دوڑنے اور سوار ہونے کی کرین یا جو ریاضت ایسی ہو کہ اوسمین نصف جسم اسفل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت اونکے پاؤن مین ہو ایسی ریاضت اختیار کرین جسمین اعضاء فوقانی متحرک ہون مثل اسکے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی گردن مین ہاتھ ڈالکے چھوڑانے کا زور کرین اور پتھر پھینکنا یا اوٹھانا — اور اگر آفت وسط جسم مین ہو مثل طحال اور جگر اور امعاء کے دونون اطراف کی ریاضتین یعنی ہاتھ اور پاؤن کی مفید ہونگی — اگر [illegible] ان ریاضات کا نمو — اگر آفت بطرف سینہ کے ہو اونکو فقط ریاضت اعضاء تحتانی کی مفید ہوگی — اگر گردہ اور مثانہ مین آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دیگی — اونکو یہ بات ممکن نہین ہے کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت سے اگر ان اعضا کو بذریعہ ریاضت قوی کرین — یہ بات مشائخ کے واسطے ایسی ہے جو اونکے سن مین نہین ہے — اور کہول جو اکثر ایسے ہوتے ہین کہ جو چیز مشائخ کو موافق ہوتی ہے اونکو بھی موافق ہے اونکے لیے بھی یہ بات خلاف ہے اسلیے کہول اپنے اعضاء ضعیفہ کی تقویت بتدریج ایسے ریاضت سے کرسکتے ہین جو اون اعضا کو موافق ہو اور اون اعضا سے ہوسکے — مشائخ کے جو اعضاء مریض ہون بشیتر اونکی بھی ریاضت کرسکتے ہین اگر اونکو اسکی اجازت نہین دیجاتی ہے بسبب اسکے جسوقت وہ اعضا گرم یا خشک ہون یا اونمین ایسا مادہ ہو جسکی عفونت اور یبس کا خوف ہو جسمین نفع پیدا نہو **تعلیم چوتھی بیان مین تدبیر اوس بدن کے جسکا مزاج فاضل یعنی درست نہین ہے** اور اس تعلیم مین پانچ فصلین ہین

فصل پہلی درست کرنا اوس مزاج کا جسمین حرارت بڑھ گئی ہو

سو مزاج گرم کے ساتھ کبھی یبوست اور رطوبت مین اعتدال ہوتا ہے اور کبھی یبوست کا غلبہ ہوتا ہے یا رطوبت کا۔ اگر سوء مزاج گرم مین یبوست اور رطوبت دونون معتدل ہون اور سوء زیادتی حرارت کی ایک اندازہ خاص پر ہوگی اور بافراط نہوگی ورنہ خشکی ضرور زیادہ ہوگی۔ جو سوء مزاج گرم خشکی کے ساتھ ہو یہ کیفیت مزاج کی زمانہ دراز تک ٹھہر سکتی ہے اور سوء مزاج حار رطوبت کے ساتھ دیر تک قائم نہین رہ سکتا کبھی رطوبت غالب ہو کر حرارت کو بجھا دیتی ہے کبھی حرارت کے غلبہ سے رطوبت مین خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اگر حرارت پر رطوبت غالب ہو جاوے ایسے شخص کا حال وقت نشو و نما و شباب کے اچھا ہوتا ہے کہ اسوقت دونون کیفیتون مین برابری ہو جاتی ہے جب شباب کا انحطاط شروع ہوتا ہے رطوبت غریبہ بڑھتی جاتی ہے اور حرارت گھٹتی جاتی ہے۔ اب ہم کہتے ہین مجملاً تدبیر گرم مزاجون کی منحصر دو غرض مین ہے **اول** یہ ہے کہ اونکا مزاج معتدل کر دیا جاوے **دوسرے** یہ ہے کہ اونکی صحت بہ نسبت حرارت مزاج کے جیسی ہے ویسی ہی باقی رہے اور اسمین کمی نہو پہلی تدبیر کا تمام ہونا بہ نسبت ان لوگون کے خیال کیا جاتا ہے جو اکثر لذات کو ترک کرین اور پابندی اور التزام اونکے مزاج مین زیادہ ہو اور زمانہ دراز تک صبر کر سکین یا ایسا نہ ہو کہ اونکا مزاج بطرف اعتدال کے رجوع کرے اسلیے کہ اگر اونکی تدبیر بالتدریج کیجاوے اکثر امراض پیدا ہونگے۔ دوسری تدبیر ایسی غذا سے ممکن ہے جو مشابہ اونکے مزاج کے ہوتا کہ اونکی صحت موجودہ بحال خود باقی رہے۔ جو لوگ گرم مزاج ایسے ہین کہ اونکی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہے ابتدا ای عمر مین قریب بصحت ہونگے اور انکے مزاج مین سرعت دانتون کے نکلنے کی اور بالون کے پیدا ہونے کی ہوگی۔ اور بیان ہر چیز کا اچھے طور پر کرینگے خوش بیانی کے ساتھ اور باتون مین جلدی بلکہ چال مین بھی سرعت پیدا ہوگی۔ پھر جس وقت جوان ہونگے حرارت مزاج کی بڑھ جاویگی اور خشکی زیادہ پیدا ہوگی۔ مزاج مین انکے خلط کی لذع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفرا کا انکے بدن مین زیادہ ہوگا۔ ابتدا ای سن مین یعنی سن صبے مین انکی تدبیر وہی ہے جو معتدل مزاج لوگونکی تدبیر ہے۔ جب سن زیادہ ہوجاوے انکی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ اوس سے اوکا بول اور استفراغ خلط صفرا کا اوس طرف سے ہو جدہر انکے فضول بالطبع مائل ہون خواہ بطرف اسہال یا بطرف قے کے۔ اور اگر بدن آمادہ خلط کی بطرف استفراغ کے کافی نہو خفیف چیزون سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے۔ قے کیواسطے تنہا آب گرم یا ماء الشعیر کے۔ اسہال کے واسطے خمیرہ بنفشہ۔ تمر ہندی۔ شیر خشت۔ ترنجبین مناسب ہے۔ ریاضت مین انکے تخفیف کرنی چاہیے۔ غذا ایسی ہو جسکا کیموس اچھا ہے۔ کبھی ایکدن مین تین مرتبہ حمام کرانا چاہیے۔ جو چیز گرمی پیدا کرے اوس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر بعد کہانے کے استحمام سے تمدد اور ثقل جانب کبد یا بطن کے پیدا ہو چاہیے کہ استحمام کا استعمال کرین۔ اور اگر انمین سے کوئی چیز عارض ہو تو استعمال مفتحات کا مثل خیسا نذہ سکنجبین اور دواے صبر اور انیسون اور بادام اور مرکی اور سکنجبین وغیرہ کی کرین۔ اور بعد طعام کے استحمام نہ۔ واجب ہو کہ یہ مفتحات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کرین کہ دوسری غذا کیوقت آنے مین دیر باقی ہو اور یہ وقت وہی ہے جب ان کے سونے سے اوٹھین کہ اوسکے بعد استحمام کیا جاتا ہے۔ ہمیشہ تیل کی مالش بہتر نہین کرانی شراب سفید اور رقیق کا پینا ان لوگون کے مناسب حال ہو۔ اور آب سرد بھی نافع ہے جن لوگونکا مزاج خشک مائل بحرارت ہے ابتداے سن مین یہ تدبیر اونکی بھی لایق ہے اور جنکا مزاج گرم اور تر ہے اونکے بدنمین عفونت مواد کی پیدا ہوتی ہے اور اکثر مادے بطرف اعضا کے گرتے ہین چاہیے کہ اونکی ریاضت ایسی ہو جس سے تحلیل کثرت پیدا ہو۔ باینہمہ ریاضت مین نرمی رہے تاکہ عفونت نہ پیدا کرے۔ ایسی حرکت کی احتیاط رہے جس سے اخلاط مین ثوران نہ پیدا ہو۔ اگر اجتناب ریاضت سے ان لوگون مین وہی شخص کرے جو ریاضت کا خوگر نہو

۔ تدبیر مناسب یہ ہے کہ انکی ریاضت بعد استفراغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام کے اور تعب و مشقت بعد دفع کرنے کل فضول کے ہو۔ اور فصل ربیع مین انکو احتیاطاً فصد اور استفراغ واجب ہے **فصل دوسری اصلاح مزاج اوس شخص کی جسکے مزاج مین برودت زائد ہے** اقسام ان لوگون کے بھی تین ہین ۔ جن لوگون کے مزاج مین باوجود زیادتی برودت کے رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہو اونکو چاہیے کہ ایسی تدبیر کا قصد کرین جس سے حرارت غریزی مین حرکت پیدا ہو ۔ اور یہ تدبیر بذریعہ ایسی غذا کے گرم کے ہو جو رطوبت مین اور یبوست مین معتدل ہو مثل ادہان سخنہ اور معاجین کبار اور بذریعہ استفراغ کے جو خاص اسطے رطوبات کے ہے ۔ اور بذریعہ ایسے استحمام کے جسمین عرق برآمد ہو اور ایسی ریاضتین جو اونکے لائق ہین سلیم کہ یہ لوگ اگرچہ انکی رطوبت مین اعتدال ہے لیکن بوجہ زیادتی برودت کے احتمال ہے کہ بعض اوقات مین انکی رطوبت بڑہ جائیگی ۔ جو لوگ مزاج ایسے ہین کہ مزاج مین باوجود زیادتی رطوبت کے خشکی بھی ہے اونکی تدبیر اور مشایخ کی تدبیر ایک ہی ہے **فصل تیسری تدبیر مین اون ابدان کے جو مرض کو بسرعت قبول کرتے ہین** بسرعت قبول کرنا مرض کا یا اسوجہ سے ہوتا ہے کہ اخلاط انکے بدن مین بہرے ہوئے ہین اونکی تدبیر یہ ہے کہ مقدار اخلاط کی بذریعہ تدبیر مذکور آیندہ کے کم کیجے بقدر معتدل باقی رکھی جاے یا بوجہ خامی اخلاط کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہین اونکی تدبیر یہی ہے کہ اخلاط کی کیفیت درست کیجائے ۔ اور غذا ایسی اختیار کیجاے جو متوسط خود بدن ہو قلت اور کثرت مین ۔ تعدیل مقدار اخلاط کی مقدار غذا کی تعدیل سے ہے اور ریاضت کی زیادتی اور مالش قبل استحمام سے اگر ان دونون کی عادت ہو کرنی چاہیے اور اگر عادت نہو ریاضت خفیف اور دلک خفیف کا استعمال کرین ۔ اور غذا چند اوقات مین کہلائی جاے ایک ہی مرتبہ اتنی نہ کہائی جسمین سیری حاصل ہو ۔ اور اگر بدن انکا ایسا ہو کہ پسینہ اوس سے بآسانی نکل سکے اور اوسکا خوگر ہو بعض اوقات پسینہ نکالنے کی بھی تدبیر کرنی چاہیے ۔ اگر غذا کے وقت مین تاخیر کرنے سے اضباب صفرا کا معدے پر نہوتا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام کے دی جاے ورنہ طعام کرنے پر مقدم کرین ۔ وقت معتدل استحمام کا اگر کوئی مانع نہو چوتھا گھنٹہ دن نکلنے سے اون گھنٹون سے جو دن کے برابر ہون ۔ اگر اتنی دیر تاخیر کرنے مین غذا کے احتمال انصباب صفرا کا معدے پر ہو اوس وقت سے پیشتر غذا دینی چاہیے ۔ اگر کہین ستے سے انکو علامات محسوس ہون ایسے مقامات سے جنکا ذکر ہو چکا ہے اور مناسب انکے مزاج کے ہون علاج کرنا چاہیے ۔ اور اگر اوسکی جہت سے کوئی ضرر اوسکے سر مین پیدا ہو اوسکا تدارک ہشی سے کرنا چاہیے ۔ اگر اوسکے معدے مین طعام فاسد ہو پہر اگر خود بخود منحدر ہو جاے اسکو غنیمت جاننا چاہیے ورنہ اوسکے انحدار کی تدبیر زیرہ اور انجیر جو ہمراہ اوس قرطم کے معجون کیے جاتے ہین جسکی صفت اوپر مذکور ہو چکی ہے کرنی چاہیے **فصل چوتھی فربہ کو لاغر کرنیکے بیان مین** اسکی تدبیر یہ ہے جلد انحدار طعام کا معدے سے ہے تاکہ جذب اول غذا کا پورا نہ ہو سکے اور استعمال کرنا ایسے طعام کا جسکی مقدار زیادہ ہو اور تغذیہ کم کرے ۔ اور پے در پے حمام کرنا قبل طعام کے اور ریاضت شدیدہ اختیار کرنا اور دہان محلل کی مالش اور معاجین جیسے اطریفل صغیر اور دوا اللک اور تریاق اور پینا سرکہ کا نہار منہ اور زیادہ تفصیل اس تدبیر کے مقالہ زینت مین کیا جائیگی **فصل پانچوین لاغر کو فربہ کرنے کے بیان مین** بہت قوی سبب لاغری کا جیسا کہ مذکور ہوگا خشکی مزاج کی اور یبوست اسار یقا مین پیدا ہونی اور یبوست سوادکی ہے ۔ ماساریقا مین بسبب خشکی پیدا ہونے کے غذا کو قبول نہین کرتی ہین خشکی اور لاغری بڑہتی جاتی ہے مدد اسکے یہ ہے کہ مالش حمام سے پیشتر ایسی کیجاے جو خشونت اور لین کے درمیانی ہو تا انکی جلد سرخ ہو جاے بعد اوسکے مالش سخت کیجاے اوسکے بعد زفت کو طلا کرین اور اسکے بعد اگر

ریاضت کرین — اور اسکے بعد استحمام اسطرح کرین کہ بہت جلد فارغ ہو جائین بعد اسکے خشک کرنیوالے [illegible] سے بدن کو پاک کرین بعد اسکے
تھوڑے سے تیل کی مالش کرین اور اسکے بعد غذا اسے مناسب تناول کرین — اور اگر نطول بین اور فصل ایسی عادت کہ آب سرد کا تحمل ہو سکے
بدن پر اسکے ڈالین — نہایت مقدار اوس ولکت [illegible] کی ہوا مین [illegible] ہے یہ ہے کہ [illegible] بدن مالش سے پہلے اوسکو
اوسکا ٹھنڈا شروع ہو اور یہ دلک قریب [illegible] کرنے مین بیان کی ہے — تمامی اس تدبیر کی مقالہ
زینت کتاب چہارم مین آئیگی

تعلیم پانچوین انتقالات کے بیان مین اور اسمین ایک فصل اور ایک جملہ ہے

فصل پہلی تدبیر فصول کے بیان مین

ربیع مین بہت جلد فصد اور اسہال [illegible] واجب اور عادت کرنا چاہیے — اور اسی فصل
مین خاص کرنے کا استعمال بھی کیا جاتا ہے — اور جو چیز گرمی اور رطوبت بکثرت پیدا کرے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ ترک کیجاتی
ہے — غذا مین تلطیف یعنی کمی اور ریاضت معتدل جو زیادہ فصل صیف سے ہو اور ایک مزید بقدر سیری کے غذا کھائی نہین جاتی ہے
بلکہ مختلف اوقات مین چند مرتبہ کیکے تھوڑی غذا کھانی چاہیے — شربت اور دوا جیسے اطفاء حرارت کا اثر پیدا ہو استعمال کیجاتے
جاتے ہین — اور ہر ایک شی گرم اور تلخ اور تیز اور شور ترک کیجاتی ہے — فصل صیف مین غذا اور شرب اور ریاضت مین کمی کرنی
چاہیے آسایش اور آرام کا التزام — حرارت کی بجھانے والی چیزونکا استعمال اور تکلف ترک کرنا جسکو ممکن ہو — اور سایہ دار اور زیادہ سایہ
جو وقت دوپہر کے ٹھہر جاتا ہے خواہ وہ جگہ جسمین شعاع اور [illegible] ہوا مین ٹھہرنا چاہیے — فصل خریف مین [illegible] خریف جسکی ہوا
مختلف ہو [illegible] تدبیر نکا اہتمام کرے اور کل خشکی پیدا کرنے والی چیزونکا ترک کرے اور جماع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور اسکو صبح اور
سے اجتناب کرے اور سرد مقام مین سونے سے جہاں [illegible] بچانا چاہیے — اور وقت انتقالات طعام کے اس فصل
مین سونا بچانا چاہیے — دوپہر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچانا چاہیے — فصل [illegible] اوسکا کثرت کھانا [illegible] استحمام [illegible] آب
نیم گرم اور پانی سے نہ کرے — جب دن اور رات اس فصل مین برابر ہو جائے استفراغ بدن کا کرے اگر فصل شتا مین فضول اندر بدن
مختلف ہو جاتین — علاوہ یہ ہے کہ اکثر ابدان [illegible] ہوتے ہین [illegible] مناسب حال ہی ہوتا ہے کہ [illegible] پراگندہ کرنے اور حرارت
دینے مین مشغول ہوں — اونکو بھی مناسب ہے کہ [illegible] ہوتے ہین [illegible] ترک کرنے سے فصل خریف مین
اطعام منع کرتے ہین اسلیے کہ تپ پیدا کرتی ہے — شراب اس فصل مین ایسی چاہیے جس مین پانی بہت ملا ہو اور زیادتی نکرنی چاہیے —
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کثرت بارش کی فصل خریف مین اور اسکے شروع [illegible] فصل شتا مین چاہیے کہ سبب بدن مین
زیادہ پیدا کرے — اور غذا مین زیادتی کرنی چاہیے — لیکن اگر [illegible] ہو وقت ریاضت مین زیادتی اور غذا مین کمی کرنی چاہیے
— اور واجب ہے کہ غذا مین ایسے گیہون اختیار کرے [illegible] روٹی [illegible] جو سپید اور زیادہ [illegible] اور اناج [illegible]
جو گیہون مین کھائے جائین — اور یہی حال گوشت کی [illegible] ہون اور [illegible] ہونے گوشت [illegible] اس فصل مین کہ
چقندر کرفس اور [illegible] اور [illegible] اور خرفہ اور کاسنی ترک کرے [illegible] فصل مین پیدا ہوتا ہے — اور اگر
جاڑے مین کوئی مرض پیدا ہو بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفراغ [illegible] نہ کرنا چاہیے [illegible] مرض پیدا ہو [illegible]
استفراغ واجب ہے اسلیے کہ جاڑے مین مرض کا پیدا ہونا [illegible] ہو اگر مرض حار ہو اسلیے کہ حرارت غریزی
جو مدبر بدن ہے جاڑے مین بہت قوی ہوتی ہے اور یہ اسکے کہ تحمل جاڑے مین [illegible] اور [illegible] انتقال کے اندر بدن کے جمع ہو جاتی ہے اور

تمامی قوائے طبعی اپنا اپنا فعل بہت عمدگی کے ساتھ کرتے ہین بقراط کے نزدیک جاڑون مین اسہال بہتر ہے سوائے فصد کے اور قے کو بھی ناپسند جانا ہے
اور گرمیون مین قے کو مناسب جانتا ہے اسلیے کہ اخلاط گرمیون مین اوپر آجاتے ہین اور جاڑون مین اخلاط تہ نشینی پر آمادہ ہوتے ہین – پس چاہیے کہ اسی کی
عادت کرے – ہوا جاڑون کی اگر ناساز ہو جائے اور اوسمین وبائیت آجائے چاہیے کہ بدن کے شکن کرنے پر اہتمام کیا جاے اور مکانات کی ہوا ایسی چیزون
سے معتدل کیجاے جو تبرید اور ترطیب قوی پیدا کرین – اور یہ تدبیر ہوا سے وبائی کیواسطے واجب ہے یا ہوا امکان کی گرم کیجاے اور جس جہت سے فساد
ہوا مین پیدا ہوا ہے اوسکی ضد سے اصلاح کرین – خوشبودار چیزین ایسی ہوا کی اصلاح مین نہایت مفید ہین خصوصاً اگر مخالف مزاج ہوا کے
وبائی کے ہون – ہوا سے وبائی مین ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ زیادہ ہوا کے استنشاق کی حاجت کم ہو جاے یہ بات اسی پر حاصل ہوگی کہ آرام
راحت اختیار کرے – اگر فساد ہوا کا زمین کی وجہ سے ہوتا ہے چاہیے کہ زمین پر بیٹھنا چھوڑ دین اور تخت پر بیٹھنا اختیار کرین اور اونچے مقامات واسطے
بیٹھنے کے اختیار کرین – اور ہوا کی جلانے والی چیزین تلاش کرین – اگر صرف فساد ہوا کا خاص ہوا سے ہوتا ہے اس جہت سے کہ قریب کی ہوا کا
فساد اس ہوا مین آجاتا ہے یا فساد ہوا کا کسی امر آسمانی سے جسکی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہے – واجب ہے کہ ایسی وبا مین ایسے خانوں کے
نیچے پناہ لے اور ایسے گھرون مین سکونت اختیار کرین جنکی دیوارین اونچی ہون اور جو مکانات تہ خانہ رکھنے کے قابل ہین اونمین پناہ لے –
بخورات جو ہوا کی عفونت کا اصلاح کرین – کندر – سعد – آس – گل سرخ – صندل – سرکہ کا استعمال وبا مین اوسکی آفات سے پناہ دیتا ہے
امراض جزوی مین اسکی باقیماندہ تدبیر بھی بیان کیجائیگی

جملہ تدبیر مسافر کے بیان مین اسمین آٹھ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین تدارک اون امراض کے جو منذر امراض کے ہین

جس شخص کو ہمیشہ خفقان عارض ہوا کرے چاہیے کہ
اپنی تدبیر کرے ایسا نہو کہ یکایک مرجاے جس شخص کو کابوس بکثرت عارض ہو اور دوار لینے سے گھومنا چاہیے کہ تدبیر استفراغ خلط غلیظ کی
کرے ایسا نہو کہ صرع اور سکتہ عارض ہو – جس شخص کے تمام بدن مین اختلاج پیدا ہو اور جا بجا بدن پھڑکتا ہو چاہیے کہ تدبیر استفراغ بلغم کی کرے
ایسا نہو کہ تشنج اور سکتہ مین مبتلا ہوجاے – اسیطرح اگر حواس مین کدورت اور ضعف حرکات مع امتلا کے پیدا ہو جسوقت تمام اعضا
سن ہو جاتے ہین تدبیر استفراغ بلغم کی کرے تاکہ فالج مین گرفتار نہو – اگر چہرہ اکثر مقامات سے پھڑکتا ہو چاہیے کہ تنقیہ دماغ کا کرین تاکہ لقوہ عارض نہو
اگر چہرہ اور آنکھ بہت سرخ ہوجائے اور آنسو جاری ہون اور روشنی سے بھاگا اور درد سر بھی ہو چاہیے کہ تدبیر اپنی فصد اور اسہال وغیرہ سے کرے ایسا نہو
کہ سرسام مین مبتلا ہوجائے – اگر غم بے سبب بڑہ جائے اور خوف کی زیادتی ہو تو استفراغ خلط سوختہ کا کرنا چاہیے کہ مالیخولیا مین مبتلا نہو – الغرض چہرہ
اگر سرخ ہو کر پھول جائے اور مائل بہ تیرگی ہو اور یہ کیفیت بہت دنون تک رہے جذام پیدا ہونے کا خوف ہے – جسوقت بدن بھاری ہو جاے اور
ماندگی پیدا ہو اور رگین پھول جاتین فصد کھولنی چاہیے تاکہ کوئی رگ نہ پھٹ جاے اور سکتہ اور موت ناگہانی عارض نہو – اگر تہبج چہرہ اور
پلکون اور اطراف مین بخوبی ظاہر ہو حال جگر کا تدارک کرنا چاہیے ایسا نہو کہ استسقا پیدا ہو – اگر براز مین بو پیدا ہو از العفونت کی رگون سے
تدبیر کرنی چاہیے ایسا نہو کہ حمیات پیدا ہون اور بول کی بوی بد کو اس بات پر دلالت زیادہ ہے – اگر ماندگی اور ہاتھ پانون کا ٹوٹنا پیدا ہو تپ
ہونے سے سمجھنا چاہیے – اگر اشتہا ساقط ہو جائے یا بڑہ جائے مجملاً کسی مرض پر دلیل ہے – خلاصہ یہ ہے کہ جو چیز اپنی عادت سے متغیر ہو جاے اشتہاے
طعام یا براز اور بول یا خواہش جماع یا نیند یا پسینہ خواہ خارش بدن یا ذہن مین تیزی یا ذائقہ مذوقات یا خواب دیکہنا خلاف عادت کم یا زیادہ
یا کیفیت ان چیزونکی متغیر ہو جاے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہین – اسیطرح غیر طبعی عادت جاری ہونی جیسے خون بواسیر یا خون
حیض یا قی یا رعاف یا عادت اشتہا کسی شئے فاسد یا غیر فاسد کی – پس عادت بھی بمنزلہ طبیعت کے ہے سواے بری عادت کے اور عادت کا

چاہیے کہ اطراف کو مطلق سردی مین ٹہرا کے اونمین حرکت نہو اور نہ اونسے کچھ ریاضت لیجاسے بڑا قوی سبب ہی اطراف مین سردی پہونچنے کا — بعض آدمی اطراف کو سرد پانی مین ڈبو دیتے ہین اس ترکیب سے ایک فائدہ ہوتا ہے گویا کہ اوذیت اسکی جہت سے دفع ہو جاتی ہے جیسے کوئی سوکہا عضو مسلے پانی مین ڈالا جاسے اوسوقت اوس سے ایک سنسناہٹ پیدا ہوتی ہے اور جب یا خشکی اوس سے نکلتی ہے اور اوسکی لکیرین یا قاشین پہول پہول کر درست ہوتی جاتی ہین پس نرم ہوکر اپنے پورے مقدار پر ہو جاتا ہے — اگر پہیل آگ کے قریب رکہا جاتا زیادہ فاسد ہو جاتا — دلیل اس بات کی اور بیان اسکا کہ یہ کیون ہوتا ہے طبیب اسکا محتاج نہین ہے بلکہ حکیم طبعی اسکو دریافت کر سکتا ہے لیکن جسوقت طرف سردی پہونچا ہوا تیرہ ہونے لگے پچھنے لگانا ضرور ہے اور خون اوس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو مین پچھنے لگائے ہین گرم پانی کے اندر رہے تاکہ خون پچھنون کے سوراخ پر جم نجاسے اور نکلنا موقوف نہو بلکہ بعد پچھنے لگانے کے اوسی طرح چھوڑ دینا چاہیے یہانتک خود بخود نکلنا خون کا موقوف ہو اوسکے بعد گل ارمنی اور سرکہ ملا کر اوس مقام پر لگا دینا تاکہ اوس سے اوس مقام مین فساد پیدا نہین ہوتا اور فطران ابتدا اور اخیر دونون وقت فائدہ کرتا ہے — اگر تیرگی سے بڑھ کر رنگ عضو کا سیاہی یا سبزی کی طرف پہونچ جاے اور عفونت پہونچ جاسے پہر کسی چیز کا استعمال بدون گرا دینے اوس مقدار کے جو بہت جلد متعفن ہوتا جاتا ہے جائز نہین ہے تاکہ مقدار صحیح جو قریب ہے اوسی متعفن نکیے اور عفونت دوڑ نجاسے بلکہ اسوقت وہی تدبیر کرنی چاہیے جو زخم کے باب مین کی گئی **فصل چھٹی حفاظت رنگ کرنیکا بیان سفر مین** چہرے پر بالذوجت اور چپکنے والی چیزین جیسے لعاب اسپغول یا لعاب خرفہ طلا کرنا یا کتیرا پانی مین گھول کر یا گوند سپیدی بیضہ مرغ یا نشاستہ خواہ نائدہ پانی مین بہگا ہوا یا وہ قرص جیسے اقراص الطین سے تجویز کیا ہے اور قرابادین مین مذکور ہوگا — لیکن اگر چہرے کی جلد بحبت ہوا یا برودت یا حرارت آفتاب کے شق ہو جاسے اوسکی تدبیر کتاب الزینت مین تلاش کرنی چاہیے **فصل ساتوین مختلف پانی کی مضرت سے حفاظت کا بیان** مختلف مقامات کے پانی پینے سے اکثر مسافرین کو امراض عارض ہوتے ہین جو بوجہ اختلاف غذاؤن کے نہین پیدا ہوتے پس واجب ہے کہ اسکی رعایت کرین اور پانی کی مضرت کا تدارک کرتے رہین — ایک تدبیر یہ ہے کہ اوسکو خوب صاف کرین اور ٹپکاتین سنگریزہ ونیز اور اوسکو جوش دین جیسا ہمنے بیان کیا اور اوسکا سبب بھی ہم بیان کر چکے — اور اس ذریعہ سے جیسا فصل سوم مین جلد اول تعلیم دوم فن دوم مین بیان ہوا خالص پانی آمیزش سے الگ ہو جاتا ہے — اکثر یہ تدبیر بذریعہ تقطیر اور تصعید یا بیکے قرع انبیق وغیرہ مین کیجاتی ہین — کبہی اونی بتی بناکر دو برتن رکہتی ہین اور ایک مین پانی بہر دیتے ہین اور اوسمین بتی ڈالکر دوسرا سرا بتی کا خالی برتن مین ڈالتے ہین پانی صاف ہوکر دوسرے برتن مین ٹپکتا ہے یہ ترکیب بہ نسبت پہلی ترکیب کے اچھی ہے خصوصاً اگر یکبار ٹپکایا جاوے — اسی طرح اگر پانی تلخ یا بد مزہ پکایا جاسے اور بیوقت جوش آنے کے سیاہ مٹی اور ایسی چیز مثل اوسکے وغیرہ کے اوسمین ڈالین بعد اوسکے پانی اوس سے نچوڑین بطرز انقیطی سے ٹپکانے سے بہتر ہے — اسی طرح دوسرا پانی کا سیاہ مٹی الیقی الکونین کوئی کیفیت ردی نہو خصوصاً وہ جو اثر ہو یعنی ہوئی مٹی جو سوکہ گئی ہو لیکن اوسکے پانیکو نتہار لینا اوسکے فساد کو دور کر دیتا ہے — شراب کو ہمراہ پانی پینے سے بہی فساد اوسکا باطل ہوتا ہے مگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ مین پانیکی کمی ہو گئی ہو — الغرض اگر پانی کم ہو اور بد مزہ ہو سرکہ ملا کر پینا چاہیے خصوصاً گرم موسم مین اس سے زیادہ پانی پینے کی خواہش مٹ جاتی ہے — شور پانی مین سرکہ اوسمین ملا کر پینا چاہیے اور اوسمین خرنوب اور حب الآس اور زعرور یعنے جنگلی سیب بہی شریک کرنا چاہیے — جو پانی برا اور متعفن ہو جاسے اوسپر ایسی چیز پینی چاہیے جو بلغم ہو اور اسپر شراب پینا بہی نافع ہے — تلخ پانی پر چکنی اور میٹھی چیزین استعمال کرنا چاہیے اور جلاب اوسمین ملانا چاہیے — اوس سے پہلے آب نخود پی لینا چاہیے — بعضون نے کہا ہے کہ مثل اسکے اور جو چیز تلخ پانی کے ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے — اسی طرح چنے چبانا بہی مفید ہے — جو پانی گندہ ہے وغیرہ مین ٹہرا ہوا ہو اوسمین بو بد آگئی ہو گرم غذا

کھانی اوسکے ساتھ مناسب نہین ہے۔ تا بعض چیزین سرد فواکہ یا ترکاری کا استعمال اوسکے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب اور ریباس وغیرہ
جو پانی غلیظ اور گدلا ہو گیا ہو اوسکے پینے کے بعد لہسن کا استعمال ضرور ہے اور پھٹکری بھی ایسے پانی کو صاف کر دیتی ہے۔ مختلف پانیونکا فساد پیاز
سے برطرف ہو جاتا ہے اسلیے کہ پیاز اسکا تریاق ہے خصوصاً پیاز اور لہسن شریک کر کے۔ اور سرد چیزین کا ہو بھی مختلف پانی کے فساد کو دفع کر دیتا
ہے۔ ایک عمدہ تدبیر ایسے مسافر کی جسکو مختلف مقامات کے پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہے کہ اپنے شہر یا گاؤن سے جب چلے تھوڑا سا پانی اپنے
ساتھ لے لے اور جہان دوسرا پانی ملے اوسمین ملاتا ہوا اور پیتا ہوا سفر کرے تاآنکہ اپنی منزل مقصود کو پہونچ جائے پھر اسکو اختلاف پانی کی مضرت
نہ پہونچیگی۔ اسی طرح اگر اپنے شہر سے تھوڑی سی مٹی لیکر جہان پانی ملے اوسمین ملا کر خوب ہلا لے اور ٹھہرا ہوا پانی پیے۔ واجب ہے کہ پانی
سامنی سے پیے تاکہ جونک وغیرہ نہ پی جائے اور بوجہ غلاظت پانی کے معلوم نہو۔ اور سوکھی کھانسی جسکی تاثیر فاسد ہو اوسکی بھی تمیز ہو جائے
ترش ربوب سفر مین ہمراہ رکھنا تاکہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی مین ملا دین عمدہ تدبیر ہے **فصل آٹھوین دریا کے مسافرون کی**
تدبیر کا بیان جہاز وغیرہ کی سواری مین مسافر کو کبھی دوران سر اور متلی اور قے عارض ہوتی ہے۔ اور یہ باتین اوائل سفر مین پیدا ہو
ہین بعد اوسکے خود بخود طبیعت ٹھہر جاتی ہے اور تسکین پیدا ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ ابتدائی متلی اور قے کے بند کرنے مین زیادہ اصرار کرے بلکہ اوسکو
بحال خود چھوڑ دے۔ اگر قے مین افراط ہو تو اوسوقت البتہ بند کر دینا چاہیے۔ مسافر کی طبیعت کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ اوسکو جہاز وغیرہ پر قے عارض
کچھ مقام خوف نہین ہے تدبیر اوسکی یہ ہے کہ سیب اور انار اور بہ وغیرہ استعمال کرے اور اگر تخم کرفس یا خیساندہ پیے متلی کے ہیجان کو منع کرتا ہے
اور اگر متلی کی شدت ہو اوسمین تسکین پیدا کرتا ہے۔ افسنتین کا بھی یہی خاصہ ہے۔ ترش چیزین جو فم معدہ کو قوت دین اور بخارات کے سر تک پہونچنے کو
منع کرین اونکی غذا مناسب ہے جیسے سو ہمراہ اسی سرکہ اور انگور ترش اور تھوڑا سا فودنج اور ماشا کے شراب ریحانی یا سرد پانی مین روٹی بھگو کر کھانا
بھی فائدہ دیتا ہے۔ خاشا بھی تنہا مفید ہے سونگھنے کے اندر سفیدہ ملنا متلی اور قے کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہے **فن چوتھا**
بیان مین اقسام وجوہ معالجات کی بحسب امراض کلی کے اور اسمین اکتیس فصلین ہین فصل پہلی بیان عام
معالجہ کا علاج تین باتون سے تمام ہوتا ہے **پہلی** تدبیر اور غذا **دوسری** دوا اونکا استعمال کرنا **تیسری** اعمال دستکاری کی
تدبیر سے ہماری مراد یہ ہے کہ اسباب ستہ ضروریہ جسمین غذا بھی داخل ہے انمین تصرف کرنا تدبیر کے احکام مختلف الکیفیت کے مثل احکام دوا کے ہین لیکن
غذا کے احکام بنظر مقدار کے خاص ہین کہ وہ دوا مین نہین پائے جاتے اسلیے کہ غذا کبھی بالکل متروک کرائی جاتی ہے اور کبھی کم کرائی جاتی ہے
کبھی مقدار معتدل پوری جاتی ہے اور کبھی بڑھائی جاتی ہے۔ ترک غذا کا اوسی وقت ہوتا ہے جسوقت طبیعت کا قصد ہو کہ طبیعت
نضج اخلاط پر مشغول ہو اور کمی غذا کی اوسوقت ہوتی ہے کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بھی حفاظت رہے۔ پس جنقدر مقدار غذا
جاتی ہے بنظر بقاے قوت ہوتی ہے۔ اور کمی جتنی کی جاتی ہے اوسمین رعایت نضج مادہ کی ہوتی ہے سلیئے اگر غذا کثیر دیجائے طبیعت اوسکے
ہضم کرنے مین مصروف ہو کر نضج مادہ سے کوتاہی کریگی۔ پہر ان دونون مین جو زیادہ اہم ہوتا ہے اوسکی رعایت مقدم کیجاتی ہے۔ اگر قوت
زیادہ ضعیف ہو اوسکی تدبیر مقدم ہوگی۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو اوسکی تدبیر مقدم کیجائیگی۔ غذا مین تقلیل دو جہت سے ہوتی ہے
مقدار مین بھی کم کیجاتی ہے اور کیفیت مین بھی تقلیل ہوتی ہے۔ ہم اپنی تجویز سے دونو صورتونکو ملا کر ایک تیسری قسم پیدا کرتے ہین۔
فرق مقدار مین کمی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہے کہ بعض غذا مقدار مین زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت مین کم ہوتی ہے سلیئے جزو بدن کم ہوتی ہے
جیسے ترکاری اور فواکہ۔ جو شخص اونکی مقدار زیادہ استعمال کریگا باوجود زیادتی کمیت کے کیفیت اوسکی کم حاصل ہوگی۔ اور بعض غذا

ایسی ہے کہ مقدار مین کم ہوتی ہے اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہو جیسے انڈا اور مرغ کے چوزے سے جسکو کبھی حاجت اسبات کی ہوتی ہے کہ غذا کی کیفیت
مین کمی کرین اور مقدار مین زیادتی یہ احتیاج اوس وقت ہو کہ اشتہا مریض پر غالب اور خام اخلاط رگون مین بھرے ہون پس واسطے تسکین اشتہا کے
معدہ کو غذا سے بھر دیتے ہین ۔ اور چونکہ اوس غذا مین تغذیہ کم ہوتا ہے بعد ہضم کے بہت کم حصہ اس غذا سے رگون مین پہونچتا ہے جو اخلاط مین
زیادتی پیدا کرے اسیوجہ سے اخلاط موجودہ کا نضج ہوا کرتا ہے اور اسمین کچھ اونکا ہرج نہین ہوتا ہے سوای اسکے اور بھی بہت سی اغراض ہین ۔ اور
جسوقت اسکی حاجت ہو کہ غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کمیت کم ہو مثلاً ہم چاہین کہ قوت مریض کی بڑہائین اور معدہ مین مقدار کثیر غذا کے ہضم کرنے
کی طاقت نہو اسوقت غذای قلیل المقدار جو کثیر الکیفیت ہو کھلاتے ہین ۔ اکثر تکلیف تقلیل غذا کی ادنی کو ہم اوسوقت دیتے ہین خواہ بطلق
تغذیہ موقوف کرتے ہین جسوقت علاج امراض حادہ کا کرتے ہین ۔ امراض مزمنہ مین بھی کبھی تقلیل غذا کی کرتے ہین مگر بنسبت امراض حادہ کے
بہت کم اسواسطے کہ توجہ ہمارا علاج مین امراض مزمنہ کی بطرف بقای قوت کے زیادہ ہوتا ہے ۔ اس سبب سے کہ اونکا بحران اور منتہا دور ہوتا ہے
۔ اگر قوت کی حفاظت نہ کیجاوے تا وقت بحران ثابت نرہے گی اور جس مادہ کا نضج مدت طولانی چاہتا ہو اوسکے نضج مین قوت وفا نکریگی ۔ اور امراض
حادہ مین چونکہ بحران قریب ہوتا ہے اور ہمکو امید ہوتی ہے کہ قبل انتہای امراض کی قوت زائل نہوگی اس سے تقلیل غذا کی جائز رکھتے ہین ۔ اگر
زوال قوت کا امراض حادہ مین بھی خوف ہو زیادہ اہتمام تقلیل غذا مین نکرینگے ۔ اور جس قدر مرض قریب زمانہ ابتدا کے ہو اور اعراض مین سکون
ہو غذا اسکو بی واسطے زیادہ کرنے قوت کو دیتے ہین ۔ اور جس وقت مرض کا زمانہ تزاید شروع ہو اور اعراض مین زیادتی پیدا ہو غذا کی تقلیل کرتے
ہین باعتماد تدبیر سابق کے ۔ اور بخیال اسبات کے کہ قوت کو وقت مجاہدہ مرض کے دو طرف متوجہ ہونیکا بوجھ نہ پڑے ۔ اور بروقت منتہا کی تلطیف
تدبیر زیادہ کیجاتی ہے اور جسقدر مرض مین حدت زیادہ ہو اور بحران اوسکا قریب تر ہو تدبیر مین تلطیف زیادہ ہوگی مگر ایسے اسباب مخصوص
پیدا ہون جو تلطیف تدبیر کی مانع ہون جنکا ذکر امراض جزیہ مین کیا جائیگا ۔ غذا کو بنظر جزو بدن ہونے کے دو تفصیلین اور ہین **اول** سرعت
النفوذ یعنے بہت جلد ہضم ہوجانا جیسے شراب **دوسری** بطؤ النفوذ یعنی بدیر ہضم ہونا جیسے بھنی ہوئی چیزین تدلیہ اور ایک بھی کیفیت غذا کی ہو کہ کسی غذا سے
خون غلیظ پیدا ہوتا ہو (اور بیان) ہوا جیسے سور کے گوشت سے خون پیدا ہوتا گوشت بچہ کا وسعہ اور کبھی کسی غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہے
اور بہت جلد اوسمین تحلل عارض ہوتا ہے جیسے وہ خون جو شراب اور انجیر سے پیدا ہو ۔ جسکو احتیاج سریع النفوذ غذا کی اوسوقت ہوتی ہو
جسوقت تدارک سقوط قوت حیوانیہ کا اسکو منظور ہو اور اوسکا خبردار کرنا مطلوب ہو اور مدت اور قوت اتنی وفا نکرے کہ غذای بطئی الہضم
استعمال کیجاوے ۔ اور سریع الہضم غذا سے ہم اوسوقت پرہیز کرتے ہین اگر پہلے سریع الہضم غذا کہا چکا ہو خوف اسکا ہو کہ دونو غذا آپس مین
ملکر [illegible] پیدا کرین جسکا بیان فصل چار مین جہان تعلیم دوسری فن دوسرے مین ہوچکا ہے ۔ اور غذای غلیظ بطئی النفوذ سے
مریض کو ہم اوسوقت بچاتے ہین جبکہ نوبت [illegible] پڑنیکا ہو ۔ لیکن ہم غذای قوی جو بطئی الہضم ہو اوس شخص کو واسطے اختیار کرتے
ہین جسکا قوی کرنا اور اوسکو آمادہ ریاضت کرنا مطلوب ہو ۔ غذای کثیف اوسکے واسطے تجویز کرتے ہین جسکے مسام مین تکاثف بہت
جلد ہوجاتا ہے **معالجہ دوائی** کے تین قاعدے ہین **اول** دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنے اوسکی حرارت اور برودت اور رطوبت اور
یبوست کو اختیار کرنا **دوسرا قاعدہ** دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن دوا اور اندازہ کیفیت دوا
یعنے درجات اوسکے حرارت اور برودت کیطرف ہوتی ہے **تیسرا قاعدہ** ترتیب وقت دوا کا ۔ اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ علی الاطلاق
اسی طرح سے دریافت ہوتا ہے جب قسم مرض پر آگاہی ہو جسوقت کیفیت مرض پہچانی جاوے واجب ہو کہ دوا مخالف کیفیت

کرین اسلیے کہ علاج مرض کا بالضد ہوتا ہے اور حفظ صحت بالمثل کیا جاتا ہے۔ اندازہ مقدار دوا کا دو طرح سے ہوتا ہے اول بطریق حدس
صناعی بنظر طبیعت عضو کے یعنے طبیب کو بسبب کثرت کے ایک مشق ایسی بہم پہونچتی ہے کہ طبیعت عضو مقدار معین دوا کو متحمل ہے خود اندازہ کر لیتا
ہے دوم اور مقدار مرض سے بھی مقدار دوا کی کہی جاتی ہے۔ اور جن چیزوں سے موافقت اور مناسبت دوا کی واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہے
وہ جنس اور سن اور عادات اور بلاد اور صناعت اور قوت اور سحنہ ہے۔ شناخت طبیعت عضو کی چار چیزوں کی شناخت پر موقوف
ہے۔ مزاج عضو کا اور اسکی خلقت اور اسکی وضع بہ نسبت قرب اور بعد کے معدن غذا یعنے معدہ سے اور اسکی قوت۔ مزاج عضو کا
اصلی جسوقت پہچانا جاوے بعد اوسکے جو مزاج بوجہ مرض کے عارض ہوا ہو وہ بھی پہچانا جاوے حدس صناعی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اسکا مزاج
عارضی مزاج طبعی سے کتنا بعید ہے بعد اوسکے جتنی مقدار اسکی دوا اوسکے مناسب ہے وہ بھی دریافت ہو سکتی ہے مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی خشک
کا بارد ہو اور مزاج عارضی مرض کا گرم پیدا ہوا ہو اس مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہے پس اسکو حاجت زیادہ تبرید کی ہوگی۔ اور اگر دونوں
مزاج اصلی اور عارضی حار ہوں ایسے وقت تبرید قلیل کی ضرورت ہوگی۔ خلقت عضو کی شناخت اوسکو ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ خلقت کن
معنوں پر استعمال کیجاتی ہے اور کون کون سی چیز خلقت میں داخل ہیں ہم سبکو فصل پہلی تعلیم پانچویں فن اول میں دیکھنا چاہیے۔ بعد
اوسکے یہ جاننا چاہیے کہ بعض اعضا اپنی خلقت میں ایسی ہیں کہ اوسکے منافذ داخلی یا خارجی کسی چیز کے پاس آنے کو بسہولت قبول کرتے
ہیں اوس عضو کا فضلہ دوای معتدل اور لطیف سے دفع ہو سکتا ہے اور جو عضو ایسے نہیں ہیں اونکی دفع فضول میں دوای قوی کی حاجت ہے
اسی طرح سے بعض اعضا متخلخل ہیں اور بعض متکاثف اور سخت ہیں۔ متخلخل میں لطیف دوا کافی ہے اور کثیف عضو میں سے استعمال دوا
قوی کی کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اکثر یہی اعضا محتاج دوای قوی کے ہیں جنمیں تجویف نہیں ہے جانب اندرونی اور بیرونی میں اور جنکی
فضای وسیع ہو دونوں جانبوں میں لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہو جیسے گردہ۔ اوسکے بعد وہ عضو جسکے دو جانبوں میں تجویف ہے
وہ کمزور ہے جیسے ریہ۔ وضع عضو سے اس چیز کی شناخت ہوتی ہے کہ اوسکا وضع جیسا ہو معلوم ہو جائیگا دوا اونکا مقتضی ہو جیسے مقام معدہ
اوس عضو کا دوسری مشارکت اوسکی باعتبار قرب اور بعد کے دوسرے عضو سے۔ مشارکت کی پہچان سے جو فائدہ احتیاط سے معالجہ کو
حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اوس عضو کی غذا کا جذب کرنا اور کسی دوسرے عضو کی طرف نکالنا یا کسی دوسرے عضو مشارک کی طرف۔ یعنے اوسکو
بطرف اس عضو کے لانا مثال اسکی یہ ہے۔ اگر مادہ کسی مرض کا محدب جگر میں ہو طبیب اوسکے جذب کی تدبیر بہ مدرات کے
کریگا تاکہ اوسکا استفراغ بذریعہ بول کے ہو جائے۔ اور اگر مادہ مقعر جگر میں ہو اوسکا استفراغ بذریعہ اسہال کے کرنا چاہیے۔ پہلی صورت میں
استفراغ مادہ کا بذریعہ بول کے اسواسطے مناسب ہے کہ محدب جگر کو مشارکت اعضای بول سے ہے۔ دوسری صورت میں استفراغ
مادہ کا بذریعہ اسہال اسلیے مناسب ہے کہ مقعر جگر کو مشارکت امعا سے ہے۔ مقام خاص عضو کے جاننے سے فائدہ تعین اوسکا ہوتا ہے۔
اول بہ نسبت قرب اور بعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کی ہو مثل معدہ کے تو دوا معتدل کا بھی تو فائدہ ہے نہ فنا ہو اور
پہونچیگا اور اگر منفذ دوا سے دور ہو جیسے ریہ اوس عضو تک پہونچتے پہونچتے قوت دوای معتدل کی فاسد ہو جائیگی اسلیے ایسے عضو کی تدبیر میں
دوای قوی کے استعمال کی حاجت ہے۔ جو عضو قریب ہے اور اوس تک اثر دوا کا باسانی پہونچتا ہے اوس وقت واجب ہے کہ قوت دوا کی
ضد مقابل قوت مرض کے ہو۔ اور اگر اثر دوا کا عضو میں بدیر پہونچتا ہے اور وہ عضو ایسا کثیف ہے کہ جسم دوا میں قوت غالبہ ضروری ہے
اوسکا اثر اوس تک پہونچیگا۔ ایسی صورتیں دوا میں بہ نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہے جس طرح عرق النسا وغیرہ کو دوا

کی کیفیت ہے — دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جاننے کی یہ ہے کہ مقام خاص کے جاننے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے اور اسکی بھی شناخت ہوتی ہے کہ
اس دواؤں میں کیا چیز شریک کیجائے تاکہ اثر دوا کا اوس عضو تک جلد پہونچے جیسے اعضای بول کی دواؤں میں مدرات اور قلب کی دواؤں میں زعفران — تیسری وجہ یہ ہے
کہ جسوقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہے کہ اوس عضو تک دوا کس راہ سے پہونچیگی مثلاً اگر ہمکو معلوم ہو کہ قرحہ نیچے کی آنتوں میں ہے تو دوا بذریعہ حقنہ کے پہونچانا چاہیے
— اور اگر یہ جانا جاوے کہ قرحہ اوپر کی آنتوں میں ہے تو مشروبات سے تدبیر کرینگے — کبھی مقام خاص اور مشارکت عضو دونوں سے ساتھ ہی فائدہ ہوتا ہے یہ اوسوقت
ہو کہ ہم تدبیر کریں جسوقت کہ مادہ بالکل عضو خاص میں گرچکا ہو یا ہم تدبیر کریں اور مادہ ابھی گرتا ہو اسلیے کہ مادہ ابھی گر رہا ہے اوسکو مقام انصباب سے
بعد رعایت کرنے چار شرطوں کے ہم جذب کرینگے — پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر داہنی طرف گرتا ہو بائیں طرف جذب کریں گے یا اوپر کی طرف
گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کرینگے — دوسری رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہے پستان پر پچھنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان
کو واسطے رحم کو جیسا باب تشریح میں گذرا — تیسری رعایت محاذات کی جیسے امراض جگر میں داہنے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہے یا امراض طحال میں
بائیں ہاتھ کی باسلیق — چوتھی رعایت مادی کی دور کرنے کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کریں گے مادہ کو لیجائیں قریب اوس عضو کے نہو جس عضو سے
مادہ کو جذب کیا ہے — لیکن اگر مادہ بالکل گرچکا ہے اوسوقت مقام خاص اور مشارکت دونوں کا فائدہ ساتھ ہی ہوتا ہے اس طرح سے کہ یا ہم اوس کو
اوسی عضو خاص سے جذب کرلیں یا اوسکو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کریں کہ وہاں سے نکالیں جیسے فصد صافن کی امراض رحم میں یا فصد اوس
رگ کی جو زیر زبان ہے ورم لوزتین میں — اگر معالج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کرے تو پہلے [illegible] عضو کی تسکین پیدا کرے اور اسکے
بعد دیکھے کہ بروقت جذب کرنے مادہ کی اس مادہ کا گذر کسی عضو رئیس تک ہے یا نہیں — قوت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہے
پہلی رعایت اس بات کی کہ عضو رئیس اور مبدء ہے اسلیے کہ ہم اعضای رئیسہ پر قوی دواؤں کے استعمال کی جرات تا امکان نہیں کرتے — اس
خوف سے کہ اگر اذیت والی عضو رئیس تک پہونچیگی تمام بدن میں [illegible] — اور نہ اونکی تبرید
شدید کرتے ہیں اگر جگہ پر ضماد ادویہ محللہ کا کرتے ہیں تو [illegible] کچھ دوائیں قابض خوشبو اسلیے حفظ قوت کے ضرور شریک کرتے ہیں — اسیطرح جو مشروبات بغرض [illegible]
استعمال کرتے ہیں اونمیں بھی اسکی رعایت ملحوظ رہتی ہے — اس رعایت میں سب سے زیادہ مقدم قلب ہے پھر اسکے بعد دماغ — اور اسکے بعد جگر — دوسرا
فائدہ مراعات فعل مشارک عضو کا ہے اگرچہ وہ عضو رئیس نہو جیسے معدہ اور ریہ — اسیواسطے کسی تپ میں بوقت ضعف معدہ کے بہت سرد پانی نہیں
پلاتے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ادویہ مرخیہ کا اعضای رئیس میں اور جو اعضا کہ [illegible] اعضای رئیس کی مثل اعضاے رئیس کے ہیں
زیادہ تر باعث کوتاہی حیات ہے — تیسرا فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو ذکی الحس ہے یا حس میں کند ہے — پس جو اعضا کہ ذکی الحس اور
عصبانی ہیں واجب ہے کہ انمیں استعمال ایسی دواؤنکا جو ردی الکیفیت اور لذاع اور موذی ہوں مثل [illegible] (یعنے وہ گھاس جسکے کاٹنے سے
دودھ نکلے وغیرہ کے نکریں اور تا امکان ان اعضاؤں کو ایسی دواؤں سے بچائیں — جن دواؤں کے استعمال سے اجتناب چاہیے تین قسم کے
ہیں — محللات اور مبردات قوی جیسے افیون اور وہ دوائیں جنمیں کیفیات مخالف ہیں مثل زنگار اور سفیداب قلعی یعنے اسفیداج اور نحاس سوختہ
وغیرہ — یہ سب بیان تفصیل اختیار دوا کا بسبب طبیعت عضو کے تہا — اب باعتبار مقدار مرض کے دیکھنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت
ارضی شدید ہو اوسمیں حاجت حرارت بجہانے کی نہایت [illegible] دوا سے ہوتی ہے — اور جس مرض کی مقدار برودت ارضی شدید ہو اوسمیں
زیادہ تسخین کی ضرورت ہوتی ہے — اگر حرارت اور برودت میں قوت نہو کم قوت دوا پر اکتفا کریں گے — وقت مرض سے اسواسطے شناخت
ہوتی ہے پہچاننا چاہیے کہ مرض کا کونسا زمانہ ہے مثلاً اگر ورم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دوائی رادع کا استعمال کرینگے — اور اگر زمانہ انتہا کو پہونچ گیا

مرض مستحق تسخین کا جیسے حمای سرسام بین تپ مستحق تبرید کی ہوتی ہے اور جو سدہ سبب مرض ہو وہ تسخین کو چاہتا ہے۔ یا استحقاق برعکس اسکے ہو کہ مرض تسخین چاہے اور عرض تبرید چاہے جیسے مادہ قولنج کا مستحق تسخین اور تقطیع کا ہوتا ہے اور شدت درد کی تبرید اور تخدیر چاہتی ہے یا عکس اسکا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک امتلا اور سوء مزاج کا علاج بالضد بذریعہ استفراغ اور مقابلہ کیفیت کو واسطے نہیں ہے بلکہ اکثر تدبیر ہم امتلا اور سوء مزاج مین کافی ہوتی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا

فصل دوسری معالجہ امراض سوء مزاج کے بیان مین

جو سوء مزاج بلا مادہ ہوا اوسمین ہم فقط تبدیل مزاج کی تدبیر کرتے ہین۔ اور اگر سوء مزاج مادی ہو تو استفراغ مادہ کا کرتے ہین لیکن اکثر فقط استفراغ کافی ہوتا ہے۔ اور اگر فقط استفراغ مادہ بوجہ جاگزیند ہونے اوسکے اور بجز انداج اصلی ہو جانے کے کافی نہو اوس وقت بعد استفراغ کے تبدیل مزاج کی بالضد کرتے ہین۔ بالجملہ معالجہ سوء مزاج کا تین طرح پر ہوتا ہے اسلیے کہ اگر سوء مزاج مستحکم ہو اوسکا علاج بالضد علی الاطلاق کیا جاتا اور یہی علاج مطلق ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہوا جاتا ہے اور ابھی مستحکم نہین ہوا ہے اوسکی اصلاح معالجہ ہے تدبیر تقدم بالحفظ کے جو بعد حدوث سبب کی ہو کیجاتی ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہونے والا ہو اور ابھی کسیقدر حادث نہین ہوا ہے اسکی تدبیر فقط سبب ... کرو سوء ہوتی ہے اسکا نام تقدم بالحفظ ہے مثال اول اوسکی علاج عفونت حمای ربع کا تریاق سے اور سرد پانی کا پلانا حمای غب مین۔ اور مثال علاج تقدم بالحفظ کی استفراغ ما سے ربع مین حسن بن لینے کلکی سے اور غب مین سقمونیا سے۔ جسوقت ارادہ ہو کہ ابتدائی نوبت کو ... اور مثال تقدم بالحفظ کی تنہا استفراغ اوس شخص کا جو مستعد حمای ربع کا ہو بوجہ غلبہ سودا اسکے اور مستعد حمای غب کا استفراغ بسبب غلبہ صفرا کے سقمونیا سے۔ اگر سبب مرض کا حرارت اور برودت مین مشتبہ ہو اور ارادہ یہ ہو کہ تجربہ سے دریافت کرین چاہیے کہ قوی دوا سے تجربہ نکیا جای ورنہ جو تاثیر دوای قوی سے کیفیت بالعرض پیدا ہوگی اصلی سبب کو پہچاننے مین دھوکا دیگی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید اور تسخین دونون کی زیادتی کا ضرر یکسان ہو مگر اندیشہ تبرید کی زیادتی مین زیادہ ہے اسلیے کہ حرارت طبیعت کو مناسب ہے۔ اور بنظر ترطیب اور تجفیف خشکی پیدا کرنے مین برا ہے لیکن مدت ترطیب پیدا ہونے کی زیادہ ہے۔ ہر ایک کی رطوبت اور یبوست کی حفاظت بذریعہ تقویت اسباب ہر ایک کو اور تبدیل بہ اسباب ضد اوسکے سے ہوتی ہے۔ حرارت کی تقویت کے اسباب کو ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ اور جو چیزین حرارت غریزی ہوشیاری قائم اور برپا کرتی ہین اونسے بھی تقویت حرارت کی ہوتی ہے جیسے تقلیل بدنی اور امتلائی کو دور کرنا اور سدون کی تفتیح کرنی اور اسکے ابدہ حرارت کی حفاظت رطوبت معتدل سے ہوتی ہے۔ اور برودت کی تقویت اوسکے اسباب کی تقویت سے ہوتی ہے۔ اور حرارت اندر بدن کے رکنے سے اور یبوست اوس چیز کے جو باقراط تحلیل کرے۔ بالذات یا بالعرض حرارت ... علاج افراط حرارت کا بذریعہ تفتیح سدون کی کرے اوسکو لائق ہے کہ تبرید مفرط سے احتراز کرے کیونکہ اسکی جہت ... سختی پیدا ہو ہے پس سوء مزاج حار بڑھ جاتا بلکہ لائق ہے کہ علاج مین نرمی کرنا ہے پس پہلے ایسی چیز سے دوا کرے جو ... اگر ... کرنے والی سرد دوا کافی ہو جاوے جیسے آش جو اور آب کاسنی پھر اس سے کیا بہتر ہے اور اگر یہ کافی ہو تو ایسی دوا جو ... والی جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اگر یہ کافی نہو ایسی دوا دینی چاہیے جسمین حرارت لطیف ہو اور اوسکا چندان خوف نہو۔ اگرچہ یہ دوا تفتیح کا نفع بہ تبرید کے کرتی ہے مگر اسکا نفع بہ نسبت ضرر تسخین کے جو اس سے حاصل ہوتی ہے اور جسکا اطفا اوسکے بجھ جانا بعد تفتیح کو آسان ہے بہت زیادہ ہے بہ نسبت ضرر تسخین کے۔ اکثر یا افراط بجھانا حرارت کا بذریعہ ادویہ مطفیہ کے تفتیح اخلاط مادہ کو مانع ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض اطبا اس رای کے ابطال مین نہایت مقر ہین اور اونکے نزدیک افراط ادویہ مطفیہ کی واجب ہو سبب یہی ہے کہ ان لوگون کو یہ بات معلوم نہین ہے کہ قوی دوا اونسی حرارت کا

مفقود ہے یا حرارت ضعیف ہو اوسمین بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہین ۔ اور گرم اور تر مزاج مین قوت شدید کے استفراغ کی اجازت دیجاتی
ہے بعینہ کا یہ حال ہے کہ بافراط لاغر اور منحل ہونا استفراغ کو بخوف تحلیل قوت کے منع کرتا ہے اسیواسطے طبیب پر واجب ہو کہ تدبیر تغذیہ و تخفیف کی جسکی نحیف
حصہ سے کی کثرت ہو ایسی آسانی سے کرے کہ اوسکو نوبت استفراغ کی نہ پہونچے اور غذا اوسکی جید ہو جو خون عمدہ پیدا کرے اور مزاج اوس غذا کا مائل بہ برودت
اور رطوبت ہو بیشتر ایسی تدبیر سے اصلاح اوسکے مزاج اور اخلاط کی ہو جاتی ہے ۔ اور کبھی یہی تدبیر اوسکو اتنا قوی کر دیتی ہے کہ تحمل استفراغ کا ہو جاتا ہے
۔ اسی طرح واجب ہو کہ استفراغ قلیل الغذا کی جسکی عادت کم کہانے کی ہو اقدام کیا جاے جبتک اوس کے استفراغ کی تدبیر ہو سکے ۔ فربہی مفرط
بھی مانع استفراغ سے ہے بنظر خوف غلبہ برودت کے اور اس خوف سے کہ رگون مین گوشت تنگی پیدا کرے ۔ اور بروقت خالی ہونے رگون کے گوشت
بھی رگونکی اطاعت کریگا پس حرارت اندر بستہ ہو جائیگی اور فضول بطرف اعضا کے بطور سجیدہ ہونے کے کہنچ جائینگی ۔ ہوا مراضی جو وبائی ہین جیسے مستعد ورم
یعنی اسہال او تشنج کا ہونا مانع استفراغ ہو ۔ جو سن ابھی تمام نشو و نما کو نہ پہونچا ہو اور جو سن حد ذبول سے گذر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہے ۔
فصل نہایت گرم اور نہایت سرد مین بھی استفراغ کرنا نچاہیے ۔ بلد جنوبی جو بہت گرم ہے اوسمین بھی استفراغ ناجائز ہے اسلیے کہ اکثر مسہل کی
دوائین گرم اور تیز ہین ۔ اور دو قسم کی تیزی کا تحمل نہین ہو سکتا ۔ ایضاً چونکہ قویٰ ایسے مقامات مین ضعیف اور ڈہیلے ہوتے ہین اور یہی حرارت
خارجی مادہ کو بطرف خارج جذب کرتی ہے اور دوا کی حرارت مادہ کو بطرف اندر کے جذب کریگی پس دونون جذبون مین تعارض واقع ہوگا اور
دونون کا اثر باطل ہو جائیگا ۔ جو بلد شمالی اور بہت سرد ہے وہ بھی استفراغ کو منع کرتا ہے ۔ قلت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی
ہے ۔ جس صناعت مین استفراغ زیادہ ہوتا رہے جیسے حمامی یا حمال اوسکا بھی استفراغ ناجائز ہے ۔ مناسب جاننا اس بات کا ہے کہ غرض
ہر استفراغ کی ایک یا پانچ باتون سے ضرور ہوتی ہے ۔ پہلے نکالنا اوس چیز کا جس کا استفراغ واجب ہو بعد اوسکے نکل جانے کی راحت
ضرور پیدا ہوتی ہو مگر جسوقت اوعیہ مین کسیقدر وہ شے یا اوسکا اثر باقی رہجاے یا بعد استفراغ کے غلبہ حرارت اور ویسہ وغیرہ کا پیدا ہو یا حرارت حمای
یوم کی ٹہرجاے یا کوئی اور مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش امعا بوجہ اسہال کے خواہ قرحہ مثانہ کا بوجہ ادرار کے کہ یہ استفراغ اگرچہ نافع ہوتا ہے مگر بالفعل
اسکی منفعت محسوس نہین ہوتی ہے بلکہ تا زوال عارض جدید اذیت اس استفراغ کی منفعت سے زیادہ ہوتی ہے ۔ دوسری
ہر استفراغ مین متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص مین بھی لحاظ کرنا چاہیے جیسے اگر کسی مادہ سے متلی پیدا ہو اوسی بذریعہ قے دفع کرے ۔ اور جس مادہ
سے پیچ امعا مین پیدا ہو اوسی بذریعہ اسہال دفع کرنا چاہیے تیسرے مخرج اور طریقہ نکلنے اوس مادہ کا جہت سیلان سے دریافت کرنا چاہیے جیسے
امراض جگر کے واسطے داہنی باسلیق سے فصد داہنے ہاتھ کی سزاوار ہے ۔ اگر اسکی مرض خود ہو گی اندیشہ پیدا ہوگا ۔ یہ بھی واجب ہے کہ جس طرف
مادہ نکالا جاے وہ عضو شریف اور رئیس نہ ہو نسبت اوس عضو کے جسمین سے مادہ نکالا جاتا ہے تاکہ مادہ بطرف اشرف کے مائل نہو ۔ یہ بھی واجب ہے کہ مخرج
مادہ کا طبعی ہو جیسے اعضاے بول واسطے محدب جگر کے ادرار ہے اور اعضاے غذا واسطے مقعر جگر کے ۔ پانچویں ایسا ہوتا ہے کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہو
کسی عضو کی طرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہے کہ اوسمین ایک قسم کا مرض ہوتا ہے اور خوف ہوتا ہو کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہونگے مرض
مین زیادتی ہوگی اوسوقت جسطرف مادہ کا انتقال اصوب ہوتا ہو اوسکے خلاف جہت مین مادہ لیجانا پڑتا ہے ۔ اسیطرح کبھی وہ عضو جسمین
انتقال مادہ کا مناسب ہو اگرچہ اوسمین کوئی مرض نہین ہوتا لیکن اس مادہ کی آنے سے مرض جدید پیدا ہونیکا خوف ہوتا ہے جیسے کوئی مادہ آنکہ سے
بطرف حلق کے لیجانے سے خوف پیدا ہو جانے خناق کا ہوتا ہے ۔ ایسی وقت مین تدبیر مین نرمی چاہیے ۔ کبھی طبیعت خود بخود کسی مادہ کا استفراغ
خلاف جہت عادت مین کرتی ہے واسطے بچانے اوس عضو کے جو وقت کہ ضعیف ہو ۔ اگر جو استفراغ طبیعت کا خلاف جہت عادت مین ہو

بعد استفراغ کے بھی اشکال باقی رہ جاتا ہے جیسے کوئی مادہ دماغی بطرف قصد یا ساق یا قدم کے گرے براہ دفع طبعی کے کہ اسوقت یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ تمام دماغ سے گرا ہے یا ایک ہی بطن سے دماغ کے گرا ہے چوتھے وقت استفراغ کا دیکھنا چاہیے جالینوس حکم قطعی کرتا ہے کہ امراض مزمنہ مین انتظار نضج کا کرنا چاہیے اور غیر مزمنہ مین کچھ ضرور نہین ہے۔ اور نضج کی شناخت اوپر کے مباحث مین خصوص بیان بول مین بخوبی ذکر ہو چکی ہے قبل استفراغ اور بعد نضج کے ملطفات پلانی چاہئین جیسے آب نزد فا اور ماشا اور بسبذ وغیرہ۔ امراض حادہ مین بھی رائے صائب یہی ہے کہ انتظار نضج کا کرین خصوصاً اگر مادہ ساکن ہو اور اگر متحرک ہو عجلت استفراغ مادہ مین بہتر ہے اسلیے کہ ضرر حرکت مادہ کا زیادہ ہے بہ نسبت اوس ضرر کے جو استفراغ سے قبل از نضج کے متصور ہے خصوصاً اگر اخلاط رقیق ہون خاص تر جبکہ تجویف عروق مین ہون اور اعضا تک داخل نہوئی ہون۔ اگر برخلاف اسکے ایک ہی عضو مین ٹھہری ہوئی ہو اور اسکی تحریک قبل نضج کے اور بدون اس بات کے کہ قوام معتدل اسکو حاصل ہو جیسا ایسے مقام مین بیان ہو چکا جائز نہین ہے۔ اسی طرح اگر بوقت نضج قوت باقی رہنے کی امید نہو استفراغ مادہ کا کر دیتے ہین اور بعد شناخت رقت اور غلظ مادہ کے کہ اسمین حتی الامکان ضرور ملحوظ رہتی ہے۔ اگر مادہ تخمہ کا غلیظ ہو اوسکی تحریک بدون ترقیق کے جائز نہین ہے اس مادہ کے غلیظ ہونے پر استدلال اسطرح کیا جاتا ہے کہ پہلے اوسی تخمہ عارض ہو چکا ہو اور شراسیف کے نیچے مرجع ممدود ہو اور احشا مین اورام پیدا ہو سکے ہون بہت واجب ہے کہ ایسے مقام پر حاجت کرنا حال بنافذ کا نکرین ہون۔ اور بعد ان سب امور کی ملاحظہ کے قبل نضج کے بھی استعمال مسہل کا جائز ہے پانچوین مقدار مادہ کی بیشتر استفراغ کرنی چاہیے اسکی شناخت مقدار مادہ موجودہ سے ہو سکتی ہے اور قوت مریض سے بھی مقدار دریافت ہو سکتی ہے۔ اور بعد استفراغ کے جو اعراض پیدا ہونے والے ہین اونسے بھی اوس مقدار کی تعیین ہو سکتی ہے اسلیے کہ اگر استفراغ نہو اوس مادہ کو کوئی عارض جدید پیدا ہو مقدار نکالنے مادہ کے کم کرنی چاہیے۔ اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہے اوسمین سے اسقدر گھٹانا چاہیے کہ اوسکا باقی رہنا اس عرض کو جدید کے مانع ہو جیسے تشنج امتلائی ہمارا یہی تدبیر کیجاتی ہے۔ چھٹی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ مادہ کا اور اسکا اپنا مقام ہو دو طرح ہوتا ہے۔ یا بجہت جاذب کی طرف جانب مخالف بعید کے۔ دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کے۔ بعض اوقات استفراغ بطور جذب کے کرتے ہین کہ بدن مین امتلا مفرط نہو اور نہ جس عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہو اسطرف توجہ مواد کا خوف پیدا ہو۔ اس حکم کے بیان کے واسطے تمثیلاً ایک آدمی ایسا فرض کرتے ہین کہ جسکے منہ کے اوپر کیجانب ابتدا نفث علی ہو بہت مدافون بہتا ہو اور ایک عورت ہو کہ اوسکے بواسیر کا خون جاری ہو ان دونون صورتون مین ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہوگی۔ اگر استفراغ بالقریب کرین پہلی صورت مین یعنی جسکی منہ سے خون جاری ہو رعاف کی تدبیر مناسب ہوگی۔ اور دوسری صورت مین رحم کیطرف سے اور حیض کا مناسب ہوگا۔ اور اگر جذب بطرف بعید کرین پہلی صورت مین استفراغ خون کا رگون سے اور اون مقامات سے جو اسفل بدن مین ہین کرنا چاہیے۔ اور دوسری صورت مین اون رگون سے اور اون مقامات سے جو اعالی بدن مین ہین استفراغ کرنا چاہیے۔ الا البعید مین واجب نہین ہے کہ وہ مقام دونون قطرون مین بعید ہو بلکہ قطرون کو ابعد ہونا چاہیے۔ لیکن اگر مادہ اعالی بدن کی داہنی جانب مین ہو اوسکا جذب اسافل کے بائین طرف کرنا چاہیے بلکہ بائین اسافل کی اور یہ تدبیر واجب اور نہایت درست ہے۔ یا بائین طرف کے اوپر کے اعضا مین جذب کرنا چاہیے۔ اگر وہ عضو ایسا ہے جیسے ایک شانہ سے دوسرا شانہ اور اوسکا حال نزدیکی مین مثل سر کے دونون جانبون کے ہو۔ اسلیے مادہ اگر سر کے داہنی طرف ہو اوسکا امالہ بطرف اسافل کر کیا جاتا ہے نہ سر کے بائین طرف اگر ارادہ جذب مادہ کا جہت بعید مین ہو پہلے تسکین جمع کی موضع مادف سے کرلینی چاہیے تاکہ درد کی شدت سبب جذب کی نکرے اسلیے کہ درد بھی مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہے۔ اگر مادہ جذب ہو نہین نازیانی کرے اور جس مقام پر جذب کیے لیجانا مطلوب

اوسکا جانا نہو سکے پس سختی جذب مین نکرنی چاہیے اسلیے کہ بشیتر سختی جذب کی مادہ کو متحرک کر کے رقیق کر دیتی ہے ۔ اور با اینہمہ چونکہ جذب سے پیدا نہین ہوتا بہت جلد مقام وجع مین کھچا ہو جاتا ہے اکثر فقط تدبیر جذب کی کافی ہوتی ہے اور استفراغ کی حاجت نہین ہوتی اسلیے کہ جذب کرنے کی تو جو مادہ کا بطرف موضع مادت کے حرکت جاتا ہے گو اخراج مادہ کا نہو لیس فقط جذب سے غرض مطلوب حاصل ہوتی ہے ۔ ایسے مقام پر اقتصار اسی تدبیر پر کیا جاتا ہے کہ اعضای مقابل کو باستواری باندہین یا دبائین یا خالی پچھنے لگائین یا ایسی دوائین جو اون اعضا کو سرخ کر دین ۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسی تدبیر کرین جس سے اعضای مقابل کو کسیقدر الم ہو پہنچے ۔ جو مادہ رگون مین ہے اوسکا استفراغ بہت آسانی سے ہو جاتا ہے اور اسکے بعد وہ مادہ جو اعضا اور مفاصل مین ہو کہ اس مادہ کے اخراج مین کبھی دشواری بھی ہوتی ہے ۔ اور ضرور اسکے استفراغ مین مادہ صالح جو قابل استفراغ کے نہین ہوتا ہے نکل جاتا ہے ۔ جس شخص کے مادہ کا استفراغ کیا جای چاہیے کہ بہت جلد اغذیہ کثیرہ اور طعام تناول کرے تا کہ طبیعت اونکو قبل ہضم کے جذب کرے ۔ اگر کسیطرح کا ضرر ہو چاہیے کہ تہوڑی تہوڑی غذا استعمال کرے تا کہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کہ ہضم جید ہوتا جائے ۔ فصد ایک استفراغ خاص ہے واسطے ہر ایک خلط کی برابر ہے اسلیے کہ استفراغ چارون خلط کا برابر ہوتا ہے ایک خلط خاص اگر مقدار مین زیادہ ہو جاے یا کیفیت اوسکی فاسد ہو جاے اوسکا استفراغ فصد سے نہین ہوتا ۔ جو استفراغ بافراط ہو اکثر تپ پیدا کرتا ہے ۔ جس شخص کی عادت اسہال کی ہو اور رک جاوے اور اوس سے کوئی مرض پیدا ہو دوبارہ پیدا ہونا اس استفراغ کا اکثر اوسکو نجات دیتا ہے اوس مرض سے جو بسبب رکنے اسہال کے پیدا ہوا ہے جو کسی شخص کے کان کا میل یا فضلہ بینی رکنے سے مرض پیدا ہوا اور پہر دوبارہ یہ دونون فضول جاری ہون مرض زائل ہو جاتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ باقی رہنا کسیقدر مادہ کا بعد استفراغ کے اتنا ضرر پیدا نہین کرتا جسقدر بکثرت نکلجانا مادہ کا اور پہونچنا استفراغ کا اس درجہ تک کہ قوت مین ضعف پیدا ہو مضر ہے اسلیے کہ بقیہ مادہ کو طبیعت خود بخود تحلیل کر لیتی ہے جبتک خلط جسکا استفراغ کیا ہے باقی رہے اور مریض متحمل استفراغ کا ہو اوسوقت تک خوف افراط استفراغ سے نکرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت اسقدر افراط استفراغ کی ہوتی ہے کہ نوبت غشی کی پہونچ جای جیسے سوزش مین جسکی قوت قوی ہو اور مادہ اخلاط ردی کا زیادہ ہو تہوڑا تہوڑا استفراغ کرے تمام مادہ کا اخراج بتدریج چاہیے ۔ اور اگر مادہ بشدت لپٹا ہوا ہو یا خون سے زیادہ ملا ہوا ہو اوسکا استفراغ دفعۃً واحدۃً ممکن ہے جیسے عرق النسا اور وجع مفاصل مزمن اور سرطان اور خارش مزمن اور دمل جو مزمن ہون ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سے کرتا ہے اور قے کیفیت سے دفع کرتا ہے پس اسکے ذریعہ سے جذب بجانب مخالف اور جذب بطرف موافق دونون پائے جاتے ہین ۔ اور جو مستقر ہو جانے اور ٹہر جانے مواد کے موافق ہے پس اگر مواد بجانب تحت کے ہون اونکو بطرف خلاف کے جذب کر کے دفع کر دیتا ہے ۔ اور جس جگہ مواد ٹہرے ہوئے ہین وہان سے بھی دور کرتا ہے ۔ اور قے کا فعل جذب اور قلع مین بالعکس ہے یعنے جذب مواد کا نیچے سے کر کے اوپر سے دفع کرتی ہے ۔ فصد کا حال بسبب اختلاف مقامات کے مختلف ہے اور اسکا جذب اور دفع بقدر اون مقامات کے ہوتا ہے جس جگہ کا خون لیا جاے جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے ۔ بہت کم حاجت استفراغ کی اوس شخص کو ہوتی ہے جسکی غذا جید ہو اور ہضم تام غذا کا ہو جاتا ہو اسیطرح گرم بلاد کے رہنے والے کم محتاج استفراغ کے ہوتے ہین

فصل چوتھی بیان مین شرائط قے اور اسہال کے اور اشارہ طرف کیفیت جذب مسہل اور قے کے

پسندیدہ یہ بات ہے کہ جو شخص ارادہ مسہل لینے یا قے کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات مین تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہے اوسکو ایک دن مین چند مرتبہ تناول کرے اور ایک قسم کے کہانے پر اکتفا نکرے بلکہ چیزین کہانے پینے کی مختلف اختیار کرے اسلیے کہ معدے کو ہر وقت ایسی تدبیر کے

اشتیاق رفع کرنیکا اون چیزون کو جو معدہ مین ہون اوپر یا نیچے کی طرف سے ہوتا ہے۔ ایک ہی قسم کا طعام جسکے اوپر دوسرے قسم کا طعام داخل نکیا ہو اوسکے نکلجانے بعد معدہ ہلکا اور چست کرتا ہو اور اوسکو بقوت گرفت کرتا ہے خصوصًا اگر ایسے طعام کی مقدار بھی کم ہو بلکہ جسکی طبیعت خود بخود نرم ہو اوسکو اس تدبیر کی کچھ حاجت نہین ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حاجت طرف قے اور اسہال وغیرہ ضروری نہین ہے اور اوس شخص کو احتیاج قے اور اسہال کی نہین ہے جسکی تدبیر درست ہو اسلیے کہ درستی تدبیر کی خفیف استفراغ کی محتاج ہوتی ہے جو قے اور اسہال سے کم ہو۔ بشتیر ایسے شخص کو ریاضت اور دلک اور حمام کافی ہوتا ہے۔ پھر اگر اسکے بدن مین امتلا پیدا ہو ایسے شخص کے بدن مین امتلاء عمدہ اخلاط یعنی خون کا اکثر ہوتا ہے جب بھی اسکو حاجت فصد کی ہوگی نہ اسہال اور قے کے تاہم اگر ضرورت مقتضی فصد اور استفراغ دونون کی ہو فصد پہلے کرینگے اور استفراغ ادویہ قوی سے مثل زراوند وغیرہ کرینگے۔ یہ ایک وصیت بقراط کی ہے منجملہ اون وصایا کے جو کتاب ابذیمیا مین مذکور ہین۔ اگر اخلاط طبعی خون سے ملے ہون جب بھی یہی تدبیر مناسب ہو لیکن اگر اخلاط بارد بدن مین لزوجت ہو بشتیر یہ ہو فصد کی غلاظت یا لزوجت مین زیادتی پیدا ہوتی ہے اسوقت واجب ہے کہ ابتدا مسہل سے کرین۔ مختصر یہ ہے کہ اگر اخلاط جاذ ون بہا ہون تقدیم فصد کی کرنی چاہیے اگر بعد فصد کے بھی اخلاط کا باقی رہے استفراغ یا اسہال کرنا چاہیے۔ اور اگر اخلاط برابر ہون پہلے استفراغ اوس خلط کا کیا جاے جو زیادہ ہو اگر برابر ہو جائین بعد اوسکے فصد کیا جاے۔ جس شخص دوا مستفرغ کو فصد پر مقدم کرے حال اگر اوس مقام پر مناسب تقدیم فصد کے ہو چاہیے کہ چند روز فصد مین تاخیر کرین۔ اور جس شخص کے فصد کا زمانہ تھوڑا گذرا ہو اور پھر محتاج استفراغ کا ہو کہ کوئی دوا [illegible] استفراغ کا استعمال کرے البتہ یہ دوا موافق ہوگی اور فصد کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور اگر جس مقام پر فصد واجب ہو اگر بدون فصد کیے دوا مسہل پلائین تپ اور اضطراب پیدا ہوتا ہے پھر اگر ایسے استعمال مسہل کا سے کوئی [illegible] یقین کرنی چاہیے کہ اس مقام پر تقدیم فصد کی لازم تھی۔ پس استفراغ محتاج الیہ کی ضرورت منحصر فقط امتلا مین نہین ہے بلکہ زیادتی مرض کی بھی اور علامت [illegible] بحسب کیفیت استفراغ کی ہو ہو نہ بحسب کمیت۔ اکثر درستی تدبیر کی فصد واجب ہو وقت مین مستغنی کردیتی ہے بشتیر کسی وقت استفراغ کی ضرورت ہوتی ہو اور ایک مانع ایسا پیدا ہوتا ہو کہ استفراغ کر نہین سکتے اوسوقت چارہ کار منحصر اسمین ہوتا ہو کہ تلطیف [illegible] ہو اور [illegible] تدارک اوس سوء مزاج کا جو بوجہ امتلا کے پیدا ہوا ہے کیا جاے کبھی استفراغ بوجہ اخلاط کے کیا جاتا ہو جیسے کسی شخص کو [illegible] نقرس یا صرع وغیرہ کا ہوتا ہو ایک وقت معلوم مین اوسکو حاجت استفراغ کی ہوتی ہے خصوصًا ربیع مین پس مناسب قبل دورہ کے استفراغ کرایا جاتا ہے اوسی قسم کا استفراغ جو اوسکی مرض سے خصوصیت رکھتا ہے فصد ہو یا اسہال۔ کبھی استعمال نفخات کا [illegible] بھی کیا جاتا ہے [illegible] جو دوائین رطوبت کو کھینچ لیتی ہین وہ بھی خارج سے مستعمل ہوتی ہین۔ جس طرح اصحاب استسقا [illegible] کے بدن پر ضماد اور [illegible] وغیرہ لگاتے ہین خواہ ریگ مین مدفون کرتے ہین۔ کبھی طبیب کو حاجت استعمال ایسی دوا کی ہوتی ہو جو بحسب کیفیت مین اوس خلط کی [illegible] جسکا استفراغ کیا جاتا ہے جیسے استفراغ صفرا سقمونیا سے اوسوقت واجب ہو کہ اوسمین ایسی دوا شریک کرین جو کیفیت مین اس دوا کے مخالف ہو اور قوت مسہلہ مین موافق جیسے ہلیلہ اور اوس دوسری دوائین بھی فائدہ ہو کہ تدارک اوس سوء مزاج کا کرے جسکے پیدا ہونیکا خوف پہلی دوا سے ہو۔ جنکے اعضا مین ورم ہو اونکا اسہال اور قے دشوار ہوتا ہو اگر باضطرار حاجت ہو ادویہ مسہلہ مثل لباب اور تمر ہندی آب انجبار اور المانس وغیرہ کو استعمال کرین بقراط کہتا ہے جو شخص لاغر ہو اور اسکی طبیعت باسانی قے کو قبول کرے مناسب اوسکے تنقیہ مین بھی یہ ہے کہ استعمال قے کا لازم کرے گرمی خواہ ربیع یا خریف مین سواے جاڑون کے۔ جس شخص کا بدن معتدل ہو اور کوئی داعی اوسکو استفراغ کی بوجہ قے کے خواہش کرے

اور جسکے قے کرانے کے واسطے اثنا زمانہ ضعیف کا کرنا چاہیے اور بدون مقام حاجت کے اوسکو قے سے بچانا چاہیے ۔ واجب ہو کہ قبل استفراغ اور قے کرانے کے
اخلاط کی تلطیف کرنی چاہیے جبکا استفراغ منظور ہے اور مجاری کی توسیع اور تفتیح بھی کرنی چاہیے کہ اس تدبیر سے بدن کی تعب پیدا ہونے سے امان ہو جاتی ہے
۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عادت ڈالنا طبیعت کا نرم چیز پیدا ہو جیب کہ وہ طبیعت کا اوسوقت تک جبکہ اسہال یا قے کرانا منظور ہے کہ
بسہولت قبل استعمال دوای قوی کے اجابت پیدا ہوا کرے نہایت مناسب تدبیر ہے اور ناراج اور ستمگاری پیدا کرتی ہو ۔ اسہال اور قے اوس شخص کو
بہت دشوار ہو جبکا مزاج لاغر ہو اور اکثر ایسے شخص کو تعب پیدا ہوتا ہے خالی اندیشہ سے نہیں ہے ۔ قے لانے والی دوا کبھی خاصیت مسہل کی پیدا کرتی
ہو اگر معدہ قوی ہو یا شدت گرسنگی میں پی جاوے خواہ پینے والا قریب العہد اسہال بعد میں مبتلا ہو یا اوسکی طبیعت نرم ہو یا قے کا عادی نہو یا دوا ثقیل ہو کہ
بہت جلد معدہ میں اوتر جاوے ۔ اسیطرح دوای مسہل سے بھی قے پیدا ہوتی ہے اگر معدہ ضعیف ہو یا ثقل امعا کا نہایت خشک ہو یا دوا کریہ الطعم ہو یا
پینے والے کو تخمہ عارض ہو ۔ جو دوای مسہل اسہال پیدا نکرے یا ناپختہ اخلاط کو دفع کرے ایسی دوا سے تحریک اوس خلط کی ہوتی ہے جبکا اسہال کرتی
ہو اور تمام بدن میں وہ خلط منتشر ہو جاتی ہے پس اور اخلاط بدن کو اسی خلط کی طرف مستحیل ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے اس خلط کی بدن میں کثرت ہو جاتی ہے
۔ بعض اخلاط قے کو زیادہ قبول کرتے ہیں جیسے صفرا اور بعض قے کی طرف رجوع نہیں ہوتی مثل سودا کی اور بعض اخلاط کا حال کبھی کچھ ہوتا ہو اور کبھی کچھ ۔
محموم کو واسطے اسہال بہ نسبت قے کے زیادہ مفید ہو ۔ اور جسکی خلط بطرف اسفل کے اوتری ہو جیسے وہ لوگ جنہیں زلق الامعا عارض ہو اونکا قے کرانا
جائز ہے ۔ بدترین ادویہ مسہلہ وہ دوا ہے جو مرکب ایسے اجزا سے ہو جنمیں اختلاف شدید زمانہ اسہال میں پیدا ہو یعنے کوئی دوا انتہا اسہال کا جلد کرنے
والی ہو اور کوئی دوا دیر میں اثر کرتی ہے اسکی جہت اضطراب اسہال میں عارض ہوتا ہے ۔ اور پہلے دوا کا اسہال قبل دوسری دوا کے پیدا ہوتا ہو
۔ اور کبھی دوای اول سے اسہال دوا ثانی کا ہو جاتا ہے ۔ جو شخص استعمال دوای مسہل اور مقی بلا ضرورت کرے حال آنکہ بدن اوسکا مواد سے
پاک ہو ضرور مبتلای دوار اور غش یعنی مروڑا اور کرب میں ہوگا ۔ اور اگر کسی چیز کا استفراغ ہوگا تو بہت متواتر ہی ہوگا ۔ حاصل یہ ہے کہ جبتک دوا
مسہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہے اوسوقت اضطراب پیدا نہیں ہوتا ہے ۔ اور بعد پیدا ہونے استفراغ کے خلط صالح کا نکلنا متیقن ہو جاتا ہے ۔
جسوقت خلط کا استفراغ بذریعہ قے یا مسہل کے ہوتے ہوتے خلط بدل جاوے اور دوسری خلط نکلنی شروع ہو بدن کے صاف ہو جانے پر اوس خلط سے
جسکا استفراغ مقصود تھا یقین کرنا چاہیے ۔ اگر یہ تغیر بطرف خراطہ یعنے ایسے مادے کے جو مثل دھوون گوشت وغیرہ کی ہو یا بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلے
یہ تغیر برا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعد اسہال اور قے کے اگر پیاس کی شدت ہو دلیل استفراغ تام اور عمدگی تنقیہ کی ہوگی ۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوای مسہل جس چیز کا اسہال کرتی ہے بذریعہ قوت جاذبہ کے خاص اوسی خلط کو جذب کرتی ہو پس چنانچہ غلیظ
کو جاذب کرکے رقیق کو چھوڑ دیتی ہے جیسے مسہل خلط سودا کا ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس خلط کا دوای مسہل جذب کرتی ہے اوسکو بدن میں پیدا
بھی کر دیتی ہے اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے بلکہ محض باطل ہے ۔ اسیطرح یہ بھی قول بے اصل ہے کہ دوای مسہل پہلے خلط رقیق کو جذب کرتی
ہے ۔ جالینوس با انہمہ مہارت علی الاطلاق اسکا قائل ہے کہ جس دوای مسہل میں ہمیشہ نہو اور اسہال پیدا نکرے بلکہ ہضم ہو جاوے وہی خلط
پیدا کرتی جسکے جذب اور دفع کی اسمیں خاصیت تھی اور یہ قول درست نہیں ہے ۔ اس قول کا حال اوس مقام سے ظاہر ہوتا ہے جس جگہ جالینوس
تحقیق کرکے یہ تجویز کرتا ہے کہ درمیان دوا سے جاذب اور خلط مجذوب کی ذاتی مشابہت ہے اسیواسطے جذب پیدا ہوتا ہے ۔ اور یہ مسئلہ خود غلط
ہے اسلیے کہ اگر جاذب بوجہ مشابہت جوہری کے ہوتا بالضرور لوہا مقناطیس کو جذب کرتا جبکہ بمقدار لوہے کے مقناطیس سے زیادہ ہوتی اسیطرح
خلط کا ایک دوسرے کو کھینچ لینا ۔ لوہا بیان اس استدلال کا غیر مناسب ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ

التہاب خواہ سدے ہوں اونکو بھی دواے مسہل پلانا بدون اصلاح ان فسادات کے ضرور نہیں ہے — پہلے بذریعہ غذا کے تلیین کریں یا حمام اور راحت
کریں یا ترک کرانے اوس چیز کے جو باعث التہاب ہو اور حرکت میں اصلاح کر لینی چاہیے — جو لوگ آب باران یعنے آب بستہ پینے کے خوگر ہیں اور مطبوخ انکا
مسہل دواے قوی سے ہوتا ہے — اگر دواے مسہل قوی ہو مناسب ہے کہ قبل عمل مسہل کے مسہل پینے والا سو جاوے اور ضعیف دوا پیکر سونا مناسب
نہیں ہے اسلیے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کر دیتی ہے — اور جسوقت عمل دوا کا شروع ہو سو جانا مناسب ہے کبھی دوا کیواسطے سونا بعد دوا پینے کے فورًا
کسی طرح کی تحریک نکرنی چاہیے اتنا ٹھہر جاوے کہ طبیعت اوسپر مشتمل ہو پس دوا اپنا عمل کرے اسلیے کہ طبیعت جبتک دوا میں عمل نہیں کرتی دوا
بھی طبیعت میں کچھ اثر نہیں کرتی البتہ بعد پینے دوا کے ایسی چیزیں سونگھنی چاہییں جو متلی کو منع کرین جیسے پودینا اور نعنا اور کرفس اور سداب اور گل خیرا
جسپر گلاب چھڑکا ہوا ہو اور تھوڑا اسرکہ — پھر اگر بوقت پینے دوا کے اوسکی بو ناگوار ہو تو نتھنے بند کرے — جس شخص کو دواے مسہل پینے میں ناگواری
طبع پیدا ہو چاہیے کہ پہلے تھوڑا ترخون چبائے تاکہ قوت سے منہ کی مخدر ہو جائے اور اگر قے کرنیکا خوف ہو اطراف کو مضبوط باندھے — اور پینے
کے بعد کوئی چیز قابض کھاے — اطبا حب مسہل کو شہد سے ملا دیتے ہیں — اور کبھی اوسکے اوپر شہد قوام کیا ہوا یا شکر قوام کی ہوئی
لگا دیتے ہیں تاکہ گولی مسہل اس سے چھپ جاوے — ایک حیلہ عمدہ یہ بھی ہے کہ گولی کے اوپر قیروطی لگا دے — نہایت عمدہ یہ تدبیر ہے کہ منھ
میں پانی خواہ اور کوئی چیز بھر کر گولی اوتار جاوے یا اور حیلہ ایسے کرے جس سے پوری دوا اوتر جاوے — حاصل سب حیلونکا یہی ہے کہ اصل جرم
دوا کا ظاہر نہو — دواے مسہل اگر بطور جوشاندہ کی ہو نیمگرم پینی چاہیے — اور گولی نیمگرم پانی کے ساتھ — اور پہلے مسہل پینے والے کا معدہ
گرم کر لینا چاہیے بعد دوا پینے کے جب متلی میں تسکین ہوا و ٹہلے اور تھوڑی تھوڑی حرکت کرے کہ یہ حرکت معین ہوتی ہے اور ایک ایک
گھونٹ گرم پانی وقتًا فوقتًا پیتا رہے مگر اتنا پانی نہ پیے جو خود دواے مسہل کو نکالدے اور اوسکی قوت توڑ ڈالے — اتنا آب کثیر بروقت رکنے
اسہال کے البتہ جائز ہے — تھوڑا تھوڑا گرم پانی پینا بوجہ تریاقیت کے مضرت دوا کو دفع کرتا ہے — جسکا مزاج گرم ہو اور ترکیب اعضا میں اوسکے
ضعف ہو اور معدہ بھی کمزور ہو اوسکو مناسب ہے کہ قبل پینے دواے مسہل کے تھوڑا آب سیب یا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذاے لطیف اور سبک
معدہ میں پہنچ جاوے — اور جو شخص ایسا نہو اوسے نہار منہ مسہل پینا چاہیے — اگر جس شخص کا مسہل گرمیوں میں ہو اوسے تپ آجاتی
ہے — مسہل کے پینے والے پر واجب ہے کہ جبتک دوا اپنے عمل سے فارغ نہو کھانا پینا ترک کر دے — اور جبتک حاجت ہو اگر سونے کو بھی ترک
کرے ہاں اگر ارادہ مسہل کے دینے کا ہو اوسوقت مضائقہ نہیں ہے — پھر اگر اوسکا معدہ متحمل بھوک کا نہو مثلًا معدہ پر صفرا اوسکے غالب
ہو کہ بہت جلد حالت گرسنگی میں التہاب معدہ کا ہو جاتا ہو یا چونکہ مدت سے یہ شخص پرہیز کر رہا ہے اور بھوک کی تکلیف اسی مدت سے پہونچ
رہی ہے ایسے شخص کو روٹی اسی شربت میں بھگو کر تھوڑی سی بعد پلانے دوا اور قبل شروع ہونے اسہال کے دے سکتے ہیں — اس تدبیر سے
بیشتر فعل دوا پر اعانت ہو سکتی ہے — اور شارب مسہل کو سرد پانی سے دہونا معدہ کا جائز نہیں ہے — اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ جو مسہل جسوقت کا
ہو اوسکے ساتھ جوشاندہ بھی مناسب تر اوسی کو لیکے شریک کرنا چاہیے مثلًا گولی مسہل صفرا ہمراہ جوشاندہ شاہترہ کے اور مسہل سودا ہمراہ جوشاندہ
افتیمون اور بسفایج وغیرہ اور مسہل بلغم کے ہمراہ جوشاندہ فنطوریون پلانا چاہیے — اگر احتیاج استفراغ بدن خشک لاغر سخت گوشت کی دواے
قوی مثل خربق وغیرہ سے ہو پہلے اوس بدن کی ترطیب چکنی غذاؤں سے کر لینی چاہیے — حاصل یہ ہے کہ دواے قوی مثل خربق وغیرہ کے خطرہ
شدید سے خالی نہیں ہے کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو اوسمیں تشنج پیدا کرتی ہے — اور جس بدن میں اخلاط بھرے ہوں اوسکی رطوبت میں ایسی
تحریک پیدا کرتی ہے جس سے خناق پیدا ہوتا ہے اور احشا کی طرف ایسی چیزیں کھینچ لیجاتی ہیں جسکا دفع دشوار ہوتا ہے — تنوعات زہردار

منتل مازریون اور شبرم وغیرہ کی مضرت اگر بافراط استعمال دہی کا ہو برطرف ہو جاتی ہے اور اسہال بند کر دیتا ہے ۔ اگر دوا کی بو معدے مین مخالفت
دار کی ہوتی ہے اور جو کے ستو سے جو بو دوا کی باقی رہجاتی ہے مٹ جاتی ہے ۔ یہ سفوف بھی مناسب ہے بہ نسبت اور سفوفات کے ۔ اگر مسہل کے
بعد دیر تلک اجابت نہوا و تخفیف ممکن ہو یعنے کسی طرح کی حرکت دینا دوا کو ضرور نہو بھی کرنا چاہیے اور اگر اجابت نہونے سے کسی طرف کا خوف ہو
تدبیر مناسب یہی ہے کہ ماء العسل یا تیراب العسل ایک ایک گھونٹ پیے یا انطرون یا انہین گھول کر استعمال کرے یا کوئی فتیلہ بطور شیاف کے رکھے یا حقنہ
کرائے ۔ کوتاہی دوائے مسہل کی اپنے عمل مین یا بسبب تنگی مجاری کے لیتے خلقت مین خواہ تنگی مجاری کی کسی مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بدیہ قریب
مجاری کی کسی مرض کے ہوتی ہے پس جنکو مرض فالج یا سکتہ عارض ہوا اونکے مجاری اوسی قدر تنگ ہوجاتی ہین کہ دوا کا پہونچنا ہوا اونتک نہین
ہوسکتا ہے اسی جہت سے اونکے اسہال مین دشواری ہوتی ہے ۔ ایکدن دو مسہل پینا اندیشہ کی بات ہے اور صواب سے دور ہے ۔ جو دوا
مسہل خاص کسی خلط کی ہے اگر بدن مین وہ خلط نہین پاتی ہے مشوش ہوجاتی ہے اور بدشواری اسہال پیدا کرتی ہے ۔ پہلے اگر ایک
خلط کو اوسکے اضداد مین دور ہوا پاتی ہے ۔ پہلے ہر ایک دوائے مسہل اوسی خلط کا اخراج کرتی ہے جس سے خاص ہے اوسکے بعد جو خلط اوس کی
خلط خاص کی قلت اور کثرت اور رقت مین قریب ہو اور بتدریج اور خلط کا جو اوس قریب کے قریب ہو اخراج کرتی رہتی ہے اور خون آخر کرو لازم
وغیرہ کے جمع رہتا ہے اور طبیعت اوسکی نکلنے مین بخل کرتی ہے ۔ ہر ایک دوا سے جذب خلط بعید کا دشوار ہوتا ہے ۔ جس شخص کو خوف
کرب یا متلی کا بعد دوا پینے کے ہو تین دن خواہ دو دن پہلے سے کڑوے تخم ترب پانی مین جوش دیکر یا مولی کھالے ۔ جس شخص کا ارادہ مسہل
لینے کا ہو نمک کی زیادتی کہا نہ بین ناکہ اکثر دوائے مسہل سے کرب اور غشی اور متلی اور خفقان اور پیچ شکم پیدا ہوتا ہے خصوصا جس وقت اجابت
نہوا اور پسینا زیادہ نکلے ۔ اور اکثر دوائے مسہل کو قی کرڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہے ۔ اور بیشتر یہ دشواری فقط مالش خیزران کے
کہانے سے دفع ہوجاتی ہے ۔ انتوبعد اسہال کے پینا اوسیت مسہل کو دفع کر دیتا ہے اور جو ہوا خواہ دوا اکثر نگا او ورامون مین چسپیدہ شدہ
ہین اونکو دہو ڈالتا ہے ۔ جس شخص کا مزاج سرد ہوا و رطوبت مزاج پر غالب ہو بعد عمل مسہل کے چاہیے کہ تر تیز ک گرم پانی مین ملکر
تناول کرے اور اسمین تھوڑا روغن زیتون بھی شریک کرین ۔ اور جسکا مزاج گرم ہو اسپغول ہمراہ سرد پانی اور روغن بنفشہ اور شکر طبرزد اور جلاب
کو استعمال کرین ۔ اور معتدل مزاج تخم کتان ۔ جس شخص کو خوف خراش امعاء کا ہو گل ارمنی آب انار کو ساتہ تناول کرے لیکن یہ استعمال
بعد اسہال اور قطع ہوجانے اجابت کے واجب ہے ۔ جس شخص کو بعد مسہل پینے کے تپ عارض ہو مناسب دوا اوسکے حق مین آش جو ہے
سکنجبین کے استعمال سے یعنے خراش امعاء پیدا ہوتا ہے اسلیے دو تین دن سکنجبین کا استعمال بیجا ہے تاکہ قوت امعاء کی بحال خود
برقرار ہوجاوے ۔ واجب ہے کہ بعد مسہل کے دوسرے دن حمام مین داخل کرین اگر بقیہ اخلاط کا بدن مین رہا ہے اور حمام مین جانے سے طبیعت
خوش ہو اور لذت پاوے اس سے معلوم ہوگا کہ بقیہ اخلاط کا تنقیہ حمام نے کردیا پھر اوسنے مسہل نہ پینا چاہیے ۔ اور اگر حمام مین جانے سے گرانی
پاوے اور دل تنگ ہو حمام سے باہر نکال لینا چاہیے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جنکے امعاء ضعیف ہون اکثر دوائے مسہل سے اونکا
اسہال شدید اوسکو عارض ہوتا ہے کہ اوسکے بند کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہے اور بہت سے علاج کے بعد اوسکے دست بند ہوتے
ہین ۔ اسی طرح مشایخ کا حال ہے کہ اودیہ مسہلہ کی قوتین اونکو زیادہ ہوتی ہین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبیذ کا پینا بعد مسہل
کے حمیات اور اضطراب پیدا کرتا ہے ۔ اور اگر بعد اسہال اور فصد کے ایک درد جگر مین پیدا ہوتا ہے اور فقط آب گرم کے پینے سے
دفع ہوجاتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر وقت طلوع شعری جنوبی کے اور ہر وقت برودت شدید اور ہر وقت برف پڑنے کے

بیمارون پر دوائی مسہل کا استعمال جائز نہین ہے — پس چاہیے کہ دوائے مسہل کو ربیع یا خریف مین استعمال کرے — اور چونکہ فصل ربیع کی صیعون سے پہلے
ہوتی ہے اور گویا گرمیونکا استقبال کرتی ہے اسواسطے فصل ربیع مین سوائے مسہل لطیف کے کثیف اور قوی کا دینا جائز نہین ہے ہان فصل خریف مین تو ہر طرح کے
مسہل قوی کا موقع ہے — طبیعت کو دوائے مسہل کا خوگر کر لینا تھوڑی سی حاجت تامین کے اگر ہو مناسب نہین ہے اسلیے کہ ایسی عادت پختہ ہوجاتی ہے
اور اسکا خوگر اسی شغل مین مدت العمر رہتا ہے اور انجام اسکا بہت بد ہوتا ہے — جس شخص کا مزاج یابس ہو دوائے قوی اوسکو ناتوان کر دیتی ہے —
دوائے ضعیف کے پینے کے بعد حرکت کم کرنی چاہیے تاکہ قوت دوائی تحلیل نہ پائے — مثلاً دوائے ضعیفہ کہ جو مناسب کے ہو یعنے بطریق ہو مثلاً بنفشہ اور شکر ہے —
جس شخص کو حاجت مسہل کی جاڑون مین ہو چاہیے کہ منتظر ہوائے جنوبی چلنے کا رہے — اور گرمیون مین بقول بعض اطبا کے انتظار ہوائے شمالی کا کرنا چاہیے
— مگر اس قول مین تفصیل ہے کہ اگر اسہال خلط رقیق صفراوی کا منظور ہو انتظار ہوائے شمالی کا کرے اور خلط غلیظ کو اسہال مین کچھ ضرورت نہین ہے
مریض جسوقت محتاج مسہل ضعیف کا ہو کر استعمال دوائے ضعیف کا کرے اور کچھ اثر ظاہر نہو تو پھر ایسے جائز نہین ہے بلکہ بالکل خود چھوڑ دینا چاہیے — اگر کبھی
خون کا اسہال ہی ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہے اور اسکے دور کرنے مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے

فصل تیرھوین افراط مسہل کا بیان اور وقت اوسکے بند کرنے کا منجملہ اون علامات کے جنسے وقت بند کرنے مسہل کا بالضرور پہچانا جاتا ہے یہ ہے کہ بعد اسہال کے پیاس معلوم
ہو اسلیے کہ اگر برابر دست جاری رہین اور پیاس نہ معلوم ہو روکنا نچاہیے اور افراط اسہال سے خوف کرنا نچاہیے ہان پیاس کا پیدا ہونا فقط
کثرت اسہال اور افراط اجابت ہی سے نہین ہوتا پس اسکی شناخت ضرور کرنی چاہیے کہ پیاس کبھی بسبب کیفیت معدہ کے پیدا ہوتی ہے کہ معدہ
اگر گرم یا خشک ہو یا دونون کیفیتین معدہ مین ہون بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہے — اور کبھی بسبب حال دوا کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے
جسوقت دوا گرم اور لذاع ہو — اور کبھی بنظر نفس کیفیت مادہ کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت مادہ گرم ہو مثل مادہ صفراوی کے
ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہین ہے کہ پیاس جلد معلوم ہو اور ابھی تنقیہ تمام نہوا ہو چنانچہ اگر اضداد ان اسباب کے پائی جائین بعید نہین ہے
کہ پیاس بدیر معلوم ہو بہرحال جسوقت پیاس مین افراط ہوا اور اجابت بھی زیادہ ہو جلدی سے روک دینا چاہیے خصوصاً اگر اسباب سرعت عطش
موجود نہون بلکہ بروقت موجود ہونے اسباب عطش کے اگر پیاس ظاہر ہو تاخیر جیسا کہ اسقدر جائز نہین ہے کبھی جو مادہ نکل رہا ہے وہ بھی دلیل
مسہل کی بند کرنے پر ہوتا ہے — مثلاً خلط صفراوی کے مسہل مین اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پہونچ جائے تو جاننا چاہیے کہ اسہال مین افراط ہو گیا ہے چاہیے کہ
مسہل صفراوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پہونچے — پھر اگر ایسے مسہل سے خون کے نکلنے کی نوبت پہونچے تو اندیشہ عظیم پیدا ہوگا اور بہت
دشواری پڑے گی — جس شخص کو مسہل مین غش یعنے مرگ ڈرا انجام کار مین پیدا ہوا اوسکی تدبیر کتاب سوم کے امراض امعا مین دیکھنی چاہیے —

فصل ساتوین تدبیر اوس شخص کی جسکو افراط مسہل کی پیاس پیدا ہو — افراط اسہال یا بوجہ ضعف معدہ کے عارض ہوتا ہے
یا بہت وسیع ہوجانے رگون کے منہ کے — یا اس وجہ سے کہ دوائے مسہل رگون کے منہ مین لذع پیدا کرے — یا اس وجہ سے کہ بدن کو دوائے
مسہل سے کوئی سوء مزاج نیا عارض ہو جاوے الہی جبتک قائم مقام سوء مزاج کی ہو بہرحال بروقت افراط اسہال کے اطراف کو اوپر اور نیچے سے
باندھنا چاہیے ہاتھون کو نیچے اور پاؤن کو نیچے ران سے شروع کرکے نیچے اوترتا ہوا چلا جائے اور تریاق یا تھوڑی سی فلونیا اوسکو پلانی چاہیے اور
اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم کے بخار سے پسینا اوسکے بدن کا نکالا جاوے اسواسطے کہ تمام بدن کپڑون سے ڈھنپا ہوا اور سر کھلا ہو — پھر اگر باوجود زیادہ
پسینا برآمد ہونے کے بھی اسہال منقطع نہو قابض دوائین پلانی چاہیئین اور بدن کی مالش کیجائے اور خوشبو لخلخے جو آب برگ مورد اور صندل اور کافور اور
عفص وغیرہ سے بنائی جائین سونگھانی چاہیین — مالش اونہین اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضا کہ خارجی ہین اور اونکو گرم کردینا بھی چاہیے کہ بعد

مجمہ باری سے گرم کیے جائین اسطرح کہ مجمہ نیچے اضلاع اور درمیان دونون شانون کے لگایا جاوے پہر اگر احتیاج اسکی ہوگا اور اسکے معدہ پر یا اوسکو اضمنا
پر ضماد آرد جو اور رقالقبض تر جڑ پو لکا لگایا جاسکے یہہ بہی جائز ہے ۔ اور اوان مین سے روغن بادر روغن مصطگی بہی مفید ہے ۔ یہہ بہی واجب ہو کہ سرد
ہوا سے اونکو بچائین اسلیے کہ سرد ہوا بالطریق عدد کے اسہال پیدا کرتی ہے ۔ اور گرم ہوا سے بہی اجتناب کرنا چاہیے کہ اونکی قوت کو سست کرتی
ہے ۔ یہہ بہی واجب ہو کہ اونکی تقویت خوشبودار چیزون سونگہا کر کرنی چاہیے اور ایک ایک گہونٹ قوابض اور کعک یعنی کلچہ شراب ریحانی مین
ملاکر پلانا چاہیے ۔ اگر یہہ چیزین گرم گرم پلائی جائین بہتر ہے ۔ اور اوس سے بیشتر روٹی آب انار مین خواہ اقسام سویق یعنی ستو سے یا پوست خشخاش
لیسی ہوئی استعمال کیجاوے مجربہ دوا یہہ ہے کہ بالون تین درم ہو نکہ دو فع ترش مین جوش دین تا اسکا لیستہ ہو جاوے بعد اوسکے استعمال کرین بس یہی بہت
مفید ہو ۔ واجب ہو کہ انکی غذا قابض ہو اور برف مین سرد کیجاوے جیسے آب انگور ترش وغیرہ منجملہ اون تدبیرون کے جو انکی حبس اسہال کیلیے بہتر ہون
یہہ ہو کہ گرم پانی پلاکے تہے پر آمادہ کرین اور اطراف بدن کے بہی گرم پانی مین رکہین اور اونکو حرکت نہ دین اگر چہ اونپر غشی طاری ہوتی ہو ۔ خراطیم کا
استعمال اون لوگون کو قطعاً جائز نہین ہے ۔ یہہ تمہی تدبیرین اور یہہ بیان کی گئین اگر ان مین سے کوئی تدبیر کارگر نہو آخر کار استعمال معدات کا اون
اون معالجات قویہ کا (جو باب منع اسہال مین کتاب سوم کو بیان ہونگا) کرین ۔ بہت لائق ہے کہ طبیب بنظر احتیاط قوابض اور معدہ وغیرہ قابض
قبل از وقت حاجت طیار کر رکہے اور احتیاطاً حقنے کو اور دوالات احتقان کے بہی اونہین بہی موجود رکہے تا ایسا وقت حاجت [illegible] نہو ۔

فصل آٹھوین تدبیر اوس شخص کی جسپر دوائے مسہل نے اثر نکیا ہو

جب دوائے مسہل اثر نہین کرتی ہے تو نفخ اور تمدد
اور سدر اور صداع پیدا کرتی ہو انگڑائی اور جمائی پیدا ہوتی ہو ایسی وقت واجب ہو کہ حقنہ کرین اور حمول مسہل کا استعمال کرین [illegible]
مین ہو گا اور مصطگی مین کوٹ کر پیتے تین ربع درم گرم پانی مین [illegible] قوابض [illegible] ایسے وقت دوائے مسہل کا عمل [illegible]
جیسے سپست اوس سبب کہ یہہ چیزین قوم معدہ کو تحریک کرتی مین تسکین دیتی ہین اور قوام دوا کا [illegible] کرکے اوسکی طرف حرکت کو روک [illegible] کی طرف متوجہ
کرتی ہین اور طبیعت کو تقویت دیتی ہین ۔ اگر حقنہ سے فائدہ نہو اور اعراض ردی پیدا ہون کہ تمام بدن لی گئین اور چہرہ کھینچنے لگیں اور آنکہین
باہر نکل آئین اور دوا کو حرکت اور پیچ کہا نسبت ہو تو فصد کر دینی چاہیے ۔ بلکہ اگر دوائے مسہل عمل نکرے اور اوسکے بعد اعراض پیدا نہون تبہی
بہی فصد کرنا چاہیے گو دو تین دن بعد کیون نہو اسلیے کہ اگر فصد نہ لیجاوے خوف حرکت اخلاط کا طرف بعض اعضا رئیسہ کی ہوتا ہے

فصل نوین احوال ادویہ مسہلہ کے بیان مین

بعض ادویہ مسہلہ ایسی ہین کہ اونکا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے جیسے خربق سیاہ یا سپید
سپید نہ سلے بلکہ زرد ہو یا فاریقون اگر سفید اور خالص نہ سلے بلکہ مائل بسیاہی ہو یا ذریوان کہ یہہ دوائین نہایت عجیب ہین ۔ اگر ان دواؤن
سے کسی دوا کے پینے کا اتفاق ہوا اور اوسکے بعد اعراض ردی پیدا ہون تدبیر صائب یہی ہے کہ تا امکان اس دوا کو بدن سے نکالیے قے
یا منخذر کر دینے کے دفع کرین ۔ اور اوسکے بعد تریاق سے علاج کرین اگر ان دواؤن مین ایسی چیزین ہین جنکا ضرر اور فساد ہوا علاج مین پیدا
ہوا ہو بہت سرد پانی پینے سے دور ہو جاتا ہے نہایت ٹھنڈا ہے پانی مین بیٹھنے سے تبرید زرد اور تبرید جزو نفس ہو گیا ہو ۔ اسیطرح جو چیز دوا کی
تیزی کو بوجہ برانگیختہ کرنے اور تلیین کے اور بسبب اوس چکنائی کے جو اوسمین ہوا و تیل بنفشہ کی چکنائی ہوا اوسکے واسطے ان ادویہ کی تیزی اور فساد
کو دفع کرتی ہو ۔ بعض دوائین مسہل کی ایسی ہوتی ہین کہ اونکو مناسبت بعض امزجہ سے ہوتی ہے ۔ اور بعض امزجہ ہو اونکو مناسبت نہین ہوتی
مثلاً سقمونیا ایسی دوا ہو کہ اوسکا عمل اور اثر سرد ملک کے رہنے والون کے بدن مین نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو بہت ضعیف ہوتا ہو اور جنکی
سقمونیا کی مقدار کثیر مستعمل نہو کچہ اثر نہین ہوتا ہو جیسی عادت بلاد ترک کے لوگون کی بہی ہے ۔ کبہی احتیاج بعض ابدان مین اور بعض بلاد مین

اس بات کی ہوتی ہے کہ جرم دواؤن کا استعمال نکیے جائین بلکہ اونکا نقوع اور جوہر کا استعمال کیا جاتا ہے جو بذریعہ تر کرنے یا جوش دینے وغیرہ کے
نکالا جاتا ہے — واجب ہو کہ ادویہ مسہلہ کے ساتھ خوشبو دوائین بھی شریک کیجائین اسکا فائدہ یہ ہے کہ قوتین اعضا کی محفوظ رہتی ہین —
اگر خوشبو دوائین ایسی ہون کہ اونسے تقویت قلب کی پیدا ہو اس مقام پر اونکا شریک کرنا بہت اچھا ہے اس واسطے کہ جو دوائین مقوی قلب
ہین اونسے تقویت اوس روح حیوانی کی حاصل ہوتی ہے جو تمام بدن کے ہر عضو مین موجود ہے — ادویہ مسہلہ مین دو قسم کی دوائین ہوتی
ہین پہلی قسم یہ ہے کہ جس خلط خاص کی دافع ہو اوسکا اسہال بہت جلد کرے دوسری قسم یہ ہے کہ استفراغ مین اوسکے دیر ہو — پہلی قسم
کی دوا اپنے فعل سے فارغ ہوتی ہے — اور دوسرے قسم کی دوا خلط مین بھی ایک قسم کی مزاحمت پیدا کرتی ہے اور دوسرے قسم کی فعل کو
کسیقدر روکتی ہو اور اوسکی قوت کو توڑ ڈالتی ہے — پھر جب پہلی قسم کی دوا کا عمل پورا ہو جاتا ہو اور دوسرے قسم کی دوا اپنا اثر شروع
کرتی ہے اس کا اثر ضعیف ہوتا ہو اور اوسکی تحریک پوری نہین ہوتی ہو اسیواسطے واجب ہو کہ ایسی دوا ضعیف العمل کے ہمراہ ایک ایسی
دوا بھی شریک کرین جو اسکے عمل مین جلدی کرے جیسے زنجبیل واسطے ہلیلہ کہ ایسی دوا کی شرکت سے دیر تک اس دوا کی عمل ہوتی رہتی
نہین رہتی مگر یہ فائدہ اوسوقت حاصل ہوتا ہے کہ جب ان دونون دواؤن مین آمیزش اور اختلاط اچھی طرح ہو جاوے — واجب ہے
کہ ہر وقت تجویز کرنے ادویہ مسہلہ کے اون قواعد کو بھی تصور کرین جو ہمنے کتاب ثانی مین قوت ادویہ مسہلہ کے باب مین بیان کیے ہین
— جس مقام پر ہمنے قواعد کلی ادویہ مفردہ کی ذکر کئے ہین وہان اسکا بیان بخوبی ہو گیا ہے — دوای مسہل کا اثر چند طرح سے پیدا ہوتا ہو — کبھی
بجہت تحلیل کے بالخاصہ اثر کرتی ہے جیسے تربد — اور کبھی اسہال بوجہ عصر کی بالخاصہ پیدا کرتی ہو جیسے ہلیلہ کہ یہ مادہ کو نچوڑ کر نکالتی ہے
قبض اسہال پیدا کرتا ہو — کبھی اثر دوای مسہل کا بجہت تلیین اور نرم کرنے طبیعت کے بالخاصہ پیدا ہوتا ہے جیسے شیرخشت — اور کبھی
بجہت ازلاق کے اثر کرتی ہے یعنے بوجہ لعاب کے مادہ پھسل جاتا ہے جیسے لعاب اسبغول اور آلو بخارا — اکثر قوی دوائین جنمین سمیت ہو کر
وہ اسہال کو اسطرح پیدا کرتے ہین کہ طبیعت پر غالب آ جاتی ہین اسیواسطے واجب ہو کہ ایسی دواؤن کی اصلاح اون چیزون سے کیجاوے
جنمین قوت خلاف زہر کی موجود ہو — کبھی تلخی اور تیزی اور قبض اور عفوصت یعنی کھٹا ہونا اور حموضت اپنے کھٹا ہونا بہت کچھ اعانت
فعل دوای مسہل کی کرتا ہے — جسوقت کیفیتین فعل دوای مسہل کے قریب ہون اور اپنی خاصیت کے مناسب اوسکی خاصیت باتلخی
مثلاً تلخی اور تیزی تحلیل کی معین ہے پس جو دوا بذریعہ تحلیل کے مسہل ہے مثل تربد کے اوسکے ساتھ تلخ اور تیز دوا معین ہو سکتی ہو اسہال کی
اور عفوصت سے کہ عصر پیدا ہوتا ہو جو دوا مسہل بوجہ عصر کے ہے جیسے ہلیلہ اوسکے ہمراہ کھٹی چیزین شریک کرنے سے اعانت پیدا ہوتی
ہے — ترشی تقطیع معدے کے بوجہ ازلاق کے کرتی ہے — پس مثل آلو بخارا کے ہمراہ لعاب اسبغول کے معین اسہال ہوگی —
یہ بھی واجب ہو کہ دوای مزلق کے ہمراہ وہ دوا جو بالعرض مسہل ہو استعمال نکرین مثلاً اسبغول ہمراہ ہلیلہ کے کیونکہ ممانعت اوسوقت ہو
کہ جب قوتین دونون دواؤن کے برابر ہون بلکہ ایسے وقت مین اصلح یہ ہے کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت سے زیادہ ہو کہ اوسکا
اثر پہلے ظاہر ہو جاوے — مثلاً ایک دوای ملین بازلاق اپنا فعل قبل فعل دوای عاصر کے کرلے بعد اوسکے جب دوای عاصر اپنا فعل شروع کرے
جس چیز کی اوسنے پہلے تلیین کردی ہو یہ اوسکو باسہال رفع کرے اسی قیاس پر اور قواعد ادویہ مسہلہ کے اور مقامات سے دریافت کرنی
چاہئین **فصل دسوین بیان مین اون چیزون کے جنمین اور ابواب مین تلاش کرنا چاہیے** ہماری قرابادین
مین ادویہ مسہلہ اور ملینہ کا بخوبی بیان ہوا ہو اوسمین سے ادویہ مذکورہ کو طلب کرنا چاہیے اور جس دواؤن کا لگانے سے خواہ اوکی

اپنے شخص کو پرخوری سے منع کرنا چاہیے اور طعام اور شراب مین اعتدال کردینا چاہیے **فصل پندرہوین بیان مین تدارک ان احوال کے جو قے کرنے والون کو عارض ہوتے ہین** قے کو روکنے کی تدبیر پہلے بیان ہو چکی اور قے دار روح جو شراب کے پیچھے پیدا ہوتی ہے گرم پانی اور روغن بلین کے پینے سے خواہ محمہ ناری کا نتے سے رفع ہوتے ہین — جو لذع شدید بعد قے کے معدہ مین باقی رہجاے اوسکو شادل شوربا جو روغن دار سریع الہضم رفع کر دیتا ہے اور مقام درد پر مالش روغن بنفشہ کی جسمین روغن شبت اور تھوڑا سا موم شریک ہو بہی مفید ہے — ہچکی اگر ہیجہ عارض ہو چھینک پیدا کرنے سے دفع ہوتی ہے اور جرعہ جرعہ گرم پانی تھوڑا تھوڑا پلانا بہی نافع ہے قے کے دفع کرنے کی تدبیر چودہوین فصل مین خواہ جہان بخار قے کا بیان ہوا اور کزاز اور دیگر امراض باردہ اور سبات اور انتشار جو اوسکے عارض ہون اطراف کی بندش اور اونکا ملنا جیسا فصل مین باندھنا نافع ہے اور معدہ کو روغن سے سینکنا سے اب کو جوش دیا ہوا ورکہ بلا جوش دیا ہوا اوس سے سینکنا اور شہد ہمراہ آب گرم کے پلانا مفید ہے اور جسکو سبات عارض ہوا اوسکے لیے بھی اور یہ مستعمل کیجاتین اور اوسکے کان مین پکار کر باتین کرین **فصل سولہوین تدبیر افراط سے قے عارض ہونے کی** اوسکو سولانا چاہیے اور جس تدبیر سے نیند پیدا ہو پیدا کرنی چاہیے اور اوسکے اطراف کی بندش ایسی کرنی چاہیے جسطرح افراط اسہال میں کیجاتی ہی اور معدہ کا علاج بذریعہ ضماد قابض اور مقوی کے کرنا چاہیے — پھر اگر قے مین افراط ہوا اور خون برابر ہو جود دہ مین شراب چاہیے تھوڑا تھوڑا اکسیر زائد لونڈی ہندوستان ہوئی شریک کرکے پلائین کہ اذیت دواے مقوی کی کم کردیتی ہی اور خون بند کر دیتی ہے اور طبیعت بے دم کردیتی ہے — اگر ارادہ ہو کہ اطراف صدر اور معدہ خون سے پاک ہو جائین کہ خون اون مقامات مین لسبتہ نہو جاے اوسوقت سکنجبین میں نیم سرد کرکے تھوڑی تھوڑی پلانی چاہیے اس پچھلے امر کے فائدہ کو خیال ہو اب برگ خرفہ ہمراہ گل ارمنی کے استعمال کرتے ہین لیکن جس شخص کو قے بافراط عارض ہوچکی ہو بہت جلد دوا پلائی جاے — جو دوا کہ مقوی ہین اونکی قوت کو درجات کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور اس کا بھی خیال ضرور ہے کہ ہر ایک دوا کیونکر پلانے کے لائق ہے اور خصوصاً تریاق کے استعمال کے شروط قرابادین اور ادویہ مفردہ کے باب مین ملاحظہ کرنا چاہیے **فصل سترہوین حقنہ کے بیان مین** حقنہ ایک علاج عمدہ ہے آنتون کی فضول رفع کرنے کے واسطے اور تسکین درد گردہ اور مثانہ اور اونکے اورام کے بارہ مین بھی نافع ہے اور امراض قولنج کو بھی مفید ہے اور جذب فضول کا اعضاء رئیسہ جو معدہ سے اوپر ہین بھی کرتا ہے — مگر تیز حقنہ سے ضعف جگر پیدا ہوتا ہے اور تپ عارض ہوتی ہے اور دوا بعد استفراغ کے امعا وغیرہ مین باقی رہ جاے اوسکے نکالنے پر حقنہ سے اعانت ہوتی ہے جس آلہ سے حقنہ کیا جاتا ہے اور جس طرح کرنا چاہیے اوسکا ذکر قولنج کے باب مین کیا جائیگا — غالباً افضل اوقات حقنہ لینے والے کی یہ ہین کہ مستلقی ہو اور پھر چت لیٹ جاے اور بطرف درد کے مائل ہوکر لیٹے اور اوس وقت جو اسپر ہو لیٹے دونون وقت صبح اور شام کے اور ایسے وقت مین کرب اور اضطراب اور غشی کم ہوتی ہے —

حمام کی خاصیت یہ ہے کہ اوس سے اخلاط مین ثوران اور تفرق پیدا ہوتا ہے اور حقنہ اخلاط البتہ کو جذب کرتا ہے — اسیواسطے بہتر نہین ہے کہ قبل حقنہ کے حمام کو جاے جس شخص کے امعا مین عقر یا بستگی ہوا اور بسبب حمی خواہ اور کسی مرض کے حاجت حقنہ کی ہو اور خوف ہو کہ شاید حقنہ سے اذیت ہو یا دواے حقنہ بھی رک جاے اوسپر واجب ہے کہ اپنی مقعد اور ناف کو اور گرد اگرد اوسکے سینکا کرے یا جبر سے وغیرہ کو کم کرے **فصل اٹھارہوین طلا کے بیان مین** طلا کرنا بھی معالجات کی اقسام مین ایسا ہے کہ خاص مقام پر اوسکا اثر پہونچتا ہے اور کبھی کسی دوا مین دو قوتین ہوتی ہین لطیف اور کثیف اور حاجت بطرف قوت لطیف کے زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت کثیف کے

وہ اسلیے کہ کثافت سے تعدیل لطافت کی ہوتی ہے۔ اگر اوسوقت یہ دوا بطور ضماد کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہوجاویگی اور
کثیف قوت نافذ ہونے سے رک رہیگی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہے اوسکا نفع پیدا ہوگا اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے دہنیا جو کہ
ستو کے ساتھ غذا دیں یا ضماد کیا جاوے ضماد اور طلا کا فائدہ ایکسا ہے کہ ضماد میں کثیف چیپک ہوتی ہے اور طلا رقیق ہوتا ہے اکثر طلا پارچہ اور
پر چھڑک کر ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضا رئیسہ مثل قلب و جگر کے تدبیر بذریعہ طلا منظور ہو کپڑے کو کسی عود اور صندل میں بھیگو کے
بھیگنے کا نام طلا و خوشبو کا کرتے ہیں جیسا اونسے اعضاء مذکورہ گرم کیے جاتے ہیں

فصل اونیسوین نطولات کے بیان مین

نطول ترشیح کو کہتے ہیں یہ بھی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضا سے کرنی ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا منظور ہو جو
اعضا محتاج نطول کے ہیں گرم ہو خواہ سرد پہر اگر اونمیں فضول کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہئے بعد ازاں آب سرد
سے ترشیح کر دینا چاہئے تاکہ جو نرمی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے اوسکو بذریعہ آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہوجاوے اور اگر انصباب مواد کا اوس
عضو میں ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کریں بعد ازاں نطول گرم کا استعمال کریں

فصل بیسوین فصد کے بیان مین

فصد ایک استفراغ عام ہے کہ اوس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر رگوں میں زیادہ ہوا اور کسی رگ میں
کم اور بیش نہو۔ فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہے۔ اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اوسکا خون بڑھ گیا ہو۔ دوسرے
جو مریض ہو۔ یہ دونوں شخص ایسے ہیں کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کہلی یا خون کی برائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونوں
مجتمع ہوں۔ آمادہ امراض جیسے وہ شخص ہے جسکو عرق النسا اور نقرس ہوئی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جسکو انفثات الدم بوجہ
شگافتہ ہونے اوس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اوسکے پہیپہڑے میں باریک سی لگی ہوئی ہے جبکہ اوسمیں خون زیادہ پیدا ہوتا
جاتی ہے۔ خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور ماخولیا کے ہوں اور اونکے بدن میں خون کی کثرت ہو خواہ جنکو خناق اور اورام احشا کی
کے ہوں۔ خواہ جو لوگ کہ انکی بواسیر کا خون بند ہو گیا ہے اور عادت اوسکی جاری رہنے کی تھی خواہ جن عورات کا حیض بند ہوا ہے
دونوں ہمیشہ انکے الوان وجوب فصد پر دلیل نہیں ہوسکتے ہیں اسلیے کہ انکے رنگ میں تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے۔
ایضا جو لوگ ایسے ہوں کہ اونکے اعضائے باطنی میں ضعف ہو اور مزاج اونکا گرم ہوں پس ان لوگوں کو لائق یہی ہے کہ فصل بہار میں
فصد انکی کہولی جاوے اگرچہ ان امراض میں مبتلا نہوں۔ اور یہی جو لوگ ایسے ہوں کہ اونمیں صدمہ چوٹ کا اٹھا ہو خواہ گر پڑنے سے
چوٹ پہنچا ہو اور کبہی بنظر اس احتیاط کے انکی فصد لیجاتی ہے کہ ورم پیدا نہو اور جسکے بدن میں ورم ایسا ہو کہ اوسکے شگافتہ ہونے کا خوف
قبل ورم پختہ ہونے کے کہ انکی فصد بلا حاجت بھی لیجاتی ہے اگرچہ خون میں کثرت نہو۔ یہی واضح ہے کہ ان امراض کا جب تک خوف
وقوع ہے اور پیدا نہوں اونمیں مضائقہ جواز فصد کا صحیح ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہوجاتیں اوائل میں ان امراض کی فصد اوسکو
کرنا لازم ہے اسلیے کہ اسوقت فصد سے فضول میں رقت پیدا ہوتی ہے اور پھیل ہو کر تمام بدن میں جاری ہوجاتے ہیں اور خون انکا
سہول جاتے ہیں اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوائل میں ان امراض کے خارج نہیں ہوتا اور فصد کی
ضرورت ہوتی ہے کہ اوس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے۔ پھر جسوقت نضج مادہ کا ظاہر ہو اور زمانہ ابتدا مرض کا گذر جاوے اور زمانہ
انتہا کا بھی تمام ہوجاوے اوسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد لینی چاہیے۔ یہ بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض
فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہے اور اوسدن سونا مفید ہوتا ہے اور اوسدن مریض کا توان اور

جس شخص کا فم معدہ ذکی الحس ہو خواہ ضعیف ہو خواہ باعتبار خلقت کے معدہ مین خلط صفراوی زیادہ پیدا ہوتی ہو ایسے اشخاص کی فصد
پر بھی جرات نکرنی چاہیے خصوصاً نہار منہ بہت بمضر ہے — جس کا فم معدہ ذکی الحس ہو اوسکی شناخت لاذع اور تیز چیزون کے کھلانے سے
ہوتی ہے — اور ضعیف فم معدہ کے ہیجان اشتہا اور اوجاع فم معدہ سے ہوتی ہے — اور جسکے معدہ مین قابلیت صفرا اور کثرت تولد
اس خلط کا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ ہمیشہ متلی بنی رہتی ہے اور قے صفراوی زیادہ عارض ہوتی ہے ہر وقت اور اوسکا منہ ہمیشہ
تلخ رہتا ہے — یہ لوگ اگر انکی فصد کھولی جاوے اور انکے فم معدہ کی کوئی تدبیر پہلی سے نہ کی ہو تو فصد سے خطر عظیم پیدا ہوگا اور بیشتر بعض کی
ہلاکت عارض ہوتی ہے — پس فم معدہ کے ذکی الحس کو اور اوسکو جسکا فم معدہ ضعیف ہو چند لقمے روٹی کے کھلا دینے چاہیئین جو کسی
تر نقل اور خوشبو مین ڈبوئی گئی ہون — اور اگر ضعیف بوجہ برودت مزاج کے ہو شربت شکر مین ڈبونا چاہیے جسمین خوشبودار گرم
چیزین پڑی ہون — خواہ پودینہ کا شربت اور معجون مسک امبر شربت پودینہ مسکا پلا کر بعد ازان فصد کھولی جاوے — اور جسکے معدہ مین
صفرا پیدا ہوتا ہے پہلے اوسکو قے آب گرم سے ہمراہ سکنجبین کے کرا کے اوسکے بعد چند لقمہ کھلائین اور تھوڑی دیر آرام دے کے بعد ازان
فصد کھولی جاوے اور پہلے ان تحلیل اوس خون جیسا کہ جو فصد سے خارج ہوگا اوسکا تدارک کرین اگر قوی ہو کباب سے اوسکو نقل کے کھلانے
کے اگر وہ ہضم ہو جاویگا زیادہ تغذیہ کرے گا مگر مقدار مین کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہو بعد ازان فصد کرنی چاہیے — کبھی نکسیر زیادہ
چلنے کی وجہ سے کسی رگ سے فصد کرتے ہین خواہ رحم سے خون جاری ہونے کے روکنے کے واسطے خواہ خون مقعد اور سینہ کو خون کو
روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات کے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف خلاف کی جانب ہو کر بند ہو جاوے اور یہ علاج
قوی ہے اور نافع ہے ایسی فصد مین زخم کا تنگ یا وہ ہونا واجب ہے اور چند مرتبہ کھولنا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز کئی بار چند دفعہ اور ضرورت
ایک ہی روز بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک دن کے بعد دوسرے روز — اور ہر مرتبہ خون کم لیا جاوے اگر ممکن ہو — حاصل یہ ہے کہ شکم مین
فصدونکا زیادہ ہونا بہتر ہے بنسبت اسکے کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کثیر کا اخراج کرین — جو فصد بلا حاجت کھلتی ہے اوس سے
صفرا کا ہیجان ہوتا ہے اور اوسکے بوجہ خشکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہے اسکا تدارک آب شعیر اور شکر وغیرہ سے کرین — اور جو شخص دوبارہ
فصد کھلوانے کا ارادہ رکھتا ہو پہلی فصد سے اوسے کچھ مضرت فالج وغیرہ کی نہ پہنچی ہو چاہیے کہ دوبارہ کی فصد مین اوسکی رگ طول مین کھولی
جاوے تاکہ کیفیت منفصل کی اوسکے التحام اور رک جانے سے باز رکھے اور فصد وسیع کھولی جاوے اور اگر باینہمہ خوف یہ ہو کہ فصد مندمل
ہو جاویگا بہت جلد مقام زخم پر ایک کپڑا روغن زیتون اور نمک سے بھگو کر رکھین اور اوپر اوسی مقام سے پٹی باندھین اور اگر نشتر
ہر وقت فصد کے روغن لگا دین بسرعت التحام یعنے زخم کے بھر آنے کو منع کریگا اور درد بھی کم ہو جاوے گا اور مقام فصد کو ملین اور روغن
زیتون وغیرہ اوس مقام پر لگائین اور مالش بنرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملین اوسکے بعد کپڑے سے ملین — مدت رہنا درمیان فصد
اول اور فصد دوم کے بہیئت مقام فصد کو ملتحم کر دیتا ہے — وہ قواعد بھی یاد کرنی چاہئین جو استفراغ کی نسبت فصل ستائیس ۲۷ مین
بیان ہوئے ہین کہ فصد کے واسطے بھی انتظار اوس روز کا کرین جب [illegible] ن ہوا جنوبی چلے جیسا اور استفراغ کے واسطے اسکے خلاف
— یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد اون لوگون کی جنکا مزاج مین سدہ ہے اور فصد مجامعین کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو
اور زمانہ نوم مین ہون نقیض یعنے تنگ ہونی چاہیے تاکہ نزف الدم پیدا نہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا ہو اسے بھی
جاننا ضرور ہے کہ دوبارہ فصد کھولنا تاخیر زمانہ کی زیادہ چاہتا ہے درمیان فصد اول اور دوم کے بوجہ ضعف مفصود کے

اور بعض فصاد نرم دستہ خواہ نشتر کا باریک سے پوکو اوس مقام پر تیل لگا کر ملتے ہین اور یہ ترکیب جیسی ہم اوپر بیان کر چکے درد مین تخفیف پیدا
کرتی ہے زخم کے بند ہو جانے کو دیر تک روکتی ہے — جو رگین اوپر مذکور ہو چکی ہین اگر ہاتھ مین ظاہر نہون اور اونکے شعبے ظاہر ہون لازم
ہے کہ شعبے کے مقام پر ہاتھ کو دبائین اور ملتے رہین اور دیکھین اگر بعد ترک مالش اور دباو کے خون اون شعبون کی طرف کرتا ہے اور اونکو موٹا
دیتا ہے اونہین شعبون کی فصد کھولنی چاہیے ورنہ ہرگز اون شعبون کو نشتر سے نہ چھیڑین — اگر ہاتھ کا دھونا بعد فصد کے منظور ہو تو
پہلے جلد کو کھینچین تاکہ زخم چھپ جاے اور بعد دھو ڈالنے کے پھر بصورت اول پھیلائین اور پٹی کو درست کرکے باندھین یا ڈھیلا کر دین یا
روغن کنان سے بھیگا ہوا روئی کا تر کرکے پٹی کے نیچے رکھین اور بہتر یہ ہے کہ پٹی گول ہو جیسے دوڑا اینٹھا ہوا — اگر زخم کو ورم پیدا ہو گیا
ہو چاہیے کہ اوسکو بنرمی دور کرین اور کاٹنا مناسب نہین ہے اور ایسے لوگون کے دوسری فصد اور جگہ سے کھولنی چاہیے — یہ
بھی جاننا ضرور ہے کہ خون کے بند کرنے اور بندش کرنے کے اوقات مختلف ہین اگرچہ مختلف ہین بعض لوگ ایسے ہوتے ہین کہ اونکے
بدن سے اگر پانچ رطل یعنے بوزن دو سیر تمبری کے یا زائد خواہ چند رطل یعنے ڈہائی سیر خون غشی حالت مین نکالا جاے اونہین پیدا
تحمل ہو سکتا ہے — اور بعض لوگ کے بدن سے ایک رطل کا نکلنا دشوار ہوتا ہے اور نہ اونہین اسکا تحمل ہوتا ہے اگر اس مقدار کے
بارہ مین تین باتون کا لحاظ رکھنا چاہیے اول بقدر قوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکلنا دوسرے خون کا رنگ اور تیسرے غلیظ ہو کر
نکلتا ہے یا کہ رقیق اور سپید نکلتا ہے اسوجہ سے غلطی واقع ہوتی ہے اگر اس مقام پر علامات امتلاء خون کی موجود ہون اور شاید حال
سے فصد واجب ہو پس فصد کرنے مین سستی کرنی نہ چاہیے — کبھی بوجہ رنگ خون کے بھی غلطی واقع ہوتی ہے [illegible] ورم کے
بدن مین اسلیے کہ ورم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اسوجہ سے خون مین پہلے رنگ کم ہو جاتا ہے پھر جب ورم [illegible]
آتا ہے سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے تیسرے نبض کی رعایت بھی ہر وقت نکالنے خون کے بطریق فصد کے ضرور کرنی چاہیے اگر [illegible]
نکلنا خون کا موجب خوف نہ ہو وکا ہو خواہ رنگ خون کا بدل جاے یا نبض صغیر ہو جاے خصوصاً وہ صغیر ہو [illegible]
خون کو بند کر دینا چاہیے یا اگر جمائی خواہ انگڑائی یا ہچکی خواہ متلی پیدا ہو اور اسکے پیدا ہوتے ہی جھٹ پٹ [illegible]
بلکہ تیزی سے نکلنا خون کا بھی بدل جاے اوسوقت اعتماد نبض پر کرکے بشرط صفرا و ضعف کے روکنا چاہیے — جن لوگون کو فصد
بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہے وہی لوگ ہین جو حار مزاج اور نحیف اور لاغر خواہ جنکے بدن ڈھیلے اور متخلخل ہوتے ہین — اور جنکو
دیر مین غشی لاحق ہوتی ہے اونکے بدن معتدل اور گوشت اونکے سخت ہوتے ہین — اطبا کہتے ہین کہ فصاد کے ہمراہ مناسب ہے کہ
بہت سی ہون نوکدار بھی ہون اور بے نوک کے بھی رہین اور نوکدار بہتر ہوتے ہین متحرک رگون کے واسطے جیسے رواج ہے — ایضاً
فصاد کے ہمراہ ریشم کا لچھا خواہ [illegible] ہونی چاہیے اور اسقدر کہ اسنے کا چوبی خواہ پر کا بھی اوسکے ہمراہ ضرور رہنا چاہیے اور خرگوش
کے بال اور دواء صبر اور کندر اور نافہ مشک اور دواء المسک اور قرص مشک کا پاس فصاد کے رہنا ضرور ہے تاکہ اگر کسی مفصود کو
غشی آجاے اور یہ بڑا امر ہے جسکا خوف فصد کھولتے وقت ہوتا ہے — اور اکثر اوقات ان چیزون کا پاس موجود ہونا باعث [illegible] کی
مفصود کی موت سے ہوتا ہے اسطرح سے کہ بوقت غشی کے فوراً [illegible] اوسکی حلق سے اوتارے [illegible] قے کرادے اور خوشبو
نافہ کو سونگھاے اور دواء المسک تھوڑی سی پلا دے خواہ قرص مشک کھلا دے کہ فوراً قوت مفصود کی برانگیختہ ہو جاتی ہے — اگر
خون بند ہو جاے پس موے خرگوش اور دوا کندر سے بہ کر دینا چاہیے — اگر غشی تاوقتیکہ خون جاری رہے پیدا نہین ہوتی بلکہ بعد بند ہونے

خون کی پیدا ہوتی ہو لیکن اگر بافراط نکالا جاوے تو اثنای براز خون مین بہی خوف عروض غشی کا ہوتا ہے — لیکن حمی مطبقہ مین فصد کہو جب اگر بخار
قریب بغشی ہو پہونچے کچہ مضائقہ نہین — اسیطرح ابتدای سکتہ اور خوانیق اور ذبیحہ اور ورم عظیم و مہلک مین بہی جو امراض حادہ سے ہین اور درد شدید اور محلل ارواح ہون لیکن
ایسی فصد اوسیوقت مناسب ہوتی ہے کہ قوت بدنی مریض کی قوی ہو — اس مقام پر عجیب اتفاق ہوا کہ ہم ہاتہون کی رگونکا بیان بہت
بسط سے کر رہے ہین اور بات مین بات نکلتی چلی آتی ہو اور پاؤنکی رگونکا حال چہوٹا جاتا ہے اور سوای پاؤنکے اور مقامات کی رگین جنکی فصد کہولی
جاتی ہے وہ بہی رہی جاتی ہین لہذا مناسب ہو کہ اسی سلسلہ مین ان رگونکا بیان بہی مسلسل کرین — پاؤن مین ایک رگ عرق النسا نام
رکہتی ہے اور اوسکی فصد بجانب وحشی کعب کے نیچے خواہ اوپر کہولی جاتی ہے اور اس مقام سے اوپر رگ کے ہر کعب تک پٹی باندہی جاتی ہے اور ایک
بڑا کپڑا خواہ عصابہ لپیٹا جاتا ہو — مناسب یہ ہے کہ اس فصد کو کہولنے سے پیشتر استحمام کرے اور صواب یہ ہو کہ طول مین یہ رگ کہولی جاوے اور جو شعبے
ہون اور اگر نملے تو اسکا شعبہ درمیان خنصر اور بنصر پاؤن کی انگلیون سے کہولا جاوے اس فصد کا فائدہ عرق النسا کے مرض مین بڑا ہو اسی طرح نقرس
اور دوالی مین اور داء الفیل جسے پہیل پا کہتے ہین اور دوبارہ کہولنا عرق النسا کا دشوار ہو — ایک رگ پاؤن مین اور ہے جسے صافن کہتے ہین
اور یہ رگ اطراف انسی کعب کی ہو اور بنسبت عرق النسا کی یہ رگ زیادہ ظاہر ہے اور اسکی فصد واسطے امراض اون اعضا کے مفید ہے جو نیچے کی جانب
واقع ہین اور اطراف عالیہ سے مواد کا امالہ طرف اعضاء سافلہ کی بہی اس فصد سے پیدا ہوتا ہو اسی جہت سے ادرار حیض کا بہی باعث ہوتا ہو اور
بواسیر کے منہ بہی کہولدیتے ہین — قیاس عقلی اسکا مقتضی ہو کہ عرق النسا اور صافن کا فائدہ ایک سا ہو جیسا کہ ان کی تشریح سے مخفی نہین لیکن تجربہ سے ایسا
معلوم ہوا ہے کہ درد عرق النسا مین فصد عرق النسا کا فائدہ بہت زیادہ ہے شاید یہ بات بوجہ محاذات کی پیدا ہوتی ہے — فصد صافن
کی افضل حالت یہ ہو کہ اسطرح کہولی جاوے بجانب عرض کے جیسا پاؤن کی رگونکو — مابض بہی ہے اور یہ رگ اندرون رانون مین واقع ہے
اسکا فائدہ اور صافن کا ایک ہی ہو — لیکن صافن سے یہ زیادہ قوی ہے واسطے ادرار حیض کے اور اجابت مقعد اور بواسیر کے — منجملہ انکے
وہ رگ ہے جو پیچہے عرقوب یعنی پاشنہ واقع ہے شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہے اسکا حال بہی وہی ہے جو صافن کا فصد مین ہے —
خلاصہ یہ ہے کہ انکی رگین ایسی ہین کہ انکی فصد سے فائدہ ایسے امراض مین ہوتا ہے جنکے مواد بطرف سر کے مائل ہون خواہ وہ امراض
سوداوی ہون مگر فصد ان رگون کی ضعف زیادہ پیدا کرتی ہے بنسبت ہاتہ کی رگون کے — جو رگین اطراف مین سر کے کہولی جاتی ہین
سوای وداج کے اور رگونکی فصد سب کہولنی افضل ہو — یہ رگین بہی کئی قسم اور وہ ہین اونکو قیفال ہی کہتے ہین — اور وہ جو بیچ
عرق جبہہ یعنی پیشانی کی جو دونون ابرو کے بیچ مین کہڑی ہے یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہو خصوصاً اگلے سر مین — اگر گرانی پیدا
ہو اور آنکہون کی گرانی کو مفید ہے اور درد سر مزمن اور سرسام ہو — اور جو رگ سر کے بیچ مین ہے شقیقہ کی اور قروح سر کے واسطے کہولی جاتی
ہے — دو رگین جو پیچہے دونون کانون کے ہوتی ہین اور دونون جو ماقین مین ہین اور اکثر ظاہر نہین ہوتی ہین بدون خفہ دیا جانے کے — کہ لازم
ہے کہ نشتر گردن دبا دیا جاوے ورنہ اکثر ناقص رہجاتا ہے اور ان رگون سے خون بہت کم نکالتا ہے اور انکی فصد سے درد سر اور شقیقہ اور آشوب
چشم جو مزمن ہو اور دمعہ یعنی ڈہلکا اور چہلی جو آنکہ پر پڑتی ہے اور پلکون کی کہجلی اور پلکون کے پہوڑا اور شبکوری کا فائدہ ہوتا ہے —
تین اور رگین چہوٹی چہوٹی نیچے اوسی مقام کی ہین جہان پر کان کی لو بالون سے ملتی ہے ایک وہ نین ہے جو بہت ظاہر ہو اوسکی فصد ابتدا آب
نزول الماء مین مفید ہے اور جب کہ سوء سی بخارات بطرف سر کے اوٹہین اور سر مین قابلیت زیادہ ہو اسطرح کان کی زخمونکو خواہ ایسی
گردن کے قروح اور پشت سر کے قروح کو مفید ہے بعض لوگ جو مدعی اصابت کی ہین کہ اگر ایسی گوشت کی دونون رگین فصد مین اکثر جاتی

ذاتی ہان مقصود کی منقطع ہو جاتی ہے جیسے وہ فقرا جو تارک دنیا ہوتے ہین اس فعل کو اسی غرض سے کرتے ہین جالینوس اس
حکم کا منکر ہے ۔ انہین اوردہ سے وداجین بھی ہین اور وہ دو رگین ہین جو ساتھ ہی ابتدای جذام مین کہولی جاتی ہین اور خناق
شدید اور ضیق نفس اور ربو اور بستگی آواز جو ذات الریہ مین پیدا ہوا ہو اور بہر یعنی دمہ اور بہق جو خون گرم سے پیدا ہوا ہو اور امراض طحال اور
جنبین مین بھی انکی فصد کہولی جاتی ہے ۔ انکی فصد مین نشتر نوکدار درکار ہے چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا اور بندش کی کیفیت یہ ہے کہ …
ہونی چاہیے تاکہ سر بجانب مخالف اوس رگ کی جہک جاے جسکی فصد کہولی جاتی ہو اس بندش سے رگ اوبہر کر بخوبی نمودار ہو جاتی ہے …
از ان ولیکن کہ یہ کسطرف زیادہ جہکتی ہے اوسکے مخالف جہت مین رگ کو چہیڑنا چاہیے ۔ اور جہکانا سر کا اس رگ کی فصد کے واسطے ضرور
نہین چاہیے نہ طول مین جیسے فصد عرق النسا اور صافن مین کیا جاتا ہے معہذا فصد اس رگ کی طول مین ہونی چاہیے ۔ انہین مین …
وہ رگ ہے جو ارنبہ یعنی کنارہ بینی پر واقع ہے اسکی فصد کا مقام وہی ہے جہان سے دونون کنارے پٹکر الگ ہوے ہین یعنی وہ مقام جو …
سے دبایا جاے اوسوقت ناک کے دو حصے معلوم ہوتے ہین اسی جگہہ نشتر لگایا جاتا ہے اور خون اسمین سے بہت کم نکلتا ہے اس رگ کی فصد
کلف یعنی چہائین اور کدورت لون اور بواسیر اور ناک کی کہجلی کو مفید ہے لیکن کبھی اس فصد سے سرخی رنگ کی ایسی فرحت پیدا ہوتی ہے
مشابہ یعنی ریشہ کے ہوتی ہے اور تمام چہرہ پر یہ سرخی پہیل کر نمودار ہو جاتی ہے لیکن اس فصد سے اوسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے …
پیچ سر بینی کے قریب رگ ہوتی ہین انکی فصد سدر اور دوار کو نافع ہے جو بوجہ خون لطیف کے پیدا ہوا ہو اور … اور صداع …
منجملہ انہین کے وہ چار رگ ہین اور چار رگین ہر ایک ہونٹھ پر ایک جوڑ واقع ہے انکی فصد قروح دہن اور قلاع اور …
درد اور ورم خواہ مسوڑہ کی استرخا اور قروح خون بواسیر الشفہ اور ہونٹھ کے پہٹ جانے کو مفید ہے ۔ ایک رگ زبان کے …
باطنی فرقن پر خوانیق اور اورام لوزتین کو اوسکی فصد مفید ہے ۔ ایک رگ زیر زبان اور خود زبان پر بھی ہے اوسکی فصد …
جو بوجہ خون سے پیدا ہوا ہو دفع ہوتا ہے مگر اسکی فصد طول مین کہولنی چاہیے اگر عرض مین کہولین خون بند ہونا …
رگ نزدیک بچی کے یعنی نیچے کے ہونٹھ کے نیچے جو بال اوگتے ہین اوسکی فصد ہونٹھ کے اندر جہان دبانے سے رگ پیدا ہو …
کے علاج مین کہولی جاتی ہے ایک رگ ہنسلی کے قریب ہے فم معدہ کے معالجات مین کہولی جاتی ہے جو … اور
ایک شریان کنپٹی کی ہے کبھی اسکی فصد کہولی جاتی ہے اور کاٹ ڈالی جاتی ہے اور کبھی نرمی نکال ڈالی جاتی ہے اور کبھی …
ہے اور یہ سب باتین واسطے بند کرنے تیز نزلہ کے جو لطیف ہو اور آنکہو پر گرتا ہو اور واسطے ابتدای انتشار شعاع کے کیجاتی ہین ۔
دو شریان دونون کانون کے پیچھے ہین انکی فصد اقسام رمد اور ابتدای نزول الماء اور جہلی اور شبکوری اور … کے واسطے مفید ہے
لیکن یہ فصد خالی از خطرہ نہین اور دبر مین انکا زخم … ہے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک زخمی کے ساق مین ایک ٹکڑا شریان کا
پایا گیا اور اوس سے خون بمقدار صالح روان ہوا اوسکا تدارک جالینوس نے دوا کندر سے اور صبر اور دم الاخوین اور … سے کیا …
بہی بند ہو گیا اور جو درد ورک ران مین اوسکی مدت سے تہا وہ بہی دور ہو گیا ۔ منجملہ اون رگون کے جو بدن انسان مین کہولی جاتی ہین
دو رگین پیٹ پر ہین ایک تو مقام جگر پر موضوع ہے اور دوسرے طحال پر داہنی رگ استسقا مین اور بائین امراض طحال مین کہولی
جاتی ہے ۔ یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے واسطے دو وقت ہین ایک وقت اختیاری اور دوسرا وقت اضطراری اختیاری
وقت دو پہر دن کا ہے بعد تمام ہونے ہضم غذا اور بعد دفع فضول بول اور براز کے ۔ اور وقت اضطراری وہ ہے کہ جسوقت …

جو قریب اعضاء رئیسہ کے ہین اون اعضا کے اورام مین ابتدا ؤ محللات کا استعمال جائز نہین ہے بلکہ واجب ہو کہ اصلاح عضو رائع کی
کیجاے اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو دافع ہو لیکن یہ مادہ اوس طرف ہٹ سکے ورنہ تمام بدن کی اصلاح کیجائے اگر اوسکے واسطے کوئی عضو مفرد
نہو ۔ اسی ابتدا مین کوئی شے رادع کا یا دواے جاذب جو برخلاف جذب کرے یا دواے قابض کا استعمال جائز نہین ہے ۔ اکثر خلاف
اس عضو کے مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے ہین جس عضو کی وضع جانب مخالف عضو متورم کے ہو مگر یہ جاذب بذریعہ ریاضت یا کسی وزنی چیز اوٹہانے کے
ہوتا ہے جیسے اگر کسی ہاتہ مین ورم ہو اور دوسرے ہاتہ سے بہاری چیز اوٹہا کر تہوڑی دیر تک لیے رہین اس تدبیر سے اوس ہاتہ کا ورم دفع ہوجاتا ہے
۔ قابضات کا یہ حال ہے کہ اورام گرم مین قابضات رادعہ جنکا مزاج خالص بارد ہو استعمال کیے جاتے ہین ۔ اور اورام سرد مین ایسے قابضات
جنمین آمیزش اجزاے حارہ کی ہو استعمال کیے جاتے ہین جیسے اذخر اور اظفار الطیب ۔ اور جسقدر ان دونون قسمون کے اورام مین زیادتی ہو
قابضات کے وزن مین کمی اور محللات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تاکہ زمانہ انتہا کا پہونچے اوسوقت قابض اور محلل مساوی استعمال کرنا چاہیے
۔ اور زمانہ انحطاط مین اور بوقت شروع ہونے انحطاط کے محلل اور مرخی دواپر اقتصار کرنا چاہیے ۔ بلغمی ورم جو نرم اور ڈہیلا ہوتا ہے اوسمین
واجب ہے کہ دواے محلل ایسی ہو جو رطوبت کو پہونچے اور خشکی زیادہ پیدا کرے بہ نسبت اوس دواے نافع کے جو ورم گرم مین مستعمل ہوتی ہے
یہ معالجہ اورام مادی کا تہا ۔ اور جو ورم سبب خارجی سے پیدا ہو لیکن بدن مین امتلاے اخلاط نہو اوسکا معالجہ واجب ہو کہ ابتدا مین دواے مرخی اور
محلل سے کیا جاے ۔ اور اگر امتلاے اخلاط بہی ہو پس مثل اوس علاج کے جو ورم مادی مین بیان ہوا کرنا چاہیے ۔ اگر عضو متورم کسی عضو رئیس کا مفاغ
مادہ ہو جیسے مواضع غدودی گردن سے گد دونون کانون کے واسطے دماغ کے بالعکس واسطے قلب کے یا کش ران واسطے جگر کے کہ یہ مقامات فرود گاہ
مواد اعضاے رئیسہ کے ہین انکے اورام کے معالجہ مین رادعات کا استعمال جائز نہین ہے اور عدم جواز کچہ اس نظر سے نہین ہے کہ اون اعضا کے
ورم کا علاج دواے رادع سے ہو نہین سکتا اسلیے کہ علاج انکے ورم کا حقیقت مین یہی ہے لیکن ہمکو احتیاط اسبات کی ہے کہ اگر رادعات سے
انکا علاج کیا جاے اور زیادہ کوشش جذب مادہ مین بطرف ان اعضا کے کیجاے اور شدت ضرر عضو متورم سے معالجہ بے پروا ہوجاے اسمین کسیقدر خلاف
مصلحت عضو رئیس کی لازم آتا ہے ۔ اور ہمکو خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ اگر ردع اس مادہ کا کرین یہ مادہ پلٹ کر بطرف عضو رئیس کے چلا
جاے اور ایسی خرابی نہ پیدا ہو جسکا تدارک ہماری طاقت سے باہر ہو لہذا اس عضو خسیس کے ضرر سے ہم کچہ بنظر منفعت عضو رئیس کے کرتے ہین
اور تا امکان ہماری کوشش یہی رہتی ہو کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو خسیس کے کرین اوسمین ورم زیادہ پیدا کرین گو بذریعہ حجامت کے ہو یا خود ادویہ
جاذبہ گرم مین اور انکے ضماد کے ذریعہ سے ہو ۔ اگر ایسے اورام کہ جو پہلے جمع ہوتا اور مقامات مین منتقل ہوتے ہین خالی ہوجاے اور جذب کرنیوالی ہو ان کی قوت
اور کبہی خود بخود شگافتہ ہوجاتے ہین اور کبہی چاک کرنے سے اور کبہی بذریعہ تنضیج دینے کے اور کبہی احتیاج تنضیج دینے اور چاک کرنیکی ساتہ
ہی ہوتی ہے ۔ تنضیج ایسی دواؤن سے تمام ہوتا ہے جنمین قوت تحلیل اور ردع سے ڈالنے کے اور قوام کے جیسے یہ کہ چپکنی ہو کہ اوسکی
جہت سے حرارت غریزی قوام مین محصور اور مجتمع ہوجاے ۔ جو شخص ایسے منضجات سے نضج الضاج کا کرے اوسپر واجب ہو کہ کیفیت حار غریزی کی
تباہ رکہے ۔ اگر حرارت غریزی کو ضعیف پاے اور عضو کو مائل بطرف فساد کے دیکہے سردہ ڈالنے والی اور چپکنے والی دواؤنکو ترک کرے
اور منضجات کا استعمال کرکے پچہنے لگاے اوسکے بعد وہ دوائین جنمین تحلیل اور تجفیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث مین بیان ہوگا ۔
اگر ورم اندر کیطرف زیادہ ہوتا ہے اوسکے مادہ کے جذب مین بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہے گو فقط تجہ ناری سے کیون نہو ۔ اور اورام
صلبت سبب زمانہ ابتدا سے گذرجاتے قانون اوسکے علاج مین یہ ہے کہ جن دواؤنکی تجفیف اور تسخین کم ہو اور ورم مین نرمی پیدا کرین اونہین

جتنی اونکی قوت ہو ۔ تاہم پیپ یعنی مادہ کو لطافت اوس عضو کے مانع ہوتی ہین جس سے آنا رگی گوشت پیدا ہونے کی متوقع ہو جیسے وہ جگہ دات
ہو بغرض انبات لحم مستعمل نہون بلکہ واسطے پیدا کرنے خشکی لیسدار کے استعمال کیجاتی ہین کہ ادنمین جلا اور ریم کا صاف کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے نسبت
اون اجزا کے جنکے استعمال سے فقط ہڈی پر خواہ گوشت پیدا ہونا او رمندمل ہونا مقصود ہو ۔ جو دوائین خشکی بدون لذع کو پیدا کرین اونسے
گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ منبت لحم کے اقسام مین داخل ہین ۔ اور جو قرحہ ایسی جگہ ہو جہان گوشت نہین ہے اوسی طرح جو قرحہ مستدیر
یعنی گول ہو اوسکا اندمال جلد نہین ہوتا ۔ اندر ونی چشم کے قرحہ کی دوائین مخلوط قابض کے ہمراہ ایسی چیزین بھی ملانی چاہئین جنمین قوت
نفوذ جلد کرنے کی خاصیت ہو مثل شہد کے اور وہ دوائین بھی مذکورہ استعمال کرنی چاہئین جو اوس مقام اندرونی سے خصوصیت رکھتی ہون
جیسے ... کی شرکت علاج قرحہ آلات بول مین او جب انکے اندمال کا ہو اوسیوقت قابضہ کے ساتھ دوائی لزج او چسپندہ بھی شریک کی
چاہئے جیسے گل مختوم ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قرحہ کے اچھے ہونے کی بہت سی موانع ہوتے ہین بدترین موانع مزاج اوس عضو کا ہو
جسمین قرحہ پڑا ہے پس اوس عضو کی اصلاح کیطرف توجہ ضرور ہے اور ناپاک اوس خون کی بھی مانع صحت قرحہ کی ہوتی ہو بطور جب قرحہ کے آنا سے گر
پڑا ہو استفراغ اوسکا بطلطیف اور ریاضت غذا کی خون کو روکنا چاہئے بشرطیکہ ریاضت وغیرہ ممکن ہو ۔ اور اوس ہڈی کا فساد جو قرحہ کے نیچے
واقع ہو او جسمین خواہ ریم بطرف قرحہ کے اوسی ہڈی سے آیا کرتا ہے یہ بھی صحت قرحہ کا مانع ہے اور اسکی مضرت اور کچھ نہین ہے سوائے اسکے کہ
اس ہڈی کی اصلاح کیجاوے اور ہڈی کو چھیل ڈالین اگر اوسکا چھیلنا کافی نہو فساد عضو ہو خواہ اوس ہڈی کو نکال ڈالین یا کاٹ ڈالین
اکثر احتیاج قرحہ کی معالجہ مین ایسے مراہم کی ہوتی ہے جو ہڈی کی کریدین اور ریزہ خواہ پوست اور جلد کے ٹکڑے جو قرحہ مین ہون اونکو جذب
کرین او نکال دین ورنہ درستی قرحہ او صحت کو یہ چیزین مانع ہونگی ۔ غذا دینے کی ضرورت بوجہ بقاء قوت کو ہے اور تقلیل غذا کی بنظر
قطع مادہ قرحہ کے ہوتی ہے اور ان دونون مقاصد مین خلاف ہے اسلیے کہ زمانہ دراز تک مرض کا رہنا مستدعی تقویت کا ہے او ریہ استعمال
غذا کے حاصل ہوگی اور مادہ بوجہ غذا و قوی کے زیادہ پیدا ہوگا اسواسطے ترک غذا کا واجب ہو لہذا طبیب کو لازم ہے کہ اس تنافر
او اختلاف خواہش مین بخوبی غور اور فکر کرتا رہے اور دیکھے کہ اگر قرحہ کا زمانہ ابتدا خواہ تزید کا ہو اوسوقت مریض کو حمام مین داخل
نہونے دیوے اور آب گرم اوسکے بدن تک نہ پہونچنے پاوے ورنہ ایسی شی بطرف قرحہ کے جذب ہوگی جس سے ورم مین زیادتی ہوتی ہے
۔ پھر جب قرحہ مین سکون پیدا ہو اور ریم گھٹ جاوے اوسوقت حمام وغیرہ کی اجازت مل سکتی ہے جو قرحہ بہت جلد اچھا ہو جاوے پھر پلٹنا اور
خوف ناسور پڑنے کا ہے ۔ یہ بھی واجب ہے کہ ہر وقت ریم کا رنگ اور زخم کے سوراخ کو دیکھتا رہے جب کثرت سے مدہ برامد ہو اور غذا اوسکی
کثرت نہوئی ہو وہی زمانہ نضج کا ہے ۔ اب ہم فسخ کا علاج بیان کرتے ہین او رچونکہ فسخ وہ تفرق اتصال ہے جو طول مین عضلہ کے
واقع ہو اور اندر کو غائر ہو اور اجزا زیادہ ہون اور اسی وجہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ اسکے علاج مین وہ ادویہ درکار ہین جنکی قوت زیادہ نسبت
اون دواؤن کے جو کہ محلل ہوئی قروح جلدی وغیرہ مین درکار ہوتی ہین او رپھر چونکہ خون کی ریزش ایسے قرحہ مین زیادہ ہوتی ہو اسلیے دوائے محلل
کی بھی حاجت ضرور ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ اسکی دوائے محلل مین زیادہ تخفیف بھی نہو ورنہ جز لطیف کی تحلیل کرکے جز کثیف کو متحجر کردین
پھر جب محلل کے استعمال سے فراغ حاصل ہو دوائی ملحم یعنی گوشت پیدا کرنے والی دوا جو لطیف ہو استعمال کرنی چاہیے تاکہ زمانہ اتصال او
اور زخم کے بھرنے تک چرک وغیرہ اوسمین رہ نجاوے کہ تھوڑے سبب سے متعفن ہوجاوے خواہ چرک کی وجہ سے جو گہران یا ہڈی ہو او گہرا ہو جاوے
کہ پھر از سر نو تفرق اتصال پیدا ہو جاویگا ۔ اگر فسخ زیادہ اندر کیطرف گہرا ہو مقام ماؤف مین کھینچی لگائین گے تاکہ دوا زیادہ تہ خواص ہوجاوے

یہ بھی معلوم ہو چکا کہ سوء مزاج یا ورم خوانیج کا معالجہ کیونکر کرنا چاہیے اور جو وجع شدید ہو اکثر قاتل ہوتا ہے اور کبھی پہلے پہل یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بدن سرد
ہو جاتا ہے اور ایک لرزہ اور جنبش سی پیدا ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے نبض صغیر ہو جاتی ہے۔ دلیل اسکی یہ ہے برودت کا اسقدر غلبہ بدن پر ہوتا ہے
اوسکے سبب سے حرارت غریزی اور اصلی کو برپا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہے بعد ایسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہے۔ تمام شیا جو
کہ درد میں تسکین پیدا کرنیوالی ہیں یا مزاج کو بدل دیتی ہیں یا مادہ کو تحلیل کرین خواہ مخدر ہوں اور تخدیر یعنی سُن کر دینے سے درد زائل ہو جاتا ہے اسلیے
کہ عضو کی حس باطل ہو جاتی ہے اور حس کا بطلان مخدر سے دو جہت سے پیدا ہوتا ہے۔ بوجہ افراط تبرید کی خواہ ایک قسم سمیت سے جو خلاف قوت عضو
یا وہ وصف کہ دوای مخدر میں ہوتی ہے اوسکی وجہ سے بطلان حس پیدا ہوتا ہے۔ ادویہ مرخیہ اور ڈھیلا کرنیوالی دوائیں بھی کچھ ایسی ہیں کہ تحلیل
باسانی پیدا کرتی ہیں جیسے تخم شبت یعنی سویا اور تخم کتان اکلیل الملک بابونہ تخم کرنس بادام تلخ آرد جو دو اول درجہ میں گرم ہو خصوصاً اگر اوسمیں
چسپیدگی بھی ہو جیسے صمغ آلو اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران لادن خطمی حماما کرنب شلجم اور انکا جوشاندہ اور چربی اور زوفا ہی رطب اور روغن
جو ادویہ مذکور سے طیار کیے جاوین اور ادویہ مسہلہ اور مستفرغہ کیسی ہی کیوں نہوں اسی قسم میں داخل ہیں لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ
کے کرنا لازم ہے اگر ضرورت استفراغ کی ہو تا کہ جو مادہ بطرف عضو کے گرتا ہے اوسکا انصباب منقطع ہو جاوے ایضاً ادویہ مرخیہ میں وہ بھی چیزیں داخل
ہیں جو اورام میں نضج پیدا کرین اور ورم کو توڑدین مخدرات میں قوی تر افیون ہے اور لفاح اور اوسکے بیج اور اوسکی کلی اور اسکے جڑ کے چھلکے
اور خشخاش اور بھنگ اور شوکران اور سیاہ بکو جو مخدر ہے اور تخم کاہو اور برف اور آب سرد بھی اسمین داخل ہے اکثر ایک قسم کی غلطی اوجاع
کی شناخت میں پڑتی ہے کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہے جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خواہ بُری طور پر تکیہ لگانا خواہ بُری طرح سے لیٹنا
خواہ بیٹھنا خواہ بیہوشی اور سستی کے وقت گرپڑنا کہ واقع ہوں سبب درد کا انمین سے کوئی امر ہوتا ہے اور طبیب براہ غلط یا بوجہ بے علمی کے سبب مادی
اندرون جسم کے طلب کرتا ہے اور اسوجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہے اسواسطے واجب ہے کہ پہلے وقوع سے ایسے اسباب کی استفسار کر لیا جاوے بعد
ازان سبب اخلی کی شناخت پر استدلال بقواعد مقررہ معہودہ کرنا چاہیے۔ اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اسوقت امتلا اخلاط ہے یا نہیں اور
درد سے پہلے اسباب مثلاً معلوم کی پیدا ہوئی تھی یا نہیں اور کبھی سبب کا خارج ہو دیر برابر دہوتا ہے اور بعد ازاں بمنزلہ سبب اخلی کے
جاگزین ہو جاتا ہے جسطرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہو اطراف معدہ اور جگر میں۔ اور اکثر ازالہ درد میں امر عظیم
کے از قسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے پس اکثر ایسے دردوں میں استحمام اور نوم کافی ہے بلکہ سو رہنا نہایت درجہ مفید ہے اور
جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھانے اور اوسکی جہت سے درد سر پیدا ہو اور درد شدید ہو ایسی صداع کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہے
کبھی حبس سے امید زوال وجع کی ہوتی ہیں اوسکا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مریض بھی اس زمانہ تک متحمل صعوبت درد کا ہو سکتا ہے جبتک استفراغ
اوس مادہ کا جس سے درد قولنج پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ لیف امعا میں نخنس ہو رہا ہے اور کبھی دوا تو سریع التاثیر ہوتی ہے مگر اوسمیں ضرر عظیم
بھی موجود ہوتا ہے جیسے مخدرات کا استعمال وجع قولنج میں۔ ایسی وقت بنظر لطور اور سرعت اثر کے معالج کو اختیار دوا میں تحیر پیدا ہوتا ہے
کہ کون سی دوا کو استعمال کرے۔ پس چاہیے کہ حدس قوی کے ذریعہ سے دریافت کرے دو مدت میں سے کونسی طولانی ہے ثبات قوت یا زمانہ بقاے درد
یعنی تا زمانہ بقاے وجع قوت ساقط نہو گی اور اوسکا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقاء درد میں ہے یا دوای مخدر سریع الاثر سے جو مضرت پیدا ہوگی وہ
زیادہ ہے اور پھر جو اصوب ان دونو میں ہے اوسکی تقدیم کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ اکثر بقای درد کا ضرر یہ ہوتا ہے کہ نوبت بہلاکت پہونچ جاتی
ہے اور دوای مخدر سے ہلاکت نہیں پیدا ہوتی گو او طرحکی مضرت ضرور ہوتی ہے۔ پھر مخدر کی مضرت کی تلافی بھی ممکن ہے کہ دوبارہ

اتنی تدبیر صائب علاج کیجای کہ یہ ضرر بھی مرتفع ہو اور مرض قولنج بھی منحل ہو جای ـ باینہمہ ترکیب مخدر اور اوسکی کیفیت تخدیر کا لحاظ کرنا ضرور ہی تاکہ اسہل مخدرات کا استعمال کیا جای اور جو تریاق اوس مخدر کی مضرت کا ہو اوسکے ہمراہ مرکب کرکے مستعمل ہو لیکن اگر درد مین بہت ہی شدت ہو اوسوقت بدون استعمال مخدر قوی کو چارہ نہین ہوتا ـ بیشتر بعض اعضا ایسے ہوتے ہین کہ اونکے مخدر کرنے سے کوئی ضرر عظیم بھی پیدا نہین ہوتا جیسے دانت کہ اگر اوسپر دوای مخدر رکھی جای کچہ ایسا ضرر نہین ہے ـ اکثر شراب مخدر کا استعمال بجای اوس قسم کے مخدر کے واسطے درد چشم کے بہتر ہوتا ہی بہ نسبت اسکے کہ کوئی دوای مخدر بطور سرمہ کے آنکھ مین لگاتے ہین کہ شراب مخدر کے پینے کا ضرر دیگر اعضا کے ذریعہ سے دفع ہو سکتا ہی ـ ہان مگر قولنج مین اسکا ضرر زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ وجع کی برودت زیادہ ہوتی ہی اور جمود اور بستگی اوس مادہ مین بوجہ استعمال مخدر کے زیادہ ہوتی ہی ـ ادویہ مخدرہ کبھی درد مین تسکین بوجہ پیدا کرنے نیند کے کر دیتی ہین اسلیے کہ نوم بھی ایک سبب منجملہ اسباب کے جو درد کو مسکن ہین خصوصاً اگر بھوک کی نیند موجع مادی مین پیدا ہو ـ جو مخدرات مرکب ایسی ہون کہ اونسے قوت اونکی پیدا ہو بذریعہ آمیزش اون اجزا کے جو مثل تریاق کے واسطے مخدرات کے ہین ایسے مخدرات کا استعمال اسلم ہی بہ نسبت ایسی مخدرات کے جنکے اجزا اونکا سرہ تریاقیہ سے نہون اور وہ اسلم مخدرات جیسے فلونیا اور قرص مثلث وغیرہ لیکن ان ادویہ مرکبہ مین تخدیر کم ہوتی ہی تازہ طیار کیجاتی ہین تخدیر قوی پیدا کرتی ہین کی اور کہنہ اور مدت کی بنی ہوئی شاید کسیقدر تخدیر پیدا نہین کرتی اور متوسط درمیان نئی اور پرانی کے اونکی قوت تخدیر بھی درمیانی ہوتی ہے ـ بعض اقسام کے درد ایسے ہوتے ہین کہ باوجود شدت وجع کے علاج اونکا آسان ہوتا ہی جیسے ریحی درد کہ بیشتر گرم پانی کا گرانا مقام درد مین کافی ہوتا ہی اور فوراً درد مین تسکین پیدا کرتا ہی لیکن اس تدبیر مین خطرہ بھی ہے کہ اکثر سبب درد کا ورم ہوتا ہی اور طبیب ریحی گمان کرکے آب گرم کا نطول کرتا ہے اوسوقت ضرر عظیم پیدا ہوتا ہی ـ بہر ریحی درد کو بھی کبھی نطول آب گرم مضر ہوتا ہے سبب اتنی کہ ریح کی تحلیل کر سکے بلکہ اوسکا حجم بڑہا دیگا اور درد مین اور شدت ہو جاتی ہے ـ تکمید یعنی سینکنا بھی ریحی درد کا علاج کامل ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے سینکین جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ مگر جو مقام تکمید کا متحمل نہین جیسے آنکھ اوسے کپڑے سے سینکنا چاہیے ـ بعض قسم کی سینک آب گرم لیپ ہوئے روغن سے بہی ہوتی ہی ـ منجملہ قوی کمادات کے یہ ہے کہ آرد کرسنہ یعنی مٹر کا آٹا سرکہ مین پکا کر خشک کرین اور اوس سے پوٹلی بنا کر سینکین ـ اور اس سے ضعیف یہ ہی کہ بھوسی سرکہ مین پکا کر بدستور سابق استعمال کرین ـ نمک کی سینک سے بخار مین نفع پیدا ہوتا ہی ـ اور باجرہ نمک سے بہتر ہے اور اثر مین ضعیف ہی ـ کبھی پانی سے بھی اسطرح تکمید کرتے ہین کہ مثانہ مین آب گرم بھر کے اوس سے مقام درد کو سینکتے ہین اور یہ طریقہ سلیم اور نرم ہی ـ مگر اسکا بھی ضرر وہی ہی جو نطول آب گرم کا اوپر بیان ہوا جسوقت شناخت وجع ریحی اور ورمی کی نہ کیجای ـ مجھہ بارہا بھی فایدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہی اور وجع ریحی کی تسکین مین اسکا اثر قوی ہے اور دوتین بار استعمال سے درد بالکل زائل ہو جاتا ہی مگر اسکا ضرر بھی وہی ہی جو نطول کا ضرر ہے بشرطیکہ درد ورمی ہو ـ منجملہ مسکنات وجع کے مالش نرم و دیر تک کرنی کہ اوس سے ارخا پیدا ہوتا ہے ـ اسیطرح مشہور چربی کی اقسام اور جو روغن کہ اوپر بیان ہو چکے ہین اور معنی خوشنوائی گانا خصوصاً وہ گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہی اور بہ مفرحات سے مشغلہ کرنا بھی مسکن قوی درد کا ہے ـ

فصل اکتیسوین مشتمل خاتمہ کے ہے

اس فصل مین یہ بات بیان ہوتی ہے کہ بروقت اجتماع امراض شروع معالجہ کا کیونکر کرنا چاہیے ـ ہمارا طریقہ ہے کہ بروقت اجتماع امراض کے کہ جسمین تین خاصیت مین کوئی خاصیت موجود اوس سے شروع علاج کا کرتے ہین ـ پہلے